ہندوستانی مسلمانوں
کا
جنگ آزادی میں حصہ

سید ابراہیم فکری

HINDUSTANI MUSALMANON KA JANG AAZADI MEN HISSA

BY

SYED IBRAHIM FIKRI

ناشر
سید ابراہیم فکری، ۱۲/ ۱۵۔ غفار منزل، جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵
تقسیم کار
صدر دفتر:
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ جامعہ نگر، نئی دہلی 110025
شاخیں:
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ اردو بازار، دہلی 110006
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ پرنس بلڈنگ، بمبئی 400003
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ یونی ورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ 202002

پہلی بار۔ نومبر ۱۹۹۶ء   تعداد ۵۰۰   قیمت Rs 200

کمپیوٹر کمپوزنگ: افراح کمپیوٹر سنٹر، D-15 بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ 110025
مطبوعہ: برٹی آرٹ پریس، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی

فہرست

۱۔	تمہید	7
۲۔	میں کون؟	10
۳۔	جو لکھ رہا ہوں فسانہ نہیں حقیقت ہے	13
۴۔	مولانا محمد جعفر تھانیسری	13
۵۔	گلاب گلشن آزادی کا ایک گلاب	14
۶۔	پیر علی، مولانا برکت اللہ بھوپالی	17
	برکت بھوپالی کا خط	18
۷۔	لارڈ میو کا قتل	22
۸۔	شیر علی	23
۹۔	مولانا احمد اللہ، مولانا یحییٰ	24
۱۰۔	مولانا عبد الرحیم، محفوظ شاہ	25
۱۱۔	نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ دہلوی، مفتی صدر الدین آزردہ	26
۱۲۔	خان بہادر خاں، سید اکبر زماں اکبر آبادی	26
۱۳۔	محمد علی ولد شیر خاں، نواب اکبر زماں ولد فیض اللہ	27
۱۴۔	نواب مظفر الدولہ ولد حسین مرزا، نواب منیر خاں ولد مرتضیٰ خاں	27
۱۵۔	مرزا عبد اللہ، امیر مرزا خلف محمد حاجی خاں	27
۱۶۔	میر محمد حسن ولد میر خیراتی، حکیم عبد الحق ولد حکیم حسین بخش	27
۱۷۔	قاضی فیض اللہ کاشمیری، مولانا محمد قاسم نانوتوی	28
۱۸۔	مولانا رشید احمد گنگوہی	28
۱۹۔	شیخ الہند مولانا محمود الحسن	29
۲۰۔	مولانا حسین احمد مدنی	30
۲۱۔	مولانا عبید اللہ سندھی	32
	مولانا سندھی کے خط کا فوٹو اسٹیٹ	33
۲۲۔	شیخ عبد الرحیم سندھی، مولانا عزیز گل پشاوری	34
۲۳۔	مولانا منصور انصاری، مولانا احمد علی لاہوری	35
۲۴۔	مولانا حسرت موہانی	36

۲۵۔ محمد اشفاق اللہ خاں 38
۲۶۔ مولانا محمد علی 40
۲۷۔ مولانا شوکت علی' ڈاکٹر سیف الدین کچلو 41
۲۸۔ حاجی احمد مرزا۔ فوٹوگرافر 43
۲۹۔ مولانا مظہر الحق 44
۳۰۔ ڈاکٹر سید محمود 45
۳۱۔ پروفیسر عبد الباری' عطاء اللہ شاہ بخاری 46
۳۲۔ عبد الرحیم پوپلزئی 47
۳۳۔ مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی 48
۳۴۔ مفتی احمد دین' مولوی عبد الغنی ڈار' بھائی محمد یامین ڈار 49
۳۵۔ مولانا عبد الحلیم صدیقی 49
۳۶۔ مولانا سید محمد میاں دیوبندی 50
۳۷۔ مولانا ابو الکلام آزاد 51
۳۸۔ مفتی کفایت اللہ 53
۳۹۔ مولانا حفظ الرحمن 54
۴۰۔ رفیع احمد قدوائی 56
۴۱۔ اسلام احمد' محمد سلیمان انصاری۔ بی اے' ایل ایل بی وکیل 58
۴۲۔ مولانا احمد سعید 58
۴۳۔ خواجہ عبد المجید 59
۴۴۔ ڈاکٹر سید محمود' پروفیسر عبد الباری 60
۴۵۔ مولانا آزاد سبحانی' عبد الحق' حیات اللہ انصاری 61
۴۶۔ خالد سیف اللہ انصاری 62
۴۷۔ نذیر محمد خاں' چیف کمشنر کے خط کا فوٹو 64
۴۸۔ عزیز الرحمن جامعی' نصیر الدین موحی' مولانا سمیع اللہ 64
۴۹۔ حکیم محمد خاں' فخر الدین علی احمد صدر جمہوریہ ہند 65
۵۰۔ ڈاکٹر ذاکر حسین صدر جمہوریہ ہند 66
۵۱۔ پروفیسر محمد مجیب 66
۵۲۔ پروفیسر ہمایوں کبیر' شفیق الرحمن قدوائی 67
۵۳۔ مسٹر انصار ہروانی' شیخ عبد اللہ 69
۵۴۔ علامہ انور صابری 69

۵۵-	چودھری محمد شفیع، محمد اسماعیل اسلم	70
۵۶-	مولانا فخرالدین احمد، حافظ محمد ابراہیم	71
۵۷-	کامریڈ احسان الٰہی	71
۵۸-	جہاد آزادی کا ناقابل فراموش مرکز	73
۵۹-	فہرست اسیران جزائر انڈمان (حبس دوام)	75
۶۰-	۱۸۵۷ء	80
۶۱-	۱۸۵۷ء کے مجاہدین آزادی	85
۶۲-	جامع مسجد دہلی	125
۶۳-	دہلی کے مجاہدین آزادی ۱۹۳۰ء	126
۶۴-	دیوبند تحریک	183
۶۵-	جمعیتہ علماء	185
۶۶-	خلافت تحریک	188
۶۷-	گاندھی جی کا مسلمانوں کو مشورہ	189
۶۸-	خلافت کا خاتمہ	191
۶۹-	غالب نامہ اور ریشمی رومال تحریک	192
۷۰-	مجلس احرار	194
۷۱-	عنایت اللہ مشرقی — خاکسار تحریک	194
۷۲-	غدر پارٹی کا قیام	196
۷۳-	چوراچوری کیس	198
۷۴-	کاکوری سازش	199
۷۵-	سائمن کمیشن	201
۷۶-	سانڈرس کے قتل کی رپورٹ	202
۷۷-	ناگپور جھنڈا اندولن	203
۷۸-	رولٹ ایکٹ	205
۷۹-	دلی میں رولٹ ایکٹ میں سزایاب مسلمان	206
۸۰-	نمک ستیہ گرہ	208
۸۱-	نمک ستیہ گرہ میں گرفتاریاں اور سزا پانے والے مسلمان	210
۸۲-	تحریک عدم تعاون	211
۸۳-	تحریک عدم تعاون، سرکاری خطابات و اعزازات کی واپسی	212
۸۴-	خط امام صاحب جامع مسجد	213

۸۵۔	حکیم اجمل خاں کا خط	214
۸۶۔	حکیم اجمل خاں ـــ حاذق الملک	216
۸۷۔	ریزیڈنٹ حیدر آباد کا خط چیف کمشنر کے نام	217
۸۸۔	ڈاکٹر ذاکر حسین کا خط جانسن کے نام	218
۸۹۔	جامعہ ملیہ اسلامیہ	220
۹۰۔	جلیانوالہ باغ	222
۹۱۔	جلیانوالہ باغ کے شہید	224
۹۲۔	صوبہ پنجاب کے مسلمانوں کی فہرست جو شہید ہوئے جائیدادیں ضبط ہوئیں اور سزایاب ہوئے	228
۹۳۔	عدم تعاون تحریک ۱۹۲۱ء۔۱۹۲۲	240
۹۴۔	سرحد کے پٹھانوں میں سیاسی بیداری	274
۹۵۔	مجاہدین آزادی اتر پردیش	282
	بہار	324
	آندھرا پردیش	326
	تامل ناڈو	330
	مہاراشٹر	333
	مغربی بنگال	335
	گجرات	335
	راجستھان	336
	آسام	336
۹۶۔	کشمیر چھوڑدو	337
۹۷۔	سبھاش چندر بوس اور آزاد ہند فوج	349
۹۸۔	آزاد ہند فوج کا تاریخی مقدمہ	372
۹۹۔	ہندوستانی بحری بیڑہ کی بغاوت	375
۱۰۰۔	بیڑہ کی بغاوت میں شہید ہونے والے مسلمان	376
۱۰۱۔	کتابیات	379

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

(غالب)

ہمارے ملک میں ان دنوں بعض فرقہ پرست اور متعصب لوگ یہ ثابت کرنے کے درپے ہیں کہ سنہ ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں فقط مسلمانوں نے حصہ لیا اور سب کے سب ہندو وطن فروش تھے۔ اس کے برعکس کچھ فرقہ پرست عناصر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جنگ آزادی میں ہندوؤں نے حصہ لیا اور مسلمان اس میں الگ تھلگ رہے۔ جب کہ یہ دونوں باتیں بے بنیاد اور غلط ہیں۔

جنگ آزادی کا سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور غیر ملکی سرکار سے نبرد آزما رہے۔ انگریزوں کے جاسوسوں اور ایجنٹوں نے ایک آدھ مقام پر مذہبی تعصب اور اختلاف کو ہوا دینی چاہی تو انھیں ناکامی ہوئی۔

بہادر شاہ ظفر کو ہر فرقہ اور گروہ نے ہندوستان کا فرمانروا تسلیم کیا۔ وہ مشترک دشمن کے خلاف آزادی کی جنگ میں شامل رہے۔ قومی رہنماؤں میں ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی۔ بخت خاں، احمد اللہ شاہ، حضرت محل مسلمان تھے تو رانی جھانسی، نانا فرنویس اور تانتیا ٹوپے ہندو تھے۔

سنہ ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ ہندوستان کے محبان وطن نے جن میں ہندو مسلمان دونوں ہی تھے پہلی بار من حیث القوم دنیا کی عظیم طاقت سے مسلح مقابلہ کیا اور اپنے ہم وطنوں کو بتا دیا کہ وطن کی آزادی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے گریز کرنا جرم ہے۔

سنہ ۱۸۵۷ کا انقلاب اور آزادی کے یہ لڑائی اگرچہ ناکامی کی صورت میں نمودار ہوئی لیکن یہ ضرور ہوا کہ عوام کے دلوں سے غیر ملکی آقاؤں کا خوف ہمیشہ کے لئے نکل گیا۔

بغاوت کے فرو ہونے کے بعد دلی کے باشندے شہر میں واپس آنے لگے تو سب سے پہلے ہندوؤں کو اجازت ملی اس کے بعد مسلمانوں کی آمد شروع ہوئی۔ ان کو

۱۸ اپریل ۱۸۵۸ میں داخلے کی اجازت ملی اس شرط کے ساتھ کہ اپنی جائیداد کا ۲۵ فی صد ٹیکس ادا کریں۔

سنہ ۱۸۸۵ میں کانگریس کی بنیاد پڑی جس کی قیادت میں ملک بھر میں منظم طور پر ملک کی آزادی کے لئے موقع موقع پر متعدد تحریکیں چلائی گئیں۔ اور ۶۱ سال کی لگاتار اور مسلسل جدوجہد سے ۱۹۴۷ میں ہندوستان کو آزادی حاصل ہوئی۔

ہندوستان میں کانگریس نے جتنے بھی اندولن چلائے سب میں مسلمانوں نے ہنسی خوشی اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بڑی سے بڑی قربانیاں کیں لیکن ان کو فراموش کردیا گیا ہے۔

"مسلمانوں کا جدوجہد آزادی میں حصہ" اس موضوع پر بہت سی کتابیں مرتب ہوئی ہیں۔ لیکن ناموں کی ترتیب حروف تہجی پر درج ہے لیکن من حیث القوم اجتماعی طور پر کتنے مسلمان کس کس موقع پر کہاں کہاں تحریک آزادی میں شامل ہوئے، اس کا علم ہی نہیں ہو پاتا ہے۔

میں نے تحریکات سے متعلق عنوان قائم کئے۔ "انقلاب ۱۸۵۷ میں کتنے مسلمان شامل ہوئے۔ اس عنوان کے تحت سینکڑوں مسلمانوں کے نام آپ دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ۱۰۶ افراد کو پھانسی دی گئی۔ ۲۹ کو عمر قید اور کچھ ایسے لوگ تھے جو ہجرت کر گئے۔

نمک ستیہ گرہ تحریک میں کتنے مسلمانوں نے حصہ لیا۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں کتنے مسلمان سزایاب ہوئے۔ یا شہید ہوگئے۔ کاکوری کیس، چوراچوری واقعہ۔ غدر پارٹی، سائمن کمیشن کے بائیکاٹ میں کتنے مسلمانوں نے حصہ لیا۔ رولٹ ایکٹ میں مسلمانوں کا کیا کردار رہا۔ قصہ خوانی بازار میں شہید ہونے والے جانباز مسلمان۔ کشمیر میں ذمہ دار حکومت کے قیام کی جدوجہد میں کیا کیا قربانیاں مسلمانوں نے دیں۔ جلیانوالہ باغ میں شہید ہونے والے مسلمان، آزاد ہند فوج میں سزایاب ہوئے۔ گولی سے ہلاک ہونے والے مسلمان۔ آزاد ہند فوج میں محاذ پر کام آنے والے۔ ہندوستانی بحری بیڑے میں کام آنے والے مسلمان۔ ناگپور کے جھنڈا اندولن میں گرفتاری دینے والے۔ اسی کے ساتھ ریشمی رومال تحریک کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہر تحریک پر ایک مختصر نوٹ بھی شامل کتاب ہے کہ تحریک سے متعلق معلومات بھی پیش نظر رہے۔ مسلمان اگرچہ تحریک میں شامل ہوئے تو اضطراری طور پر نہیں شریک ہوئے تھے بلکہ تحریک سے ان کو مکمل وابستگی تھی۔

کتاب کے شروع میں چند اہم شخصیات کے حالات و واقعات کا ذکر بھی شامل ہے جو ابھی نامکمل ہے اور ان میں اور بہت سی اہم شخصیتوں کو قلم بند نہیں کیا جا سکا۔

تین سال تک میں نے اس موضوع پر مطالعہ کیا۔ اس سلسلے میں میں نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کی ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری، سینٹرل لائبریری، گورنمنٹ آف انڈیا شاستری بھون، نئی دہلی۔ نیشنل آرکاؤز آف انڈیا جن پتھ، نئی دہلی، نیشنل آرکائیوز، الہ آباد، یوپی۔ نیشنل آرکائیوز، نئی دلی اور جامعہ ہمدرد لائبریری سے استفادہ کیا۔

سب سے زیادہ تعاون نہرو میموریل میوزیم لائبریری سے حاصل ہوا۔ اس لائبریری کے کارکن، مخطوطات سے متعلق عملہ۔ مائیکرو فلم ڈویزن کے لوگ اور فوٹو سیکشن کے ذمہ داروں نے میری بھرپور مدد کی۔ اور اس لائبریری میں میں نے ایک مہینہ تک مطالعہ کیا۔ میں ان کا کن الفاظ میں شکریہ ادا کروں۔ میں ان کا بے حد و نہایت ممنون ہوں۔

کتاب کا مسودہ مکمل ہونے کے بعد اس کی اشاعت و طباعت کا مسئلہ پیش آیا۔ کتاب کی کمپیوٹر کمپوزنگ کے سلسلے میں جناب ریحان احمد عباسی صاحب نے نہ صرف کمپوزنگ کرانے میں مدد کی بلکہ مسودہ کی غلطیوں کی اصلاح کا کام بھی اپنی ذاتی دل چسپی سے انجام دیا۔ وحید خاں صاحب نے طباعت کی ذمہ داری لے کر میری مدد فرمائی۔ اشاعت کے اخراجات احباب اور دوستوں نے پورے کئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوئی اور میں اس کتاب کی اشاعت میں کامیاب ہو سکا۔

فالشکر للّٰہ الاحد

شکراً عظیماً واجباً

یہ کتاب ابھی مکمل نہیں ہے، یہ کتاب مزید توسیع و تحقیق کی محتاج ہے۔

قارئین کی خدمت میں یہ ناچیز تحفہ پیش کر رہا ہوں۔ گزارش کروں گا کہ اس میں کوئی کمی و بیشی ان کی نظر سے گزرے تو احقر کو ضرور مطلع فرمائیں۔ میں ان کا عین مشکور ہوں گا۔

ابراہیم فکری
فاضل دیوبند۔ مجاہد آزادی
فون نمبر : ۶۸۳۷۰۵۰

۳۰ر نومبر ۱۹۹۶ء

میں کون

میری پیدائش ۲۴ ؍اگست ۱۹۲۴ء کو احمد نگر مہاراشٹر میں ہوئی۔ میری والدہ جب کہ میں چار سال کا تھا انتقال کر گئیں۔ دس سال کی عمر میں والد صاحب بھی وفات پا گئے۔

چھٹی جماعت تک میں نے ناگپاڑہ اسٹریٹ بمبئی میں تعلیم حاصل کی۔

والد صاحب کے انتقال کے بعد میرے چچا نے مجھے مدرسہ ہاشمیہ زکریا مسجد میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل کیا' دو سال کے بعد مجھے دار العلوم دیوبند بھیجا گیا۔

دار العلوم دیوبند میں ۱۹ ؍شوال ۱۳۵۸ھ سے ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ تقریباً ۹ سال تک تعلیم پا کر فراغت حاصل کی۔

بنوٹ

طالب علمی کے زمانہ میں فن بنوٹ میں مکمل مہارت حاصل کی۔

طالب علمی کے زمانہ سے مجھے سیاست سے لگاؤ رہا۔

۱۲ ؍ستمبر ۱۹۴۲ کو دہلی میں جامع مسجد میں ایک تقریر کی' جس کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔ دہلی جیل میں کچھ دن بند رہا' پھر مجھے ۲۹ ؍ستمبر ۱۹۴۲ کو لاہور سینٹرل جیل بھیج دیا گیا۔ یہ جیل کم عمر کے لوگوں کے لئے ہوا کرتی تھی۔

اس جیل میں جو واردات پیش آئیں ان کا مختصر سا ذکر اس طرح ہے کہ :

جنگ کا زمانہ تھا۔ سرکار' فوج میں عوام کی بھرتی کے لئے کوشاں تھی۔ سر سکندر حیات اور سر چھوٹو رام جیل آئے اور جیلر نے اخلاقی قیدیوں کو پیش کیا۔ ان لوگوں نے ان قیدیوں کو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے کہا۔ میں اور میرے ساتھیوں نے اس موقع پر جیل میں مظاہرہ کیا اور زبردست نعرے لگائے کہ :

"انگریزی فوج میں بھرتی حرام ہے" وغیرہ

جلسہ ختم ہوا۔ اس کے بعد جیلر ہماری بیرک میں آیا اور کہا کہ آپ لوگوں نے گورنمنٹ کے خلاف نعرے لگا کر ہمارے مہمانوں کی بے عزتی کی ہے۔ اور جیل

وارڈنوں کو ہم پر ڈنڈے مارنے کا حکم جاری کردیا۔ بس کیا تھا بھئی خوب ہی دُھنائی ہوئی۔
اس مار کی تکلیف سے ہم سب بہت روئے۔ ایک دوسرے کی چوٹوں کو دیکھا اور دیر تک روتے رہے۔
اس کے بعد بیرک میں بند کردئے گئے۔ صبح کو جیلر نے مجھے چکّی میں بھیج دیا۔ یہ ایک بہت چھوٹی سی کوٹھری تھی۔ اس میں ایک چکی تھی اور وہاں گیہوں پیسنا پڑتا تھا۔
مجھے اس کوٹھری میں مقفل کردیا۔ پہننے کے لئے صرف جانگھیہ دیا۔ اور گیہوں پیسنے کے لئے ڈال دیا۔ میں یہ سب تماشہ دیکھ کر حیران تھا۔ کچھ ہی دیر بعد جیل کا ڈاکٹر آیا۔ اس نے مجھے اس جگہ دیکھا تو حیراں رہ گیا کہ مولانا آپ یہاں۔ اچھا میں دیکھتا ہوں۔ یہ کہا اور چلا گیا۔
اس نے جیلر کو لکھا کہ ان کی صحت کمزور ہے اور چکی کی سزا کو برداشت نہیں کرسکتے۔ جب ڈاکٹر نے لکھ دیا تو جیلر نے کہا اب کیا کیا جائے۔ اس کے بعد میں ملتان جیل میں آگیا۔ یہاں مولانا داؤد غزنوی۔ مقیم الدین فاروقی اور سید مطلبی فرید آبادی' میاں افتخار الدین صدر کانگریس پنجاب وغیرہ سے ملاقات ہوئی۔
جیل میں ہزاروں قیدی۔ جیل کیا تھی اس زمانہ میں جیسے مہمان خانہ۔ جو آتا اس کا زبردست استقبال نعروں سے ہوتا تھا۔
اپی قید کی مدت گزارنے کے بعد ملتان جیل سے رہا ہوا۔ ملتان کے بارے میں مشہور ہے۔

چہار چیز است تحفۂ ملتاں
گرد' گرما' گدا و گورستاں

واپسی میں امرتسر اترا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری امام اہل حدیث' شاگرد شیخ الہند سے ملاقات کی۔
اس کے بعد دہلی آیا۔ مفتی کفایت اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور پھر دیوبند پہنچ کر اپنی تعلیم کو مکمل کیا۔
فراغت کے بعد حضرت الاستاد مولانا اعزاز علی صاحب نے مدرسہ اعزازیہ دیٹ میں مدرسی کے لئے بھیج دیا۔ اس زمانہ میں گڑھ مکتیسر میں فساد ہوگیا۔ اس میں مولانا راشد دیوبندی کے ساتھ ریلیف کا کام کیا۔ اس وقت رفیع احمد قدوائی یوپی کے وزیر

داخلہ تھے۔ فسادات جاری تھے کہ دارالعلوم نے مجھے بحیثیت استاد بنّوٹ دارالعلوم میں طلب کرلیا۔ میں نے اپنے بس بھر طلباء کو دار جدید کے احاطہ میں بنّوٹ کی تربیت کا کام انجام دیا۔

دارالعلوم میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی دامت برکاتہم میرے پیرو مرشد کے علاوہ مولانا اعزاز علی صاحب اور مولانا معراج الحق صاحب نے میری تعلیم و تربیت میں پوری مدد و اعانت کی۔

پھر دہلی آگیا تو یہاں مسجدوں کے اخلاء کا کام جمعیتہ العلماء نے سونپا۔ اس کے بعد میں اکتوبر ۱۹۴۸ء میں جامعہ کے شعبۂ تعلیم و ترقی سے منسلک ہوگیا۔ یہاں شفیق الرحمٰن قدوائی صاحب اور جناب ارشاد الحق صاحب رجسٹرار جامعہ ملیہ اسلامیہ نے میری سرپرستی کی۔ ۱۹۵۴ء میں جامعہ سے ہائی اسکول کیا۔ ۱۹۶۰ء میں دلی انتظامیہ کے شعبۂ نشرو اشاعت میں بطور کلرک ملازمت حاصل کی۔

یہاں جناب گوپی ناتھ امن صاحب اور جناب رام لال ورما کا پوار تعاون حاصل رہا۔ ۱۹۸۲ میں میں ریٹائر ہو گیا۔

میں اپنی عمر کے ۷۲ سال پورے کرنے والا ہوں۔ شکر ہے صحت و تندرستی اللہ کی رحمت سے حاصل ہے۔

خادم
ابراہیم فکری
فاضل دیوبند۔ مجاہد آزادی
۱۲ / ۱۵ غفار منزل
جامعہ نگر۔ نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵
فون نمبر : ۶۸۳۷۰۵۰

۳۰ نومبر ۱۹۹۶ء

جو لکھ رہا ہوں فسانہ نہیں حقیقت ہے

مولوی محمد جعفر تھانیسری ولد میاں جیون

پیدائش ۱۸۳۸ء- ان کے دل میں شروع ہی سے آزادی کی تڑپ بھری تھی- چند ساتھیوں کو لے کر دہلی گئے اور جنگ آزادی میں شریک ہوگئے- انگریزوں نے دہلی فتح کرلیا تو گرفتاریاں شروع ہوگئیں- یہ بھاگ کر تھانیسر آگئے- تھانیسر کا نام اب کوروکشیتر ہوگیا ہے- سرحد کے مجاہدین سے رابطہ پیدا کیا- مجاہدین کو رائفلیں، ساماں رسد یا نقدی بھجوانے کا کام انجام دیا- غزن خاں نامی ایک غدار نے ڈپٹی کمشنر کرنال کو خبر کردی کہ محمد جعفر نمبردار روپوں اور آدمیوں سے مدد دیتا ہے- محمد جعفر کے ایک دوست نے اپنے ملازم کو کرنال سے تھانیسر بھیجا مگر وہ وہاں رات کو پہنچا اور سوچا کہ صبح سویرے ان کو بتادوں گا- مگر صبح ہونے سے پہلے ہی انگریز کپتاں پاسنز تلاشی کے وارنٹ لے کر پہنچ گیا- سونے سے پہلے محمد جعفر ایک رمزیہ زبان میں محمد شفیع ٹھیکیدار انبالہ کو ایک خط لکھ چکے تھے جس میں مجاہدوں کو روپیہ بھیجنے کی بات تحریر تھی- وہ خط ان کے کمرے میں مل گیا- مگر خود محمد جعفر کسی طرح نکل بھاگے- ۱۲ر دسمبر ۱۸۶۳ء کو پہلی انبالہ، پانی پت سے دلی پہنچے اور پھر وہاں سے علی گڑھ چلے گئے- کپتان پاسنر نے ان کے بھائی محمد سعید کو مارپیٹ کر اس کا پتہ حاصل کرلیا- اور یہ علی گڑھ میں گرفتار کرلئے گئے-

اب انگریزوں نے ان کو ایک تنگ اور تاریک کوٹھری میں رکھا، کھانے کو دو روٹیاں جس میں آٹے کے ساتھ ریت بھی ملا ہوتا تھا- اور ساگ کے اُبلے ہوئے ڈنٹھل ملتے تھے- پاؤں میں بیڑیاں اور گلے میں لوہے کا طوق- لباس میں پاجامہ اتنا چھوٹا ہوتا تھا کہ گھٹنے بمشکل ڈھاکے جاسکتے تھے جس سے نماز پڑھنے میں بڑی مشکل ہوتی تھی- ان سے مجاہدین کی سرگرمیاں معلوم کرنے کے لئے نہایت بے رحمی سے مارا جاتا تھا اور کبھی ساری رات مار کھاتے گزر جاتی تھی- مولوی محمد جعفر پر مقدمہ قائم ہوا- ہربرن ایڈورز کی عدالت میں تھا- ۲ر مئی ۱۸۶۴ء میں جائیداد کی ضبطی اور پھانسی کی سزا ہوئی- جو ڈیشنل کمشنر کی عدالت میں اپیل ہوئی جس نے ان کی سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا- اس اپیل کا فیصلہ ۱۶ر ستمبر ۱۸۶۴ کو سنایا گیا- محمد جعفر تھانیسری نے اپنی کتاب "کالاپانی" میں لکھا ہے-

"جس روز سزا کا حکم سنایا جانے والا تھا ہربرٹ ایڈورڈز نے میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم بہت عقل مند' ذی علم اور قانون داں اپنے شہر کے نمبردار اور رئیس ہو لیکن تم نے اپنی ساری عقلمندی اور قانون دانی کو سرکار کی مخالفت میں خرچ کیا اب تمہیں پھانسی دی جائے گی' جائیداد ضبط ہوگی' تمہاری لاش بھی تمہارے وارثوں کو نہ ملے گی۔ اور تمہیں پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوگی۔ میں نے جواب دیا۔ جان دینا اور لینا خدا کا کام ہے آپ کے اختیار میں نہیں۔ وہ ربّ العزت قادر ہے کہ میرے مرنے سے پہلے آپ کو ہلاک کردے۔ اس جواب پر وہ بہت خفا ہوا مگر پھانسی دینے سے زیادہ وہ میرا کیا کرسکتا تھا۔ بعض مجاہدین جیسے قاضی میاں جان قید میں ہی مرگئے۔ ان قیدیوں کو سخت مشقت کے کام دیۓ گئے۔ مولانا یحییٰ علی رہٹ کھینچتے تھے۔ مولوی محمد جعفر کو کاغذ کاٹنے کا کام دیا گیا۔ ان کو انبالہ جیل سے ۱۱ر جنوری ۱۸۶۶ء کو پورٹ بلیر لایا گیا۔"

۱۲ر دسمبر ۱۸۶۳ء میں تھانیسر سے فرار ہوۓ تھے بیس برس بعد ۹ نومبر ۱۸۸۳ کو پھر وطن واپسی ہوئی۔ کچھ دنوں تک نگرانی رہی۔ فروری ۱۸۸۸ء کو نگرانی ختم ہوئی۔ وہ جہاں بھی جاتے تھے ہندو مسلمان سب ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ غالباً ۱۹۰۵ء میں ان کا انتقال ہوا۔

گلاب' گلشنِ آزادی کا ایک گلاب

تاریخ نویسوں کا یہ رویۂ رہا ہے کہ وہ صرف شہنشاہوں اور امیروں کی تاریخ لکھتے رہے جس کی وجہ سے وہ اہم واقعات تاریخ میں جگہ نہیں پاسکے جو عام آدمیوں اور غریبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنھوں نے اپنی زندگی میں معرکہ آراء تاریخی رول ادا کئے عام طور پر نہ ان کا تذکرہ ملتا ہے اور نہ ہی عام آدمیوں کو ان سے متعلق کوئی واقفیت ہوتی ہے۔

جب انگریزوں کا ہندوستان پر پورا تسلط ہوگیا تو انہوں نے ایک اسکیم کے تحت کھیتوں کو اپنی منشا اور مرضی کے مطابق اگنے اگانے کا حکم دیا۔ چمپرن میں نیل کی کاشت شروع کی گئی۔ بڑی بڑی کوٹھیاں بنائی گئیں۔ غریب کسانوں کی زمینیں چھین لی

گئیں۔ مکانوں کو اجاڑ دیا گیا۔ کھیت پر کام کرنے والے مزدوروں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا گیا۔

ان علاقوں میں چوں کہ کثیر آبادی مسلمانوں کی تھی اس لئے یہی بیچارے ظلم وستم کا شکار رہے۔ مسلم آبادیوں میں انگریزوں کے خلاف نفرت کا جذبہ ابھرنا شروع ہوا۔ صوبہ بہار کے ضلع چمپارن میں، بتیا سب ڈویژن کے تھانہ منجھولیا ضلع کٹھیار کے مسلمانوں نے بغاوت کردی۔ اور نیل کے کھیتوں میں کام کرنا بند کردیا۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق فصلیں اگانی شروع کردیں۔ اس باغیانہ جرأت کو دبانے کے لئے اتنے مظالم ڈھائے کہ مسلمان کسانوں کا جینا دوبھر ہوگیا۔ اس صورت حال سے نجات دلانے کے لئے ایک مرد مجاہد کی بہادرانہ کوششیں بار آور ہوئیں۔

یہ مرد ساٹھی تھانہ لوریا موضع چاند پور کا رہنے والا "شیخ محمد گلاب تھا گاؤں گاؤں اور بازار بازار گھوم کر انگریزوں کے ظلم کے خلاف تقریریں کرتا اور لوگوں کو میدان عمل میں اترنے کی ترغیب دیتا۔ اس سلسلے میں ۱۹۰۷ء میں اس نے ایک انگریز پرست کالی چرن کی نیل کی کوٹھی کا گھیراؤ کیا اور مزدوروں کو کام کرنے سے روک دیا۔ انگریزی سرکار کی اس سلسلے میں اپنی کارروائیاں شروع ہوئیں۔ چنانچہ بتیا کے ایس، ڈی، او مسٹر ای ایل ٹینر Tener کی بڑی کوششوں کے بعد ان کی گرفتاری عمل میں آئی۔ عدالت نے قید بامشقت کی سزا سنائی۔ اس خبر سے سارے چمپارن میں سنسنی پھیل گئی۔ اس سلسلے میں مولوی محمد یونس ہیڈ مولوی ہائی اسکول نے ہندوستان کے اخبارات میں نیل مزدوروں پر ڈھائے گئے ظلم وستم کی داستانیں لکھ کر اس طرح کا پروپیگنڈا کیا کہ ہندوستان کے عوام اور خود انڈین نیشنل کانگریس کے ذمہ دار لوگ اس طرف متوجہ ہوئے۔ اس کے لئے گاندھی جی نے ۱۹۱۷ء میں چمپارن کا سفر کیا۔ گاندھی جی کی آمد سے یہ تحریک اتنی تیز ہوگئی کہ سارا ملک متاثر ہوا۔

افسوس کہ ہم "گلاب" جیسے مجاہد آزادی کو بھلا بیٹھے جو ہماری قومی تحریک میں اصلی ہیرو اور بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

شمعِ آزادی کا پروانہ ---- پیر علی

پٹنہ ڈویژن کمشنر ولیم ٹیلر کی ایک رپورٹ میں ہے کہ گذشتہ چند برسوں سے شہر عظیم آباد (پٹنہ) اور اس کے قرب وجوار کے دوسرے اضلاع میں سازشوں اور باغیانہ سرگرمیوں کے آثار ابھرنے لگے ہیں۔"

۳؍جولائی ۱۸۵۷ء کو شہر عظیم آباد میں بغاوت شروع ہو گئی تھی۔ پیر علی کی قیادت میں مجاہدوں کی ایک جماعت تشکیل پائی جس میں علی کریم، داروغہ مہدی علی، وارث علی، اوصاف حسین، مع برادران شیخ عباس حاجی محمد جان عرف گھسیٹا پہلوان، بدھن مہتو، اور نندو کمہار شامل تھے۔ اس کی خبر جب ولیم ٹیلر کو ملی تو اس نے ڈاکٹر لائل سپرنٹنڈنٹ نیل گودام کی نگرانی میں سکھ پلٹن کو اس جلوس پر قابو پانے اور باغیوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ پلٹن نے آکر وہ دہشت پھیلائی کہ جلوس درہم برہم ہو گیا۔ اسی دوران جلوس میں شامل کسی فرد نے لائل پر ایسی گولی چلائی کہ وہ وہیں پر کھڑے کھڑے الٹ گیا۔

اس انقلابی شورشوں کا آخر یہ نتیجہ نکلا کہ یہ تمام حضرات پکڑے گئے۔ اور سب ہی کو پھانسی کی سزا ہوئی۔ خاص طور پر جب پیر علی کو گرفتار کیا گیا تو انگریز درندوں نے انتہا کردی۔ اس کی تفصیل خود ولیم ٹیلر، پٹنہ کرائی سز (PATNA CRISIS) میں لکھتا ہے۔

"جب پیر علی کو پھانسی کا حکم سنایا گیا تو پھانسی سے قبل سازش کے متعلق چند معلومات حاصل کرنے کی غرض سے میں نے اس کو اپنے خاص کمرے میں بلایا۔ وہ جب میرے اور دوسرے انگریز افسروں کے سامنے لایا گیا تو اس وقت وہ سر سے پاؤں تک اس طرح زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا کہ نہ بیٹھ سکتا تھا نہ آسانی سے چل سکتا تھا، اس کے کپڑے انتہائی گندے اور جگہ جگہ سے پھٹ گئے تھے نیز پھٹے ہوئے کپڑے لہو کے دھبّوں سے چپک چپک گئے تھے۔ ان تمام کرب ناک حالات اور پھانسی کا حکم سننے کے باوجود وہ نہایت مطمئن اور بے خوف نظر آرہا تھا۔ اس کی بے خوفی اور اطمینان کو دیکھ کر تمام لوگوں کے دلوں پر گہرا اثر ہوا۔ اس سے قبل اتنا بڑا نڈر، بے خوف اور عالی ہمت آدمی نہیں دیکھا تھا۔

جب اس سے پوچھا گیا کہ "اگر وہ سازشوں کے سلسلے میں چند سوالات کا صحیح صحیح

جواب دیدے تو اس کی جان بچانے کی صورت نکل سکتی ہے۔"
اس بات کو سُن کر پہلے تو اس نے اتنے تیکھے تیور سے دیکھا کہ ہم لوگوں کے دلوں میں دہشت سی پیدا ہو گئی۔ پھر اس نے کسی بھی راز کو بتانے سے انکار کر دیا۔ اور نہایت ہی جرأت واستقلال کے ساتھ جواب دیا۔
"زندگی کے چند مواقع ایسے ہوتے ہیں جب کہ جاں بچانا عقل مندی کا کام ہوتا ہے مگر بعض ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب کہ جان کی پروانہ کرنا اور اصول ودیانت نیز اپنے وطن عزیز پر قربان ہو جانا' شرافت و دیانت داری کے ساتھ ساتھ حُبّ الوطنی کی دلیل ہوتی ہے۔ اس کے بعد نہایت نفرت و حقارت سے دیکھتے ہوئے میری سخت گیری پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "تم مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو روزانہ پھانسی دے سکتے ہو' مگر یاد رکھو کہ ہمارے خون کی چھینٹوں سے ہزاروں آزادی کے متوالوں کے بدن میں ایسی گرمی آئے گی کہ اس گرمی سے تم اور تمہاری حکومت پگھل کر رہ جائے گی۔"
اس کے بعد اس پیکرِ جہاد آزادی کو بانکی پور لاں کے شمالی مغربی کونے پر ۷ر جولائی سنہ ۱۸۵۷ء کو' جہاں آج کل چلڈرن پارک ہے' پھانسی دیدی گئی۔

مولانا برکت اللہ بھوپالی

برکت اللہ ولد شجاعت اللہ۔ صحیح تاریخ پیدائش کے متعلق صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ ۱۸۵۹ء کے اوائل میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی' اس کے بعد مدرسہ سلیمانیہ میں داخل ہو کر علوم عربیہ اور منقولہ کی تعلیم حاصل کی۔ عربی وفارسی وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے مشتاق تھے اور بھوپال میں اس کا انتظام نہیں تھا۔ آپ جنوری ۱۸۸۳ میں بھوپال سے اچانک غائب ہو گئے۔ ان کی عمر اس وقت ۲۳۔ ۲۴ سال کی تھی۔ وہ پھر بمبئی چلے گئے اور بمبئی سے بھی اچانک غائب ہو گئے اور لندن پہنچے۔ ان کی عمر اس وقت ۲۹۔ ۳۰ سال کے قریب تھی۔ برکت اللہ بھوپالی نے اپنے بھوپال سے غائب ہونے اور اس کے بعد بمبئی سے غائب ہونے کی خبر کو چھپائے رکھا' حتیٰ کہ اپنی سگی بہن کو بھی نہیں بتایا اور نہ اپنے

قطعہ

کچھ عرصہ ہوا کہ اکثر اخبار دیس میں حافظ مولوی محمد برکت اللہ صاحب بھوپالی مقیم امریکہ کی موت کی خبر شائع ہوئی تھی جس کی تحریک [illegible]
کہ دوست احباب کی [illegible] غلط نکلی ۔ اور وہ بالکل موجود ہیں ۔ ذیل قطعہ اس واقعے کی نسبت از روئے [illegible] کر کے تحریر فرمایا ۔

لوگ کہتے ہیں کہ وہ تو مر گیا	کاش اٹھتا تا بہ ہستی کا حجاب
عشق میں، مرنا تو پہلی چیز ہے	بن مرے عاشق ہو کیونکر کامیاب
زندہ دل مرنے سے جیتے ہیں سدا	صاف احیاء ہے قرآنی خطاب
دیس کا عاشق مرے پردیس میں	خوب فرمایا بہلا اچھا ۔ جناب
ہند کی الفت پہ یاں جیتے ہیں ہم	گرچہ ہے پردیس میں رنج و عذاب
خدمت قوم و وطن ہے زندگی	ہند کی خدمت میں جینا ہے ثواب
ہم مریں اور غیر ہوں حکام ہند	یہ خطا ہے یہ نہیں ہرگز صواب
ہند کو آزاد دیکھیں ہے امید	ذٰلِکَ یَأتِی عَن قَرِیبٍ لِلاَحبَاب
دوست لکھتے ہیں کہ تم تو مر گئے	مر چکے ہم پھر تو کیونکر دیں جواب
گر خطائے دوستاں ۔ فال نکو	ور جفائے دشمناں ۔ بانگ غراب

أَحْيَاءٌ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ ۱۲

خواب اور خیال ایک ہی جنس سے ہیں۔ اور خواب میں کسی کو مردہ دیکھنا طول عمر پر محمول کیا جاتا ہے۔ کسی نے بہلا کوؤں کے کوسنے سے بھی ڈھور مرتے ہیں ۔

محمد برکت اللہ البھوپالی الہندی فی نیویورک ۔ من الممالک المتحدہ الامریکانیۃ ۔

بست و یکم فروری ۱۹۰۵ء

کسی عزیز سے اپنا رابطہ رکھا کہ چار سال کی مدت وہ کہاں سکونت پذیر رہے۔ جب مولانا برکت اللہ بھوپالی لندن پہنچے تو ان کے خیالات میں ایک ہیجان انگیز تبدیلی پیدا ہونے لگی۔

ان کے دل میں بار بار یہ سوال اٹھتا تھا کہ انگلینڈ جیسا ملک اتنا خوش حال کیوں ہے، اور میرا وطن ہندوستان اتنا بڑا ہوتے ہوئے اس چھوٹے سے ملک کا غلام کیوں ہے؟ اور اتنا مفلس اور کنگال کیوں ہے؟

غور کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہندوستان پر اجنبی حکومت کا قبضہ ہے جو جونک کی طرح ہندوستان کا خون پی رہی ہے۔ انگریز ہر سال پچاس کروڑ روپیہ جھپٹ کر ہندوستاں سے لے جاتا ہے۔ ۲۴ کروڑ انسانوں کی تعلیم و تربیت پر آٹھ کروڑ اور حفظان صحت پر دو کروڑ۔ جب کہ فوج پر ۲۶ کروڑ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ قحط اور ٹھکری بڑھتی چلی جارہی ہے اور گذشتہ ایک سال کے اندر دو کروڑ مرد عورت اور بچے فاقوں سے مرچکے ہیں۔

افغانستاں، برما، مصر، ایران اور چین میں فوجی مہمات ہندوستانی پیسے سے بھیجی جاتی ہیں اور ہندوستاں اور ہندوستانیوں کو اپنی ہوس ملک گیری کی خاطر قرباں کردیا جاتا ہے۔

برکت اللہ بھوپالی کے دل میں ایک تڑپ تھی کہ ہندوستاں کو طوق غلامی سے کس طرح نجات دلائی جائے۔ اس کے لئے انھوں نے غدر پارٹی کا سہارا لیا۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہوئے۔ ایران، افغانستان ترکی اور مصر کے مسلم ممالک سے رابطہ قائم کیا جرمنی، فرانس، اٹلی کی حکومتوں کے سربراہوں سے رابطہ قائم کیا جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

مختصرا یہ کہ ہندوستانی انقلابیوں کا ایک خفیہ وفد، جس کے قائد چودھری رحمت علی سجانی تھے انہوں نے اپنی سرگرمیوں کے لئے اخبار "انقلاب" جاری کر رکھا تھا مگر اس وفد کو ایک جاندار رہنمائی کی ضرورت تھی۔ برکت بھوپالی جاپان کو خیر باد کرکے فرانس آگئے۔ اخبار انقلاب کو بڑی کامیابی سے جاری رکھا۔

راجہ مہندر پرتاپ سے ملاقات

جس وقت جنگ چھڑی تھی تو راجہ مہندر پرتاپ ہندوستان ہی میں تھے۔ راجہ مہندر پرتاپ کو جرمن جاکر "برلن کمیٹی میں کام کرنے کے لئے کہا گیا۔ یہ چھپتے چھپاتے برلن پہنچے۔ یہاں ان کی ملاقات پہلی بار برکت اللہ بھوپالی سے ہوئی اور وہ پھر آخر دم تک ان کے ساتھ رہے۔

اراکین برلن کمیٹی کا کام انگریزوں کے خلاف زبردست پروپیگنڈے کرنا تھا۔ اس کی ذمہ داری بھی ان ہی کے سپرد کی گئی۔

برکت اللہ بھوپالی نے اپنی جادو بھری تقریروں سے جنگی قیدیوں اور وہاں کے عوام کو انگریزوں سے برگشتہ کرکے اپنا ہم خیال بنالیا۔

برکت اللہ بھوپالی مع اپنے ساتھیوں کے ۵ اپریل ۱۹۱۵ کو برلن سے روانہ ہوئے۔ خدا حافظ کہنے والوں میں برلن کمیٹی کے اراکین کے علاوہ جرمن حکام بھی شامل تھے۔ اس کے بعد یہ انقلابی وفد کابل پہنچا۔ انقلابی وفد کے قائد نے امیر حبیب اللہ سے گفت وشنید کی۔ امیر افغانستان نے پوچھا کہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں جرمنی اور ترکی حکومتیں ہماری اور ہمارے ملک افغانستان کی کیا مدد کریں گی۔ راجہ مہندر پرتاپ نے وعدہ کیا کہ ہندوستان۔ آزاد ہونے پر ہم آپ کی خواہش کے مطابق بلوچستان اور فارسی بولنے والا وسط ایشیا کا علاقہ آپ کے حوالے کردیں گے۔

الغرض انقلابی کونسل کا آخری ہنگامی اجلاس ۲۹ر اکتوبر ۱۹۱۵ کو آقائے عبدالرزاق خاں کے دولت کدہ پر منعقدہ ہوا جس میں ہندوستاں کی متوازی حکومت کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ حکومت کے دفاتر کے لئے جگہیں مخصوص کی گئیں۔ یکم دسمبر ۱۹۱۵ کو "حکومت مؤقتہ ہند" پروویزنل گورنمنٹ کا اعلان کردیا گیا جس پر راجہ مہندر پرتاپ کے دستخط تھے۔

حکومت مؤقتہ ہند کے چند خاص ارکان

پروویزنل گورنمنٹ آف انڈیا جو کابل میں قائم ہوئی تھی اور ۱۹۲۰ء تک جس نے اپنی انقلابی سرگرمیاں جاری وساری رکھیں۔ اس کے خاص ارکان حسب ذیل تھے۔

راجہ مہندر پرتاپ صدر- برکت اللہ بھوپالی وزیر اعظم- مولانا عبید اللہ سندھی وزیر ،اخلہ- مولوی محمد بشیر وزیر جنگ' خوشی محمد عرف محمد علی سفیر با اختیار- اس کے علاوہ سیکریٹری وغیرہ-

جنود اللہ کی تشکیل

مولانا عبید اللہ سندھی کے ومہ مولانا برکت اللہ نے جنود اللہ کی تنظیم (خدائی فوج) قائم کرنے کا کام سپرد کیا- انقلابی پروگرام کی سب سے اہم کڑی ہندوستان پر حملے کے سلسلے میں مجاہدین اور سرحدی قبائل کی ایک فوجی تنظیم جنود اللہ کے نام سے بنائی گئی حس کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان لیڈروں اور کارکنوں کو ایک فوجی نظام میں مسلک کر کے ان کو نہ صرف ہندوستان بلکہ عالم اسلام کی آزادی اور بہبودی کے لئے اعزازی طور پر بلا تنخواہ کام کرنے کے لئے رضا کارانہ حیثیت سے خدمت پر لگایا جائے- اس تنظیم کا مقصد ترکی فوج کی مدد سے ہندوستان پر حملہ کر کے اسے آزاد کرانا تھا- اس کا اصل ہیڈ کوارٹر مدینہ منورہ تھا اور دیگر مراکز کابل کے علاوہ قسطنطنیہ اور تہران تھے-

اسی دوران ۱۹۲۰ء میں راجہ مہندر پرتاپ کو افغانستان کے وزیر خارجہ سردار محمود بیگ کا خط ملا کہ چونکہ اب افغانستان اور انگلستان میں باقاعدہ دوستی کا معاہدہ ہو گیا ہے اور راجہ مہندر پرتاپ کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ کابل واپس چلے آئیں یا روس ہی میں رہیں یا جیسی ان کی مرضی ہو' تب راجہ مہندر پرتاپ نے اپنے گھوڑے بیچ کر روسی روبل میں رقم تبدیل کر لی اور ماسکو آ گئے-

ایم این رائے نے راجہ مہندر پرتاپ کو مشورہ دیا کہ آپ ہندوستان واپس چلے جائیں' انگریز آپ کو پھانسی نہیں دے سکتے' صرف چند سال کے لئے وہ آپ کو جیل میں ڈال دیں گے- اس طرح آپ اپنے اہل و عیال اور وطن کی خدمت کرنے کے لئے آزاد ہوں گے- لیکن مولانا برکت اللہ بھوپالی نے نہایت شدت سے اس مشورہ کی مخالفت کی اور فرمایا کہ نہیں- کبھی غلام ہندوستان میں واپس نہیں جاؤں گا- بہتر ہے کہ غلام وطن میں مرنے کے بجائے کسی غیر ملک میں مر جاؤں-

برکت اللہ بھوپالی کا وصال

دیابیطس کے شدید مرض سے ان کی صحت برابر گرتی جارہی تھی۔ ایک روسی یہودی ڈاکٹر ان کا معالج تھا۔ وفات کے وقت بھی انھیں یہ اطمینان تھا کہ وہ اپنا فرض انجام دیتے ہوئے رحصت ہوئے۔ زندگی بھر سرکاری جاسوس ان کا پیچھا کرتے رہے۔ درجنوں بار انھیں موت کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے اپنے رفقائے کار سے کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ غیرشادی شدہ رہ کر ساری زندگی انھوں نے تجرّد میں گزاردی۔

ان کی زندگی کا آخری دن

مولانا برکت اللہ بھوپالی بوقت وفات اپنے پورے ہوش و حواس میں تھے اور اس وقت اپنے کچھ ساتھیوں کے سامنے، جو بستر مرگ کے پاس اس وقت موجود تھے، ان کے آخری الفاظ تھے :

"تمام زندگی میں پوری ایمانداری کے ساتھ وطن کی آزادی کے لئے جدوجہد کرتا رہا۔ یہ میری بڑی خوش قسمتی تھی کہ میری یہ ناچیز زندگی میرے پیارے وطن کے کام آئی۔ آج اس زندگی سے رحصت ہوتے ہوئے جہاں مجھے یہ افسوس ہے کہ میری زندگی میں میری کوششیں کامیاب نہ ہوسکیں، وہاں مجھے اس بات کا بھی اطمینان ہے کہ میرے بعد میرے ملک کو آزاد کرنے کے لئے لاکھوں آدمی آج آگے بڑھ آئے ہیں جو سچے ہیں، بہادر ہیں، اور جانباز ہیں۔ میں اطمیناں کے ساتھ اپنے پیارے وطن کی قسمت ان کے ہاتھوں میں سونپ کر جارہا ہوں۔"

وفات ۲۷ر ستمبر ۱۹۲۷ بروز منگل

لارڈ میو کا قتل

مجاہدین اسلام و آزادی مولانا تھانیسری نے زمانۂ اسیری کا ایک اہم واقعہ ہندوستاں کے وائسرائے لارڈ میو کے قتل کا تحریر کیا ہے۔

"۱۸۹٦ کو ہندوستاں کا گورنر مقرر ہوا۔ انڈماں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے وہ کلکتہ اور رنگون ہوتے ہوئے ۸ر فروری ۱۸۷۲ کو انڈمان پہنچا۔ جب انڈماں پہنچا تو وہاں

کے کمشنر نے اطمینان دلا دیا کہ حفاظت کے تمام انتظامات بخوبی کر لئے گئے ہیں۔
لارڈ میو ہوپ ٹاؤن پر پہنچا۔ جب اس نے گھاٹ کی سیڑھیوں سے بوٹ میں اُترنا چاہا۔ اچانک ضرب کے کھٹکے کی آواز سنی گئی۔ معلوم ہوا کہ لارڈ صاحب کی پشت پر کوئی ہاتھ مع چھری کے وار کر رہا ہے۔ ایک آدمی لارڈ صاحب کی پشت پر چمٹا ہوا ہے۔ ارجن قیدی نے چھری اس کے ہاتھ سے چھین لی' ان کی پشت پر کوٹ کٹ کر ایک چھید ہو گیا تھا جس سے بے حد خون بہہ رہا تھا۔ وہ ایک دو منٹ چپ رہا۔ پاؤں لڑکھڑائے اور پیچھے کی طرف گرا اور انتقال کر گیا۔"

شیر علی

یہ تیرا کا آفریدی پٹھان تھا۔ قتل کے سلسلے میں اس کو ۲؍ اپریل ۱۸۶۷ میں پھانسی کی سزا کا حکم ہوا تھا۔ اس کا چال چلن اچھا تھا لہٰذا سزائے موت کو حبسِ دوام عبورِ دریائے شور میں بدل دیا گیا۔
۱۸۶۹ میں ہی اس نے دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ کسی بڑے انگریز کا قتل کرے گا۔ لارڈ میو کے انتظار میں وہ دن بھر گھات میں رہا لیکن حملے کا موقع نہ مل سکا وہ ماؤنٹ ہیرٹ پر جا بیٹھا جہاں لارڈ میو شیر علی کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ جب اس سے پوچھا جاتا کہ حملہ کس کے ایماء پر کیا؟ جواب دیتا "خدا کے حکم سے۔"
مقدمہ چلا۔ پھانسی کی سزا ہوئی۔ جب پھانسی دینے لگے تو اس نے بلند آواز سے کہا۔
"میں نے جب اس کام کا ارادہ کیا تھا تو اپنے تئیں مُردہ سمجھ لیا تھا۔ مسلمان بھائیو--- میں نے تمہارے دشمنوں کو مار ڈالا۔ اب تم شاہد رہو کہ میں مسلمان ہوں اور کلمہ پڑھا۔ دو دفعہ کلمہ بڑی ہوشیاری سے پڑھا۔ تیسری بار پھانسی کی رسی سے گلا گھٹ گیا اور پورا کلمہ ادا نہ ہو سکا۔ ایک مہینے چار روز بعد ۱۱؍ مارچ ۱۸۷۲ کو پھانسی دے دی گئی۔

مولانا احمد اللہ

۱۵ر جون ۱۸۶۵ کو عظیم آباد سے پورٹ بلیر پہنچے۔ اس زمانے میں سید اکبر زماں چیف کمشنر انڈمان کے میر منشی تھے' اور چیف کمشنر کی کچہری میں تحریر کا کام مولانا کو سونپا گیا۔ اسیری کے ابتدا میں پانچ سال قدرے اطمینان سے گزر گئے۔

ہندوستان کا وائسرائے لارڈ میو انڈمان کے دورے میں ایک مسلمان قیدی کے ہاتھوں مارا گیا تو تمام ممتاز مسلمان قیدیوں پر انگریزوں کا عتاب از سر نو نازل ہو گیا اور ان کے متعلق عام بد ظنی پھیل گئی' اس وجہ سے اکثر قیدیوں کو دور افتادہ جزیروں میں بھیج دیا گیا۔ چنانچہ مولانا احمد اللہ کو وائی پر آئی لینڈ تبدیل کر دیا گیا۔ بوڈن کلوس نے اسے ''دوزخ'' کا نام دیا ہے۔ یہاں نہایت خوف ناک قیدی رکھے جاتے تھے۔ (تذکرہ صادقہ صفحہ ۵۰)۔ مولانا سرکاری کام کاج انجام دینے کے بعد زیادہ وقت قرآن مجید کی تلاوت' نماز' ذکر و دعا میں گزارتے۔ ساتھیوں کو توحید اور نیک عمل کی تلقین کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر شخص مومن' پابند صوم و صلوٰۃ' اور تہجد گزار ہو گیا۔

قید کی تکلیف' رشتہ داروں سے دوری' ناسازگار آب و ہوا' ناموافق غذا' کبر سنی سے مولانا کی طبیعت ناساز اور کمزور ہوتی چلی گئی۔ آپ بخار میں مبتلا ہوئے' بیہوشی کی کیفیت طاری رہتی۔ ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۸ھ بوقت آٹھ بجے مطابق ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۸۱ میں قید دنیا کو چھوڑ کر داخل خلد بریں ہوئے۔

چوں مرد خدا' مولوی احمد اللہ — مقیم جزیرہ بہ حکم نصاریٰ
شب ماہ ذی حجہ و بست و ہشتم — زدنیائے دوں' شد بفردوس اعلیٰ
بہ تاریخ فوتش' ندا کرد ہاتف — رہا گشتن مومن از سجن دنیا

مولانا یحییٰ علی

انبالہ سازش کیس میں کالے پانی کی سزا ہوئی تھی۔ جب انڈمان ۱۱ جنوری ۱۸۶۶ میں انڈماں پہنچے تو ان کو سید اکبر زماں میر منشی نے محرری کے کام پر لگا دیا۔ یہ بھی سرکاری کام سے فراغت کے بعد قرآن و حدیث کی تعلیم اور نیک کاموں کے کرنے کی ہدایت دیتے۔ دو سال ہی گزرے تھے کہ ان کی طبیعت خراب ہو گئی۔ قاعدے کے مطابق

ڈاکٹری علاج ہونے لگا۔ علالت کی عام کیفیت تشویشناک نہیں تھی کہ ایک دن چار بجے یکایک زبان میں لکنت پیدا ہوئی۔ ڈاکٹر نے دوا دی مگر حلق سے نیچے نہ اتری۔ پانی دیا گیا مگر وہ بھی حلق سے نیچے نہیں اترا۔ اس پر بھی ذکر اللہ جاری تھا اور ہوش و حواس بجا تھے۔ مولانا عبد الرحیم نے سر مبارک زانو پر رکھا ہی تھا کہ روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ۲۶ شوال سنہ ۱۲۸۴ ہجری مطابق ۱۰ فروری ۱۸۶۸ء۔

سید اکبر زماں نے چیف کمشنر سے اجازت لے کر تمام جزیروں میں اعلان کر دیا کہ جو لوگ تکفین و تدفین میں شریک ہونا چاہیں آ جائیں۔ آپ کے جنازے میں چار پانچ ہزار مسلمان شریک تھے۔ کئی مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور روسی آئی لینڈ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

آپ نے انڈمان میں دو سال ایک مہینہ اور ۹ دن گزارے۔

انڈمان پہنچنے کے بعد مولانا کو خاندانی مکان کے ڈھائے جانے کی خبر ملی تو اپنی اہلیہ کو ایک خط لکھا جس میں اس واقعے پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ ساتھ ہی فرمایا کہ رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح انور سے لقاء ہوئی حضور نے آیت کریمہ **وبشر الصّابرین الذین الی آخرۃ راجعون** تلاوت فرمائی اس کشف کے بعد قلب کو اطمینان حاصل ہو گیا۔

مولانا عبد الرحیم

پیدائش ۱۴ شعبان ۱۲۵۲ ہجری مطابق ۲۴ نومبر ۱۸۳۶ء، وطن میں تعلیم پائی۔ کم و بیش ۱۸ سال جزائر انڈمان میں گزارے۔ حج کیا۔ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۴۱ ہجری مطابق ۲۴ اگست ۱۹۲۳ کو بانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔

محفوظ شاہ

ایک سر بنگی فقیر تھا۔ ۲۱ دسمبر ۱۸۵۸ کو ضلع رائے بریلی سے گرفتار ہوا۔ بغاوت کے جرم میں چودہ برس کی سزا پا کر انڈمان آیا تھا۔ ۲۱ دسمبر ۱۸۷۲ کو رہائی ہوئی۔

نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ دہلوی

والد کا نام نواب مرتضیٰ خاں۔ ہنگامہ غدر سے پہلے ان کا قیام دلی میں رہتا تھا۔ یہ ملک وملت کے صحیح معنی میں بہی خواہ تھے۔

شیفتہ سے متعلق بادشاہ سے خط وکتابت کرنا تفویض تھا۔ ان کو سات برس کی قید ہوئی۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب شوہر نواب شاہ جہاں بیگم صاحبہ والیہ بھوپال نے بڑی کوشش کی اور ان کو قید سے چھڑایا۔ ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ سنہ ۱۹۰۸ء حضرت محبوب الہی کی خانقاہ میں دفن ہوئے۔

مفتی صدر الدین آزردہ

والد کا نام مولوی لطف اللہ کشمیری تھا۔ سال پیدائش ۱۲۸۲ ہجری۔ آپ ہنگامہ کے بعد گرفتار ہوئے۔ اور سزا بھی ہوئی۔ ان کا شعر ہے۔

بھیسے بے ڈھب اپنی دیکھئے کیسی بنے

مر رہے ہیں سب الہی دیکھئے کیسی بنے

جائیداد ضبط ہوئی جو بعد مدت کے واگزار ہوئی۔ اکیاسی برس کی عمر میں ۱۱ دسمبر ۱۸۷۲ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۲۸۵ ہجری کو انتقال ہوا۔ حضرت چراغ دہلی میں محو خواب ہیں۔

خان بہادر خان

نبیرہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں روہلیہ۔ صدر الصدور کے عہدے پر فائز رہے۔ ہنگامۂ غدر میں بریلی کے والیٔ ریاست بنائے گئے۔ گرفتار ہوئے اور پھانسی کی سزا ہوئی۔ جیل خانے کے صدر دروازہ کے درمیان دفن ہوئے۔

سید اکبر زماں اکبر آبادی

نبیرہ سید حسین خاں زیدی۔ گرفتار ہوئے اور جیل میں ان کو قیدیوں کو پڑھانے کا کام سونپا گیا۔ پھر انڈمان بھیجے گئے۔ بیس سال کے بعد رہا ہوئے۔ سنہ ۱۹۰۴ میں انتقال ہوا۔

محمد علی خاں ولد شیر خاں
ساکن کوچہ چیلان، دہلی۔ انگریز فوج کی گولی کا نشانہ بنے۔

نواب اکبر خاں ولد فیض اللہ خاں
گرفتار ہوئے گوڑ گاؤں لا کر تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔

نواب مظفر الدولہ ولد حسین مرزا
ایک سو آٹھ قیدیوں کے ساتھ دہلی جیل میں قید رہے اور پھر بلا کسی قصور کے پھانسی پر چڑھا دیے گئے۔

نواب میر خاں ولد مرتضیٰ خاں
ان کو گوڑ گاؤں لایا گیا اور گولی سے اڑا دیا گیا۔

مرزا عبد اللہ
صاحب عالم کے دربار کے رکن تھے۔ اسی بنیاد پر انہیں پھانسی کی سزا ہوئی۔

امیر مرزا خلف محمد حاجی جان
ساکن کوچہ چیلان گرفتار ہوئے اور پھانسی کی سزا ہوئی۔

میر محمد حسین ولد میر خیراتی
ان کو دہلی لایا گیا دو ماہ قید میں رکھا اس کے بعد پھانسی دے دی گئی۔

حکیم عبد الحق ولد حکیم حسین بخش
پھانسی کی سزا ہوئی۔

قاضی فیض اللہ کاشمیری — پھانسی کی سزا ہوئی۔
کمال الدین حیدر نے قیصر التاریخ میں لکھا ہے کہ باغی فوج آٹھ ہزار تھی۔ انگریزی فوج اٹھارہ سو۔ ان میں گورے فوجی پانچ ہزار تھے۔ ۲۵ ہزار ہندوستانی اس ہنگامہ میں مارے گئے۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی

مولانا محمد قاسم قصبہ نانوتہ ضلع سہارن پور کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد کا نام اسد علی تھا۔ آپ نے حاجی امداد اللہ صاحب اور مفتی صدر الدین سے تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ مولانا مملوک علی کے تلمذ میں بھی رہے۔

۱۵ محرم سنہ ۱۲۸۳ ہجری کو انقلاب سہ ستاون کے ٹھیک دس سال بعد سہارن پور سے بائیس میل دور دیوبند جیسے ایک نہایت معمولی قصبہ میں "دار العلوم" کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم کیا۔ مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا مہتاب علی، اور ان کے بھائی مولانا ذوالفقار علی صاحب نے ان کی پوری مدد کی۔ اس مدرسہ کے سب سے پہلے طالب علم مولانا محمود الحسن تھے جو آگے چل کر مولانا کے جانشین ہوئے۔ آگے چل کر یہ مدرسہ جو صرف تین چار طالب علموں سے شروع ہوا تھا، ترقی کرتا گیا اور آج وہ ترقی کر کے انتہائی عروج کو جا پہنچا ہے۔

آپ نے غدر کے دنوں میں انگریزوں سے دست بدست جنگ کی۔ مدتوں سرکار انگریزی کی جانب سے گرفتاری کا وارنٹ جاری رہا۔ اس کے باوجود آپ نانوتہ اور دیوبند آتے جاتے تھے لیکن گرفتار نہ ہوسکے یہاں تک کہ عام معافی کا اعلان ہوا اور آپ کو زندگی میں قدرے سکون حاصل ہوا۔

مولانا رشید احمد گنگوہی

۱۸۵۷ء کی لڑائی میں ناکامی اور پھر اس کے بعد ہونے والے بھیانک مظالم نے بڑے بڑوں کے حوصلے پست کردئے تھے۔

مولانا رشید احمد گنگوہی کے والد ہدایت اللہ انصاری ایک دیندار انسان تھے۔ دہلی میں آپ نے مولانا مملوک علی سے درس لیا۔ غدر کے بعد باغی قرار دیئے گئے۔ محبوب علی خاں نے مخبری کی۔ گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا، مولانا رام پور چلے گئے۔ چند دنوں بعد گارڈن کرنیل فاسیس کی مخبر کو لے کر ۷۰ سواروں کے ساتھ گنگوہ وارد ہوا۔ مولانا کے ماموں زاد بھائی مولانا ابوالنصر جو مولانا کے ہم شکل تھے اور مسجد میں مراقب تھے، پولیس نے ان کو مولانا رشید احمد سمجھا۔ گردن پر زور سے ہاتھ مار کر ان کو اٹھایا۔ اور کہا کہ گھر کی تلاشی دلاؤ، کتنے ہتھیار گھر میں ہیں۔ ابوالنصر مار کھاتے رہے اور ذلت برداشت کرتے رہے مگر یہ نہیں بتایا کہ میں کون ہوں اور مولانا کہاں ہیں۔ بعد میں پولیس کو اندازہ ہوا کہ یہ اصل ملزم نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد پولیس رام پور پہنچی اور وہاں سے ان کو گرفتار کیا۔ سہارن پور جیل میں قید رہے۔ اس کے بعد مظفر نگر جیل میں منتقل کئے گئے۔ ان پر مقدمہ بغاوت قائم کیا گیا مگر ثبوت اور شہادت نہ مل سکی۔ چھ ماہ بعد رہائی ہوئی۔ آخر عمر میں بصارت جاتی رہی۔ سنہ ۱۸۹۱ میں انتقال ہوا اور تدفین گنگوہ میں ہوئی۔

۱۷ شیخ الہند مولانا محمود الحسن

دار العلوم دیوبند کے صدر اور شیخ الحدیث۔ ریشمی رومال تحریک کی وجہ سے عالمی شہرت پائی۔ اسی تحریک کے سلسلے میں گرفتار ہوئے۔ ایک مہینہ جدہ پھر مصر اور اس کے بعد جزیرہ مالٹا میں ساڑھے چار سال سات ماہ کے لئے قید کردیئے گے۔ آپ کو عوام الناس سے شیخ الہند کا خطاب دیا گیا۔

جمعیت علماء کے صدر رہے۔ نیشنل یونیورسٹی جامعہ ملیہ اسلامیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۲۰ میں رحلت فرماگئے۔

پیدائش ۱۲۶۷ ہجری کو دار العلوم سے سند فراغت حاصل کی۔ سنہ ۱۸۷۵ میں صرف ۲۵ روپے پر مدرسہ میں درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ آپ تاحیات ملک کی آزادی کے لئے جنگ کرتے رہے۔

تحریک شیخ الہند

جب غدر کے بعد ہندوستان میں عام گرفتاریاں شروع ہو گئیں تو مولانا محمود الحسن بہت پریشان ہو گئے کہ کہیں گرفتار نہ ہو جائیں۔ اس لئے وہ ہندوستان سے باہر جانا چاہتے تھے۔ انہوں نے اس موقع پر اپنے مشیروں کے علاوہ مولانا آزاد سے بھی مشورہ کیا۔ مولانا آزاد کی قطعی رائے تھی کہ وہ ملک سے باہر نہ جائیں۔ لیکن شیخ الہند نے اس سے اتفاق نہیں کیا اور ترکستان ہوتے ہوئے حجاز پہنچے۔

ترکی حکومت کی جانب سے غالب پاشا اس وقت حجاز کے گورنر تھے۔ مکہ مکرمہ کے مشہور تاجر حافظ عبد الجبار دہلوی کے ذریعے غالب پاشا سے ملاقات کی اور ان سے تین تحریریں حاصل کیں۔

(۱) پہلی تحریر مسلمانان ہند کے نام تھی۔

(۲) دوسری تحریر مدینہ منورہ کے گورنر کے نام تھی جس میں تحریر تھا کہ حضرت شیخ الہند کے معتمد علیہ ہیں۔ ان کا احترام کیجئے اور انہیں استنبول پہنچایا جائے۔

(۳) تیسری تحریک عاری انور پاشا کے نام تھی کہ ان کے مطالبات پورے کئے جائیں۔

غالب پاشا نے حضرت کو تاکید کی تھی کہ ہندوستانیوں کو آزادی کامل پر آمادہ کریں۔ ہم ہر ممکن مدد دیں گے۔

یہلی تحریک ہندوستان کی تاریخ سیاست میں "غالب نامہ" کے نام سے مشہور ہوئی۔

مولانا حسین احمد مدنی

۸ر اپریل ۱۹۲۱ کو دہلی آتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ اور دہلی چھوڑنے کا حکم ہوا۔ دوسرے دن ہڑتال ہوئی۔

۸ر اگست کو مولانا حسین احمد مدنی کی گرفتاری پر ایک احتجاجی جلوس نکلا تھا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا۔

مولانا حسین احمد کی ایک تقریر

آپ نے سابرمتی جیل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ہم سابرمتی جیل میں تھے تو ہندوؤں کو اور مجھے سمجھانے کو انگریز آتے تھے۔ اور ایک دوسرے کے دلوں میں نفرت پیدا کرتے تھے۔ مگر ہم ان کے دھوکے میں نہیں آئے۔ باہر کے ہندوؤں نے اس کا اثر قبول کیا۔ اور انہوں نے اتحاد کی بجائے نفرت شروع کردی، اور اس سے مسلمان بھی متاثر ہوئے۔

آپ نے اعداد و شمار سے واضح کیا کہ مسلمان ہر حیثیت سے کمزور ہیں اس لئے ان کی تعلیمی، اقتصادی اور سیاسی رہنمائی کی اشد ضرورت ہے۔

مولانا حسین احمد مولانا محمد علی کو حدیث شریف کی تعلیم دیتے تھے۔ فقہ اسلامی بھی ان سے پڑھا۔ مولانا محمد علی جب جیل سے باہر نکلیں گے تو وہ شرع اسلام کے ایک متبحر عالم ہوں گے۔ ان کا مقابلہ کرنا آسان نہ ہوگا۔

مولانا حسین احمد کا ایک خط

ہمت بلند رکھو، اور استقلال اور مضبوطی سے کام کرو۔ خدائے قادر مطلق تمہارے ساتھ ہے۔

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

ایام قید و بند

سنہ ۱۹۱۵ سے ۱۹۲۰ تک مالٹا میں قید رہے۔
سنہ ۱۹۲۱ میں مقدمہ کراچی میں دو سال کی قید ہوئی۔
سنہ ۱۹۳۰ میں اور سنہ ۱۹۳۲ کی تحریکات میں سزایاب ہوئے۔
سنہ ۱۹۴۰ میں گرفتار کرلئے گئے۔
ہندوستان چھوڑو تحریک میں ۱۹۴۲ سے ۱۹۴۵ تک نظربند رہے۔

مولانا سید حسین احمد مدنی

اسلامی ہند کے شیخ الاسلام' دارالعلوم دیوبند کے صدر' ہزاروں علماء کرام کے استاد' اور لاکھوں کے پیرو مرشد جمعیت علماء کے ۱۹۴۰ سے تادم آخر صدر رہے۔ آزادی کے بعد اصلاحی کاموں میں مصروف ہو گئے۔

آپ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے محبوب تر شاگرد تھے۔ اپنے والد کے ساتھ مکہ مکرمہ ہجرت کر گئے۔ سولہ سال حجاز میں بسر کئے۔ اپنے استاد محترم کے ساتھ مالٹا میں قید رہے۔ ان کی رہائی ۱۹۲۰ میں ہوئی۔

مذہبی معاملات میں ان کا علم غیر معمولی وسعت کا حامل تھا۔ ہندوستان کی سیاسی اور اقتصادی تاریخ اور یورپی طاقتوں کے سلاطین کے بارے میں ان کا مطالعہ بڑا گہرا تھا۔

مولانا مدنی کا اس بات میں اعتقاد تھا کہ مسلمان عالم کی نجات ہندوستان کی آزادی پر انحصار کرتی ہے۔ مولانا ایک سیکولر اور آزاد ہندوستان کے حامی تھے۔ آپ کی رائے تھی کہ

(۱) ہندوستان ایک جمہوری ملک ہو گا۔

(۲) آزاد ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں ہوں گے' لیکن ان کے مذہبی سیاسی اور اقتصادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

۵ دسمبر ۱۹۵۷ میں انتقال کیا۔ قبرستان قاسمی میں آسودۂ خواب ہیں۔

مولانا عبید اللہ سندھی

شیخ الہند کے شاگرد رشید۔ آپ سکھ خاندان سے منسلک تھے' مسلمان ہو گئے۔ دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ یہ ریشمی رومال تحریک کے نہایت ہی سرگرم اور عملی میدان کے زبردست اور عظیم سالار کاروں میں سے تھے۔ ترکی' روس' عرب اور افغانستان جاکر تحریک آزادی میں سرگرداں رہے۔ کابل کی عارضی حکومت میں آپ وزیر ہند کے منصب پر رہے۔ حکومت افغانستان میں نظر بند ہو گئے۔ آپ نے بیت

عارضی حکومت ہند کی خبر رولٹ سڈیشن کمیشن کی رپورٹ میں پڑھ چکی ہو۔ یہ حکومت
اس لئے بنائی گئی۔ کہ ہندوستان میں موجودہ غاصب اور ظالم حکومت کی جگہ بہترین حکومت قائم ہو
ہماری عارضی حکومت چار سال سے مسلسل جد و جہد کر رہی ہے۔ اس وقت جب تم نے
ظالمانہ قانون کے توڑنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ عین اسی زمانہ میں حکومت موقتہ کسی امداد
حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

حملہ آور فوج سے حکومت موقتہ ہند نے معاہدہ کر لیا ہے۔ اس لئے اس سے مقابلہ کر کے
اپنی حقیقی قوت ضائع نہ کریں۔ بلکہ انگریزوں کو ہر ممکن طریقہ سے قتل کریں انہیں
آدمی اور روپیہ کی مدد نہ دیں۔ ریل تار خراب کرتے رہیں۔

حملہ آور فوج سے امن حاصل کریں اگر رسد اور سامان سے مدد دیکر اقرار نامہ
سندیں حاصل کریں۔

حملہ آور فوج ہر ہندوستانی کو بلا تفریق نسل و مذہب امن دیتی ہے۔ ہر ایک
ہندوستانی کی جان مال عزت محفوظ ہے۔ فقط وہی مارا جائیگا یا بے عزت
ہوگا۔ جو مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔ خدا ہمارے بھائیوں کو سیدھے
راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔

عبیداللہ
وزیر حکومت موقتہ ہند

چٹھی جو مولانا عبیداللہ سندھی کی طرف سے اہل ہند
کے نام جاری کی گئی

الحکمت کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس کا خاص مقصد تھا ہندوستان کے علماء کرام کو فلسفہ ولی الہی کی تعلیم دینا۔ پوری زندگی جلاوطنی میں گزاری۔

سیالکوٹ کے ایک سکھ خاندان میں پیدا ہوئے۔ پندرہ سال کی عمر میں انہوں نے سکھ مذہب ترک کر کے اسلام قبول کرلیا اور اپنا وطن چھوڑ کر سندھ آگئے۔ دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۴۴ میں وفات ہوئی۔

شیخ عبدالرحیم سندھی

آپ ہندوستان کے مشہور قومی لیڈر اچاریہ کرپلانی کے بڑے بھائی تھے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کے خاص دوستوں میں تھے۔ نہایت دیندار اور تحریک آزادی کے سرگرم رکن تھے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کو کابل بھیجنے کے لئے بیوی اور بچوں کے زیورات فروخت کر کے زاد راہ مہیا کیا۔ بڑی احتیاط کے ساتھ ہندوستان کی سرحد انہوں نے پار کرائی۔ مولانا سندھی کی خط و کتابت کابل سے ان ہی کے توسط سے ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ یہ خطوط سرکار کے ہاتھ آگئے۔ ان کی گرفتاری کے لئے سرکار نے بڑی تگ و دو کی مگر آپ انڈر گراؤنڈ ہو گئے اور پولیس انہیں گرفتار نہ کر سکی۔

آپ کی پیدائش سرہند شریف میں ہوئی تھی۔ چند یوم کی علالت کے بعد انتقال کیا اور سرہند شریف میں ہی دفن ہوئے۔

مولانا عزیر گل پشاوری

قصبہ زیارت کا کاخیل صاحب ضلع پشاور کے رہنے والے۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے خادم خاص تھے۔ ریشمی رومال تحریک میں شروع ہی سے شامل تھے۔ شیخ الہند پہاڑی قبائلی علاقوں کو ہدایات انہیں کے ذریعے بھیجا کرتے تھے۔ سی' آئی' ڈی ان کے پیچھے مستقل لگی رہتی تھی مگر آپ بھیس بدل بدل کر برابر سرحد آتے جاتے رہے۔ مکہ میں شیخ الہند کی روپوشی کے موقع پر مولانا عزیر گل کے بارے میں شریف مکہ نے کہا تھا کہ اگر یہ اپنے ساتھی کو پیش نہیں کرتے تو ان کو دو گھنٹے کے اندر گولی کا نشانہ بنا دو۔ مالٹا کے قید خانے میں آپ شیخ الہند کے ساتھ اسیر رہے۔

ہونے کے بعد ہندوستان آئے۔ آپ کا قیام شیخ الہند کے مکان میں رہا۔ مدرسہ رحمانیہ رڑکی میں صدر مدرس رہے۔ وہیں ایک یورپین عورت کو حلقہ بگوش اسلام کر کے اس سے شادی کرلی۔ اس بیوی سے کئی اولادیں ہوئیں۔ چند سال بعد بیوی بچوں کو لے کر اپنے وطن پشاور چلے گئے اور اخیر دم تک وہیں رہے۔ اور وہیں وفات پائی۔

مولانا منصور انصاری

مولانا محمد میاں، والد کا نام عبد اللہ انصاری۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں مذہبی تعلیم کے محکمے کے ناظم تھے۔

آپ کا سلسلہ بادشاہ اورنگ زیب کے عہد کے مشہور صوفی شاہ ابو المعالی سے ملتا ہے۔ انبیٹھا ضلع سہارن پور کے رہنے والے تھے۔ اصل نام محمد میاں تھا۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم کے نواسے تھے۔

آپ مکہ مکرمہ میں شیخ الہند کے ساتھ تھے۔ شیخ الہند نے ایک خط سرحد کے آزاد قبیلوں کو لکھا جس کا ذکر رولٹ کمیٹی کی رپورٹ میں "غالب نامہ" کے نام سے لیا گیا ہے۔ کابل میں یہ خط امیر حبیب اللہ کو پہنچایا۔ لیکن امیر حبیب اللہ نے کوئی مدد نہیں کی، بلکہ ان کی گرفتاری میں انگریزوں کی امداد کی۔ افغانستان سے فرار ہونے کے لئے ۴۳ دن کا پیدل سفر کیا اور بخارا پہنچ گئے۔ جب امیر حبیب اللہ قتل کر دیے گئے اور امان اللہ خان کابل کے والی ہوئے اور حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو مولانا محمد میاں منصوری کو کابل آنے کی دعوت دی۔ اور حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے۔ افغانی سفارت میں ماسکو گئے۔ آخر عمر تک کابل کو ہی اپنا مسکن بنایا۔ وہیں آپ نے انتقال کیا۔ افغانستان ہی کی سرزمین میں محو خواب ہیں۔

مولانا احمد علی لاہوری

احمد علی ولد شیخ حبیب اللہ۔ پیدائش ۲ رمضان المبارک ۱۳۰۴ ہجری۔ موضع قصبہ جلال پور ضلع گجرانوالہ۔ ریشمی رومال کی خفیہ تحریک کا راز کھل گیا اور جس کی وجہ سے سارے ہندوستان میں گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔ ایک دن مولانا احمد علی نظارت

القرآنیہ میں درس قرآن مجید دے رہے تھے کہ گرفتار کر لئے گئے۔ مدرسہ حکماء بند کر دیا گیا۔ گھر کی تلاشی ہوئی اور تمام سامان مع سندات کے ضبط ہو گیا۔ کچھ دنوں دہلی میں نظر بند رہے، پھر ایک جیل خانے میں ڈال دیئے گئے۔ چند دن بعد انہیں شملہ کی جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ کچھ عرصے بعد شملہ سے جالندھر لا کر ریلوے اسٹیشن کے حوالات میں نظر بند کیا گیا۔ ۲۵ دن بعد شہر کی جیل میں بھیجے گئے۔ اس قید خانے سے رہائی ملی تو رہواں (جالندھر) میں نظر بند کر دیئے گئے۔ کچھ دنوں بعد حکومت نے ان کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا لیکن طے کیا کہ انہیں سندھ کے علاقے میں نہ جانے دیا جائے، بلکہ لاہور میں رہنے کا پابند کیا جائے۔ اس پابندی کے لئے دو ضمانتوں کی ضرورت تھی۔ لاہور میں مولانا کا کوئی واقف کار نہ تھا جو ضمانت دیتا۔ معاً انہیں اپنے ایک عزیز قاضی ضیاء الدین مرحوم یاد آئے جو ان دنوں گجرانوالہ کے اسلامیہ ہائی اسکول میں تعینات تھے۔ وہ فوراً ضمانت دینے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ ان کی اور ملک لال خاں کی ضمانت پر رہا کر دیئے گئے۔

مولانا فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد وطن لوٹے تو تحریک خلافت شروع ہو چکی تھی۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے ہندوستان دار الحرب سے ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ آپ مہاجرین کے ایک قافلے کے امیر مقرر ہوئے اور پشاور ہوتے ہوئے کابل پہنچے۔ یہاں مولانا کی عبید اللہ سندھی سے ملاقات ہوئی۔

چند ماہ بعد حکومت افغانستان اور حکومت برطانیہ کے تحت ایک معاہدہ طے پایا کہ تمام مہاجرین کو واپس ہندوستان بھیج دیا جائے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کے اصرار پر مولانا احمد علی بھی واپسی پر رضامند ہو گئے۔ آپ ۱۹۲۰ کو لاہور واپس لوٹ آئے۔ مجھے درس قرآن اور اس کی تفسیر میں ان سے تلمذ حاصل رہا ہے۔

یکم رمضان ۱۳۸۱ میں بیمار ہوئے اور ۱۷ رمضان المبارک کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ سارا لاہور اشکبار تھا۔

مولانا حسرت موہانی

پیدائش سنہ ۱۲۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۲ء۔ سید فضل الحسن رضوی اترپردیش

ضلع اناؤ قصبہ موہان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ مڈل کا امتحان ۱۸۹۴میں پاس کیا۔ اس کے بعد علی گڑھ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ علی گڑھ کی جامعہ سے ان کو تین بار جامعہ بدر کیا گیا۔

۱۹۰۲میں علی گڑھ سے رسالہ اردوئے معلّٰی جاری کیا۔ یہ خود اس کے مرتّب تھے۔ اس رسالہ میں ۱۹۰۸میں ایک مضمون مصر کے ناموَر لیڈر مصطفٰے کامل کا بغیر صاحب قلم کے نام شائع ہوا۔ اس مضمون میں انگریزوں کی پالیسی پر بے لاگ تنقید تھی۔ اگرچہ یہ مضمون اقبال سہیل اعظمی کا تھا مگر آپ نے مضمون نگار کا نام بتانے سے انکار کردیا۔ اس کے نتیجے میں انھیں دو سال کی سزا ہوئی اور ان کا قیمتی کتب خانہ پولیس کے ظلم و ستم کی نذر ہوگیا۔

۱۹۱۶ میں گرفتار ہوئے۔ لَلِت پور اور میرٹھ کی جیل میں رہے' جنگ کے ختم ہونے پر رہا ہوئے۔

اپنی جیل کی زندگی کی یادوں کو اس طرح رقم کرتے ہیں۔

"کچہری سے جیل پہنچے' ایک لنگوٹ' ایک جا نگھیہ' ایک کرتا' ایک ٹوپی پہننے کو ملی۔ ایک ٹکڑا ٹاٹ کا اور ایک لوہے کی کٹوری' اور کمبل اوڑھنے اور بچھانے کے واسطے' ایک تسلا' آہنی کڑا' اور ایک لوہے کی کٹوری دیگر ضروریات کی غرض سے مرحمت ہوئی۔"

میعاد جیل

۱۹۰۸ تین سال۔ علی گڑھ سینٹرل' اورینی جیل۔

۱۹۱۴ سے ۱۹۱۵ ایک سال۔ لکھنؤ سینٹرل جیل۔

۱۹۱۶' ۱۹۱۸ دو سال۔ للت پور' جھانسی' الہ آباد' پرتاب گڑھ' فیض آباد اور میرٹھ سینٹرل جیل۔

۱۹۲۲ دو سال بڑودا سابرمتی جیل۔

۱۳/ مئی سنہ ۱۹۵۰ میں آپ نے آخری حج کیا۔ واپسی میں وہ اپنی بیٹی نعیمہ بیگم سے کراچی ان سے ملنے اور دیگر اعزّا و احباب سے ملنے گئے۔ کراچی قیام کے دوران ان کے

احباب اور پاکستانی لیڈروں نے ان سے درخواست کی کہ آپ پاکستان میں قیام فرمالیں۔
مولانا نے ان کو جواب دیا :
"میں ہندوستانی مسلمانوں کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔"
۱۳ مئی 1951 کو رات میں انؒ کی حالت زیادہ خراب ہوئی۔ اور اسی دن دوپہر کو ۱۲ بج کر ۲۰ منٹ پر مولانا کی روح عالم بالا کی جانب پرواز کر گئی۔

اشفاق اللہ خاں

اشفاق اللہ خاں اترپردیش کے مشہور شہر شاہ جہاں پور کے ایک معزز اور امیر گھرانے میں ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۰ کو پیدا ہوئے۔ والد کا نام شفیق اللہ خاں اور والدہ کا نام مظہر النساء تھا۔ ایک بہن اور چار بھائیوں میں سب سے چھوٹے۔ سبھی کے چہیتے اور لاڈلے۔ چودہ پندرہ سال کی عمر میں آپ انڈین ری پبلی کن ایسوسی ایشن میں شامل ہو گئے۔

جلیانوالہ باغ کے حادثہ کا آپ پر بہت شدید اثر تھا۔ اسی دوراں آپ کیدار ناتھ سہگل سے ملے۔ سہگل صاحب نے کہا اگر آپ سرحد پار کرنا چاہتے ہیں تو اس کا انتظام ہو سکتا ہے۔ اشفاق اللہ نے کہا میں ہندوستان سے باہر نہیں جانا چاہتا۔ ہمارے کتنے بھائی پھانسی پا گئے ہیں۔ کسی مسلمان کو بھی پھانسی پر چڑھنے دیجئے۔
گرفتار ہونے کے بعد آپ کا مقدمہ ڈپٹی کلکٹر عین الدین کی عدالت میں پیش ہوا۔ اس کے بعد آپ کا مقدمہ سیشن جج کے سپرد ہوا۔ انگریز اسپیشل جج مسٹر ہینٹ نے آپ کو پھانسی کی سزا دی۔

اشفاق اللہ خاں جب موت کی سزا سن کر عدالت سے باہر آئے تو اپنے دوستوں اور رشتے داروں کو روتا دیکھ کر کہا "رونا دھونا ٹھیک نہیں۔ آپ کو فخر کرنا چاہئے کہ خاندان کا ایک آدمی ظلم و جبر سے ٹکر لیتا ہوا تختہ دار پر چڑھ گیا۔"
۱۹ دسمبر ۱۹۲۷ کو فیض آباد کی جیل میں پھانسی دی گئی۔ پھانسی دئے جانے سے دو دن پہلے ان کے بڑے بھائی ریاست اللہ خاں اور شہنشاہ خاں اپنے بچوں کے ہمراہ ان سے ملنے گئے۔ انہوں نے ان کو نہایت مطمئن اور شاداں و فرحاں پایا۔ اس وقت شہید

نے اپنے بھائیوں سے کہا۔
"مسلمانوں میں شاید پہلا انقلابی ہوں جو سازش کیس میں پھانسی کی سزا پا رہا ہوں۔
اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

تنگ آکر ہم بھی ان کے ظلم سے، بیداد سے
چل دیے سوئے عدم زندانِ فیض آباد سے

جیل کے سپرنٹنڈنٹ نے جب ان سے کہا کہ ان کی کوئی آرزو ہو تو بتائیں۔ تو اس کا اظہار اشفاق اللہ نے ان الفاظ میں کیا۔

کچھ آرزو نہیں ہے، ہے آرزو تو یہ ہے
رکھ دے کوئی ذرا سی خاکِ وطن کفن میں

اشفاق اللہ خاں کے جیل سے لکھے ہوئے دو خطوط ملے ہیں ایک ایسی بوڑھی ماں کے نام اور دوسرا ہم وطنوں کے نام، ماں کے نام کے خط میں صبرو شکر کی تاکید کی ہے اور اللہ پر بھروسا رکھنے کو کہا ہے۔
دوسرے خط کے چار حصے ہیں۔ پہلے میں مذہبی اتحاد پر زور دیا ہے۔

جنوں میں حبِّ وطن کا مزا شباب میں ہے
لہو میں پھر یہ روانی رہے نہ رہے

خط کے دوسرے حصے میں کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اور اپیل کی ہے کہ محنت کشوں اور مزدوروں کی حالت میں سدھار پیدا کریں۔
تیسرے حصے میں ہم وطنوں کے لئے قربان ہونے کا درس دیا ہے۔
چوتھے حصے میں ہم وطنوں کو اُبھارا ہے اور کہا ہے اے میرے دوستو! اچھا اب رخصت۔۔۔ خدا تمہاری مدد کرے ہندوستان پر آزادی کا جھنڈا لہرائے۔ ہندوستان زندہ باد۔

اشفاق وارثی
فیض آباد جیل

آخر ۱۹ دسمبر ۱۹۲۷ کا وہ منحوس دن آ ہی گیا۔ آج وہ ہر روز سے کچھ پہلے اُٹھے،

غسل کیا دُھلے ہوئے کپڑے پہنے۔ نماز پڑھی اور قرآن شریف کی تلاوت کی۔

ٹھیک چھ بجے جیل کے افسر اشفاق اللہ خاں کو لینے آئے۔ سفید کرتے کے اوپر بائیں کاندھے پر قرآن شریف لٹکا ہوا تھا۔ وہ قرآن کی آیتیں پڑھتے جا رہے تھے۔ پھانسی گھر کی سیڑھیاں چڑھ کر جب وہ پھانسی کے پھندے پر جا رہے تھے تو پھانسی کی رسیوں کو چوم کر انھوں نے کہا "میرے ہاتھ کسی انسانی خون سے رنگین نہیں ہوئے جو الزام مجھ پر لگایا گیا ہے وہ غلط ہے۔ میرا انصاف اب خدا کے یہاں ہو گا۔ یہ کہہ کر پھانسی کے پھندے کو خود اپنے گلے میں ایسے ڈال لیا جیسے وہ پھانسی کا پھندا نہیں بلکہ پھولوں کا ہار ہو۔

مولانا محمد علی

مولانا محمد علی رام پور میں پیدا ہوئے۔ دو سال کے تھے کہ یتیم ہو گئے۔ ان کی تعلیم و تربیت کا بوجھ ان کی والدہ "بی اماں" پر پڑ گیا۔ یہ ۲۸ سال کی عمر میں بیوہ ہو گئی تھیں۔

انھوں نے عربی فارسی کی تعلیم گھر میں پڑھی۔ بریلی اسکول میں تعلیم پانے کے بعد علی گڑھ یونیورسٹی سے بی اے پاس کیا۔ سنہ ۱۸۹۸ میں ان کے بھائی مولانا شوکت علی جو ان سے عمر میں بڑے تھے، انگلستان تعلیم کے لئے بھیجا۔ کہ آئی ای ایس کے امتحان میں شریک ہو سکیں۔ لیکن اس کے امتحان میں فیل ہو گئے تو انہیں ان کی والدہ نے واپس بلا لیا اور ان کی شادی کر دی۔ ۱۹۰۲ میں وہ دوبارہ انگلستان گئے اور آئی ای ایس کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ آکس فورڈ یونیورسٹی سے بی اے آنرز کر کے واپس ہوئے۔

ہندوستان میں آنے کے بعد ریاست بڑودہ کے ولی عہد کنور فتح سنگھ نے ان کو اپنی ریاست میں بلوایا اور اپنے والد سے کہہ کر ان کو یہاں کی ملازمت دلوا دی۔ انھوں نے سات برس وہاں ملازمت کی۔ اور اس کے بعد اخباروں میں مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ اور ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ کو کلکتہ سے اپنا اخبار "کامریڈ" جاری کیا۔

کامریڈ اخبار کو سب نے پسند کیا۔ حکومت کے بڑے بڑے افسر بھی اس کو پسند کرتے تھے۔ وائسرائے لارڈ ہارڈنگ کی بیوی کو کامریڈ اتنا پسند تھا کہ وہ اکثر ٹیلی فون پر پوچھتی تھیں کہ کامریڈ کس وقت چھپ کر میرے پاس آئے گا۔ وائسرائے کو کامریڈ کا

پرچہ اعزازی جاتا تھا۔ اس کو وہ خود ہفتے بھر تک نہیں چھوڑتے تھے اس لئے لیڈی ہارڈنگ کو ایک پرچہ قیمت دے کر جاری کرانا پڑا۔ کیونکہ وہ اپنے شوہر کی کاپی کے خالی ہونے کا انتظار نہیں کر سکتی تھیں۔

نومبر ۱۹۱۴ لندن ٹائمز نے ایک مضمون لکھا چوائس آف دی ٹرکس (CHOICE OF THE TURKS) اس میں ترکوں کو دھمکی دی گئی تھی کہ وہ جنگ میں غیر جانب دار رہیں ورنہ ان کے حق میں ٹھیک نہ ہو گا۔ مولانا محمد علی نے اس کے جواب میں اسی عنوان سے 'CHOICE OF THE TURKS' ایک مضمون لکھا۔ اس کے بعد مولانا محمد علی کا اخبار بند ہوا اور مولانا محمد علی نظر بند کر دیئے گئے۔ شروع میں رام پور پھر مہرولی' دہلی' چھندواڑہ اور اس کے بعد بیتول میں قید کر دیئے گئے۔ مولانا محمد علی کی گرفتاری پر ملک بھر میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا اور ڈیڑھ لاکھ تار وائسرائے اور وزیر ہند کو بھیجے گئے' مگر سرکار ٹس سے مس نہ ہوئی۔

مولانا جب بیتول جیل سے رہا ہوئے تو خلافت کمیٹی پر ایسے چھا گئے کہ لوگ خلافت کے بانیوں کو ہی بھول گئے۔

133072
28 11 97

مولانا شوکت علی

مولانا محمد علی جوہر کے بڑے بھائی تھے۔ پیدائش رام پور میں ہوئی۔ پوری خلافت تحریک میں مولانا محمد علی کے ساتھ رہے۔ ان دونوں بھائیوں کو ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں علی برادران کہا جاتا رہا۔

بہترین مقرر' وجیہہ شکل' قد آور' بھاری بھرکم شخصیت' خدام کعبہ کے نام سے ایک تنظیم بنائی تھی۔

ڈاکٹر سیف الدین کچلو

سیف الدین کچلو امرتسر کے ایک مسلم پشمینہ و زعفران فروش خواجہ عزیز الدین کے فرزند ارجمند تھے۔ ان کی ولادت جنوری ۱۸۸۸ میں ہوئی۔ میٹریکولیشن پاس کرنے کے بعد ۱۹۰۷ میں "ایف اے" کیا۔ انہوں نے ۱۹۱۲ میں جرمنی سے فلاسفی میں ڈاکٹریٹ

کی ڈگری حاصل کی۔

پہلی عالمی جنگ کے خاتمے کے بعد ہندوستانی لیڈروں نے مکمل آزادی کا مطالبہ کیا تو برطانیہ کی طرف سے سخت گیری کا دور شروع ہوا۔ تحریر و تقریر پر پابندی لگانے کے لئے رول ایکٹ پاس کردیا گیا۔ اس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ۳۰ مارچ ۱۹۱۹ کو جلیانوالہ باغ امرتسر میں ایک جلسہ ہوا۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے پُر جوش تقریر کی۔ ۴ ر اپریل ۱۹۱۹ کو پنجاب گورنمنٹ نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے تحت انہیں پبلک جلسوں میں تقریر کرنے کی ممانعت کردیا گیا۔ ۶ اپریل کو رولٹ ایکٹ کے خلاف ملک گیر ہڑتال ہوئی۔ ۹ اپریل کو رام نومی کا جلوس امرتسر میں نکلا تو اس میں مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسے ڈاکٹر کچلو کی ذات کا کرشمہ کہئے کہ ہندو مسلمان دونوں نے ایک ہی گلاس میں پانی پیا۔

۱۰ اپریل کو پنجاب کے گورنر نے انہیں اور ڈاکٹر ستیہ پال کو صلح و مشورہ کے لئے اپنی کوٹھی پر مدعو کیا اور جب یہ لوگ وہاں تشریف لے گئے تو اسی نے ان کو گرفتار کر کے فوجی گاڑی میں بٹھا کر دھرم شالہ میں نظر بند کردیا۔ ان لوگوں کی گرفتاری پر احتجاج کرنے کے لئے جلسہ ہوا۔ ۱۳ اپریل کو یہ جلسہ جلیانوالہ باغ میں ہُوا جس میں بیس ہزار ہندو مسلمان اور سکھ شامل تھے۔ گورنر پنجاب کے حکم پر جنرل اوڈائر ۱۵۰ سپاہیوں کے ساتھ وہاں آدھمکا۔ بیچ کر اندھا دھند گولیاں چلانا شروع کیں جس میں تین سو چھتیس اشخاص ہلاک ہوگئے اور ایک ہزار دو سو زخمی ہوئے۔ جلیانوالہ باغ کے حادثہ کی تفصیل ''جلیانوالہ باغ'' کے عنوان کے تحت مذکور ہے۔

ڈاکٹر کچلو کو امرتسر سازش کا سرغنہ قرار دے کر عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ اس فیصلے کے خلاف لندن پریوی کونسل میں اپیل کی گئی۔ مگر حکومت نے رائے عامہ کے دباؤ کے تحت ڈاکٹر کچلو کی رہائی کے احکام جاری کردیئے۔

سنہ ۱۹۴۶ ہندوستان کی تاریخ میں ایک پُر آشوب سال تھا۔ مسلم لیگ نے حصول پاکستان کے لئے ڈائرکٹ ایکشن کا اعلان کردیا۔ مارچ ۱۹۴۷ میں حالات زیادہ خراب ہوگئے۔ جگہ جگہ فرقہ وارانہ فسادات شروع ہوگئے۔ ڈاکٹر کچلو ملتان ایک ہندو امیر زمیندار کلیان داس کا مقدمہ لڑنے کے لئے گئے تھے۔ وہاں ایک ہجوم نے کلیان داس

کو قتل کرنے کے بعد ڈاکٹر کچلو پر حملہ کرکے زخمی کردیا اور انہیں گھسیٹ کر لئے گئے اور ایک کاغذ پر دستخط کرنے کو کہا جس پر لکھا تھا کہ میں کانگریس ترک کرکے مسلم لیگ میں شامل ہو رہا ہوں۔ انکار کرنے پر انہیں زدوکوب کرکے بیہوشی کی حالت میں چھوڑ دیا گیا جہاں سے ان کا بھتیجا حیف کچلو جو ڈوگرہ رجمنٹ میں لیفٹیننٹ کرنل تھا، انہیں ملٹری ہسپتال میں لے گیا اور چند دنوں کے بعد عارضی حکومت کے وزیر دفاع بلدیو سنگھ کی مدد سے امرتسر پہنچایا گیا۔ ملکی بٹوارہ کے بعد امرتسر چھوڑ کر دلی آنا پڑا۔ دلی کی فضا مکدّر ہوئی تو انہیں دلی کو بھی چھوڑنا پڑا۔ وہ سری نگر چلے گئے۔ بطور بیرسٹر کے انھوں نے دلّی اور میرٹھ میں چلائے جانے والے ہندوستانیوں کے خلاف سازش کیسوں کی پیروی کی تھی۔ خلافت تحریک کے بھی آپ لیڈر رہے۔ آل انڈیا امن کمیٹی کے صدر اور عالمی امن کمیٹی کے نائب صدر رہے۔

مقامِ افسوس کہ حصول آزادی کے بعد ڈاکٹر کچلو جیسے عظیم اور بے غرض دانشور اور مجسّم ایثار لیڈر کی خدمات سے فائدہ نہیں اُٹھایا گیا۔ ۹؍اکتوبر ۱۹۶۳ میں بیماری کی عالم میں وفات پا گئے۔

حاجی احمد مرزا فوٹو گرافر

یہ فوٹو گرافر تھے اور ان کی دکان لال قلعہ میں تھی۔ حضرت شیخ الہند کی تحریک ریشمی رول سے ان کا بھی تعلق تھا۔

سراغ رساں ایجنسی کو پتہ چلا کہ شیخ الہند کی تحریروں کے فوٹو مرزا صاحب کے ہاں تیار ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب پولیس نے ان کی دوکان پر چھاپا مارا، اس وقت تک وہ خفیہ تحریریں حاجی صاحب کے یہاں نہیں پہنچی تھیں۔ حاجی نورالحسن صاحب اس وقت انہیں دوکاں پر لے جا رہے تھے۔ جب دیکھا کہ دوکاں پر چھاپا پڑا ہوا ہے تو وہ الٹے پاؤں واپس لوٹ آئے۔ پھر کچھ وقفے کے بعد دکاں پر پہنچے۔ خدشہ اور خطرہ موجود تھا مگر ہر خطرہ سے بے نیاز ہو کر حاجی صاحب نے فوٹو لئے۔ اس وقت فوٹو کاپیاں پانی کی پلیٹوں میں پڑی ہوئی تھیں اور پانی کا طشت میز کے نیچے رکھا ہوا تھا۔ پولیس پہنچ گئی اور ساری دکان چھان ماری۔ میز کے نیچے رکھے ہوئے طشت پر کسی کی نظر نہیں پڑی اور پولیس

ناکام واپس ہوئی۔

فوٹو کاپیاں تیار ہو گئیں۔ حاجی نور الحسن صاحب نے ان کو اپنے قبضے میں لیا اور جہاں پہنچانے کا حکم تھا وہاں پہنچا دیا۔ یہ غلط ہے کہ ان تحریرات کو جلا دیا گیا تھا۔

مولانا مظہر الحق ۔۔۔ حب الوطنی کا عظیم معمار

مولانا مظہر الحق کی پیدائش ۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء کو موضع بہپورہ میں ہوئی جو پٹنہ ضلع کے تھانہ منیر میں واقع ہے۔ وہ اپنے والد شیخ احمد اللہ صاحب مرحوم کے اکلوتے بیٹے تھے۔ ان کے دادا شوکت علی خاں ڈپٹی کلکٹر تھے۔

ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ پھر بہپورہ اسکول میں داخل ہوئے۔ ۱۸۸۶ء میں میٹرک پاس کر کے پٹنہ کالج میں داخل ہوئے اور اس کے بعد ۱۸۸۷ء میں کیننگ کالج لکھنؤ میں داخلہ لیا۔

انہیں انگلستان جانے کا بہت زیادہ شوق تھا اور اس لئے چھپتے چھپاتے انگلستان روانہ ہوئے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ان کے اس سفر میں ہم سفر مہاتما گاندھی بھی تھے۔ اس سفر نے مظہر الحق اور موہن داس کرم چند گاندھی کو شناسا ہی نہیں بلکہ رفیق و دوست بنا دیا۔

مولانا مظہر الحق تین سال انگلستان میں رہے۔ جولائی ۱۸۹۱ء میں پٹنہ میں وکالت کی۔ سنہ ۱۸۹۲ء میں منصف بھی ہو گئے۔

مولانا مظہر الحق اپنی اعلیٰ ذہنیت' دل نشین خوش بیانی اور قابلیت کی بنا پر ۱۹۰۹ء میں کانگریس کمیٹی کے نائب صدر چن لئے گئے۔

مظہر الحق بذات خود ہندوستانی سیاست میں ایک صوفی تھے جنہوں نے اپنی دولت' عزت' شہرت اور خاندان سے ترک تعلق کر لیا تھا تاکہ وہ اپنے عشق کے واحد مقصد اور نصب العین سے مستقل طور پر وابستہ ہو جائیں اور وہ تھا "ملک کی خدمت۔" ہندوستان کو آزاد کرانے اور اسے ایک مثالی جمہوریت بنانے کے لئے انہوں نے انتہائی جدوجہد سے کبھی گریز نہیں کیا۔ اپنی زندگی کے آخری دور میں بالکل بدل گئے تھے۔ لمبی داڑھی اور معمولی لباس اور صوفی منش ہو گئے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنی "خود نوشت سوانح حیات" میں لکھا ہے کہ ایک دن انجینئرنگ اسکول کے طالب علم اپنے پرنسپل سے لڑکر اسکول سے نکل آئے اور ایک جلوس کی شکل میں مولانا کے پاس پہنچے۔ انہوں نے مولانا سے کہا کہ ہم نے اسکول چھوڑ دیا ہے۔ اب آپ ہمیں کوئی جگہ دیجئے۔ مولانا نے ان ہندو لڑکوں کے لئے اپنے خرچ پر ایک مکاں سوایا اور اس جگہ کا نام صداقت آشرم رکھا۔ جو تب سے لے کر آج تک کانگریس کمیٹی کا دفتر بنا ہوا ہے۔

جب ہندوستاں کے اور صوبوں کی طرح بہار کے ہندو مسلمانوں کے درمیان بھی تناؤ شروع ہوا تو اس وقت مولانا نے چھپرا ضلع میں بڑے بڑے نیتاؤں کو جمع کیا اور ان سے آپسی میل جول اور یکجہتی کی اپیل کی۔

وہ پٹنہ کی زندگی کو خیرباد کہہ کر ہیتہ کے لئے "آشیانہ" میں اُٹھ آئے۔ جو سارن کے موضع فرید پور میں ہے۔ ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۹ء کو ان کے بائیں حصۂ جسم پر فالج کا اثر ہوا۔ روز بروز مرض شدت اختیار کرتا گیا۔ ۲ر جنوری ۱۹۳۰ء کو انہوں نے سفر آخرت اختیار کیا۔ پورا بہار ماتم سَرا بن گیا۔ ہر شخص محسوس کررہا تھا کہ گویا اس نے اپنے خانداں کے کسی فرد کو کھودیا ہے۔

ڈاکٹر سید محمود

ڈاکٹر سید محمود کا تعلق چھپرہ ضلع کے محلّہ دیہواں کے ایک باعزت اعلی خانداں سے تھا۔

سنہ ۱۹۲۰ء میں مہاتما گاندھی کی للکار پر انہوں نے ستیہ گرہ کی تحریک میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ وہ متعدد بار جیل گئے۔ ۱۹۳۷ء میں جب بہار میں کانگریس کی حکومت قائم ہوئی تو ہو وزیر تعلیم ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں جب ہندوستاں آزاد ہوا تو اں کو اس مرتبہ بھی دزیر تعلیم کی ورارت سونپی گئی۔ چوں کہ وہ ایک ایک اسکالر تھے اس لئے اساتذہ، اور پروفیسر بھی ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔

پروفیسر عبدالباری

بہار کے مشہور لیڈر تھے۔ اس کا دائرہ کار زیادہ تر جمشید پور تھا جہاں ٹاٹا کا کارخانہ ہے۔ وہ ایک بے خوف رہنما تھے اور انہیں کارخانے کے مزدوروں کا اعتماد حاصل تھا۔ ۱۹۴۸ء میں وہ جمشید پور آرہے تھے تو چیک پوسٹ پر ایک مسلح سنتری نے ان پر فائر کردیا جس سے ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال پر پورہ بہار غم واندوہ میں ڈوب گیا۔

عطاء اللہ شاہ بخاری

۱۸۹۱ پیدائش۔ ان کے آباواجداد بخارا سے آکر سری نگر میں بس گئے تھے۔ بچپن میں ہی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ والد گجرات چلے گئے۔ ماما اور نانی نے پرورش کی۔ یہاں دینی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنی روزی روٹی کے لئے بنارس میں چاندی کے ورق کوٹنے کا کام کیا۔ اس وقت ملک میں خلافت تحریک جاری تھی۔ آپ اس میں لگ گئے۔ مجلس احرار کے سرگرم لیڈر تھے۔ جمعیت کے بھی سرگرم رکن تھے۔ ایک بے مثال خطیب تھے۔ تین تین گھنٹے تقریر کرتے تھے۔ اپنی تقریر کے دوران قرآن کریم بلند آواز اور خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتے تھے۔ لباس سادہ اور موٹا جھوٹا' شلوار اور قمیص۔

۳؍ مئی ۱۹۳۰ء کو جمعیت اجلاس امروہہ پہنچے جہاں مولانا حفظ الرحمٰن نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو کانگریس میں شرکت کرنا ضروری قرار دیا۔ انہوں نے مولانا حفظ الرحمٰن کی تجویز کی پُرزور تائید کی کہ کانگریس میں شرکت کی مخالفت کرنے والوں کو ان کے دلائل کے سامنے جھکنا پڑا۔ شاہ صاحب نے چھ گھنٹے تقریر کی۔ ایک ہزار علماء اور پچاس ہزار سے زائد افراد کا مجمع تھا۔ یوپی بہار کا دورہ کرتے ہوئے دیناج پور پہنچے اور گرفتار کرلئے گئے۔

پنڈت موتی لال نہرو ان کی جادو بیانی کے عاشق تھے۔ ایک دن الہ آباد میں شاہ جی موتی لال نہرو کے یہاں پہنچے تو پنڈت جی نے کھانے کا انتظام کیا اور اپنے ہاتھ سے دونوں وقت چائے بناکر پلائی۔ پنڈت جی بار بار شاہ صاحب سے کہتے تھے کہ کانگریس کی ستیہ گرہ کی کامیابی کا سہرا آپ کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔

۱۹۴۷ء تک تحریک پاکستان کی مخالفت کی مگر پاکستان بن جانے کے بعد اپنے وطن ہی میں رہنا پسند کیا۔ سنہ ۱۹۹۱ء میں ان کا انتقال ہوا۔

عبدالرحیم پوپلزئی

صوبہ سرحد کے اہم قومی لیڈر۔ آپ کے والد عبدالحکیم پوپلزئی نے دارالعلوم دیوبند میں پڑھا۔ دیوبند سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ آپ صوبہ سرحد کے مفتی اعظم تھے۔

۱۹۲۱ء میں صوبہ سرحد میں کانگریس کی تنظیم کی۔ وہ تین مرتبہ افغانستان گئے۔ ایک مرتبہ شاہ امان اللہ خاں کے بلانے پر' دوسری مرتبہ مولانا عبیداللہ سندھی کے بلانے پر اور پھر تیسری مرتبہ ان کا سفر روس کی حکومت سے رابطہ قائم کرنے کے لئے ہوا تھا جس کے بعد آپ نے بہت سے انقلابیوں کو روس کی حدود سے پار کرایا۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران آپ نے اللہ بخش برقی اور غلام مستان کے ساتھ مل کر تحریک ستیہ گرہ کو منظم کیا۔ ۲۲ر اپریل ۱۹۳۰ء کو گرفتار کرلئے گئے۔ ۱۹۳۲ء میں تین سال کی جیل ہوئی مگر آپ بچ کر سعودی عربیہ چلے گئے اور پندرہ دن حکومت کے مہمان رہے۔ ۱۹۳۸ء کو پھر گرفتار ہوے۔ باپ کی وفات کے بعد آپ صوبہ سرحد کے مفتی اعظم کے عہدہ پر مامور ہوئے۔

جیل کی قید کے دنوں میں ان کی بہن کا انتقال ہوا۔ اس موقع پر انہوں نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کردیا اور فرمایا "خدا کی مرضی تھی وہ اللہ کو پیاری ہو گئی۔" مجموعی طور پر آپ نے بارہ سال قید میں گزارے۔ ۳۱ر مئی ۱۹۴۱ء کو انتقال کیا۔

صوبہ میں خلاف قانون لٹریچر سرحد کے قبائلی علاقوں میں چالاکی اور تندہی سے تقسیم کرائے۔ ان خلاف قانون لٹریچر کو اپنے مصلے کے نیچے رکھتے تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد جب ان سے لوگ ملنے آتے اور ان سے مصافحہ کرتے تو یہ اپنے مصلے کے نیچے سے نکال کر چپکے سے ان کو دے دیتے تھے۔ سرکاری عملہ پریشان تھا کہ آخر یہ لٹریچر قبائلی علاقوں پنجاہ وغیرہ میں کیسے پہنچ جاتا ہے۔

مولانا حبیب الرحمٰن

پیدائش ۳؍ جولائی ۱۸۹۲ عیسویں مطابق ۱۱؍ صفر ۱۳۱۰ ہجری۔ والد کا نام محمد زکریا تھا۔ مقام پیدائش لدھیانہ۔

مولانا بادشاہ طبیعت انسان تھے۔ ذریعہ آمدنی کوئی نہیں تھا۔ اللہ ہی ان کی ضرورتیں پوری کرتا۔ کھاتے بھی تھے کھلاتے بھی تھے۔

ایک دن لاہور جیل میں حجام نے کہیں سے یہ خبر سن لی کہ افغانستان کا کوئی وزیر قید ہو کر آیا ہے۔

دراز قد' گندمی رنگ' کھچڑی داڑھی' صبح شام ساتویں اور آٹھویں یارک میں جیل میں چہل قدمی کرتا ہے۔ جیل کے حکام اس کا ادب کرتے ہیں۔ اور ان سے خوف بھی کھاتے ہیں۔ بعد میں لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ہیں۔ بڑے باتدبیر انساں' افسروں کو مٹھی میں لے لینا ان کے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔

گرفتاری

خود لکھتے ہیں۔ "یکم دسمبر ۱۹۲۱ کو ایک تقریر کرنے کے سلسلے میں گرفتاری کا حکم ہوا' مگر مجھے ۲۱؍ دسمبر تک گرفتار نہ کر سکے۔ ۲۲؍ دسمبر ۱۹۲۱ صبح دس بجے اس الزام میں گرفتار کیا گیا کہ تم سول نافرمانی کے سلسلے میں رضاکاروں کو تیار کرتے ہو۔ پولیس افسران چاہتے تھے کہ مجھے بلا ہتھکڑی لگائے جیل لے جائیں۔ میں نے بلا ہتھکڑی جیل جانے سے انکار کر دیا۔ میرے اصرار پر پولیس والوں کو ہتھکڑی لگانی پڑی۔ مقدمہ جیل میں چلا۔ ایک ہندوستانی مجسٹریٹ نے چھ ماہ سخت قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔"

اس کے بعد ۱۹۲۹ء میں بغاوت کر کے الزام میں دو سال اور ۱۹۳۸ء میں بھی سزا یاب ہوئے اور اس کی ساری جائیداد ضبط ہوئی۔

مولانا نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۱۹ سے کیا تھا۔ تاحیات ہمیشہ ملکی تحریکات میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیا۔ احرار اور جمعیت علماء کے چوٹی کے لیڈر رہے۔

پاکستان بن جانے کے بعد آپ کو اپنا آبائی وطن چھوڑنا پڑا۔ دہلی میں سکونت

اختیار کی۔ ۲؍ دسمبر ۱۹۵۲ کو انتقال ہوا۔

منشی احمد دین

ان کا آزاد ہندوستان کی جنگ آزادی میں بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کی تقریریں انگریزوں کے خلاف آتش فشاں پہاڑ کی طرح ہوتی تھیں۔ ان آتش سیال تقریروں کی بدولت ان کو کم و بیش بیس سال تک قید فرنگ کے مصائب برداشت کرنے پڑے۔

مولانا عبد الغنی ڈار اور بھائی محمد یامین ڈار

ان دونوں کی زندگیاں ہندوستان کی جنگ آزادی کی دو مستقل داستانیں ہیں۔ ان لوگوں کا قیام فراش خانہ پھاٹک دھوبیان کے ایک مکان میں تھا۔ ان کی کتاب "کانگریس خطرے میں ہے" ان کی کتاب زندگی کا آخری اور بہادرانہ باب ہے۔

مولانا عبد الحلیم صدیقی

مولانا کو جب اس بات کا علم ہوا کہ ان کے نام کا دہلی کی گورنمنٹ نے وارنٹ جاری کیا ہے آپ نے نہایت خوشی اور مسرت سے اس خبر کو سنا اور ۶ شعبان ۱۲۱۴ ہجری مطابق ۵؍ اپریل ۱۹۲۲ بروز چہار شنبہ دن میں تین بجے دہلی جیل کی طرف چل دئے۔ آپ نے کوشش کی کہ وارنٹ کی تعمیل سے پہلے یہ خبر شائع نہ ہو آپ کے ہمراہ صرف مولانا کفایت اللہ اور مولانا امام الدین اور چار پانچ لوگ جیل تک گئے اور مولانا کو خدا کی حفاظت میں چھوڑ آئے۔

یہ گرفتاری دفعہ ۱۰۷ کے تحت عمل میں آئی تھی۔ (اخبار مسلم ۸؍ اپریل ۱۹۲۲)

۱۶ فروری کو جیل سے آنے کے بعد جامع مسجد میں تقریر کی۔ آپ نے قرآن و حدیث نبوی سے ثابت کیا کہ مسلمانوں کا آپس میں جھگڑنا اچھا نہیں ہے اور نہ کسی قوم کی دشمنی پر آمادہ ہو کر اس سے انصاف کے خلاف کوئی سلوک کرنا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی خود بخود دشمنی پر آمادہ ہو اور حملہ کر رہا ہو تو پھر اپنی مدافعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ

کرنا چاہئے۔

آپ نے عبید اللہ خاں کی بھوک ہڑتال پر شرکاء کو آگاہ کیا۔ (الجمعیتہ ۱۴ مئی ۱۹۲۶ یوم جمعہ) مستقل ذریعہ معاش نہیں تھا اس لئے ساری زندگی عسرت و تنگ دستی میں بسر ہوئی مگر وضع داری ہر حال میں برقرار رکھی اور اسی حال میں سفر آخرت پر چلے گئے۔

مولانا سید محمد میاں دیوبندی

آپ جمعیت علماء کے بڑے ہی سرگرم رکن تھے۔ مزاج میں نمود و نمائش کا نام نہ تھا۔ دفتر جمعیت میں ان کو ہمیشہ لکھتے ہی دیکھا گیا۔ سفر اور حضر میں ان کا قلم ہمیشہ رواں دواں نظر دیکھنے میں آیا۔ طبیعت میں منکسر المزاجی انتہائی کمال کی تھی۔ اپنے عزیز و اقارب کی تن من دھن سے خدمت کرتے تھے۔ اور بڑے ہی متواضع۔ رات ہو یا دن مہمانوں کا سلسلہ رہتا۔ مہمانوں سے اصرار کرکے اپنے یہاں ٹھہراتے۔

بڑے ہی عابد و زاہد، شب بیدار، صوم و صلوٰۃ کے پابند۔ اس پر سیاسی تحریکوں میں شامل رہنا۔ موقع موقع پر سیاسی تحریکوں پر پمفلٹ اور کتابچے تیار کرتے اور خفیہ طریقے سے ان کی تقسیم کا اہتمام کرتے تھے۔

گرفتار شدہ احباب کی جانب سے موقع بموقع سرکلر جاری کرنا ان کا سیاسی مشغلہ تھا۔ چنانچہ ایک سرکلر جو سراسر باغیانہ تھا اس کو پشاور کالج کے طلبہ نے پشتو میں ترجمہ کرکے شائع کیا اور اس پر نیچے مولانا محمد میاں کا نام لکھ دیا۔ سرحد کی پولیس نے وہ سرکلر یوپی سرکار کو بھیج دیا اور یوپی پولیس کو ان کی گرفتاری کا موقع مل گیا۔ اکتوبر میں گرفتار کر لئے گئے۔ جیل میں مولانا حفظ الرحمٰن سے ملاقات ہوئی تو کچھ خفگی کے ساتھ اس طرح استقبال کیا۔

"یہاں پہنچے بغیر چین نہیں آئی۔"

۸ر اگست کو حافظ ابراہیم، مولانا قاری عبد اللہ، مولانا اسماعیل سنبھلی ایم۔ایل۔اے مراد آبادی کو گرفتار کر لیا گیا تو اب مولانا نے روپوش ہو جانا ضروری سمجھا۔ آپ غیر معروف گلی کوچوں سے ہوتے ہوئے مراد آباد سے نکل گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے نسبتی بھائی حافظ سادات بھی تھے۔ آپ نے ۸ میل پیدل سفر کیا۔ حکیم پور

پہنچے۔ اس کے بعد ریل میں بیٹھے اور سمبھاولی اسٹیشن پر اُترے اور موضع ویٹ جو سمبھاولی اسٹیشن سے تین میل کے فاصلے پر ہے' اپنے ماموں زاد بھائی سید محمد اعلیٰ کے یہاں مدرسہ اعزازیہ پہنچے۔ دو دن قیام رہا اور پھر کچھ پیدل اور کچھ سفر بس سے اور دہلی بعافیت پہنچ گئے اور گرفتاری سے بچ گئے۔

پنڈت گووند ولبھ پنت نے ان کو یوپی اسمبلی کی ممبری قبول کرنے کو کہا مگر آپ نے انکار کردیا۔

۱۹۷۲ میں مجاہدین آزادی کو پنشن دینا شروع کیا تو آپ نے اس کو پسند نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ جس طرح نماز فرض ہے اور اس کی ادائیگی ازبس لازمی ہے' اسی طرح ہم نے ملک کی آزادی کی تحریک میں اپنا فرض ادا کرکے کسی پر احسان نہیں کیا۔ اور فرض کی ادائیگی کا معارضہ قبول کرنا نہیں چاہتے۔ مولانا موصوف کی کتاب "علماء ہند کا شاندار ماضی" ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت ضبط کی گئی۔ آپ نے اپنی کتاب میں انگریزوں کو "سفید فام درندہ" کہا تھا۔ پولیس نے مذکورہ بالا کتاب کے قریب نصف پر نشانات لگائے تھے۔ مولانا گرفتار ہوئے اور تا برخاست عدالت کی سزا ہوئی۔

مولانا سرگرم عمل' خاموش طبیعت انسان' آخر ایک دن اپنے فرائض کی انجام دہی کرتے ہوئے سنہ ۱۹۷۶ کو اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

برعظیم کی مسلم ملت کی تاریخ میں مولانا ابوالکلام آزاد کو ایک مقام حاصل ہے۔ اپنی ابتدائی زندگی میں وہ ایک اچھے عالم اور اتحاد اسلامی کے پُرجوش حامی تھے۔ انھوں نے یہاں تک کہا تھا کہ براعظم کی مسلم ملت کے مسائل صرف دنیا کی ملت اسلامیہ کے سیاق ہی میں حل ہو سکتے ہیں اور اس لئے ایسی کوئی تحریک جو صرف برعظیم کے مسلمانوں تک محدود ہو' نتیجہ خیز نہیں ہوگی۔

ان کا ہفتہ وار جریدہ الہلال نہایت مرصع زبان میں لکھا جاتا تھا جس کے اندر عربی اور فارسی الفاظ کا تناسب حد سے زیادہ ہوتا تھا۔ اس لئے اسے زیادہ تر تعلیم یافتہ چنیدہ افراد ہی پڑھتے تھے۔ اس نے اپنے قارئین میں اتحاد اسلامی کے جذبات پیدا کرنے میں

ہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے انگریزی زبان اپنی بہت بعد کی زندگی میں حاصل کی۔ وہ جدید
ظام جاری کرنے کے لئے سرسید احمد خاں کی حکمت عملی سے اتفاق نہیں کرتے تھے۔
ن کی سیاست انھیں اور بھی زیادہ ناپسند تھی۔ کیوں کہ دیو بندی مکتب فکر کے علماء کی
طرح وہ بھی اسلام کے تمام مصائب کا ذمہ دار حکومت برطانیہ کو ہی سمجھتے تھے۔

ہندوستان اور کانگریس کے مایہ ناز لیڈر' آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ایک سے
زائد بار صدر کانگریس رہے۔ پوری زندگی انگریزی حکومت و اقتدار کے خلاف جنگ
آزادی میں گزار دی۔ کئی بار جیل گئے۔

مولانا آزاد کے قول فیصل کی ضبطی

بمبئی ۱۹ر دسمبر ۱۹۲۲۔ دوپہر سی آئی ڈی انسپکٹر داؤد خاں ایک درجن سپاہیوں کے
ہمراہ جو کہ سی آئی ڈی کے تھے تلاشی کا وارنٹ لے کر آیا۔ وارنٹ مسٹر گھنہ وار
ایڈیشنل پریسی ڈنسی مجسٹریٹ کی طرف سے جاری ہوا تھا کہ ایک کتاب "قول فیصل" پر
قبضہ کر لیا جائے اور اس کتاب کو حکومت بنگال نے ضبط کر لیا ہے۔ حقیقت میں یہ کوئی
کتاب ہیں بلکہ مولانا آزاد کے اس بیان پر مبنی ہے جو انہوں نے اپنے مقدمہ میں پیش
کیا تھا۔ عجیب مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک سال بعد حکومت بنگال خواب خرگوش سے
بیدار ہوئی۔ پولیس اس کتاب کی ۲۵ جلدیں اپنے ہمراہ لے گئی۔

۲۸ فروری ۱۹۲۲ کو چیف پریسی ڈنسی مجسٹریٹ نے ایک سال قید با مشقت کی سزا
سنائی۔ مولانا نے اس حکم کو نہایت مسرت سے سُنا اور جواب دیا کہ یہ تو میری توقعات
سے کم ہے۔

۱۹۳۹ سے ۱۹۴۶ تک کانگریس کے صدر رہے۔ جب اگست ۱۹۴۲ میں "ہندوستان
چھوڑو" تحریک کا بگل بجا تو کانگریس کمیٹی کے سب ممبران گرفتار کر لئے گئے۔ ورکنگ
کمیٹی کے سب ممبران کو قلعہ احمد نگر میں نظر بند کر دیا گیا۔ اس قلعہ احمد نگر کو دیکھنے کا
مجھے بھی موقع ملا ہے۔ یہاں ہر کمرے میں جس میں جو نظر بند تھا' تصویر آویزاں ہے۔
جس سے کہ اس جگہ آنے والے لوگوں کو پتہ چلتا رہے۔ جواہر لال نہرو' اچاریہ کرپلانی
اور مولانا آزاد کے کمرہ میں فوٹو لگے ہیں۔ مولانا آزاد کے کمرے کو دیکھنے کے بعد غبار

خاطر کا سب منظر آنکھوں میں سما گیا۔ آپ کے زمانہ قیادت میں انگریزوں سے اختیارات منتقلی سے متعلق مسائل طے ہوئے۔ آپ شملہ کانفرنس کے ہیرو تھے۔ پھر قانون ساز اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔ آزادی کے ۹ برس بعد آپ کو مرکز میں وزیر تعلیم کا عہدہ سونپا گیا۔ اور تعلیم کے شعبہ میں دلچسپی کے ساتھ خدمات انجام دیں' اور اب بھی ہندوستان کا نظام تعلیم مولانا آزاد کی تجاویز کے تحت ایسا کام انجام دے رہا ہے۔ ترجمان القرآن ان کی بے مثال تفسیر ہے۔

۱۹۵۷ میں انتقال ہوا اور دہلی کی جامع مسجد کے سامنے والے پارک میں محو خواب ہیں۔

مولانا مفتی کفایت اللہ

خلافت تحریک سے آپ کی سیاسی زندگی کا آغاز ہوا۔ جمعیت علماء ہند کے بیس سال تک صدر رہے۔ ۱۹۳۲ میں ان کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

مفتی صاحب کے گھر کی تلاشی

۱۳ دسمبر ۱۹۳۲ کو صبح تقریباً چھ بجے مفتی صاحب کے مکاں پر پولیس پہنچی۔ ڈپٹی اکرام الحق' پیرزادہ نذیر الحق انسپکٹر سی' آئی' ڈی عبد العزیز خاں سب انسپکٹر تھانہ 'مسٹر بلونت رائے مجسٹریٹ درجہ اول اور ان کے ساتھ ۲۵-۳۰ سپاہی۔ ڈپٹی اکرام الحق نے مفتی صاحب کو تلاشی کا وارنٹ دکھایا اور کہا وارنٹ انگریزی میں ہے اور کسی مشتبہ خط و کتابت اور اسلحہ کی تلاشی کے لئے جاری کیا گیا۔ مفتی صاحب نے فرمایا آپ ایسا کام کیجئے۔ گھر میں پردہ کرالیا اور ان کو اندر بلالیا۔ مکاں کی کنڈی بند کردی اور پھر کئی سپاہی تلاشی میں لگ گئے۔ ایک ایک پرزہ اور مکان کا ایک ایک کونہ ایسی کوشش سے دیکھا کہ باید و شاید۔ تلاشی تین گھنٹے جاری رہی۔ ایک ایندھن کے ڈھیر کو کرید کر پھینک دیا اور مفتی صاحب کے مکاں سے جمعیت کا متفقہ فتویٰ کا مسودہ لے گئے۔ (اخبار مسلم ستمبر ۱۹۳۲ء)

جمعیت کے دستی پریس میں چھپی ہوئی کاپیاں بھی پولیس ایکٹ کے تحت اپنے

ساتھ لے گئے۔

فقہ و فتاویٰ میں ہندوپاک میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ تعلیم الاسلام ان کی کتاب، جو چار حصوں پر مشتمل ہے، بے حد و نہایت مقبول ہے۔ اب اس کا ہندی اور انگریزی میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے۔ مدرسہ امینیہ کشمیری گیٹ، دہلی کے شیخ الحدیث و صدر مدرس رہے۔

میں جب ۱۹۴۲ میں ملتان جیل سے رہا ہوا تو ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بڑے تپاک سے ملے اور مجھے ایک روپیہ عنایت کیا جس کو میں نے تبرک کے طور پر قبول کیا۔
دہلی میں آپ کا انتقال ہوا۔ مہرولی میں ظفر محل میں دروازے کے پاس دفن ہوئے۔ مزار پر کتبہ لگا ہوا ہے۔

مولانا حفظ الرحمان صاحب

پیدائش ۱۰ر جنوری ۱۹۰۱ مطابق ۱۳۱۸ ہجری۔ سیوہارہ محلہ مولویاں، ضلع بجنور۔
ہندوستان کی جنگ آزادی کے عظیم مجاہد۔ آپ نے دارالعلوم دیوبند، ڈھابیل اور مدرسہ عالیہ کلکتہ میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔
ان کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۱۹ میں ہوا۔ وہ پہلی بار ۱۹۲۲ میں گرفتار ہوئے۔ اس کے بعد پھر ۱۰ جون ۱۹۳۲ کو گرفتار ہوئے۔
مولانا سیاسی تحریکات میں جس تیزی و تندہی سے کام انجام دیتے تھے اس کا مختصر سا اندازہ حسب ذیل واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔
کانگریس ایک خلاف قانون جماعت قرار دی جا چکی تھی اور کسی طرح کی سیاسی نعرے بازی بھی خلاف قانون ٹھہرائی گئی تھی۔
دلّی کے چاندنی چوک گھنٹہ گھر کے پاس کانگریس نے جلسہ کرنا طے کیا۔ مولانا حفظ الرحمان کو بھی اس جلسے میں عوام سے خطاب کرنا تھا۔ دن اور تاریخ بھی طے پا گئی تھی۔ ادھر دلی سرکار کی یہ کوشش تھی کہ یہ جلسہ نہ ہونے دیا جائے۔ دلی کے کوچہ و بازار میں سیاسی لیڈروں کی گرفتاری کے لئے سی، آئی، ڈی کا جال بچھا دیا گیا۔
کوشش تھی کہ مولانا کو کسی طرح گرفتار کر لیا جائے۔ مولانا کا اس زمانہ میں دہلی

میں قیام نہیں تھا۔ آپ سیوہارہ میں تھے اور سی آئی ڈی کو یقین تھا کہ مولانا آل انڈیا کانگریس کمیٹی دلی کے جلسہ میں ضرور آئیں گے اور ہُوا بھی یہی۔ آپ نے دلّی کے جلسے میں شریک ہونے کی تیاری کی۔ آپ نے اپنے لباس کو گٹھری میں باندھا' لٹھے کا پاجامہ' ولایتی کپڑے کی شیروانی اور عمدہ چھڑی ہاتھ میں۔ بقول قاضی اکرام ایک نواب کی شان تھی۔ دلی اسٹیشن پر اُترے۔ قاضی اکرام الحق اسٹیشن پر موجود تھے۔ یہ مولانا کی طرف بڑھے تو فوراً اشارے سے روک دیا۔ گیٹ پر سی آئی ڈی موجود تھی مگر اس کو ان کے سیوہارہ سے روانگی کی خبر نہ ہو سکی۔ اس وقت ایک داڑھی والا نوجوان مولوی' نوابی شان سے ان کے سامنے سے گزر گیا جس کے متعلق یہ وہم و گماں بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ وہی حفظ الرحمٰن ہوگا جو ہمیشہ کھدّر میں ملبوس رہتا تھا۔

کانگریس کمیٹی کے ممبران اور مولانا حفظ الرحمٰن جلسہ گاہ پہنچ گئے۔ جلسہ ہُوا نعرے اتنے زور سے بلند ہوئے کہ آسمان گونج گیا۔ پولیس اور سی آئی ڈی بُری طرح ناکام ہوئی اور کسی کو اس موقع پر گرفتار نہیں کرپائی۔

سنہ ۱۹۲۹ میں گاندھی جی کے ساتھ ڈانڈی مارچ میں شرکت کی اور پھر آکر جمعیت علماء کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں طے پایا کہ مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہو جانا چاہئے اور اس کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے' جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس جلسے میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری بھی تھے۔ تین گھنٹے تک اس فیصلے کی تائید میں تقریر کی' اور لوگوں کے دل ہی پلٹ دئے۔

جب تک یہ جمعیت علماء کے سکریٹری رہے' جمعیت کے کام کو اور اس کے جلسوں کو کامیاب بنانے میں ان کا بڑا ہاتھ رہا۔ ملک کے ممتاز اور اہم سیاسی لیڈروں کے ساتھ تحریک آزادی میں حصہ لیا۔

پاکستان کے قیام کے بعد مسلمانوں پر جو آفت اور مصیبت ڈھائی گئی' مولانا نے اس موقع پر اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر ان کی بے حد و نہایت امداد کی جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

مولانا ہندوستان کی پہلی قانون ساز پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہے۔ پھر لوک سبھا کے ممبر بھی چنے گئے۔ انجمن ترقی اردو کے ممبر اور مسلم یونیورسٹی کورٹ کے ممبر رہے۔

سنہ ۱۹۶۲ کو انتقال فرما گئے۔ ان کے لوحِ مزار پر جو شعر کندہ ہے وہ مولانا کی فطرت کی عکاسی کرتا ہے۔

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم
ہو گئے خاک انتہا ہے یہ

مولانا کی مقبولیت کا اندازہ ہمیں اس وقت بھی ہوا جب ان کی اہلیہ کی وفات پر ہزاروں افراد تجہیز و تدفین میں شریک ہوئے۔

رفیع احمد قدوائی

پیدائش ۱۸ فروری ۱۸۹۵ میں مسولی میں ہوئی۔ خاندان اوسط درجہ کا زمین دار تھا۔ یہ خان صاحب امتیاز علی کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی شفیع احمد قدوائی۔ ہندو پاکستان کے بٹوارہ کے دوران فسادات جاری تھے کہ فسادیوں کی ایک بھیڑ نے شفیع صاحب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مگر اس کے باوجود رفیع صاحب فرقہ پرستی کے جنوں کا شکار نہ ہوئے۔ ان کا ذہن بالکل سیکولر تھا۔ آپ کی پرورش آپ کی سوتیلی والدہ نے کی تھی۔

سنہ ۱۹۳۱ میں بارہ بنکی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ یونیورسٹی کی بورڈنگ میں آپ خوراک مانیٹر تھے۔ کسے معلوم تھا کہ یہ شخص آئندہ ہمارے ملک کا وزیر خوراک بھی ہوگا۔

۱۹۲۰ میں بی اے کیا۔ اس کے بعد ملکی سیاست میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۲۱ میں تحریک عدم تعاون میں حصہ لیا اور گرفتار ہوئے۔

۱۹۲۳ میں موتی لال نہرو کے سکریٹری رہے۔ ۱۹۲۶ میں یوپی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ ۱۹۲۸ تک اسمبلی میں چیف وھپ رہے۔ ۱۹۲۹ میں جب اسمبلی کا بائیکاٹ کیا گیا تو آپ بھی مستعفی ہو گئے۔ ۱۹۳۰ میں گرفتار ہوئے اور چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ ۱۹۳۱ میں یوپی کانگریس کے سکریٹری بنائے گئے۔ اس کے بعد ۱۹۳۵ میں یوپی کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ سنہ ۱۹۳۷ تا ۱۹۳۹ یوپی کے وزیر مالیات کے عہدے پر فائز رہے۔ ۱۹۴۰ میں ستیہ

گرہ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے۔ اگست ۱۹۴۲ تا ۱۹۴۵ نظر بند رہے۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ میں ہندو پاکستان کے بٹوارے میں پاکستان جانے کو آپ نے پسند نہیں کیا۔ ۱۹۴۷ء میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر چنے گئے۔ ۱۹۴۲ اور ۱۹۴۳ میں آپ یوپی حکومت میں وزیر داخلہ بنائے گئے۔

پنڈت نہرو نے جو ہندوستان کے وزیر اعظم تھے ان کو دلی بلالیا اور اپنی کابینہ میں شامل کرکے انہیں محکمہ ڈاک و تار سپرد کیا۔ آپ نے خبر رسانی کے لئے وائرلیس کی سروس شروع کرائی۔ ہندی میں تار دینے کی اسکیم کا آغاز کیا۔ انتردیشی ڈاک لفافے جاری کرائے۔

1951 میں پرشوتم داس ٹنڈن سے اختلاف ہونے پر آپ نے وزارت سے علاحدگی اختیار کرلی۔ پھر کچھ عرصے بعد ان کو وزیر خوراک و زراعت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ آپ نے اس محکمہ میں تمام اصلاحی اقدامات نافذ کئے۔ عوام کی قطاروں میں کھڑے ہو کر لوگوں کی شکایات کا جائزہ لیا۔ آپ نے کھیتی باڑی کے کام میں نمایاں خدمات کرنے والوں کے لئے "کرشی پنڈت" کے خطاب اور اس کے لئے انعام و اکرام کا اعلان کیا۔ اندھا دھند محنت اور کام کی کثرت نے ان کو تھکادیا اور ان کی صحت گرنے لگی۔ دل کا دورہ اور دمہ کی بیمارگی میں مبتلا ہو گئے۔

انہوں نے راشننگ کے طریقۂ کار کو ختم کیا۔

رام لیلا میدان میں تقریر کرتے ہوئے ان پر دل کا دورہ پڑا۔ آپ جانبر نہ ہو سکے اور اتوار کے دن ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۴ کی شام کو آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

مجاہد آزادی ---- روہتک

اسلام احمد ہادی

پیدائش ۱۸۹۸ روہتک (ہریانہ)- یہ ایک برگزیدہ خاندان کے فرد تھے- خلافت تحریک میں شامل رہے- رولٹ ایکٹ کے خلاف خوب پروپیگنڈہ کیا تھا- عدم تعاون تحریک ۱۹۲۲ میں اور اس کے بعد ۱۹۳۰ کی تحریک میں حصہ لیا- اور گرفتار ہوئے-

اردو ہندی میں بہت سی سیاسی نظمیں لکھیں- جو انہوں نے ۲۵-۱۹۲۴ میں کی تھیں-

محمد سلیمان انصاری بی اے ایل ایل بی وکیل

اپنے زمانۂ طالب علمی سے ہی کانگریس تحریک سے وابستہ رہے- رفیع احمد قدوائی اور ڈاکٹر ذاکر حسین کے علی گڑھ میں ہم جماعت تھے- چوراچوری ہنگامہ میں بھی سرگرمی کا مظاہر کیا- بلتھرا روڈ ضلع بلیا سے ایم ایل اے چنے گئے- کانگریس کے سرگرم رکن اور گاندھی جی کے پیروکار ہونے کے ساتھ ساتھ جواہر لال نہرو گووند و لبھ پنت اور رفیع احمد قدوائی سے ان کے بڑے خصوصی تعلقات تھے- یہ پنڈت و لبھ پنت کی وزارت میں پارلیمنٹری سکریٹری بھی رہے- اس کے بعد جب پنت جی کی وزارت تحلیل ہوگئی تو آپ نے بھی استعفیٰ دے دیا- اس کے بعد قومی لیڈروں کی گرفتاری کا سلسلہ جاری ہوا- آپ کو نعمت اللہ کوتوال نے گورکھپور سے گرفتار کیا- چند دن گورکھپور جیل میں رہے اس کے بعد بنارس سینٹرل جیل میں تین ماہ قید رہے- جب سب سیاسی قیدیوں کو رہائی ملی تو آپ بھی رہا ہوگئے- آپ نے ۵۸ سال کی عمر پائی اور دل کا دورہ پڑنے کے سبب انتقال کر گئے-

مولانا احمد سعید

جمعیت علماء ہند کے ہمیشہ نائب صدر رہے- اعظم گڑھ میں ایک تقریر کرنے پر آپ پر مقدمہ چلایا گیا- اس مقدمہ کے دوران جو آپ نے معرکتہ الآرا بیان دیا ہے اس

کا خلاصہ یہ ہے۔

اگر گورنمنٹ کے نزدیک قرآن و حدیث کی تبلیغ جرم ہے تو میں بہت خوش قسمت مجرم ہوں۔

میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ پولیس اور فوج کی ملازمت کو علماء حرام کہتے ہیں اور مولانا شاہ عبد العزیز نے اسی ملازمت کو جس سے کفر کو غلبہ اور اسلام کی ذلت ہو، قریب کفر کے فرمایا۔ میں نے ۵۷ء علماء کی رائے کا اظہار کیا۔

مولانا پر جیل میں سختیاں کی جارہی تھیں۔ مولانا کو دل کا عارضہ تھا۔ ان کو جیل میں صرف ایک کمبل دیا گیا جو سردی سے بچنے کے لئے ناکافی تھا۔

مولانا کی زوجہ کا خط

''گورنمنٹ نے میرے خاوند کو ایک سال کی نیک چلنی کی ضمانت نہ دینے پر جیل بھیج دیا ہے۔ میرے خاوند کوئی بدمعاش نہیں ہے۔ ہاں وہ ایک واعظ اور مولوی ہیں۔ میں ایک عورت ذات ہوں۔ اللہ کی رضا پر راضی ہوں۔ سب عالم مل کر ان کے لئے استقامت کی دعا کریں۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں۔''

فاطمہ بیگم، زوجہ مولانا احمد سعید دہلوی

بان کی رسیوں کے بٹنے نے ان کی انگلیوں کو لہولہان کردیا تھا۔ پھانسیں چبھتی تھیں نشان پڑ گئے تھے اور انگلیاں اس انسانیت خیز مشقت سے قیمہ قیمہ ہوگئی تھیں۔ ان **مطش ربک لشدید۔**

جیل میں آپ نے دو کتابیں لکھیں۔ قرآن پاک کی اردو تفسیر، دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ جنت کی کنجی اور دوزخ کا کھٹکا قلم بند کیں۔ آزادی کے بعد دہلی میں جو قتل وغارت گری مچی ہوئی تھی، اس میں مولانا حفظ الرحمٰن کے ساتھ مثالی کارنامہ انجام دیا۔ دہلی میں انتقال کیا اور اسی سرزمین میں تدفین ہوئی۔

خواجہ عبد المجید

آپ کے والد کا نام خواجہ محمد یوسف تھا جو علی گڑھ میں وکالت کرتے تھے۔ آپ

کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی۔ اس کے بعد عربی، فارسی کی تعلیم حاصل کی۔
خواجہ صاحب پنڈت جواہر لال نہرو، تصدق حسین شیروانی، ڈاکٹر سید محمود اور سیف الدین کچلو کے ہم عصر تھے۔
خواجہ صاحب کچھ دنوں تک نیشنل مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی رہے۔
آپ میں وطن پرستی کا جذبہ قدرتی طور پر خدا نے عنایت کیا تھا۔ ان دنوں خلافت اور کانگریس کا دور تھا۔ آپ کانگریس اور خلافت کے سرگرم رکن بن گئے، جس کا پہلا انعام ان کو یہ ملا کہ ۱۹۲۱ میں علی گڑھ میں باغیانہ تقریروں کی بنا پر گرفتار کر لئے گئے۔ اور انہیں چھ مہینے کی سزا ہوئی۔ جب جامعہ ملیہ اسلامیہ کی بنیاد علی گڑھ میں پڑی تو اس وقت یہ امیر جامعہ تھے۔ انہوں نے جامعہ کی تعمیر و ترقی میں نہایت انہماک اور بیحد دلچسپی سے اس کی خدمات انجام دیں اس کے بعد ۱۹۲۶ میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کو ڈاکٹر ذاکر حسین کے سپرد کر دیا۔

ڈاکٹر سید محمود

پیدائش ۱۸۸۹ ضلع غازی پور میں ہوئی۔ علی گڑھ، لندن اور جرمنی میں تعلیم پائی۔ انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور ایل ایل بی بھی کیا۔
سنہ ۱۹۲۰ سے انہوں نے سیاسی میدان میں قدم رکھا۔ ۱۹۲۱ اور ۱۹۲۲ میں خلافت کمیٹی اور کانگریس کے سکریٹری رہے۔ ۱۹۰۷ میں جب کانگریس کی حکومت بنی تو آپ کو وزیر تعلیم بنایا گیا۔ وہ بہار کے وزیر اعلیٰ (چیف منسٹر) ہوتے مگر دراصل بنیاد پر ان کو یہ عہدہ نہیں دیا گیا کیوں کہ وہ مسلماں تھے۔ بمبئی میں جب کانگریس کی حکومت بنی تو مسٹر ہنری ماں کو بھی، جو وزیر اعلی کے عہدے کے لئے نہایت موزوں و مناسب مگر چونکہ وہ پارسی تھے، وزیر اعلی نہیں بنایا گیا۔ ۸۶ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ مہندیاں کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

پروفیسر عبد الباری

بہار کے مشہور قومی لیڈر تھے۔ ان کا دائرہ کار زیادہ تر جمشید پور تھا۔ جہاں انہوں

نے ٹاٹا کے کارخانے کے مزدوروں میں کام کیا۔ انہیں مزدوروں کا اعتماد حاصل تھا۔ وہ ایک نڈر بہادر اور بے خوف رہنما تھے۔ ۱۹۴۸ میں وہ جمشید پور سے آرہے تھے تو چیک پوسٹ پر ایک مسلح سنتری نے ان پر گولی چلادی اور وہ انتقال کر گئے۔ ان کی موت پر سارا بہار غم واندوہ میں ڈوب گیا۔

مولانا آزاد سبحانی

آپ سکندر پور بلیا کے رہنے والے تھے۔ ساری زندگی کانپور میں بسر کی۔ کانپور کی مسجد جب انگریزوں کے دور حکومت میں شہید ہوئی اس وقت انگریزی حکومت کے خلاف جرأت مندانہ قدم اٹھایا۔ گورنر جنرل لارڈ ہارڈنگ کانپور گیا اور مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنے کی اجازت اس شرط کے ساتھ دی کہ عمارت اس طرح تعمیر کی جائے کہ اس کے نیچے پیدل چلنے والوں کے لئے سڑک کی گنجائش بھی رہے۔ مسلمان اس انتظام کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے تھے مگر ان کے علماء مولانا عبد الباری فرنگی محلی، مولانا شبلی اور مولانا آزاد سبحانی نے اسے قبول کرنے کی ترغیب دی۔ اس کے بعد تمام قیدی رہا کردیئے گئے۔ رہا ہونے والوں میں مولانا سبحانی بھی تھے جنہیں بغاوت پر آمادہ کرنے والے کی حیثیت سے گرفتار کیا گیا تھا۔

عبد الحق

یہ ۱۹۴۲ میں اسٹوڈنٹ لیڈر تھے۔ انہوں نے ۱۹۴۵ میں جیسور میں کسانوں کی زبردست تحریک چلائی، پولیس نے ان کی تلاش میں بڑی سرگرمی سے کام لیا مگر وہ ہاتھ نہیں آئے۔ آخر ایک دن گرفتار ہوگئے۔ برطانوی حکومت کی سختیوں اور مسلم لیگ کے ورغلانے کے باوجود وہ ہندوستان میں اتحاد کی کوشش کرتے رہے۔ اور جنگ آزادی کی تحریکوں میں برابر حصہ لیتے رہے۔

حیات اللہ انصاری

پیدائش ۱۹۱۲ء مقام فرنگی محل لکھنؤ۔

اپنی والدہ سے قرآن مجید پڑھا۔ مدرسہ نظامیہ فرنگی محل سے مولانا کی سند حاصل کی۔ سنہ ۱۹۲۶ میں فارغ التحصیل ہوئے۔ مولانا سید علی نقوی مولانا سید سبط حسن اور خلیل عرب سے عربی کی تعلیم حاصل کی۔ سنہ ۱۹۲۹ میں میٹرک پاس کیا۔ سنہ ۱۹۳۳ میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی اے کیا۔ اس کے بعد سیاست میں آگئے۔ کانگریس کے بڑے ہی سرگرم ممبر رہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی" کے بھی ممبر رہے۔ ہفتہ وار ہندوستان اور قومی آواز کے ایڈیٹر رہے۔ دلی سے ہفتہ وار "سب ساتھ" جاری کیا اور خود اس کے ایڈیٹر رہے۔

۱۹۶۲ تا ۱۹۶۶ یوپی قانون ساز اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ ۱۹۶۶ تا ۱۹۷۲ راجیہ سبھا کے ممبر رہے۔ اس کے بعد ۱۹۸۴ میں پھر راجیہ سبھا کے ممبر منتخب ہوئے۔ قریب قریب دو درجن کتابیں لکھیں۔ جن میں سب سے مشہور "لہو کے پھول" کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔ کئی سرکاری اعزازات سے بھی نوازے گئے۔

مولانا خالد سیف اللہ انصاری گنگوہی

والد کا نام حافظ محمد یوسف انصاری گنگوہی۔

آپ مولانا رشید احمد گنگوہی کے پوتے ہیں۔ آپ نے تعلیم دیوبند میں حاصل کی۔ زمانۂ طالب علمی کے دوران ان کو سیاست سے اچھا خاصا شغف تھا۔ یہ میرے دارالعلوم دیوبند میں ہم سبق بھی رہے۔

سنہ ۱۹۴۲ میں ہندوستان چھوڑو تحریک میں سہارن پور سے گرفتار ہوئے۔ ڈیڑھ سال کی قید ہوئی۔ سہارنپور اور میرٹھ کی جیلوں میں اپنی قید کا زمانہ بسر کیا۔ جب ان کی رہائی ہوئی تو تعلیم سے فراغت کے بعد سعودی عربیہ چلے گئے اور تاحین حیات وہیں کی ملازمت سے وابستہ رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہندوستان لوٹے۔ اور چند سالوں کے بعد رحلت فرماگئے۔

یہ ان طالب علموں میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنے طالب علمی کے ایام میں تحریک آزادی میں حصہ لیا اور دارالعلوم دیوبند کی نمائندگی کی۔

Office of the Chief Commissioner, Delhi.

ORDER

With reference to the order made by the Chief Commissioner on the 24th December 1940 under sub-rule (1) of rule 26 of the Defence of India Rules in respect of Sami Ullah son of Nasim Ull[ah] by origin a resident of the Hardoi district in the United Provin[ces] but more recently living in Kucha Chelan in the Faiz Bazar Police Station area of the Delhi City:

Permission is hereby given to the said Sami Ullah son of Nasim Ullah to be absent from the limits of the Delhi Province from the time of the service on him of this order up to mid-day on Wednesday the 14th May 1941.

During such time as the said Sami Ullah son of Nasim Ullah remains absent from the Delhi Province in pursuance of the permission hereby given he shall not be bound by the directions in the Chief Commissioner's order of the ~~24th December 1940~~, up to the time when he leaves the Delhi Province in pursuance of the permission and from the time when he returns to the Delhi Province he shall be so bound.

Attested True Copy
[signature] 22/4/90

Delhi
2nd May 1941

[signature]
Chief Commissioner, Delhi.

نذیر محمد خان

تاریخ پیدائش ۵ جولائی ۱۹۰۶ء۔ مقام چھندواڑہ مدھیہ پردیش۔ پیشے کے اعتبار سے ٹھیکیدار تھے۔ ۱۹۳۶ سے ۱۹۴۶ تک میونسپل بورڈ کے ممبر رہے۔ ۱۹۴۲ سے ۱۹۴۵ تک کوئٹ انڈیا تحریک میں شامل رہے۔

عزیز الرحمن جامعی

پیدائش ۱۹۱۹۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے۔ ۱۹۳۵ میں باغیانہ تحریکوں میں شریک ہونے کی وجہ سے و سال کی قید ہوئی آپ اپنے والد کے حقیقی معاون و جانشیں تھے۔ ۱۸ مئی ۱۹۷۶ کو دہلی میں انتقال کیا۔

نصیر الدین عرف موجی (یوپی)

ولد حبیب اللہ ساکن لکھیم پور۔ پیشہ خیاطی۔ ۲۲،۱۹۲۱ کی عدم تعاون تحریک میں شریک تھے۔ سنہ ۱۹۲۰ میں لکھیم پور میں برطانوی مجسٹریٹ پر تلوار سے حملہ کرکے اسے قتل کردیا۔ جولائی ۱۹۲۰ میں پھانسی دے دی گئی۔

مولانا سمیع اللہ صاحب

باپ کا نام نسیم اللہ۔ ساکن ہردوئی۔ مقیم حال دہلی۔ مولانا کو چیف کمشنر دہلی نے مئی ۱۹۳۶ میں ایک نوٹس کے ذریعے انہیں دہلی چھوڑ دینے کا حکم نافذ کیا۔ جب اس کی اطلاع عوام کو معلوم ہوئی تو دہلی کی جامع مسجد میں ایک جلسہ مولانا امداد صابری کی صدارت میں ہوا اور اس میں یہ تجویز پاس ہوئی۔

مسلمانان دہلی کا عموماً اور طلباء مدارس عربیہ کا خصوصاً یہ جلسہ دہلی گورنمنٹ کے اس حکم کو جس کے ذریعے مولانا سمیع اللہ صاحب مدرس مدرسہ امینیہ کو تین ماہ کے لئے دہلی چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حکم کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مولانا موصوف کی خدمت میں ہدیہ تہنیت تبریک پیش کرتا ہے۔

حکیم محمد خاں

سنہ ۱۹۱۸ میں دلی چیف کمشنر سر مالکم ہیلی نے حکیم صاحب کو طبیہ کالج کے لئے زمین دینے سے انکار کیا تھا لیکن لارڈ ہارڈنگ سے مل کر حکیم صاحب نے وہ زمین حاصل کرلی جس کی وجہ سے حکیم صاحب اور چیف کمشنر دہلی میں تلخی پیدا ہو گئی۔ حکیم صاحب موصوف کو چیف کمشنر دہلی نے چھ ماہ کے لئے نظر بندی کا حکم دے دیا۔ حکیم صاحب موصوف کو سیاست سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ البتہ ان سے ایک فروگزاشت یہ ہوئی کہ ایک مریض کو دیکھنے کے لئے سرحدی علاقہ میں حکومت سے بغیر اجازت لئے پہونچ گئے۔ سرحد کی خفیہ پولیس نے اس کی رپورٹ کردی جس کی بنا پر ان کو نظر بند کردیا گیا۔ حکیم صاحب بہت آزردہ ہوئے، اور انہیں یقین ہوگیا کہ انگریز سرکار اقتدار کے نشہ میں مست ہے۔

فخرالدین علی احمد۔ صدر جمہوریۂ ہند

پیدائش ۱۳ مئی ۱۹۰۵، دہلی۔ ان کے والد ذوالنور احمد فوج میں کرنل تھے۔ ابتدائی تعلیم گونڈا اور دہلی میں ہوئی اور انگلینڈ میں تعلیم حاصل کرکے بیرسٹر ہو گئے۔ کلکتہ میں کچھ دن وکالت کی۔ حکیم اجمل خاں کی حب الوطنی سے متاثر ہو کر سیاست سے لگاؤ پیدا ہوا۔ کانگریس میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۳۸ میں آسام کی پہلی وزارت میں شامل تھے۔ آسام کی دوسری وزارت میں وزیر رہے۔ مرکز میں وزیر آبپاشی کے منصب پر رہے، پھر سفارت کا عہدہ بھی ان کو دیا گیا۔ جنگ آزادی میں حصہ لینے کی وجہ سے کئی بار قید بھی کئے گئے۔ ۱۹۴۵ میں ان کی شادی عابدہ بیگم سے ہوئی۔ مرزا غالب کے بھانجے عارف کی پوتی فخرالدین علی احمد کی والدہ تھیں۔ حمیدہ سلطان ان کی بہن ہیں۔ وہ ہندوستان کے پانچویں صدر جمہوریہ تھے۔ اسی عہدۂ صدارت کے زمانے میں انہوں نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

پارلیمنٹ کے علاقے نئی دلی کی جامع مسجد کے احاطے میں ان کی تدفین ہوئی۔ دینی و مذہبی ذہن و مزاج، مخلص مسلمان اور سچے قوم پرست لیڈر تھے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین صدر جمہوریہ ہند

پیدائش ۱۸۹۷ء۔ سنہ ۱۹۲۲ میں برلن سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی اور ۱۹۲۶ میں اقتصادیات پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی۔

اردوئے معلّٰی علی گڑھ کے شمارہ فروری ۱۹۰۵ میں ان کا دو صفحوں پر ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آپ نے تحریر کیا ہے کہ اب مسلمانوں کا رجحان کانگریس کی طرف ہو رہا ہے اور مسلمانوں کو بلاخوف و تردید کانگریس میں شرکت کرنی چاہئے۔

ہندوستاں کے فرزند جلیل، علم و فضل کے ماہر اور دانشوری کے سب جوہر آپ کی ذات میں جمع تھے۔

۱۹۴۵ سے ۱۹۴۸ تک ہندوستانی تعلیم سنگھ کے صدر رہے۔

۱۹۲۶ سے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر ہوئے۔

۱۹۴۸ میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے ممبر بھی رہے۔

۱۹۵۷ میں بہار کے گورنر کا عہدہ ملا۔

۱۹۶۲ میں ہندوستان کے نائب صدر ہوئے۔

۱۹۶۷ میں ہندوستان کے صدر جمہوریہ ہند کا عہدہ تفویض ہوا یہ ہندوستان کے تیسرے صدر جمہوریہ تھے۔

سچے پکے مسلمان، مثالی نیشنلسٹ، پابند صوم و صلوٰۃ، علماء و مشائخ سے قربت و محبت اور عقیدت رکھنے والے اور قدردان۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی آبرو تھے۔

۳۔ مئی سنہ ۱۹۶۹ء میں انتقال ہوا۔

پروفیسر محمد مجیب

مشہور علمی شخصیت، پکے نیشنلسٹ مسلمان، کانگریس کے اصولوں کے پابند، سنجیدہ و متین، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے استاد اور پھر بعد میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر رہے۔

۲۰ر جنوری ۱۹۸۵ء کو جامعہ نگر میں انتقال ہوا اور جامعہ کے ہی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

پروفیسر ہمایوں کبیر

انگریزی زبان و ادب کے ماہر۔ مولانا آزاد کے سکریٹری تھے۔ مولانا آزاد کی تصنیف "ہماری آزادی" کو "انڈیا ونس فریڈم" انگریزی زبان کا لباس پہنانے والے آپ ہی ہیں۔

بنگال کی سیاست میں پیش پیش اور بنگال کی سیاسی تحریکوں سے ہمیشہ وابستہ رہے۔ یہ کچھ عرصے مرکز میں کابینہ درجہ کے وزیر بھی رہے۔

شفیق الرحمٰن قدوائی

آپ بڑا گاؤں، ضلع بارہ بنکی کے رہنے والے تھے۔ اس گاؤں کی شہرت اس کے مجاہدین آزادی کی وجہ سے ہوئی۔ آپ کی پیدائش ۳؍دسمبر ۱۹۰۱ کو ہوئی۔ انھوں نے عربی فارسی کی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ اس کے بعد کچھ دنوں بارہ بنکی میں وزیر تعلیم رہے۔ پھر موصوف کو اعلیٰ تعلیم کے لئے علی گڑھ بھیجا گیا۔

بی، اے کے دوسرے ہی سال میں تھے کہ علی برادران اور مہاتما گاندھی کی تحریک آزادی سے ان کو لگاؤ پیدا ہو گیا۔

۱۲؍اکتوبر ۱۹۲۰ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے انقلاب پسند طلباء کے گروہ سے گاندھی جی کی تحریک آزادی میں حصہ لینے لگے۔

طلباء کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ غیر ملکی کپڑے یکجا کر کے ان کو جلا دیا۔ کھدر کا کرتا پاجامہ اور جواہر کٹ، سر پر گاندھی ٹوپی ان کا لباس تھا۔ یونیورسٹی کی پالیسی کے خلاف طلباء کو ورغلانے کے الزام میں کالج سے ان کا اخراج ہو گیا۔

۲۹؍اکتوبر ۱۹۲۰ کو ایم، اے، او کالج کے مقابلے میں ایک قومی یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا جس کا افتتاح گاندھی جی کے ایما پر شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے کیا۔ موصوف اس کے بانیوں میں تھے۔

جنوبی ہند میں خاص کر آندھرا پردیش میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے لئے جہاں چندہ کرنے کا کام کیا وہیں انگریزوں کے خلاف جذبات ابھارنے کا کام بھی انجام دیا۔

تحریک آزادی میں خفیہ طور پر کانگریس بلیٹن نکالنے کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی۔

۷ اکتوبر ۱۹۴۰ کو گرفتار ہوئے۔ ان کو ضمانت لے کر رہا کرنے پر گورنمنٹ تیار تھی مگر آپ نے ضمانت دینے سے انکار کردیا۔ اس پر انہیں دس ماہ کی جیل ہوئی۔ قید کے دن آپ نے دلی جیل اور ملتان جیل میں گزارے۔

جامعہ میں انہوں نے ادارہ تعلیم ترقی قائم کیا جس کا مقصد بالغوں کو تعلیم دینا تھا۔ اس سلسلے میں آپ نے بالغوں کی تعلیم بالغان پر کتابوں کا ایک پورا سیٹ اردو اور ہندی میں شائع کیا۔ آپ یونیسکو کی طرف سے انڈونیشیا گئے۔ اس دوران دلی اسمبلی کا چناؤ آگیا۔ ان کو دلی سے اسمبلی کے لئے کوچہ چیلان کوچہ پنڈت اور جی بی روڈ' بلیماران سے کھڑا کیا گیا۔ آپ الیکشن کی مہم کے دوران انڈونیشیا ہی میں رہے۔ ذاکر صاحب نے ایک دن دفتر تعلیم و ترقی میں آکر اس کے کارکنوں سے کہا' آپ سب ان کے الیکشن میں مدد کریں۔ الیکشن ہوا اور یہ کامیاب ہوئے اور دلی اسمبلی میں وزیر تعلیم کا منصب دیا گیا۔ اس وقت دلی کے وزیر اعلیٰ برہم پرکاش تھے۔

مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ آپ جب وزیر تعلیم تھے تو اپنے دلی کے دورہ سے واپس آرہے تھے تو دریا گنج چوک سے اپنے گھر مٹیا محل تک کار کو چھوڑ دیتے اور پیدل چل دیتے۔ میں نے پوچھا' ایسا آپ کیوں کرتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے پیدل آتا ہوں تاکہ لوگوں سے قریب رہوں اور لوگوں کو دفتری رکاوٹوں سے نجات ملے۔

اسی طرح ایک دن میں ان کے ساتھ جامع مسجد سے جامعہ آرہا تھا۔ ایک کار ڈرائیور نے جو فرینڈس کالونی میں کھڑی تھی' موصوف کی کار کو رکنے کا اشارہ کیا۔ میں نے ڈرائیور محمد علی سے منع کردیا اور کار جامعہ جب پہنچی تو مجھے بہت ڈانٹا کہ تم نے کار کو کیوں نہیں رکوایا۔ اگر کار روک لیتے تو ہم اس کی کچھ تو مدد کرسکتے تھے۔

ایک مرتبہ شفیق صاحب باڑہ ہندو رائے اسکول میں بعد مغرب آئے اور ہم لوگوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہوگئے۔ اسٹاف کے لوگوں نے کہا ہماری تنخواہیں کم ہیں' بجلی کا بل اس تھوڑی تنخواہ میں ادا کرنا مشکل ہوتا ہے' اس پر انہوں نے کہا آپ کی یہ درخواست منظور کرتا ہوں۔

آپ کے حسن اخلاق کا احاطہ کرنا اور ان چند سطور میں سمونا کارے دار۔ خدا

ترس، شریف اور باوضع اور اسی کے ساتھ سرگرم مجاہد تھے۔

مسٹر انصار ہروانی

اسٹوڈنٹ تحریک کے لیڈر تھے۔ یونیورسٹی کے طلباء کو سیاست میں لانے والے آپ ہی تھے۔

پیدائش فروری ۱۹۱۹ء ساکن بارہ بنکی۔ والد کا نام سراج الحق تھا۔ ۱۹۴۲ میں ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ایک سال قید باشقت کی سزا اور ۲۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔ ۱۹۴۰ میں نظربندی کی سزا ہوئی۔ یہ نومبر ۱۹۴۲ سے جنوری سنہ ۱۹۴۶ تک کی تھی۔ ۱۹۵۷ سے ۱۹۶۷ تک لوک سبھا کے ممبر رہے۔

شیخ عبداللہ

"شیر کشمیر" کہے جاتے ہیں۔ کشمیر نیشنل کانفرنس کے بانی۔ ریاست کشمیر میں جاگیردارانہ نظام کے خلاف زبردست جنگ لڑی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے بھی رابطہ رہا۔ کشمیر کے وزیر اعلی رہے۔ پنڈت نہرو سے اختلاف ہوا تو وزارت سے استعفیٰ دے دیا۔ اور آزاد ہندوستان میں طویل عرصے تک نظربند رہے۔ آخر میں پھر ان کے ہاتھ میں کشمیر کی قیادت حاصل ہوئی اور آخر عمر تک کشمیر کے وزیر اعلیٰ رہے۔

علامہ انور صابری

پیدائش ۱۹۱۰ء۔ ساکن دیوبند۔ والد کا نام عین الحق تھا۔ عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا اور تین سال کی جیل ہوئی۔ ان کو یہ قید ہندوستان چھوڑو تحریک میں ہوئی تھی۔ لاہور، ملتان، ہری پور، گجرات اور منٹ گمری جیلوں میں رہے۔ ایک عظیم شاعر تھے۔ ان کی شہرت انقلابی شاعری کی وجہ سے ہوئی۔ آپ کا لباس کھدر کی شلوار اور قمیص تھا۔ بدن بھاری تھا اس لئے آخری عمر میں چلنے پھرنے بیٹھنے اٹھنے میں بڑی دشواری ہوتی تھی۔ علامہ سگریٹ کے بڑے عادی تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے سگریٹ خرچ کا حساب جمعیت علماء کے دفتر میں پیش کیا جو انتہائی زیادہ تھا۔ انہوں نے کہا میں سگریٹ کی

پیکٹ نکالتا ہوں تو میرے پاس بیٹھنے والے میری ساری سگریٹ پی جاتے ہیں اور میں منہ دیکھتا رہ جاتا ہوں۔ آزادی کے بعد سیاست سے کنارہ کش ہوگئے اور ایک مسجد کے حجرے میں قیام کرلیا تھا۔ چوبیس گھنٹے سگریٹ پیتے رہتے تھے۔ فقیرانہ لباس میں دنیا سے رخصت ہوگئے۔ ان کا مجموعہ کلام ان کی زندگی میں طبع نہیں ہوسکا مگر ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادہ نے شائع کیا ہے۔

چودھری محمد شفیع

۱۹۱۸ میں میرپور کے گاؤں باغ سیر میں پیدا ہوئے۔ پنجاب میں تعلیم پائی۔ شیخ عبداللہ کی عوامی تحریک میں زمانہ طالب علمی سے حصہ لینا شروع کیا تھا۔ وہ ۱۹۴۵ میں جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کی جنرل کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔

۱۹۴۷ میں انہوں نے اغوا کی گئی عورتوں اور بچوں کی بازیابی اور اجڑے ہوئے لوگوں کی آباد کاری میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

ان کی پُرخلوص محنت اور لگن کو دیکھتے ہوئے مہاتما گاندھی نے ۱۹۴۷ میں میرپور میں امن قائم کرنے کے لئے بھیج دیا تھا۔ ان کی صلاحیتوں اور دیانت داری کو دیکھتے ہوئے ۱۹۵۴ میں پہلی لوک سبھا میں انہوں نے جموں وکشمیر کی نمائندگی کی۔

۲۵ فروری ۱۹۸۸ میں رام منوہر لوہیا ہسپتال میں ستر سال کی عمر میں اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔

انتقال کے بعد ان کے جسدِ خاکی کو حکومت جموں وکشمیر کے دفتر پر تھوی راج روڈ کے کانفرنس ہال میں رکھا گیا۔ اس کے بعد وہ بستی حضرت نظام الدین اولیاء میں سپردِ خاک ہوئے۔

محمد اسماعیل اسلم

لکھنؤ کی جنگ آزادی کے عظیم مجاہد، صحافی و شاعر تھے۔ انہوں نے ۱۹۱۹ میں اپنی قومی نظموں کے ذریعے انگریزوں سے نفرت اور وطن سے محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کی۔

آپ ۱۹۳۰ میں جیل گئے۔ ان کے ساتھ جیل میں اس وقت رفیع احمد قدوائی بھی تھے۔

۱۹۳۰ میں کانگریس کے نمک اندولن میں شریک ہوئے۔ اور ۱۲ جون کو ۱۹۳۰ کو گرفتار ہوئے۔

آپ کی وفات ۲۴ اپریل ۱۹۷۷ کو ہوئی۔

مولانا فخرالدین احمد

یہ ہندوستاں کے مایہ ناز محدث تھے۔ حافظ بخاری' علامہ انورشاہ کشمیری اور حضرت شیخ الہند کے شاگرد رشید تھے۔ جمعیت علماء ہند سے ہمیشہ وابستہ رہے۔ نمک ستیہ گرہ میں حصہ لیا اور جیل کی سزا ہوئی۔ مدرسہ شاہی مراد آباد میں بخاری شریف کا درس دیتے تھے۔ مولانا مدنی کے سانحہ ارتحال کے بعد مدرسہ شاہی مراد آباد سے دارالعلوم آگئے۔ مجھے دورہ حدیث میں ان سے تلمذ حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ہزاروں علماء کے استاد ہوئے۔ اور آخر میں کئی برسوں تک جمعیت علماء کے صدر رہے۔ ۱۹۳۰ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

حافظ محمد ابراہیم

آپ کا وطن نجبور تھا۔ اتر پردیش کی سیاست میں انہوں نے اہم رول ادا کیا۔ والد کا نام نجم الحسن تھا۔ پیدائش ۱۸۸۹ء سنہ ۱۹۴۰ میں ایک سال کی قید اس کے بعد ۱۹۴۲ میں نظربند رہے۔ یوپی اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔ اور لوک سبھا کے لئے بھی ان کا چناؤ ہوا۔ مرکز میں وزیر برقیات رہے۔

کامریڈ احسان الہی

کامریڈ احسان الہی آٹھ سال جیل میں رہے۔ جب بہت زیادہ لاغر ہوگئے تو رہا کردئے گئے۔ الزام ان کے خلاف یہ تھا کہ انہوں نے پنجاب میں دہشت پسند تحریک کی بنیاد ڈالی' بہت سے نوجوانوں کو انقلابی بنایا۔ اور واقعہ بھی یہی تھا۔ وہ پنجاب صوبے کے

بیشتر انقلابیوں کے استاد تھے۔ انہیں دہشت گرد تحریک کو نظم میں رکھنے کا خصوصی ملکہ حاصل تھا۔ شہید بھگت سنگھ اور بیسیوں نوجوان جو پھانسی پا گئے' ان ہی کے شاگرد تھے۔ افسوس کہ احسان الٰہی نے اپنی سوانح قلم بند نہیں کی اور اب تو ان کو یاد کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ سب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔

رہا ہوئے تو روزی کا سوال درپیش تھا۔ ان کے ایک بھائی نامور طبیب تھے۔ ایک اچھے گھرانے میں شادی کردی گئی۔ لیکن ان کی معاش کا سوال حل نہیں ہو پایا اور دن پر دن تنگ دستی گھیرتی رہی۔ مسلمانوں نے پوچھا تک نہیں کہ احسان الٰہی آٹھ برس جیل میں کیوں رہا اور اس کی کیا کہانی ہے۔ عام ہندوؤں کے نزدیک مسلمان ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتنا رہا۔ بہت سے ہندو نوجوانوں کے دل میں ان کا احترام تھا اور وہ ہیرو سمجھ کر ان کی پوجا کرتے تھے۔ لیکن وہ بہر حال مسلماں ہی تھے۔۔۔۔ آخر معاش سے تنگ آکر بیوپار منڈل میں ملازمت اختیار کرلی۔ اور آفس سکریٹری ہونے کی وجہ سے پکڑے گئے۔ پیٹ کی مار نے انہیں ادھ موا کردیا تھا۔

یہ ایک بڑی ٹریجڈی ہے کہ پنجاب سی' آئی' ڈی نے ان مسلمان نوجوانوں پر جو تحریک آزادی میں حصہ لیتے یا برطانوی حکومت کے خلاف جدوجہد میں پیش پیش رہتے نہ صرف ان پر انتہائی تشدد روا رکھا بلکہ انہیں جسمانی طور پر بھی ناکارہ کردیا گیا۔ جو مسلماں ہتھے چڑھ گیا اسے بری طرح پیس ڈالا۔ لیکن افسوس خود مسلمانوں میں بھی قوم کے نوجوانوں کے لئے جذبہ تپاک نہیں تھا۔ ان نوجوانوں کے معاملے میں عام مسلماں من حیث القوم سرد مہر تھے۔

جہادِ آزادی کا ناقابل فراموش مرکز
جزائر انڈمان و نکوبار

یہ جزائر بنگال میں مشرق کی طرف کلکتہ سے دور واقع ہیں اور دو سو چار جزائر کے مجموعہ کو جزائر انڈمان اور نکوبار کہا جاتا ہے۔ ان کا ذکر سب سے پہلے نویں صدی عیسوی کے عرب جغرافیہ نویسوں نے کیا ہے۔ ان جزائر کو آباد کرنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ جب قیدیوں کو وہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا تو کیپٹن بلیر اور کیپٹن موریس نے اس تمام علاقہ کی صفائی کروائی اور اس کا نام پورٹ بلیر پڑ گیا۔ لیکن ۱۷۹۶ء میں مختلف بیماریوں کی کثرت کی وجہ یہ علاقہ ویران ہو گیا۔ سنہ ۱۸۵۵ میں دوبارہ یہ طے کیا گیا کہ حبس دوام دریائے شور کے قیدیوں کو جزائر انڈمان و نکوبار میں رکھا جائے۔ انقلاب ۱۸۵۷ کے برپا ہو جانے کے نتیجے میں اس فیصلے پر عمل در آمد نہ ہو سکا۔ انقلاب کی ناکامی کے بعد پھر اس طرف توجہ دی گئی اور ۱۵ جنوری ۱۸۵۸ کو کرنل میٹن کو یہ حکم دیا گیا کہ ان جزائر پر سرکار کا مکمل قبضہ قائم کیا جائے اور قیدیوں کو وہاں رکھنے کا بندوبست کیا جائے۔ ۱۰ مارچ کو آگرہ جیل کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر واکر قیدیوں کو لے کر جا پہنچے۔ اس کے بعد سے جزائر میں آبادی میں اضافہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اسیران آزادی کو پورٹ بلیر بھیج تو دیا گیا لیکن وہاں انھیں سخت مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا۔ انگریز حاکموں کی طرف سے مقرر کردہ سزاؤں کے طریقوں کے علاوہ وہاں کی آب و ہوا بہت خراب تھی۔ مشہور مجاہد آزادی و عالم مولانا فضل حق خیر آبادی نے لکھا ہے :

"سخت بیمار ہو گیا جس کی وجہ سے میرا سر مغلوب، میرا سینہ تنگ، میرا جامہ ڈھیلا اور عزت، ذلت سے بدل گئی۔ میں نہیں جانتا کہ اس دشوار اور سخت رنج و غم سے کیوں کر چھٹکارا حاصل کروں۔ خارش میں ابتلا اس پر مستزاد ہے۔ صبح و شام اس طرح بسر ہوتی ہے کہ تمام زخم ہو گئے اور بدن چھلنی ہو گیا ہے۔"

۱۸۵۷ کے انقلاب کی بدولت وہاں راجے مہاراجے، زمین دار، علماء، شاعر ادیب

اور صدر الصدور جزائرانڈمان پہنچے۔ بہر حال اسیران انڈمان و نکوبار نے غیر ملکی سامراج سے نجات حاصل کرنے اور وطن کو آزاد کرانے کی خاطر جو فقید المثال اور شاندار کارنامے انجام دئے اور جتنی قربانیاں دیں ان کی تفصیل ایک علیحدہ موضوع ہے۔ لیکن ان اسیران تحریک آزادی میں بہت سے ایسے بھی تھے جنھوں نے اپنے عملی جہاد کے ساتھ ساتھ قلمی جہاد بھی جاری رکھا۔ اور اپنی تحریروں اور نگارشات کے ذریعے انگریزوں کے خلاف نفرت کے شعلوں کو بھڑکایا۔ وہ اگرچہ جسمانی طور پر تو اسیر ہو گئے لیکن ان کے قلم اسیر نہ کئے جا سکے۔ انھوں نے وہاں بھی تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کر دیا۔

مولوی فضل حق خیر آبادی، مفتی عنایت احمد کاکوری، مفتی مظہر کریم کاکوری، مفتی سید احمد بریلوی، مولوی ایوب خاں کیفی، چمن خاں، نواب قادر علی خاں، منشی اکبر زماں، مولوی محمد جعفر تھانیسری، قاضی سرفراز علی وغیرہ وغیرہ وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے جزیرہ انڈمان و نکوبار کی اسیری کے زمانے میں شمع علم کو بھی جلائے رکھا۔ قید کی مشقت کے ساتھ ساتھ مشق سخن بھی جاری رکھی۔

شمع ادب کے ان پروانوں کے علاوہ بہت سے علماء و مشائخ بھی قید ہو کر وہاں پہنچے تھے۔ ان میں مولوی احمد اللہ، صادق پوری شاہ صاحب، مولوی لیاقت علی الہ آبادی، مولوی امیرالدین مولوی مبارک علی، محمد عبدالرحیم، عبدالغفور، مولوی محمد ابراہیم، شیخ عنایت اللہ بدایونی، وغیرہ نے اپنی زندگی کے مصائب و آلام جزائر انڈمان و نکوبار میں بسر کئے۔

جب بھی ہندوستان کی آزادی کی تاریخ لکھی جائے گی، اس میں جزائر انڈمان و نکوبار کا ذکر فخر کے ساتھ کیا جائے گا

۱۸۵۷ کے ہنگامۂ عظیم میں جن لوگوں کو طویل سزائیں دی گئیں، وہ اصلاً سیاسی قیدی تھے۔ کیوں کہ انھوں نے ملک کی آزادی کے لئے جہاد کیا تھا۔ حکومت نے ان لوگوں کو عام جیل خانوں میں رکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ ڈر یہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے میل جول اور خیالات سے دوسرے قیدی متاثر ہوں۔ اس لئے طے پایا کہ جزیرہ انڈمان کو آباد کیا جائے۔ انڈمان کی آب و ہوا اور یہاں کی زمین تو آبادی کے لئے نہایت

درجہ خراب اور ناساز گار تھی۔

ملک کی بعض اہم شخصیتیں بھی یہاں پہنچیں۔ جیسے مولانا فضل حق خیر آبادی' نواب مموجو واجد علی شاہ کی بیگم حضرت محل والدہ برجیس قدر کے نائب تھے جنھوں نے اودھ میں انگریزوں کے خلاف مسلسل معرکہ آرائی کی۔

انڈمان کی جیل

یہاں کی ہر کوٹھری پانچ فٹ لمبی اور چار فٹ چوڑی ہے۔ چھت بہت بلند۔ اوپر ایک چھوٹا سا روشن دان۔ ہر کوٹھری نہایت تنگ و تاریک۔ دن اور رات میں ایک بار دروازہ کھلتا۔ اس وقت ایک جمعدار اور سپاہی آتے۔ ان کے ساتھ ایک باورچی ہوتا جس کے ہاتھ میں دو روٹیاں اور دال ہوتی۔۔ ساتھ ہی ایک سقہ جس کی مشک میں پانی ہوتا۔ اور ایک بھنگی جو گملا اٹھانے آتا۔ باورچی دو روٹیاں اور دال دیتا۔ سقہ لوٹے میں پانی ڈالتا اور بھنگی صاف گملا رکھ جاتا۔

فہرست

اسیران جزائر انڈمان (حبسِ دوام)

(۱) میاں عبدالغفار

عظیم آباد کے رہنے والے تھے۔ انبالہ سازش کیس کے ملزمان میں سے تھے۔ مولانا یحییٰ علی' اور محمد جعفر تھانیسری کے ساتھ ۱۱ جنوری ۱۸۶۶ کو انڈمان پہنچے۔ ایک لمبی مدت کالے پانی میں گزار کر عظیم آباد واپس آئے۔ ۱۹۱۴ میں وفات پائی۔

(۲) مولوی امیرالدین

مالدہ کے مقدمہ میں حبس دوام قید کی سزا ہوئی۔ مارچ ۱۸۷۲ میں انڈمان پہنچے۔ ۳ مارچ ۱۸۸۳ کو رہائی نصیب ہوئی۔

(۳) مولوی تبارک علی

بغاوت کا جھوٹا الزام لگایا گیا۔ عمر قید اور جائیداد ضبط کی گئی۔ ۲ مارچ ۱۸۸۳ کو

انڈمان کی قید سے چھوٹے

(۴)میاں مسعود گل

ضلع بوگرا بنگال کے رہنے والے تھے۔ ۱۸۶۰ کو گرفتار ہوئے ۱۸ اپریل ۱۸۸۳ میں رہائی نصیب ہوئی۔

(۴) مفتی عنایت احمد کاکوری

آپ پر بغاوت کا مقدمہ چلا کر جزیرہ انڈمان بھیج دیا گیا۔ ایک انگریز افسر کی فرمائش پر مشہور عربی کتاب تقویم البلدان کا ترجمہ کیا اور یہی ترجمہ ان کی رہائی کا سبب ہوا۔ اپنے زمانۂ قید میں عربی صرف کی کتاب "علم الصیغہ" لکھی جو عربی مدارس کے درس نظامیہ میں داخل نصاب ہے۔

(۵) منیر شکوہ آبادی

یہ انگریزوں کے باغیوں میں سے تھے۔ مقدمہ چلا۔ عدالت نے کالے پانی کی سزا دی۔ اور جزائر انڈمان بھیج دیئے گئے۔ آٹھ برس گزارنے کے بعد ایک معزز شخص کی سفارش پر رہائی ہوئی۔ آزاد ہونے پر رام پور لوٹے اور ۱۸۹۷ ہجری مطابق ۱۸۷۹ میں انتقال کیا۔ اور اسی سرزمین میں دفن ہوئے۔

(۶) مرزا ولایت حسین

مرزا صاحب گرفتار ہوئے۔ مقدمۂ بغاوت قائم ہوا۔ کالے پانی بھیج دیئے گئے۔ وطن شکوہ آباد کا منھ دوبارہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ پوری زندگی اسی جزیرے میں گزار دی۔ اور وہیں کی سرزمین میں محو خواب ہیں۔

(۷) نیاز محمد خاں

یہ باغیوں کے قائد تھے۔ گرفتار ہوئے۔ مقدمۂ بغاوت میں سزا ہوئی اور انڈمان بھیج دیئے گئے اور وہیں پیوند خاک ہوئے۔

(۸) امیر خاں

ان کا چمڑے کا بہت بڑا کاروبار تھا۔ مجاہدین کی ایک ہنڈی ان کے یہاں پائی گئی۔ اس جرم میں ان کو کالے پانی بھیج دیا گیا اور ساری جائیداد قرق ہوئی۔

(۹) مولانا محمد حسین

باغیا، تقریوں اور بغاوت کے جذبات پیدا کرنے والی تقریروں کی بنیاد پر گرفتار ہوئے اور کالے پانی بھیج دئے گئے اور وہیں سپرد خاک ہوئے۔

(۱۰) پسر علی

انھوں نے اپنے علاقے میں کسانوں کو منظم کیا۔ ایک انگریز افسر نے ان کے ساتھ بدسلوکی کی تو انھوں نے اس کو قتل کر دیا جس کی بنیاد پر ان کو پھانسی کی سزا دی گئی۔

(۱۱) مراد علی

ضلع فرخ آباد کے رہنے والے تھے۔ پرالی کے مقدمے میں پھانسی کی سزا سن کر پولیس میں بغاوت پھیلائی۔ اپنے افسروں کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ کورٹ مارشل ہوا اور پھانسی کی بجائے کالے پانی بھیجے گئے اور وطن کی صورت دیکھنی نصیب نہ ہوئی۔

(۱۲) حسین خاں

پولیس میں ملازم تھے۔ ان پر سپاہیوں میں بغاوت پھیلانے کا مقدمہ قائم کیا گیا اور انڈمان بھیج دئے گئے۔

(۱۳) حشمت علی

یہ چندیلا کے باشندے تھے۔ سپاہیوں میں بغاوت پھیلانے کا الزام لگایا گیا۔ کالے پانی کی سزا ہوئی اور اپیل کرنے پر چھوٹ گئے۔

(۱۴) منصب علی

یہ بھی چندیلا کے باشندے تھے۔ سپاہیوں میں بے اطمینانی پھیلانے کے الزام میں باغی قرار دئے گئے اور انڈمان روانہ کر دئے گئے۔

(۱۵) صفدر حسین

ضلع سلطان پور کے رہنے والے تھے۔ سپاہیوں میں بغاوت کے جذبات پیدا کرنے کا الزام عائد کیا گیا۔ کالے پانی کی سزا ہوئی اور انڈمان بھیج دئے گئے۔

(۱۶) غلام حسین

جون پور کے رہنے والے تھے۔ ان پر سپاہیوں میں بغاوت پھیلانے کا الزام تھا حبس دوام عبور دریائے شور کی سزا ہوئی۔ انڈمان بھیج دئے گئے۔

(۱۷) مولوی علاء الدین

یہ حیدر آباد کے رہنے والے تھے۔ حکومت کے خلاف پُرجوش تقریریں کرتے تھے۔ پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۸) مولوی علاء الدین

پٹنہ کے معززین میں ان کا شمار تھا۔ بغاوت پھیلانے کا الزام لگایا گیا اور کالے پانی بھیج دیے گئے۔

(۱۹) مولانا عبد الغفار

جنگ آزادی میں پُر جوش سرگرمیوں کی بنا پر گرفتار ہوئے۔ بغاوت پھیلانے کا مجرم قرار دیا۔ اور کالے پانی بھیج دیے گئے۔

(۲۰) حاجی دین محمد

پولیس نے گرفتار کر کے بغاوت کا الزام اپنے جھوٹے گواہوں سے دلوا کر جرم ثابت کیا۔ جزائر انڈمان بھیج دیے گئے۔ پھر وطن آنا نصیب نہ ہوا۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی

مولانا کیرانہ ضلع مظفر نگر کے رہنے والے تھے۔ امیر گھرانے سے ان کا تعلق تھا۔ جلیل القدر عالم تھے۔ جب انگریزوں کا یہاں قبضہ ہو گیا تو انگریزوں نے ہندوستان کے لوگوں کو عیسائی بنانے کی مہم چلائی۔ پادری فنڈرس کو اس کی اپنی خود ساختہ الہامی کتاب کے ساتھ ہندوستان بھیجا اور وہ دہلی کی جامع مسجد پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو مناظرے کا چیلنج کرنے لگا۔ انگریزوں کی دہشت کی وجہ سے کسی کو اس کے جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔ مولانا رحمت اللہ نے اس کا چیلنج قبول کیا۔ آپ نے اس سے مناظرہ کیا اور ذلت آمیز شکست دی جس کے بعد وہ راتوں رات ہندوستان سے فرار ہو گیا۔ غدر ۱۸۵۷ کے بعد آپ کے نام وارنٹ جاری کیا گیا۔ آپ نے خفیہ طور پر ہندوستان چھوڑ دیا اور مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ آپ کی ہمت و جرأت کا یہ نتیجہ ہوا کہ انگریزوں کی عیسائیت کی تحریک ماند پڑ گئی۔

آپ نے مکہ مکرمہ جا کر مدرسہ صولتیہ قائم کیا جو آج تک نہایت حسن و خوبی سے

جاری ہے- یہ مدرسہ ہندوستانی زائرین کی خاص کر بڑی تندہی سے ان کی ایام حج میں خدمت انجام دیتا ہے اور اپنے بس بھر ہر طرح کی اعانت و امداد کرتا ہے-

ساری زندگی حرم محترم کے سایہ میں گزاری- عیسائیت کے خلاف کئی معرکہ الاراء کتابیں تصنیف کیں- مکہ مکرمہ میں ہی آپ کی وفات ہوئی اور اسی مقدس سرزمین میں محو خواب ہیں-

سنہ ۱۸۵۷

دیوانے اُٹھے دار و رسن کو چُوما
پروانے اڑے شمع وطن کو چُوما
کیا شوقِ شہادت تھا کہ جانبازوں نے
سر رکھ کے ہتھیلی پہ کفن کو چُوما

دنیا کے تمام انقلابات کی شروعات کسی خاص حادثہ یا سانحے سے نہیں ہوتی۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ خاموش سطح کے نیچے آتشیں مادہ جمع ہوتا رہتا ہے اور پھر کسی معمولی فتیلے کی چنگاری سے بھڑک اٹھتا ہے۔ فرانس اور امریکہ کے انقلابات کی ابتداء ایسے ہی معمولی واقعات سے ہوئی لیکن تھوڑی ہی مدت میں بے چین اور دبے ہوئے عناصر ابھر کر اوپر آگئے اور پھر وہ ماحول پر چھاگئے۔

یہی صورت حال سنہ ۱۸۵۷ میں پیش آئی۔ کارتوسوں کا تو صرف ایک بہانہ تھا۔ جس نے سو سال کی بے چینی کو ابھار دیا تھا انگریزوں کے خلاف ایک مدت سے لوگوں کے جذبات میں سخت ہیجان و اضطراب پیدا ہوچکا تھا۔ انگریزوں اور سرکار انگریزی کے خلاف ایک طویل عرصے سے لوگوں کے دلوں میں نفرت نے گھر کرلیا تھا۔ ہندوستانی سپاہیوں نے آگے بڑھ کر انگریزوں سے ٹکر لینے کی تحریک میں اس لئے بھی حصہ لیا کہ وہ خود انگریزوں کے غیر منصفانہ برتاؤ سے تنگ آچکے تھے۔ سرجارج بارلوں (SIR. GEORGE BARLONI) سپاہیوں کے تلک لگانے' داڑھی رکھنے اور پگڑی باندھنے پر سخت برہم ہوتے تھے اور ہندوستانی فوجیوں سے جو بھی وعدے کئے جاتے ان کو کبھی بھی پورا نہیں کیا جاتا تھا' جس کی وجہ سے سپاہیوں میں خود بھی بددلی پیدا ہوچکی تھی۔ ہندوستانی سپاہیوں اور انگریز سپاہیوں کی تنخواہوں میں بڑا بھاری فرق تھا۔ ان سپاہیوں کو چند آنوں سے زیادہ نہیں ملتے تھے اور اس پر مستزاد یہ کہ انگریزوں نے ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کا کام بھی شروع کردیا تھا۔

اس پر مزید یہ کہ سرکار برطانیہ' دیسی ریاستوں' رجواڑوں کو اپنی اپنی سرکار میں ملانے کے لئے بے ایمانی' دھوکا اور زور زبردستی کے ہتھیار کا استعمال کرنے لگی۔ اس کی وجہ سے ہزاروں لوگ جن کا تعلق ان رجواڑوں سے تھا' بے سہارا ہو گئے۔ خاص کر جب اودھ کی سرکار کو انگریزوں نے اپنی سرکار میں ملایا تو انگریزوں کے خلاف نفرت اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ سر سید احمد خاں لکھتے ہیں

"ولایت کی بنائی ہوئی چیزوں کی کھپت کی وجہ سے یہاں کی صنعت و حرفت میں لگے لوگوں کا روزگار ختم ہونے لگا۔ بھارت کے سنار اور دیا سلائی بنانے والوں کو کوئی نہ پوچھتا تھا۔ جولاہوں کا تار اور دھاگہ تو بالکل ٹوٹ گیا تھا۔"

(رسالہ اسباب بغاوت ہند ص ۳۶)

اقتصادی بدحالی کے سبب ہندو' مسلمان' مزدور' کسان سپاہی' جاگیردار اور شاہی خاندان کے لوگ سب ہی بدحال تھے' اس لئے انقلاب کے لئے فضا بالکل تیار تھی۔

عین اسی زمانے میں نئے کارتوسوں کے استعمال کا حکم ہوا۔ ان کارتوسوں کو دانتوں کی مدد سے کھینچ کر بھرنا پڑتا تھا۔ ان کارتوسوں پر چکنائی کے لئے گائے اور سور کی چربی لگی ہوتی تھی اور ان کو دانتوں سے دبا کر کھینچنا اور بھرنا پڑتا تھا۔ اس نے ہندوستانی سپاہیوں کو مشتعل کر دیا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ اس طرح انگریزوں نے ہندو مسلمانوں کے مذہب پر حملہ کیا ہے' ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچی۔

۹ر مئی کو میرٹھ میں سپاہیوں نے ان کارتوسوں کا استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔ ۱۰ مئی کو میرٹھ چھاؤنی میں بغاوت برپا ہو گئی۔ انگریزوں کو جب معلوم ہوا تو وہ غصے سے پاگل ہو گئے۔ ۹۰ سپاہیوں میں سے ۸۵ سپاہیوں کو جن میں ہندو اور مسلمان دونوں تھے' ننگے پیر دھوپ میں پریڈ کرائی گئی اور دس دس سال کی کڑی سزا دی گئی۔ دوسرے دن اور سپاہیوں نے بغاوت کر دی' انہوں نے یورپین افسروں کو مار کر اپنے ساتھیوں کو چھڑا لیا اور دوسرے دن دلی کے لئے روانہ ہو گئے۔

۱۰ر مئی کی رات کو کرنل فیروز کو میرٹھ میں بغاوت کا پتہ چلا۔ دوسرے دن صبح آٹھ بجے میرٹھ کے باغی جمنا کا پل پار کر کے دریا گنج پہنچ گئے۔ یہ علاقہ خوش حال لوگوں کا

تھا۔ یہاں جو بھی انگریزوں کی مدد کے لئے آیا ان کے گھروں کو لوٹ لیا گیا۔ کرنل فیریز اور ڈوگلاس باغیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

۱۱ مئی کو بیرک ۳۸، ۵۴ اور ۷۴ کے فوجی دستوں نے بغاوت کردی۔ دفتروں کو آگ لگادی جیل کے دروازے کھول کر اپنے بندیوں کو آزاد کرالیا۔

بہادر شاہ ظفر ۱۸۳۷ء میں تخت دہلی پر بیٹھے تھے۔ ۱۸۵۷ء میں ان کی عمر ۸۲ سال سے بھی زیادہ ہو چکی تھی۔ ماحول کی خرابی، محلات کے کام کاج اور بڑھاپے نے ان کو کمزور کردیا تھا۔

جب میرٹھ اور دلی کے باغی سپاہیوں نے بہادر شاہ ظفر کو پھر دلی کی گدی اور تخت سنبھالنے کو کہا تو بادشاہ نے جواب دیا۔ کہ

"میں بوڑھا اور کمزور آدمی ہوں۔ میری زندگی قلعہ کی چار دیواریوں تک محدود ہے۔ مجھے اپنے حال پر رہنے دو۔"

لیکن سپاہیوں نے ان کی ایک نہ سنی اور بادشاہ کو راج پاٹ سنبھالنے پر بضد ہو گئے۔

مٹکاف کو جب معلوم ہوا تو اس نے یہ کوشش کی کہ جمنا کے پل کو اڑا دیا جائے۔ اس لئے کہ توپوں کو وہاں لے جانا مشکل تھا۔ باغی، شاہی میگزین اور ہتھیاروں کے بھنڈار پر قبضہ کرنا چاہتے تھے، انگریزوں نے اس میگزین کو خود آگ لگادی۔ اس موقع پر پانچ انگریز اور کچھ ہندوستانی سپاہی ہلاک ہوئے۔

۱۲ مئی کو بادشاہ کا جلوس چاندنی چوک میں نکالا گیا۔ بادشاہ نے دوکانداروں سے کہا کہ وہ اپنی دکانیں کھول لیں۔

۱۳ مئی کو ۵۰ انگریز سپاہی پکڑے گئے اور ۱۶ مئی کو انہیں گولی سے اڑا دیا گیا۔

۲۵ مئی انگریزوں نے میرٹھ سے تازہ فوج منگائی۔ ہنڈن ندی پر باغیوں اور انگریزوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ یہاں باغیوں کی کمان بہادر شاہ ظفر کے پوتے مرزا مغل کر رہے تھے۔ دوسرا مورچہ غازی آباد میں ہوا۔ اس بیچ برٹش فوج نے ہنڈن ندی کو پار کرلیا اور باغیوں کو پیچھے ڈھکیل دیا گیا۔ یہ انگریزی فوجوں کی پہلی کامیابی تھی۔

جون کا مہینہ انگریزوں کے لئے بڑا کٹھن تھا۔ جون کی گرمی اور لُو وہ برداشت

نہیں کر سکتے تھے۔ سبزی منڈی (پرانی) جیت گڑھ پر انگریزوں سے بڑا سخت مقابلہ ہوا۔ ۹ جون کو اس لڑائی میں ۲۰۷ لوگ مارے گئے۔

۲۵ جون کو مسٹر برینڈ ر ستھ (MR.A.BRANDERTH) چیف کمشنر دہلی کے ذریعے سکریٹری اسٹیٹ آف انڈیا کو خبر دی گئی کہ باغی فوجوں نے اپنی طاقت کو پھر اکٹھا کرلیا ہے۔ جالندھر برگیڈ، نصیر آباد اور اودھ سے بہت بڑی تعداد میں باغی فوجی یہاں پہنچ گئی ہے۔ گوالیار اور بریلی کے ہندوستانی فوجیوں نے بھی بغاوت کردی۔ اس فوج کے کمانڈر جمعدار بخت تھے۔ انگریزی لشکر کے دو آدمی باغیوں سے آملے اور انہوں نے خبر دی کہ انگریز فوج گھٹ کر دو ہزار سپاہیوں تک رہ گئی ہے

(روزنامچہ عبداللطیف۔

فارسی ص ۸۷ اردو ص ۱۵۳)

اس زمانے میں باغی فوجیوں کی تعداد پندرہ ہزار تھی، لیکن کمانڈروں کی نااہلیت اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے ان کو کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ جنرل ولسن اپنی فوج لے کر دہلی آپہنچا۔ سبزی منڈی اور عید گاہ سرائے میں مورچہ بندی کی گئی۔

جولائی کے پہلے ہفتہ میں جمعدار بخت خاں جو بختاور کے نام سے مشہور تھا، چند ہزار سپاہیوں اور چار لاکھ روپیہ لے کر دلی پہنچا۔ یہ دوسرے کمانڈروں کے مقابلے میں سدھا ہوا اور منجھا ہوا تھا۔

بادشاہ بہادر شاہ ظفر نے اپنے ایک حکم کے ذریعہ مرزا مغل کو گورنر جنرل بنایا اور بخت خاں کو وزیر اعظم۔ مرزا مغل تھے اور بخت خاں پٹھان۔ ان کی آپسی عصبیت نے اس باغیانہ مہم کو نقصان پہنچایا۔ مغل پٹھانوں کی کمانڈ کو ناپسند کرتے تھے اور پٹھان مغلوں کی کمانڈ نہیں برداشت کرتے تھے۔ اس کے مقابلے میں انگریزوں میں مکمل اتحاد اور اتفاق تھا۔

انگریزوں کے جاسوسوں نے بتایا کہ باغیوں کے پاس ۵ من گن بارود، اور چار من تیزاب شورہ ہے، لیکن سلفر بالکل ختم ہوگیا ہے اس لئے توپیں نہیں کام کر رہی ہیں۔ اسی دوران گوجروں کی ایک فوجی ٹکڑی باغیوں سے آملی۔ انہوں نے مٹکاف ہاؤس لوٹ لیا۔ کشن گنج سرائے روہیلہ عید گاہ میں ۱۴ جولائی کو گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ کشمیری گیٹ پر جم

کر مقابلہ ہوا' مگر باغیوں کو خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔

اگست میں بادشاہ کا خزانہ خالی ہو گیا۔ تنخواہ نہ ملنے سے فوجی بد دل اور شہر کے لوگ پریشان ہو گئے۔

۷ اگست کو چوڑی والان کے شاہی میگزین میں آگ لگ گئی۔ جنرل نکلسن نے اپنے دو ہزار فوجیوں کے ساتھ مٹکاف ہاؤس پر قبضہ کرنے کے لئے حملہ کیا۔ مگر وہ ناکام رہا۔ ۱۴ اگست کو نجف گڑھ کے مقام پر اس کی باغی فوجوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ جنرل نکلسن کی جیت ہوئی۔

۹ ستمبر سے ۱۴ ستمبر انگریزی فوج کو کہیں بھی ہار نہیں ہوئی۔ انگریزوں نے کشمیری گیٹ' موری گیٹ' کابلی گیٹ اور عید گاہ پر مورچہ لیا۔ ادھر باغی فوج کے پاس نہ ہتھیار تھے نہ روپیہ پیسہ' پھر بھی بہادری سے لڑے۔ چھ دن کی لڑائی کے بعد انگریزوں نے مکمل جیت حاصل کرلی۔ کشمیری گیٹ سے جامع مسجد اور دوسری طرف علی پور تک انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔

بہادر شاہ ظفر نے لال قلعے سے نکل کر ہمایوں کے مقبرہ میں پناہ لی۔

۲۱ ستمبر کو بیگم زینت محل اور شہزادہ جواں بخت گرفتار ہوئے۔ مرزا مغل خضر خاں' اور بہادر شاہ ظفر کے پوتے مرزا ابو بکر کو بادشاہ سے الگ کردیا۔ گیا ان کو دہلی دروازہ تک پیدل لایا گیا اور وہاں گولی سے اڑادیا گیا۔ جب بہادر شاہ ظفر کے سامنے ان کے بیٹے اور پوتے کے سر کو پیش کیا' یہ سر جنرل ہڈسن نے پیش کیا تھا اور کہا کہ کمپنی کی طرف سے "نذر" ہے تو بادشاہ نے کہا خدا کا شکر ہے تیموں کی اولاد ایسے ہی سرخ رو ہو کر باپ کے سامنے آیا کرتی ہے۔

تین دن تک یہ لاشیں کوتوالی چاندنی چوک میں بے یارو مددگار اور بے کفن پڑی رہیں۔

بہادر شاہ کو عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ انہیں ایسٹ انڈیا کمپنی کا باغی ٹھیرایا گیا۔ پھانسی کی جگہ ان کو عمر قید کی سزا ہوئی۔ بہادر شاہ ظفر' بیگم زینت محل اور مرزا جواں بخت کو جلاوطن کرکے رنگون بھیج دیا گیا۔

۷ نومبر ۱۸۶۲ کو پہلی جنگ آزادی کے رہنما بہادر شاہ ظفر نے جلاوطنی کے دوران

رنگون میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

دِلّی فتح کرنے کے بعد انگریزوں نے سارے دیس میں بدلہ کی کارروائی شروع کرنے کا تہیہ کیا۔ تقریباً ۲۷ ہزار فوجیوں اور شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ جنوبی ہندوستان میں ایسے بہت سے گاؤں تھے جہاں درختوں سے لٹکی لاشوں کے ارد گرد کوے اور چیلیں منڈلاتی ہوئی نظر آتی تھیں۔

مسلمان' انگریزوں کے مظالم کا زیادہ نشانہ بنے کیوں کہ انہوں نے ۱۸۵۷ کی بغاوت اور جنگ میں سب سے زیادہ حصہ لیا تھا۔ ہزاروں مسلمانوں کو صرف مسلمان ہونے کے قصور میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا' یا اس لئے مار ڈالا گیا کہ وہ ڈاڑھی رکھنے کی وجہ سے مسلماں معلوم ہوتے تھے۔

چوک سعد اللہ خاں' اردو بازار' خانم کا بازار' کوچہ بلاقی رام' چاندنی چوک' دریا گنج گھاٹی' پنجابی کٹرہ' دھوبی واڑہ' رام جی داس گودام والے کے مکانات' اکبری مسجد' اورنگ آباد مسجد' چوبی مسجد کو اس طرح برباد کیا گیا کہ ان کا نام و نشان تک باقی نہ چھوڑا۔

۱۸۵۷ کے مجاہدین آزادی

(۱) بہادر شاہ ثانی (ابو ظفر سراج الدین محمد ولد شہنشاہ اکبر شاہ

پیدائش ۱۷۷۵ء۔ آخری مغل شہنشاہ۔ والدہ کا نام بیگ لال بائی۔ فارسی کے زبردست عالم۔ اچھے کاتب۔ اردو کے شاعر۔ ان کا تخلص ظفر تھا۔ ہندو مسلم قومی اتحاد کے علمبردار۔ اپنے زمانے میں انہوں نے "پھول والوں کی سیر کا میلہ شروع کرایا۔ انقلابی مہم کے دوران اس مہم کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لی اور اس کو کمانڈ کیا۔ ۱۴۔ مئی ۱۸۵۷ء کو قومی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ اپنے ایک سرکولر میں انہوں نے جاگیرداروں اور امراء سے اپیل کی کہ وہ انگریزوں کے خلاف اس مہم میں شریک ہو جائیں۔ انگریزوں کے خلاف یہ جدو جہد ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء تک جاری رہی۔ چوراسی (۸۴) سالہ بہادر شاہ ظفر انگریزی فوج سے مقابلہ کے لئے لال قلعہ دہلی سے باہر آکر نبرد آزما ہوئے۔ انگریزی فوج مسلسل اپنے ارادے میں کامیاب تھی کہ بادشاہ نے ہمایوں کے

مقبرے میں آکر پناہ لی۔ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء کو انگریزوں نے قلعہ پر قابض ہونے کے بعد ہمایوں کے مقبرے کا رخ کیا۔ انگریزی فوج کے کمانڈر ہوڈسن نے بادشاہ اور بیگم زینت کو لال قلعہ میں ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء کو قید کردیا۔ ملٹری کمیشن کے سامنے ان کا مقدمہ پیش ہوا۔ اس کمیشن نے ان کو باغی قرار دیا جس کے بعد بہادر شاہ کو دسمبر میں رنگون بھیج دیا گیا۔ جلاوطنی کی زندگی میں ہی ان کا انتقال ۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں رنگون میں ہو گیا۔

(۲) فیروز شاہ ولد صاحبزادہ نظام بخت

پیدائش ۱۸۳۲ء۔ سنہ ۱۸۵۵ء میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ مئی سنہ ۱۸۷۵ کو بمبئی پہنچے۔ محب وطن افراد کی ایک تنظیم انگریزوں کے خلاف قائم کی۔ جس کا مرکز مندسور تھا۔ یہ تنظیم افغانیوں، مکرانیوں اور مقامی سپاہ اور فوجیوں پر مشتمل تھی۔ اس فوج میں اٹھارہ ہزار لوگ شامل تھے۔ انگریزوں کے خلاف دو سال تک لڑتے رہے۔ انہوں نے جیران مقام پر انگریزی فوج کو شکست دی۔ اور نیمچ قلعہ میں پناہ لی۔ گروڈہ کے مقام پر ان کی فوج کو ہار کا سامنا کرنا پڑا جس کے بعد انہوں نے دلی کی طرف کوچ کیا تاکہ مغل بادشاہ کے ساتھ اپنی اس مہم کو انگریزوں کے خلاف جاری رکھ سکیں، مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ دلی مغل شہنشاہ کے قبضے سے نکل چکی ہے تو انہوں نے آگرہ کا رُخ کیا۔ پھر وہاں سے روہیل کھنڈ گئے۔ میر گنج پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد تانتیا ٹوپے اور رائے صاحب کی فوج کے ساتھ بمقام اندرا گڑھ پہنچے تاکہ ان لوگوں کے ساتھ مل کر انگریزوں کے خلاف جنگ جاری رکھی جائے اور بمقام رانوڈ، بوسا اور سکار پر مقابلہ ہوا مگر انگریزی فوجوں کے مقابلے کی تاب نہ لاکر اپنے ساتھیوں کے ساتھ سرونج کے جنگلوں میں غائب ہو گئے۔ چھپتے چھپاتے افغانستان چلے گئے۔ مسلم حکومتوں اور وسط ایشیا کی حکومتوں سے امداد چاہی مگر ان سب نے کسی قسم کا تعاون دینے سے انکار کردیا۔ جس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف کوچ کیا۔ صحت نے بھی جواب دے دیا تھا اس لئے مکہ شریف میں ۴۵ سال کی عمر میں سنہ ۱۸۷۷ء میں انتقال کیا۔

(۳) فیاض علی

ساکن دہلی۔ انقلابی مہم میں حصہ لیا جس کے صلے میں ان کو ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۵۸ء میں پھانسی دے دی گئی۔

(۴) غلام اشرف پٹھان

ساکن کرنال ہریانہ۔ انقلابی مہم میں سرگرم رہے۔ انگریزوں کے ایک بنگلے میں آگ لگادی۔ بغاوت میں شامل ہونے کی پاداش میں ان کو (یہ آگ سیلم پور میں لگائی تھی)۔ ۴ فروری ۱۸۵۸ء کو ان کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۵) غلام قطب الدین شیخ

ساکن دہلی۔ ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۵۷ء میں ملٹری کمشنر نے ان کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا۔

(۶) فضل الحق (مولانا ولد مولانا فضل امام خیر آبادی سرشتہ دار

پیدائش ۱۷۹۷ء۔ دہلی میں ریزیڈنسی میں سرشتہ دار کے عہدے پر مامور تھے۔ اس عہدہ سے استعفیٰ دیا اور بغاوت کی مہم میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ آزاد حکومت کا قانون مرتب کیا۔ عوام کو اکسایا کہ وہ مغل بادشاہ کی امداد و اعانت کریں اور انگریزی فوج کے خلاف جنگ میں شریک ہوں۔ دلی کی بغاوت کی مہم ختم ہونے پر خیر آباد چلے گئے۔ انگریزوں کی فوج نے ان کو گرفتار کیا اور جزائر انڈمان میں قید کردیا جہاں سنہ ۱۸۶۱ء میں ان کی وفات ہوگئی۔

(۷) خان بہادر خان

پیدائش ۱۷۸۱ء، حافظ رحمت خاں کے پوتے، روہیل کھنڈ کے آخری فرمانروا۔ صدر الصدور بریلی۔ اٹھارہ سو ستاون کی انقلابی تحریک کے روح رواں۔ بریلی کی جنگ میں ناکام ہونے پر پیلی بھیت چلے گئے۔ پھر وہاں سے نیپال گئے، لارڈ کلائڈ

(Lord Colyde) نے نیپال پر قبضہ کرلیا۔ جہاں وہ گرفتار کرلئے گئے۔ بغاوت کے جرم میں ان کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۸) محمود شاہ

مغل شہزادہ۔ انگریزوں کی حملہ آور فوج کا مقابلہ کیا۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۸ر نومبر ۱۸۵۷ کو پھانسی دی گئی۔

(۹) محمود شیخ ولد مرزا عباس شیخ

مغل شہزادہ۔ انقلابی مہم میں لال قلعہ پر انگریزی فوجوں سے جنگ کی۔ اسپیشل کمشنر کے حکم سے ۱۸۵۷ کو پھانسی دی گئی۔

(۱۰) مرزا عابد الدین عرف مرزا منجھلے ولد مرزا ظہور الدین

ساکن دہلی۔ مغل شہزادہ۔ انگریزی فوجوں کی پیش قدمی کو روکنے میں ان سے زبردست جنگ کی۔ گرفتار ہوئے اور ۱۸۵۷ء میں پھانسی دی گئی۔

(۱۱) مرزا عباس معروف بہ مرزا علیٰ

ساکن دہلی۔ مغل شہزادہ۔ انگریزی فوج سے جنگ کی۔ اسپیشل کمشنر کے حکم سے ان کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۲) مرزا ابو بکر

بہادر شاہ ظفر کے پوتے۔ مغل فوجی سپاہیوں کی انقلابی جنگ میں انگریزی فوج سے جم کر لڑائی کی۔ کیپٹن ہڈسن نے ان کو ہمایوں کے مقبرے میں گرفتار کیا۔ اور ۲۲ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو دلی گیٹ کے باہر گولی سے اُڑا دیا گیا۔

(۱۳) مرزا احمد بخش ولد مرزا قادر بخش

مغل شہزادہ۔ دہلی میں انگریزی فوج سے مقابلے میں اہم رول ادا کیا۔ گرفتار ہوئے اور ۱۸۵۷ میں ان کو پھانسی دے دی گئی۔

(۱۴) مرزا احمد جان ولد مرزا خرم بخت

سنہ ستاون کی انقلابی مہم میں سرگرم حصہ لیا۔ عمر قید کی سزا ہوئی۔ اسی زمانہ میں چند روز میں انتقال ہو گیا۔

(۱۵) مرزا احمد شیخ ولد مرزا محمد شیخ

انقلابیوں کی مہم میں شامل ہونے کی بنا پر گرفتار ہوئے اور عمر قید کی سزا ہوئی۔ آگرہ، کانپور، کراچی اور علی پور کی جیل میں قید رہے۔ رہائی پانے کے بعد نظربندی کا حکم جاری کیا گیا۔

(۱۶) مرزا بابر ولد مرزا ماہ رُخ

انگریزوں کی فوج نے گرفتار کیا۔ عمر قید کی سزا ہوئی۔ کانپور، علی پور اور کراچی میں قید کی زندگی بسر کی، پھر نظربند کردیے گئے۔

(۱۷) مرزا بابر شیخ ولد مرزا حسین بخش

انگریزی سپاہ نے گرفتار کیا اور مقدمۂ شنوائی کے دوران ہی انتقال کر گئے۔

(۱۸) مرزا بہادر ولد مرزا بلند

انقلابی مہم میں شامل تھے۔ گرفتاری کے بعد اسپیشل کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی دے دی گئی۔

(۱۹) مرزا بہادر ولد مرزا منان

عمر قید کی سزا ہوئی۔ جیل میں چند دنوں کے بعد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

(۲۰) مرزا بلند ولد مرزا اکرم

ستاون کی مہم میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ انگریزی فوج سے مقابلہ کیا۔ اسپیشل کمشنر نے اس کو پھانسی کی سزا دی۔

(۲۱) مرزا چھوٹے ولد مرزا بختاور بخت

مغل شہزادہ۔ عمر قید کی سزا ہوئی۔ کراچی' آگرہ' علی پور کی جیلوں میں رہے۔ رہائی کے بعد ان کو نظر بند کر دیا گیا۔

(۲۲) مرزا فرح شیخ ولد مرزا کوثر (بہادر شاہ ظفر کے بھتیجے)

گرفتار ہوئے' آگرہ' کانپور' علی پور جیلوں میں قید کی زندگی بسر کی۔ رہائی کے بعد نظر بند کر دیے گئے۔

(۲۳) مرزا غفور ولد نظام بیگ

اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۲۴) مرزا غلام عباس ولد مرزا آغا

مغل شہزادہ۔ انقلابی مہم میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اسپیشل کمشنر دلی نے پھانسی کی سزا کا حکم نافذ کیا۔

(۲۵) مرزا غلام فخرالدین ولد مرزا خرم بخش

مغل شہزادہ۔ گرفتار کر لئے گئے۔ اسپیشل کمشنر نے پھانسی کا حکم دیا۔

(۲۶) مرزا غلام امام الدین ولد مرزا علی بخش

عمر قید کی سزا ہوئی۔ ایام قید میں ہی انتقال کر گئے۔

(۲۷) مرزا ننھے ولد مرزا کریم الدین
ساکن دہلی۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۲۸) مرزا نجم الدین ولد مرزا بہادر
ساکن دہلی۔ بہادر شاہ ظفر کے بھتیجے۔ عمر قید۔ علی پور، کانپور، کراچی کی جیلوں میں رہے۔ رہائی کے بعد نظربند کیا گیا۔

(۲۹) مرزا نورالدین ولد مرزا ابّو
برٹش فوجوں کی یلغار کے دوران شاہی فوجوں کے ساتھ مل کر جنگ لڑی۔ گرفتار ہوئے۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۳۰) مرزا قادر بخش ولد مرزا مکھّو
مغل شہزادہ۔ شاہی فوجوں کے ساتھ انگریزی فوجوں سے جم کر مقابلہ کیا۔ گرفتار ہوئے اور اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۳۱) مرزا قطب الدین ولد مرزا قادر بخش
مغل شہزادہ۔ انقلابی مہم میں انگریزی فوجوں سے مقابلہ کیا۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۳۲) مرزا رمضانی
مغل شہزادہ۔ ۱۸؍ نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۳۳) مرزا ریاض الدین
مغل شہزادہ۔ ۱۸ نومبر ۱۸۵۷ کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۳۴) مرزا شجاع شکوہ

مغل شہزادہ۔ ۱۸نومبر ۱۹۵۷ کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۳۵) مرزا تراب شاہ ولد مرزا شہاب الدین

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر نظربندی کی سزا ہوئی' پھراں کو رنگون میں نظربند کردیاگیا

(۳۶) مرزا ولی شکوہ ولد مرزا بلند

مغل شہزادہ۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۳۷) مرزا ظہیرالدین ولد مرزا شکورو

۳۰رجولائی ۱۸۵۷ء کو لونی گاؤں کے تحصیل دار نے گرفتار کیا۔ عمرقید کی سزا ہوئی۔ ہندوستاں کی مختلف جیلوں میں رہے۔ اس کے بعد انہیں رنگوں میں نظربند کردیاگیا۔

(۳۸) مرزا زمرد شاہ

ساکن دہلی۔ ۱۸نومبر ۱۹۵۷ کو پھانسی دی گئی۔

(۳۹) محبت شاہ

ساکن پرانا قلعہ دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۱ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۴۰) محمد عبدالحق حکیم ولد محمد حسن بخش

ساکن دہلی۔ مغل دربار میں بلبھ گڑھ کے راجا کے نمائندے تھے۔ مغل دربار کے اے' سی' ڈی۔ چار سو مغل سپاہیوں کے ساتھ انگریزی فوجیوں سے زبردست مقابلہ کیا۔ جھجھر میں انگریزی سپاہ نے گرفتار کیا۔ ۱۸۵۷ میں انہیں سولی پر چڑھانے کا حکم ہوا۔

(۴۱) محمد علی خاں ولد نواب شیر جنگ

ساکن کوچہ چیلاں- بغاوت کی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی بنا پر پھانسی کی سزا ہوئی-

(۴۲) محمد باقر

ساکن دہلی- اردو اخبار کے ایڈیٹر- دلی کالج کے پرنسپل مسٹر ٹیلر کے قتل کے الزام میں گرفتار ہوئے- ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی- ان کی جائیداد قرق کرلی گئی اور اس کے خانداں کے لوگوں کو دلی سے باہر بھیج دیا گیا-

(۴۳) محمد بخش

ساکن دہلی- ملٹری کمشنر کے حکم پر ۷ دسمبر ۱۸۵۷ کو پھانسی دی گئی-

(۴۴) عابد الدین

ساکن لال قلعہ- ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲۷ فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی کی سزا ہوئی-

(۴۵) اعجاز شاہ شہزادہ- ولد مرزا نظام بخت

باغیوں کی فوج کی قیادت کی- اودھ اور مراد آباد میں انگریزی فوج سے مقابلہ کیا- اپریل سنہ ۱۸۵۸ء میں ایران بھاگ گئے اور پھر وہاں سے روس چلے گئے اور پھر مکہ مکرمہ گئے- سنہ ۱۸۹۵ء میں انتقال کیا-

(۴۶) افسریار خاں نواب

ساکن دہلی- سنہ ۱۸۵۷ کی مہم میں سرگرم حصہ لیا- سنہ ۱۸۵۷ میں تختہ دار پر لٹکا دئے گئے-

(۴۷) آغا حسین پٹھان

ساکن پھاٹک حبش خاں دہلی۔ برٹش فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲۲ر فروری ۱۸۵۸ کو پھانسی دی گئی۔

(۴۸) محبوب کریم پٹھان

ساکن دہلی۔ ۲۷ فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۴۹) سید محمد

پیشہ کتابت۔ بغاوت کے جرم میں ان کو انگریزی فوج نے گولی سے اُڑا دیا۔

(۵۰) احمد پٹھان

ساکن دہلی۔ ۲۷ فروری ۱۸۵۸ کو پھانسی دی گئی۔

(۵۱) مرزا خسرو بخش مغل

ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۸ نومبر ۱۸۵۷ کو پھانسی دی گئی۔

(۵۲) مرزا کالے ولد مرزا آغا جان

مغل شہزادہ۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۵۳) مرزا کامران ولد مرزا بابر

مغل شہزادہ۔ عمر قید' ایام قید میں ہی چند دنوں بعد وفات پا گئے۔

(۵۴) مرزا کریم بخش ولد مرزا سنگی

عمر قید کے کچھ دنوں بعد انتقال ہو گیا۔

(۵۵) مرزا کریم بخش ولد مرزا مکھو

مغل شہزادہ۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۵۶) مرزا خضر سلطان

بہادر شاہ ظفر کے صاحبزادہ کیپٹن ہڈسن نے ان کو مقبرہ ہمایوں سے گرفتار کیا۔ اور دہلی گیٹ کے باہر پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

(۵۷) مرزا خدا بخش ولد مرزا بابو

عمر قید۔ کراچی، علی پور، آگرہ، کانپور کی جیلوں میں رہے۔ رہائی کے بعد نظر بندی کا حکم جاری کیا گیا۔

(۵۸) مرزا خدا بخش ولد مرزا حیدر بخش

عمر قید کی سزا ہوئی۔ ہندوستان کی مختلف جیلوں میں رہے۔ رہائی کے بعد نظر بند رہے

(۵۹) مرزا ماہ رخ بیگ خاں

گرفتار ہوئے اور پھر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۶۰) مرزا ماہ رُخ

۱۸ر نومبر ۱۸۵۷ کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۶۱) مرزا ماہ رُخ بیگ

۱۸ جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی کی سزا جاری کی گئی۔

(۶۲) مرزا محمد بخش ولد مرزا اعجاز بخش

ساکن دہلی۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۶۳) مرزا محمد عثمان ولد مرزا غلام فخرالدین

عمر قید کی سزا ہوئی۔ قید کے دنوں میں ہی انتقال ہو گیا۔

(۶۴) مرزا معین الدین ولد مرزا علی بخش

مغل شہزادہ۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۶۵) مرزا مومن مغل

ساکن دہلی۔ ۲۲ فروری ۱۸۵۸ کو پھانسی دی گئی۔

(۶۶) مرزا مولا بخش ولد مرزا رحیم بخش

اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۶۷) مرزا مبارک ولد مرزا منجھلے

اسپیشل کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۶۸) مرزا مغل

بہادر شاہ ظفر کے صاحب زادہ۔ انقلابی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مغل فوج کے کمانڈر تھے۔ کیپٹن ہڈسن نے ہمایوں مقبرے سے گرفتار کیا۔ ہمایوں مقبرے سے دلی لال قلعہ لاتے ہوئے دلی گیٹ کے باہر کیپٹن ہڈسن نے ۲۲ ستمبر ۱۸۵۷ء کو انہیں اپنی گولی کا نشانہ بنایا۔

(۶۹) مرزا مغل

ساکن لال قلعہ۔ ۲۲ فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۷۰) مرزا مشیر الدین ولد مرزا قادر بخش

مغل شہزادہ۔ انقلابی تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۷۱) مرزا مصلح الدین ولد مرزا حسین بخش

عمر قید کی سزا ہوئی۔ رہائی کے بعد رنگون میں نظر بندی کی زندگی گزاری۔

(۷۲) مرزا نادر بخش ولد مرزا اقتدار بخش

اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۷۳) غلام محی الدین شیخ

ساکن گوڑگاؤں۔ ملٹری کمیشن دہلی کے حکم پر ۱۸ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۷۴) غلام محمد

رہائش لال قلعہ، دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲۷ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۷۵) غلام نبی

ساکن بادشاہ پور، گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۰ر نومبر ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۷۶) غلام نصیر الدین شیخ

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۸ نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۷۷) غلام شاہ شیخ

ساکن دہلی۔ انقلابی سرگرمیوں میں شامل رہے اور انگریزوں کی فوجوں کا مقابلہ کیا۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۸ جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی کی سرا ہوئی۔

(۷۸) غیاث الدین مرزا

ساکن گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی نے ان کے لئے پھانسی کی سزا تجویز کی۔

(۷۹) حبیب شیخ

ساکن دہلی۔ بغاوت میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ انگریزوں کی فوجوں سے مقابلہ کیا۔ گرفتار ہوئے اور ان کو ملٹری کمشنر دہلی کے حکم پر ۷ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۸۰) حیدر ولد حیدر میو

ساکن گوڑگاؤں۔ ۲۴ مارچ ۱۸۵۸ء کو خصوصی کمشنر دہلی نے ان کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا۔

(۸۱) حاجی محمد بخش شیخ

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۴ اکتوبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۸۲) حمیرا

ساکن دہلی۔ پیشہ مائی۔ ۲۰ نومبر ۱۸۵۷ء کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۸۳) ہنو خاں ولد شعیب خاں میو

ساکن سرائے گوڑگاؤں۔ سپاہی۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۲۹ مارچ ۱۸۵۸ء کو پھانسی کا حکم ہوا۔

(۸۴) ہزاری دھوبی

ساکن دہلی۔ ۸ ستمبر ۱۸۵۸ء کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۸۵) حسین علی

ساکن ریواڑی گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۶ مئی ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔ راؤ تلا راؤ کی کمانڈ میں انگریزی فوجوں سے مقابلہ کیا۔

(۸۶) حسین بخش

ساکن گوڑگاؤں۔ ۲۴نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۸۷) حسین بخش

ساکن لال قلعہ، دہلی۔ ۲۷؍ فروری ۱۸۶۸ء کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۸۸) حسین بخش شیخ

ساکن نجف گڑھ دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۸فروری ۱۸۵۸کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۸۹) حسین خاں

ساکن دہلی۔ ۱۸جنوری ۱۸۵۸کو پھانسی دی گئی۔

(۹۰) حسین خاں ولد شیخ احمد

ساکن فرخ نگر، گوڑگاؤں، انقلابی تحریک میں حصہ لیا اور چودہ سال کی سزا ہوئی۔

(۹۱) حیات خاں ولد رنجیت خاں

انقلابی تحریک میں شامل تھے۔ ۲۵مئی ۱۸۵۸ء کو تین سال کی سزا ہوئی۔

(۹۲) علیم الدین مغل

ساکن دہلی۔ ۱۸نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۹۳) امام علی ولد وزیر علی

ساکن سوہنا گوڑگاؤں۔ ۲۷ نومبر ۱۸۵۷ء کو ڈپٹی کمشنر دہلی نے پھانسی کی سزا دی۔

(۹۴) امام شیخ معروف اللہ

ساکن سلطان پور گوڑگاؤں۔ ۱۶ جنوری ۱۸۵۸ کو ڈپٹی کمشنر نے پھانسی کی سزا نافذ کی۔

(۹۵) امام شیخ

ساکن گوڑگاؤں۔ ۴ر دسمبر ۱۸۵۷ کو ڈپٹی کمشنر دہلی نے اس کو پھانسی دی۔

(۹۶) امام الدین ولد چاند خاں

ساکن بیلول گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ان کو ۷ جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۹۷) اشتیاق علی ولد عباس علی۔

ساکن رسول پور گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۵ جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۹۸) جعفر حسین ولد قادر حسین

ساکن رسول پور گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ان کو ۱۳ جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۹۹) کریم اللہ

ساکن رسول پور گوڑگاؤں۔ ۱۶ جنوری ۱۸۵۸ء کو ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۱۰۰) کریم بخش

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۷ دسمبر ۱۸۵۷ کو پھانسی دی گئی۔

(۱۰۱) کریم بخش ولد بہاء اللہ
ساکن حسین پور گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۲؍جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۰۲) کریم بخش
ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر اس کو ۲۲؍فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۰۳) کریم بخش مغل
ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ان کو ۲۷؍ فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۰۴) کریم بخش شیخ
ساکن دہلی۔ ملٹری کے حکم پر ان کو ۳؍ اکتوبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۰۵) کریم بخش شیخ
ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۳؍ نومبر ۱۹۵۷ کو پھانسی دی گئی۔

(۱۰۶) کریم بخش شیخ
ساکن بلب گڑھ گوڑگاؤں۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۵؍ دسمبر کو پھانسی ہوئی۔

(۱۰۷) کریم بخش
ساکن سونی پت گوڑگاؤں۔ بادشاہ کے ساتھ انقلابی سازش میں نمایاں رول ادا کیا جس کی بنا پر ۲۴ دسمبر ۱۹۵۷ کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۰۸) خیراتی خاں
ساکن دہلی۔ ۲۷ فروری ۱۸۵۷ کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۱۰۹) خیراتی میو

ساکن ناگلی گوڑگاؤں۔ گرفتاری کے بعد ڈپٹی کمشنر دلی کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۱۱۰) خیراتی شیخ

ساکن نارنول گوڑگاؤں۔ گرفتاری کے بعد ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۸ جنوری ۱۸۵۸ کو پھانسی دی گئی۔

(۱۱۱) عباس حاجی

پورا نام ابوالعباس حاجی ولد میستا۔ پیشہ کندہ کاری و نقش و نگاری۔ سنہ ۱۸۵۷ء کی بغاوت میں حصہ لیا۔ فرار رہے، پھر سنہ ۱۸۶۱ء میں گرفتار ہوئے۔ فروری سنہ ۱۹۶۲ء میں پھانسی دے دی گئی۔

(۱۱۲) عبداللہ شیخ

ساکن دہلی۔ بغاوت کے الزام میں ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۸ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۱۳) عبدالرحمٰن پٹھان

ساکن فیض بازار، دہلی۔ انگریزی فوج سے مقابلہ کیا۔ گرفتار ہوئے اور ملٹری کمشنر کے حکم سے ۲۷ر فروری ۱۸۸۵ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۱۴) عبداللہ

ساکن گوڑگاؤں۔ انگریزی فوج کی ملازمت چھوڑ کر بغاوت میں حصہ لیا۔ سات سال کی سزا ہوئی۔

(۱۱۵) عبداللہ بخش ولد ولی بیگ

انگریزی فوج کی نوکری چھوڑ دی۔ دو سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

(۱۱۶) نواب عبدالرحمٰن خاں

نواب جھجّھر۔ ان کی فوج نے انگریزی فوج کا مقابلہ کیا۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ان کو ۲۳ر دسمبر ۱۸۵۷ کو پھانسی کی سزا ہوئی۔ چاندنی چوک کوتوالی کے سامنے تختۂ دار پر لٹکادیے گئے۔ آپ کو ایک گڑھے میں پھینک دیا' اور ان کی ریاست کو انگریزوں نے اپنے قبضے میں لے لیا۔

(۱۱۷) حضور سلطان

مغل شہزادہ۔ انگریزوں کے قلعے میں داخلہ پر بڑی مزاحمت کی۔ آخر گرفتار ہوئے۔ ملٹری کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۸ جنوری ۱۸۵۸ کو پھانسی ہوئی۔

(۱۱۸) خضرالدین

ساکن گوڑگاؤں۔ ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ کو ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی کی سزا دی گئی۔

(۱۱۹) خدا بخش شیخ

ساکن لاہوری گیٹ۔ انگریزی فوجوں سے جنگ کی۔ ۱۸ر جنوری ۱۸۵۸ء ملٹری کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۲۰) خدا بخش

ساکن دہلی۔ انگریزی فوجوں کا مقابلہ کیا۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۱۲۱) خدا بخش

ساکن گوڑگاؤں۔ ۱۸۵۷ء میں ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم سے پھانسی دی گئی۔

(۱۲۲) خدا بخش

ساکن گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۶ر جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۲۳) خدا بخش

ساکن دہلی۔ مغل بادشاہ کی عمل داری میں تھے۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲۷ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۲۴) خدا بخش منیہار

ساکن فرید آباد، گوڑگاؤں۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲۲ فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۲۵) خدا بخش شیخ

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۳ر اکتوبر ۱۸۵۷ کو پھانسی دی گئی۔

(۱۲۶) خدا بخش شیخ

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۲۷) خدا بخش

ساکن پلول۔ انگریزی فوجوں سے مقابلہ کیا۔ بغاوت کے الزام میں ۴ر فروری ۱۸۵۷ء کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۱۲۸) خرّم مرزا

ساکن گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۲۹) خرّم بخت

ساکن گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۳۰) خرّم بخش

ساکن گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۰ر نومبر ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۳۱) محفوظ علی ولد امانت علی

ساکن حسن پور، گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۳ر جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۳۲) میروبٹ

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۲ مارچ ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۳۳) محبوب بخش ولد روشن پٹھان

ساکن حسین پور گوڑگاؤں۔ ۲ر حنوری ۱۸۵۸ء کو ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی ہوئی

(۱۳۴) میر قربان علی

ساکن ترکماں گیٹ ملٹری کمشنر کے حکم کی بناء پر ۲۱ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھاسی ہوئی۔

(۱۳۵) قادر بخش

ساکن دہلی۔ انگریزی فوج میں صوبیدار تھے۔ سرگرم باغی تھے۔ ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۳۶) قادر بخش

ساکن دہلی۔ ۷ر فروری ۱۹۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۳۷) قادر بخش

ساکن گوڑگاؤں۔ ۲۲ر مئی ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۳۸) قادر بخش معروف بہ عشرت علی

ساکن نجف گڑھ۔ انگریزی فوج میں سیکنڈ رجمنٹ فوج میں شامل تھے۔ ۲۲ر مئی ۱۸۵۸ء کو ڈپٹی کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۱۳۹) قمرالدین
ساکن گوڑگاؤں۔ ۱۸ر مارچ ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۴۰) قمرالدین ولد شیخ کریم بخش
ساکن حسین پور، گوڑگاؤں۔ ۲ر جنوری ۱۸۵۸ء کو ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۴۱) رحمت اللہ (مولانا) ولد نجیب اللہ
پیدائش ۱۸۱۸ء۔ انگریزوں کو دیس نکالا کی مہم میں منظم طور پر کوشش کی۔ انگریزوں نے ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، مگر وہ سعودی عرب چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوگیا۔

(۱۴۲) رحیم بخش
ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر دہلی کے حکم پر ۳۰ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۴۳) رحیم بخش شیخ
ساکن بلیماراں، دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲۴ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۴۴) رحیم بخش شیخ
ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر دہلی کے حکم پر ۳ر اکتوبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۴۵) رحیم خاں ولد حفیظ اللہ
ساکن حسین پور، گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۲ر جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۴۶) رمضانی

ساکن دہلی۔ دہلی میں انگریزی فوج سے بڑی بہادری سے لڑے۔ جے پور میں انگریزی فوج کو شکست دی۔ بمقام ہنڈن سوائی مادھوپور میں گرفتار ہوئے۔ جس کے بعد انھیں آگرہ جیل میں قید کردیا گیا اور آگرہ جیل میں ہی پھانسی دی گئی۔

(۱۴۷) رن باز میو ولد ملکھان

ساکن برکا گوڑگاؤں۔ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۶؍جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۴۸) رورا میو

ساکن مانگلی گوڑگاؤں۔ گرفتار ہوئے۔ فروری ۱۸۵۸ء میں پھانسی دی گئی۔

(۱۴۹) سادات پٹھان

ساکن پرانا قلعہ۔ملٹری کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۱؍فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۵۰) صہبائی امام بخش

ساکن دہلی۔ دلی کالج میں فارسی کے پروفیسر تھے۔ کئی کتابوں کے مصنف۔ انقلابی تحریک میں شامل رہے۔ جب انقلابی مہم میں ناکامیابی ہوئی تو اس کے بعد ان کو اور ان کے دو لڑکوں کو راج گھاٹ کے پاس ستمبر ۱۸۵۷ء کو گولی سے اڑا دیا گیا اور ان کی لاش کو جمنا میں بہا دیا۔

(۱۵۱) سعادت علی

ساکن گرکاواس گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۵؍دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۵۲) سعدی

ساکن دہلی۔ گرفتار ہوئے اور پھر ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲۸؍جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۵۳) ساقیا خاں شیخ

ساکن دہلی۔ ۲۴؍ دسمبر ۱۸۵۷ء کو گرفتار ہوئے اور پھر ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۱۵۴) سعید مغل

ساکن ترکمان گیٹ، دہلی۔ ۲۲؍ فروری ۱۸۵۸ء ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی سزا ہوئی۔

(۱۵۵) شفاعت علی

ساکن کھور، گوڑگاؤں۔ ۳۰؍ دسمبر ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۵۶) شاہ بیگ

ساکن نانگلی، گوڑگاؤں۔ ۹؍ فروری ۱۸۵۸ء کو ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۱۵۷) شہاب الدین

ساکن گوڑگاؤں۔ ۱۵؍ دسمبر ۱۸۵۷ء کو ڈپٹی کمشنر دلی کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۱۵۸) شیخ کریم

ساکن دہلی۔ دہلی میں انگریزی فوج سے جنگ کی، پھر جے پور چلے گئے۔ ہنڈن مقام پر سوائی مادھوپور میں گرفتار ہوئے۔ آگرہ جیل میں قید کردیا۔ اور پھر اسی جیل میں پھانسی دی گئی۔

(۱۵۹) سلطان بخش شیخ

ساکن موری گیٹ۔ اسپیشل کمشنر دہلی کے حکم پر ۲۴؍ مارچ ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۶۰) سلطان ولد رمضان

ساکن یلول۔ تلارام کی کمان میں انگریزی فوج سے جنگ کی۔ ۲۴؍مارچ ۱۸۵۸ء کو اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۱۶۱) استاد میو

ساکن نانگل گوڑگاؤں۔ فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۶۲) ولی شکوہ مرزا ولد مرزا بلند

ساکن دہلی۔ شہزادہ مغل۔ ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۶۳) وزیر خاں

ساکن گوڑگاؤں' ہریانہ۔ جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۶۴) وزیر خاں ڈاکٹر

جنرل بخت کے ماتحت آگرہ صوبے کے گورنر رہے۔ اپنی کوشش میں ناکامیابی پر سعودی عربیہ چلے گئے اور مکہ مکرمہ میں انتقال کیا۔

(۱۶۵) وزیر میو

ساکن نانگل گوڑگاؤں۔ فروری ۱۸۵۸ء میں پھانسی دی گئی۔

(۱۶۶) زبردست خاں ولد حیدر خاں

ساکن حسین پور گوڑگاؤں۔ ۲؍جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۶۷) زبردست خاں پٹھان

ساکن دہلی۔ یکم فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۶۸) ظفر خاں

ساکن گوڑگاؤں۔ جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۶۹) ظفر خاں ولد بشارت خاں

ساکن گدرانا گوڑگاؤں۔ ۸؍ جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۷۰) ظالم علی ولد نصرت علی

ساکن سلطان پور گوڑگاؤں۔ ۱۳؍ جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۱۷۱) ضیاء الدین شیخ ولد داروغہ شیخ بخش

ساکن دہلی۔ انگریزی فوج نے ان کو اور ان کے والد کو گرفتار کیا اور بغاوت کے جرم میں پھانسی دی گئی۔

(۱۷۲) مرزا حاجی مغل

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۸ نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۷۳) مرزا حسین بخش ولد علی بخش

ساکن دہلی۔ عمر قید پوری کر کے رہائی ہوئی، پھر بھی نظر بند کر دیے گئے۔

(۱۷۴) مرزا حسین ولد مرزا شنگی

عمر قید۔ قید کے دنوں میں ہی چند دن بعد وفات پا گئے۔

(۱۷۵) مرزا حسین بخش ولد مرزا قادر بخش

اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی دے دی گئی۔

(۱۷۶) مرزا الٰہی بخش ولد مرزا شجاع الدین

عمر قید کی سزا ہوئی۔ چند دنوں بعد انتقال ہو گیا۔

(۱۷۷) مرزا امام ولد مرزا علی بخش

عمر قید کی سزا ہوئی۔ علی پور، کراچی کی جیلوں میں رہے۔ اس کے بعد رنگون میں نظر بندی کا حکم ہوا۔

(۱۷۸) مرزا عنایت حسین ولد مرزا اقتدار بخش

ساکن دہلی، شہزادہ۔ اسپیشل کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۱۷۹) مرزا امام سلطان ولد معزالدین

عمر قید کی سزا ہوئی۔ چند دنوں بعد انتقال ہو گیا۔

(۱۸۰) مرزا قادر بخش ولد مرزا جان

عمر قید۔ قید ہونے کے چند دن بعد انتقال ہو گیا۔

(۱۸۱) مرزا خبیرالدین ولد مرزا قطب الدین

اسپیشل کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۸۲) مرزا قادر بخش ولد مرزا جان

عمر قید کے کچھ دنوں بعد ہی انتقال ہوا۔

(۱۸۳) محمد بخش

ساکن دہلی۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۲۴ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۸۴) محمد بخش
ساکن دہلی۔ ۲۴ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو ملٹری کمیشن کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۱۸۵) محمد بخش
ساکن شاہی محل۔ ۷ر ۲ر فروری ۱۸۵۸ء کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۱۸۶) محمد بخش شیخ
ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۸ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۸۷) محمد بخش شیخ
ساکن لاڈو سرائے۔ ۲۰ر جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۸۸) محمد باقر (مولانا)
ساکن دہلی۔ شیعہ مجتہد۔ انہوں نے چھوٹا بازار کشمیری گیٹ میں کھجور والی مسجد کی بنیاد ڈالی۔ اردو اخبار کے ایڈیٹر جس کو انہوں نے ۱۸۳۶ء میں جاری کیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی انقلابی تحریک میں بہت سرگرمی سے حصہ لیا۔ رسالہ جہاد کے نام سے ایک پمفلٹ کی اشاعت کی۔ عوام کو غیر ملکی حکومت کے خلاف جنگ کرنے کے لئے اکسایا۔ جنرل ہڈسن نے انہیں گرفتار کرنے کے بعد اپنی گولی کا نشانہ بنایا۔

(۱۸۹) محمد بخش
ساکن فرخ نگر گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۲۴ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۹۰) محمد حسن خاں نواب ولد نواب ارتضیٰ خاں
ساکن دہلی۔ مغل دربار سے پنشن پاتے تھے۔ نواب نظیر سبحان کے معتمد خاص

تھے۔ ہنڈن اور بادلی سرائے میں مغل فوجی سپاہیوں کی کمانڈ کی۔ نواب جھجھّر کے علاقے میں گرفتار ہوئے۔ ۱۸۵۷ء میں پھانسی ہوئی۔

(۱۹۱) محمد ابراہیم

ساکن گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دلی کے حکم پر ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۹۲) محمد کبیر

ساکن گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دلی کے حکم پر ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۹۳) محمد خاں ولد ثابت خاں

ساکن حسین پور گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دلی کے حکم پر ۲ر جنوری ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۹۴) محمد خاں

ساکن لال قلعہ۔ گرفتار کر لئے گئے اور پھر ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۹ر مارچ ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۹۵) محمد خاں ولد قادر بخش

ساکن حسین پور، گوڑگاؤں۔ انگریزی فوج کی ملازمت ترک کی اور انقلابی تحریک میں شامل ہو گئے۔ ۳۱ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۹۶) محمد سادات بخش

ساکن شاہدرہ، دہلی۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۹۷) محمد شیخ

ساکن دریاگنج، دہلی۔ ملٹری کمشنر دہلی کے حکم پر ۲۷ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۱۹۸) محمد یار بلّوچ
ساکن سہادر گڑھ' روہتک۔ ملٹری کمشنر دہلی کے حکم پر ۲۹ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۹۹) محمد یار بلوچ
ساکن سہادر گڑھ' ہریانہ۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲۹ر دسمبر ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۰۰) محمد یار خاں پٹھان
ساکن کوچہ چیلاں' دہلی انگریزی سپاہیوں نے گرفتار کیا اور ملٹری کمشنر دہلی کے حکم پر ۲۲ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۰۱) محمد یوسف
ساکن گوڑگاوں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۰۲) مہرہ نمبردار
ساکن گوڑگاوں' ہریانہ۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۷ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۰۳) معین الدین
ساکن محل۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۲۷ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی ہوئی۔

(۲۰۴) مظفر الدولہ نواب
ساکن گوڑگاوں' ہریانہ۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۰۵) نبی بخش

ساکن پلول، ہریانہ - انگریزی فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوئے- جنوری ۱۸۵۸ء میں پھانسی دی گئی-

(۲۰۶) نبی بخش

ساکن دہلی انقلابی مہم میں سرگرمی سے حصہ لیا- ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی-

(۲۰۷) ناظم علی

ساکن فرخ نگر، گوڑگاؤں- ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۲۴ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی-

(۲۰۸) ناظم شاہ ولد شہنشاہ محمد اکبر شاہ

ساکن دہلی- ستمبر ۱۸۵۷ء کو گرفتار ہوئے- عمر قید کی سزا ہوئی- آگرہ، کانپور، برما کی جیلوں میں رہے- اس کے بعد رنگون میں نظر بند کر دیے گئے-

(۲۰۹) انتظام الدین

ساکن ریواڑی، ہریانہ- تلارام کے ساتھ کئی محاذوں پر انگریزی فوجوں سے جنگ کی- گرفتار ہوئے- ۱۰ر فروری ۱۸۵۸ء ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی-

(۲۱۰) نور بخش

ساکن مانگلی بوح، گوڑگاؤں- گرفتار ہوئے- پھر ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۹ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی کی سزا دی گئی-

(۲۱۱) نور خاں

ساکن دہلی۔ انگریزی فوجوں سے مقابلہ کیا۔ ان کو ہنڈن سوائی مادھوپور، راجستھان میں گرفتار کیا۔ آگرہ جیل میں قید رہے۔ آگرہ جیل میں ہی ان کو پھانسی دیدی گئی۔

(۲۱۲) نمّو

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۸ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی ہوئی۔

(۲۱۳) نصیرالدین مغل

ساکن محل۔ ۲۷ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۱۴) نتّھو

ساکن دہلی سبزی منڈی۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۱ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۱۵) احمد بخش پٹھان

ساکن گوڑگاؤں، ہریانہ۔ ۱۵ر دسمبر سنہ ۱۸۵۷ کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۱۶) احمد بخش ولد امیراللہ شیخ

ساکن سوہنا، گوڑگاؤں، ہریانہ۔ گھوڑ سوار۔ چھٹّی پوری کرنے کے بعد انگریزی فوج میں شامل ہونے سے انکار کیا۔ بغاوت کی مہم میں شامل ہو گئے۔ ملٹری کے ڈپٹی کمشنر کے حکم پر ۲۷ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۱۷) احمد بخش

ساکن لال قلعہ۔ ۲۷ر فروری سنہ ۱۸۵۸ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۱۸) احمد خاں

ساکن شاہدرہ' دہلی۔ انگریزی فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ ملٹری کمشنر کے حکم پر انہیں ۱۷ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دے دی گئی۔

(۲۱۹) احمد مرزا نواب

ساکن دہلی۔ بغاوت کے جرم میں تختۂ دار پر لٹکائے گئے۔

(۲۲۰) احمد پٹھان

ساکن دہلی۔ انگریزوں کی فوج نے ان کو گرفتار کیا۔ اس کے بعد ۳ر اکتوبر ۱۸۵۷ کو پھانسی دے دی گئی۔

(۲۲۱) احمد علی

پیدائش ۱۸۲۳ء۔ نواب فرخ آباد۔ باغیوں کی مالی امداد اور فوج سے مدد کی۔ اپنی فوج کو بھورا پرگنہ بھیجا۔ ۳ر نومبر ۱۸۵۷ کو گرفتار ہوئے۔ ۲۳ر جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔ درگاہ باقی باللہ میں تدفین ہوئی۔

(۲۲۲) احمد خاں

ساکن دہلی۔ انگریزی فوجوں سے مقابلہ۔ باغی فوجیوں کی شکست پر ریاست جے پور چلے گئے۔ سوائی مادھوپور میں بمقام ہنڈن گرفتار ہوئے۔ آگرہ میں قید کردیئے گئے اور یہیں آگرہ میں پھانسی دی گئی۔

(۲۲۳) احمد مرزا نواب

ساکن گوڑگاؤں' انگریزی فوج نے ان کو گرفتار کیا اور بغاوت کے جرم میں ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو ہوئی۔

(۲۲۴) امجد علی قاضی

ساکن مہرولی۔ خادم درگاہ قطب صاحب۔ سنہ ۵۷ کی بغاوت میں حصہ لینے کی بنیاد پر پھانسی کی سزا دی گئی۔

(۲۲۵) اجمیر خاں

ساکن بادشاہ پور، ہریانہ۔ انگریزی فوج نے گرفتار کیا اور نومبر ۱۸۵۷ میں پھانسی دی گئی۔

(۲۲۶) اجمیری خاں

ساکن گوڑگاؤں، ہریانہ۔ گرفتار ہوئے اور ملٹری کمشنر کے حکم پر ۱۰؍ نومبر ۱۸۶۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۲۷) علی خاں ولد عیسیٰ خاں

ساکن جھجھر، ہریانہ۔ انگریزوں کی فوج میں بھرتی تھے۔ اس کو چھوڑ کر باغیوں سے مل گئے۔ ۲۲؍ اکتوبر ۱۸۵۸ء کو چیف کمشنر دہلی نے تین سال کی سزا سنائی۔

(۲۲۸) علی بخش ولد لطف اللہ خاں

ساکن بادشاہ پور گوڑگاؤں، ہریانہ۔ بادشاہ ظفر کی فوج میں شامل تھے۔ انگریزی فوجی سپاہیوں نے انہیں گرفتار کیا اور اسپیشل کمشنر کے حکم پر یکم اپریل ۱۸۵۸ء کو پھانسی کا حکم سنایا گیا۔

(۲۲۹) اللہ بخش شیخ

ساکن دہلی۔ انقلابی مہم میں شریک ہوئے۔ انگریزی فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ ۳؍ اکتوبر سنہ ۱۸۵۷ء کو ملٹری کمشنر نے ان کو پھانسی کی سزا سنائی۔

(۲۳۰) علاء الدین شیخ

ساکن دہلی۔ انقلابی مہم میں شرکت کی بنا پر ۱۸ نومبر ۱۸۵۷ء کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی دی گئی۔

(۲۳۱) اللہ بخش شیخ

ساکن دہلی۔ ۱۸ر نومبر ۱۸۵۷ کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی ہوئی۔

(۲۳۲) امان علی سید

ساکن سرائے روہیلا، دہلی۔ انگریزی فوج کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ گرفتار ہوئے۔ یکم فروری کو ملٹری کمشنر نے پھانسی کی سزا سنائی۔

(۲۳۳) امانت علی

ساکن سلطاں پور، گوڑ گاؤں، ہریانہ۔ انگریزی فوج سے کنارہ کشی کرلی۔ ۱۳ر جنوری سنہ ۱۸۵۸ء کو ڈپٹی کمشنر کے حکم پر ۱۳ر جنوری ۱۸۵۸ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۳۴) اکبر خاں نواب

ساکن گوڑگاؤں۔ انقلابی تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی پر لٹکائے گئے۔

(۲۳۵) اکبر شاہ مغل

ساکن دہلی۔ ملٹری کمشنر دہلی نے ان کے لئے پھانسی کی سزا کا حکم کیا اور ۱۸ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۳۶) احمد الدولہ

ساکن دہلی ۳ر اکتوبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۳۷) علاء الدین

ساکن گوڑگاؤں' ہریانہ۔ ۱۵؍دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر سنائی گئی۔

(۲۳۸) احمد داد

ساکن گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۵؍دسمبر ۱۸۵۷ کو پھانسی دی گئی۔

(۲۳۹) علی بہادر

ساکن گوڑگاؤں۔ ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر ۱۵؍دسمبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی دی گئی۔

(۲۴۰) علی بخش شیخ

انقلاب سنہ ستاون میں حصہ لیا جس کی پاداش میں ان کو ملٹری کمشنر نے ۱۸؍نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا کا حکم جاری کیا۔

(۲۴۱) علی گوہر

ساکن گوڑگاؤں۔ انگریزی فوج نے ان کو گرفتار کیا۔ ۱۵؍دسمبر ۱۸۵۷ء کو ڈپٹی کمشنر دہلی نے پھانسی کی سزا تجویز کی۔

(۲۴۲) انور خاں ولد باز خاں

ساکن نوح گوڑگاؤں' ہریانہ۔ انقلابی مہم میں حصہ لینے کی بنا پر اسپیشل کمشنر دہلی کے حکم پر یکم اپریل ۱۸۵۸ء کو موت کی سزا دی گئی۔

(۲۴۳) اصالت خاں ولد نجیب خاں سوار

انقلابی مہم میں شامل تھے۔ انگریزی فوج کا بہادری سے مقابلہ کیا۔ ۱۳؍جنوری ۱۸۵۸ء کو ڈپٹی کمشنر دہلی نے ان کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا۔

(۲۴۴) اصالت خاں

ساکن ہوشیار پور' ہریانہ۔ انگریزی فوج کا بے جگری سے مقابلہ کیا۔ گرفتار ہوئے۔ ۱۸؍جنوری ۱۸۵۸ء کو ملٹری کمشنر نے ان کو پھانسی کی سزا دی۔

(۲۴۵) نظام علی خاں

ساکن رسول پور' گوڑ گاؤں' ہریانہ۔ جنوری ۱۸۵۸ء کو دہلی کے ڈپٹی کمشنر نے ان کو موت کی سزا کا حکم دیا۔

(۲۴۶) عظیم بخش شیخ

ساکن دہلی۔ انقلابی مہم میں شامل ہونے کے جرم میں ملٹری کمشنر نے انہیں پھانسی کی سزا کا حکم سنایا۔ ۳؍اکتوبر ۱۸۵۸ کو پھانسی دے دی گئی۔

(۲۴۷) عظیم بیگ ولد محمد بیگ

ساکن سوہنا' ہریانہ۔ ۱۲؍دسمبر ۱۸۵۷ء کو ڈپٹی کمشنر دہلی نے پھانسی کی سزا کا حکم سنایا۔

(۲۴۸) عظیم اللہ ولد فیضو شیخ جھرسا

انقلابی مہم میں حصہ لیا۔ چیف کمشنر دہلی نے دو سو روپے جرمانہ کی سزا دی۔

(۲۴۹) عظیم اللہ خاں

ساکن دہلی۔ ایڈیٹر "پیغام آزادی" بغاوت کے الزام میں ان کو دلی میں پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۵۰) عزیز الدین

ساکن دہلی۔ مغل شہزادہ۔ انگریزی فوج کا زبردست مقابلہ کیا۔ گرفتار ہوئے۔ ۱۸؍نومبر ۱۸۵۷ء کو کمشنر کے حکم پر پھانسی کی سزا دی گئی۔

(۲۵۱) عزیزالدین مرزا

ساکن گوڑگاؤں، ہریانہ - ۱۵ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو ڈپٹی کمشنر دلی کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۵۲) عظیم اللہ سیّد

ساکن دہلی - ملٹری - کمشنر کے حکم پر ۵ دسمبر ۱۸۶۷ء کو پھانسی ہوئی۔

(۲۵۳) بدلو شیخ

ساکن لاڈو سرائے، دہلی - انگریزی فوج کا مقابلہ کیا - ۲۰ر جنوری ۱۸۵۷ء کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۵۴) بھائی قاسم

ساکن کوچہ سیٹھ، دہلی - ۷ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو ملٹری کمشنر کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی

(۲۵۵) بہادر ولد خدا بخش شیخ

ساکن کس ہور، ہریانہ - بغاوت کے الزام میں ان کو ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۷ کو کمشنر دہلی نے پھانسی کی سزا سنائی۔

(۲۵۶) بہادر ولد بھکاری خاں

ساکن کس ہور، گوڑگاؤں، ہریانہ - انقلابی مہم میں شامل رہے - ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۵۷) بہادر خاں

ساکن گوڑگاؤں - انگریزی فوج نے ان کو گرفتار کیا - ڈپٹی کمشنر دہلی نے انہیں سولی پر چڑھانے کی سزا کا حکم دیا۔

(۲۵۸) الٰہی بخش

ساکن بادشاہ پور، گوڑگاؤں، ہریانہ۔ انگریزی فوج نے گرفتار کیا اور ڈپٹی کمشنر دہلی نے ان کو پھانسی کی سزا سنائی۔

(۲۵۹) الٰہی بخش

ساکن فرید آباد، ہریانہ۔ ملٹری کمشنر نے ۲۲ر فروری کو ان کے لئے پھانسی کی سزا تجویز کی۔

(۲۶۰) الٰہی بخش

ساکن گوڑگاؤں، ہریانہ۔ ۱۰ر نومبر ۱۸۵۷ء کو ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم پر پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۶۱) الٰہی بخش

ساکن فرخ نگر، ہریانہ۔ ڈپٹی کمشنر دہلی نے ان کے لئے ۲۴ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا کا حکم جاری کا۔

(۲۶۲) الٰہی بخش

ساکن دہلی۔ انگریزی فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور اس کے بعد ملٹری کمشنر نے انہیں پھانسی کی سزا دی۔ مورخہ ۱۸ر جنوری ۱۸۵۷ء کو پھانسی دے دی گئی۔

(۲۶۳) امان قادر

ساکن کھاری باؤلی، دہلی۔ انگریزی فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور ۲۲ر فروری ۱۸۵۷ء کو ملٹری کمشنر نے ان کو پھانسی کی سزا سنائی۔

(۲۶۴) فیاض شاہ

ساکن گوڑگاؤں۔ انگریزی فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ ملٹری کمشنر نے ۲۷ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی کی سزا دی۔

(۲۶۵) فیض علی

ساکن شاہدرہ، دہلی۔ لال قلعہ میں ایک فوجی آفیسر تھے۔ انقلابی تحریک میں شامل تھے۔ ملٹری کمشنر نے ۲۷ر فروری ۱۹۵۸ء کو پھانسی کی سزا سنائی۔

(۲۶۶) فیض علی میر

ساکن دہلی۔ بغاوت کے جرم میں پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۲۶۷) فیض اللہ قاضی

ساکن دہلی، مگر نسل سے کشمیری تھے۔ بغاوت میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اس لئے گرفتار ہوئے اور ۱۸۵۷ء میں پھانسی ہوئی۔

(۲۶۸) فقیہ الدین

ساکن دہلی۔ محل میں فوجی آفیسر تھے۔ ۲۷ر فروری ۱۸۵۸ء کو ملٹری کمشنر نے ان کو پھانسی کی سزا سنائی۔

(۲۶۹) فتح علی

ساکن کھیر کلی، گوڑگاؤں۔ نمبردار۔ ڈپٹی کمشنر دہلی نے ان کو ۱۰ر نومبر ۱۸۵۷ء کو پھانسی کی سزا سنائی۔

(۲۷۰) فوج دار خاں ولد ہدایت خاں پٹھان

ساکن حسین پور، گوڑگاؤں۔ انقلاب میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ ۲۳ر جنوری ۱۸۵۸ کو ڈپٹی کمشنر دہلی نے ان کو پھانسی کا حکم جاری کیا۔

(۲۷۱) فیاض علی

ساکن شاہدرہ، دہلی۔ ۲۷ر فروری ۱۸۵۸ء کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

اے جذبِ طہارت کی امیں مسجدِ جامع
روشن دل و تابندہ جبیں مسجدِ جامع
اے جلوۂ انوارِ یقیں مسجدِ جامع
اے خاتمِ دہلی کی نگیں مسجدِ جامع
آج بھی تسکینِ نظر تیرا نظارہ
تو آج بھی ہے روح کی دنیا کا سہارا

جگن ناتھ آزاد

جامع مسجد، دہلی

جامع مسجد دہلی کو سرکار انگریزی نے ۱۸۵۷ء کے بعد ضبط کرلیا تھا اور پانچ سال بعد سنہ ۱۸۶۲ء میں اس کو مسلمانوں کو واپس کیا گیا۔ اور اس کا انتظام شہر کے دس رئیسوں کے سپرد کیا گیا۔ ان سے سرکار نے ایک تحریری اقرار نامہ لیا جس کی چند دفعات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہم لوگ ذمہ دار ہیں کہ کسی طرح کا دنگا فساد نہ ہونے دیں گے۔

(۲) کوئی شورش مسجد کے اندر سرکار کی بد خواہی کی نہ ہونے پائے گی۔

(۳) ہم اقرار کرتے ہیں کہ اگر کوئی بات سرکار کی مرضی کے خلاف دکھائی دے تو سرکار کو اختیار ہے کہ مسجد کے دروازے بند کردے۔

دہلی کی آبادی چند مہینوں کے لئے اپنے گھر بار چھوڑ کر شہر کو خیرباد کہہ چکی تھی۔ ہندو باشندوں کے ایک قافلے کو جو کٹرہ نیل میں رہتے تھے، ماہ اکتوبر میں دلی میں داخلے کا پروانہ ملا۔ اپریل ۱۸۵۸ کے بعد مسلمانوں کے قافلے دہلی میں داخل ہوئے تو ان کے مکانات اور املاک کھنڈر میں تبدیل ہو چکے تھے۔

تقدیر وطن بنتی بگڑتی ہے یہیں
افسانۂ تاریخ وطن ہے دلی

دہلی کے مجاہدین آزادی

(۱) عباس حسین قاری

(پ) ۱۸۹۲ء۔ ولد سرفراز حسین۔ ایڈیٹر "قیوم" سنہ ۱۹۲۰ء کی عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔

(۲) عبدالعزیز ولد عبدالمجید

۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی میں شامل تھے۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۳۰ کو دو ماہ کو سزا ہوئی۔

(۳) عبدالجلیل

(پ) ۱۹۱۰ء۔ ۱۹۳۰ کی سول نافرمانی میں حصہ لیا۔ ۷ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ سینٹرل جیل دہلی اور لاہور جیل رہے۔

(۴) عبدالغفار ولد قادر بخش

(پ) ۱۸۹۵ء۔ سنہ ۱۹۲۱ کی عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے کی بناء پر ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۵) عبدالغفار ولد اللہ بخش

عدم تعاون تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۶) عبدالغفار ولد عبدالخالق

۱۱ر جنوری ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۷) عبدالغفور ولد اللہ دیا

عدم تعاون تحریک ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی سزا۔

(۸) عبد الغفور

سول نافرمانی میں ان کو ۲۹ر جولائی ۱۹۳۰ کو پانچ ماہ کی قید کی سزا ملی۔

(۹) عبد الغفور ولد خدا بخش

(پ) ۱۹۱۴ء۔ سنہ ۴۲ کی تحریک میں ۲۸ نومبر ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۰) عبد الغفور خاں ولد کالے خاں

بھارت چھوڑو تحریک میں ۷ر جنوری ۱۹۴۳ میں چھ ماہ کی قید۔

(۱۱) عبد الغنی

(پ) ۱۸۹۴۔ رولٹ ایکٹ کے خلاف مظاہرہ کیا۔ ۳۰ر مارچ ۱۹۱۹ کو ٹاؤن ہال دلی کے سامنے گولی کا نشانہ بنے۔

(۱۲) عبد الغنی ولد امین شاہ غنی

عدم تعاون تحریک میں ۱۸ر جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۳) عبد الغنی ساکن میرٹھ ولد شادی خاں

۱۷ر مارچ ۱۹۲۲ کو تحریک عدم تعاون میں ساڑھے سات ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۴) عبد الغنی ولد عبد اللہ

ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا۔ ۶ر اگست ۱۹۴۳ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۵) عبد المجیب ولد عبد العزیز

ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا۔ چاندنی چوک کے جوالا بینک میں آگ لگانے کے جرم میں ۱۰ر اپریل ۱۹۴۳ میں دو سال کی سزا ہوئی۔

(۱۶) عبد الحبیب ولد ناظر

ساکن مراد آباد۔ سول نافرمانی کے سلسلے میں ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۷) عبد الحفیظ ولد عبد اللہ حکیم

(پ) ۱۹۱۴ء سول نافرمانی تحریک ۱۹۳۰ء میں حصہ لیا۔ ۱۷ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۸) عبد الحکیم ولد نور محمد

۱۹ر جنوری ۱۹۲۲ء چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ ساکن دہلی۔

(۱۹) عبدالحکیم ولد سراج الدین
(پ) ۱۹۲۳ء۔ ساکن دہلی ہندوستان چھوڑو تحریک میں ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو دو سال کی سزا ہوئی۔

(۲۰) عبدالحمید ولد محمد نظیر
ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۸ر اگست ۱۹۴۲ء کو جیل کی سزا ہوئی۔

(۲۱) عبدالماجد
(پ) ۱۹۰۰ء۔ ساکن دہلی عدم تعاون تحریک میں ۲۴ر جولائی ۱۹۳۰ء چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۲) عبدالماجد ولد عبدالحکیم
عدم تعاون تحریک میں شامل رہے۔ ۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ء چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۳) عبدالماجد
(پ) ۱۹۰۹ء۔ ساکن دہلی۔ سول نافرمانی کرنے پر ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۴) عبدالماجد ولد محمد اسحاق
(پ) ۱۹۰۹ء۔ ساکن انبالہ سول نافرمانی میں حصہ لیا۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سرا ہوئی۔

(۲۵) عبدالماجد ولد صادق محمد
(پ) ۱۹۱۰ء۔ ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۶) عبدالماجد ولد مجید خاں
(پ) ۱۹۱۱ء۔ ساکن دہلی۔ ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۷) عبدالماجد ولد لال محمد
(پ) ۱۹۲۴ء۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۸ر دسمبر ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی سرا ہوئی۔

(۲۸) عبدالماجد خاں ولد کلن خاں
(پ) ۱۹۱۰ء۔ سول نافرمانی میں شریک ہوئے۔ ۱۴ر نومبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۹) عبدالماجد (مولانا) ولد عبدالواحد

(پ) ۱۹۰۱ء- سول نافرمانی تحریک میں شامل ہوئے۔ ۲ر اپریل ۱۹۳۲ء ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔ ۱۹۳۲ کو دوبارہ گرفتار ہوئے اور جیل بھیج دئے گئے۔

(۳۰) عبدالماجد (مولوی)

ساکن دہلی۔ ۱۹۱۹ میں رولٹ ایکٹ کے اندولن میں حصہ لیا۔ ۱۴ر اپریل ۱۹۱۹ کو ایک جلوس کی قیادت کر رہے تھے کہ مجمع نے سی آئی ڈی انسپکٹر محمد فقیر پر حملہ کر دیا۔ اس کی پستول چھین لی۔ ان کو دو سال کے لئے دہلی سے جلاوطن کر دیا گیا۔

(۳۱) عبدالماجد ولد عبدالغنی

۱۹۲۱ کی عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔ ۷ر جنوری ۱۹۲۲ء کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۳۲) عبدالقادر ولد صبغت اللہ ملک

(پ) ۱۹۰۵ء سول نافرمانی میں شریک ہوئے۔ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۳) عبدالقادر ولد عبدالرب

(پ) ۱۹۱۰ء- ساکن پشاور۔ ۱۲ر اگست ۱۹۳۲ء کو سول نافرمانی کے سلسلے میں تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۴) عبدالقدیر منشی ولد محمد دین

ساکن دہلی۔ ۱۹ر جولائی ۱۹۳۲ء کو دو ماہ کی قید ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی سزا پھر ۲۱ اگست ۱۹۴۲ء کو گرفتار ہوئے اور ۲۵ر ستمبر ۱۹۴۲ء کو پانچ ماہ کی قید ہوئی۔ دہلی سینٹرل جیل اور انبالہ کی جیلوں میں رہے۔

(۳۵) عبدالقوی

(پ) ۱۹۱۰ء- سول نافرمانی میں شریک ہوئے۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سرا ہوئی۔

(۳۶) عبدالقیوم ولد فیاض حسین

(پ) ۱۹۹۶ء- ساکن پہاڑی املی، دہلی عدم تعاون تحریک میں شامل ہوئے

۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۷) عبدالرب ولد عبدالحکیم

(ب) ۱۹۰۶ء۔سول نافرمانی تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۸) عبدالرحیم ولد عبدالرحمٰن

شکر پور ریلوے اسٹرائک میں حصہ لیا۔ ۳۰ر جولائی ۱۹۱۹ء کو دو سال کی سزا ہوئی۔ کچھ دنوں بعد اس کی سزا میں ایک سال کی تخفیف ہوئی۔

(۳۹) عبدالرحیم ولد عبدالماجد

(ب) ۱۹۱۱۔ ساکن روہتک ہریانہ۔ ۲۵ر فروری ۱۹۳۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۰) عبدالرحیم ولد نھو خاں

(ب) ۱۹۳۱۔ ساکن دہلی۔ ۲۹۔ جولائی ۱۹۳۰ کو پانچ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۱) عبدالرشید ولد عبدالعزیز

(ب) ۱۸۸۰۔ ساکن دہلی۔ ۱۹۲۱ کی تحریک میں حصہ لیا ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۲) عبدالرشید ولد عبدالماجد

(ب) ۱۹۱۰ء۔ ساکن دہلی ۷ار نومبر ۱۹۳۰ اور چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ لاہور جیل میں بھیج دیا گیا۔

(۴۳) عبدالرشید ولد عبدالغفور

(ب) ۱۹۱۷ء۔ ساکن سہارنپور۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا۔ ۲۵ر ستمبر ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۴) عبدالرزاق ولد عبدالرحمٰن

۱۸۹۶ء میں چھ ماہ کی قید اور پھر ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید۔ لاہور جیل بھیج دیا گیا۔

(۴۵) عبدالرحمٰن (ڈاکٹر)

(ب) ۱۸۸۶ء۔ خلافت تحریک اور عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۴۶) عبدالرحمٰن ولد محمد فضل

(ب) ۱۸۹۹ء- عدم تعاون تحریک میں ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۷) عبدالرحمٰن ولد تولہ خاں

(ب) ۱۹۰۷ء- ساکن دہلی- ہندوستان چھوڑو تحریک میں شامل ہوئے۔ ۲۰ر نومبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۸) عبدالرحمٰن ولد عبدالکریم

(ب) ۱۹۱۱ء- ساکن دہلی- اکتوبر ۱۹۳۰ کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی پھر ۳ر فروری ۱۹۳۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی- دلی جیل اور لاہور جیل میں قید کی زندگی بسر کی۔

(۴۹) عبدالرحمٰن ولد اسلم

(ب) ۱۹۱۱ء- ساکن میرٹھ - عدم تعاون تحریک میں ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔ مورخہ ۲۹ر مارچ ۱۹۳۲ء۔

(۵۰) عبدالرحمٰن ولد مہتاب علی

(ب) ۱۹۱۲ء- ساکن بہار- ۱۲ر اگست ۱۹۴۳ کو تین ماہ کی سزا ہوئی- سینٹرل جیل دہلی اور ملتان جیل میں قید رہے۔

(۵۱) سبدالرحمٰن ولد چھنو

(ب) ۱۹۱۳ء- ساکن گوڑ گاؤں ہریانہ- ۹ اکتوبر ۱۹۳۰ کو ساڑھے چار ماہ کی سرا ہوئی۔

(۵۲) عبدالرحمٰن ولد رحمت اللہ

(پ) ۱۹۱۴ء- ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا- ۲۰ر نومبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۵۳) عبدالستار ولد عبدالغفور

(پ) ۱۹۱۲ء- ساکن کٹرہ نظام الملک' دہلی- انفرادی ستیہ گرہ میں حصہ لیا اور یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو دو سال کی سزا ہوئی۔

(۵۴) عبدالستار ولد خالق

(پ) ۱۹۲۱ء- ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا- ۲۶ر نومبر کو ایک ماہ کی سزا۔

(۵۵) عبدالشکور ولد ہمت خاں

(پ) ۱۹۰۱ء۔ ساکن دہلی عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۵۶) عبدالواحد ولد عبدالعزیز

(پ) ۱۹۹۲ء۔ ساکن دہلی۔ ۱۹۲۳ میں دو ماہ کی قید اور ۷ر جون ۱۹۴۵ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۵۷) عبدالواحد

(پ) ۱۹۰۰۔ ساکن دہلی۔ ۲۹ جولائی ۱۹۳۰ کو پانچ کی قید۔

(۵۸) عبدالواحد ولد محمد یاسین

(پ) ۱۹۰۰ء۔ ساکن دہلی۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو تیں ماہ کی قید۔

(۵۹) عبدالواحد ولد عبدالرحیم

(پ) ۱۹۰۴۔ ساکن دہلی۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۱ کو تیں ماہ کی قید۔

(۶۰) عبدالواحد عبدالبشیر

(پ) ۱۹۱۲۔ ساکن مراد آباد۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔

(۶۱) عبدالواحد ولد عبدالکریم

(پ) ۱۹۲۰ء۔ ساکن دہلی۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں شامل ہونے کی وجہ سے ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ کو دو سال کی قید۔

(۶۲) عبداللہ ولد فرید بخش

(پ) ۱۸۸۱۔ ساکن گورا پور پنجاب۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۳۲ کو دو ماہ کی قید۔

(۶۳) عبداللہ ولد حکمت اللہ

(پ) ۱۸۹۹۔ ساکن دہلی۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔

(۶۴) عبداللہ ولد حبیب اللہ

(پ) ۱۹۱۰۔ ساکن امروہہ۔ ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ ماہ کی قید۔

(۶۵) عبداللہ ولد بدھو

(پ) ۱۹۱۲ء۔ بھارت چھوڑو تحریک میں ۲۰ر دسمبر ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۶۶) عبدالشکور ولد عبدالغفور

(ب) ۱۸۸۴۔ ساکن دہلی۔ چھوٹے لال اور دس ساتھیوں کے ساتھ بلیماران کے ہنگامے میں گرفتار ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۱ میں تین سال کی قید ہوئی۔

(۶۷) ابو سید مولانا

مالک اخبار' نصرت الاخبار' کانگریس کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کی حصہ لیا۔ بمبئی کانگریس کے ۱۸۸۹ کے اجلاس کے میں شرکت کی۔

(۶۸) افضل حق چودھری

(ب) ۱۸۹۵۔ ساکن دہلی۔ ڈاکٹر انصاری کے بنگلے سے دیگر ساتھیوں کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ ۲۸ر اگست ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ دلی اور گورکھپور کی جیلوں میں رہے۔

(۶۹) آغا حسین ولد ولایت حسین

(ب) ۱۹۰۲ء۔ شکور پور ریلوے اسٹرائک میں شریک تھے۔ ۳۰ر جولائی ۱۹۱۹ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۷۰) احمد ولد ولی محمد

(ب)۱۸۹۱۔ عدم تعاون تحریک میں شریک ہونے کی بنا پر ۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۷۱) احمد علی ولد ولایت علی

(پ)۱۸۹۱۔ عدم تعاون تحریک میں شریک ہونے کی بنا پر ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۷۲) احمد حسن ولد محمد حسین

(پ) ۱۹۰۳۔ ساکن دہلی۔ ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ میں عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے کی بنا پر پانچ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۷۳) احمد محمد ولد محمد شفیع

(پ)۱۹۰۸۔ ساکن بنارس۔ سول نافرمانی میں شریک تھے۔ ۱۸ر اپریل ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۷۴) محمد احمد ولد عبد العزیز
(پ) ۱۹۰۹ء۔ ساکن دہلی۔ سول نافرمانی کرنے پر ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔
(۷۵) احمد شاہ ولد احمد حسین شاہ
ساکن پشاور۔ (پ) ۱۸۸۹۔ سول نافرمانی کرنے کے جرم میں ۳۰ر نومبر ۱۹۳۰ء کو نو مہینے کی سزا ہوئی۔
(۷۶) احمد اللہ خاں ولد عبد الصمد خاں
(پ) ۱۹۱۲ء۔ ساکن شاہجہاں پور۔ سول نافرمانی کرنے پر ۳۰ر نومبر ۱۹۲۳ کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔
(۷۷) احمد علی ولد فیاض علی
سول نافرمانی کرنے پر ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔
(۷۸) احمد لئیق ولد نور الٰہی
(پ) ۱۹۰۸۔ سول نافرمانی کرے پر یکم نومبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔
(۷۹) اجمل خاں حکیم ولد عبد الماجد خاں
(پ) ۱۸۶۳ء سنہ ۱۹۱۸۔ میں دلی میں ہونے والے کانگریس اجلاس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر تھے۔ جلیانوالہ باغ کے حادثہ کے بعد اپنا خطاب اور تمغہ واپس کر دیا۔ ہندو مسلم اتحاد کے حامی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر تھے۔ ۱۹۲۷ میں انتقال کیا۔
(۸۰) علیم الدین ولد نجیب الدین
(پ) ۱۹۱۳ء۔ عدم تعاون تحریک میں شامل ہوئے۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو ساڑھے سات ماہ کی سزا ہوئی۔
(۸۱) علیم الدین ولد مستقیم
(پ) ۱۹۱۹۔ ساکن ہریانہ۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لینے کی بنا پر ۲۹ر جنوری ۱۹۴۳ء کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔
(۸۲) اللہ دیا ولد امیر علی
(پ) ۱۸۷۴۔ شکور پور ریلوے اسٹیشن کی اسٹرائک حصہ لیا۔ کیبن میں تھے۔

۳۰ر جولائی ۱۹۱۹ء کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۸۳) اللہ دیا ولد ٹھمن

(پ)۱۸۹۶ء۔ پوائنٹ میں شکور پور ریلوے اسٹرائک کے سلسلے ۳۰ر جولائی ۱۹۱۹ کو دو سال کی سزا ہوئی۔

(۸۴) اللہ بخش ولد کریم بخش

(پ)۱۸۹۵ء۔ عدم تعاون تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے ۱۷دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا پائی۔

(۸۵) اللہ بخش ولد حسین بخش

(پ)۱۹۱۷ء۔ ساکن دہلی۔ ہندوستان چھوڑ دو تحریک میں شامل تھے۔ ۲۴نومبر ۱۹۴۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی سزا ہوئی۔

(۸۶) اللہ دیا ولد کریم الدین

(پ)۱۸۸۲ء۔ عدم تعاون تحریک کے سلسلے میں ۱۲اپریل ۱۹۲۳ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۸۷) اللہ دیا ولد اللہ بخش

(پ)۱۸۹۱ء۔ ۱۹اکتوبر ۱۹۳۰ء کو سول نافرمانی کرنے پر ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔ سینٹرل جیل دہلی اور اٹوک جیل میں رہے۔

(۸۸) اللہ دیا ولد کریم الدین

(پ)۱۹۱۹ء۔ یکم اگست ۱۹۳۰ء کو عدم تعاون تحریک کے سلسلے میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۸۹) اکبر علی ولد اصغر علی

(پ)۱۸۹۰ء۔ ساکن دہلی۔ ۱۸ نومبر ۱۹۳۰ء کو تین ماہ کی جیل سینٹرل دہلی اور اٹوک جیل میں رہے۔

(۹۰) عالم خاں ولد صمد خاں

(پ)۱۹۰۸ء۔ ساکن پشاور۔ ۱۷فروری ۱۹۳۲ء کو عدم تعاون تحریک کے سلسلے میں ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔

(۹۱) علم شاہ ولد سلیمان شاہ

(پ)۱۸۷۲ء- ساکن پشاور- عدم تعاون تحریک میں شریک ہوئے- ۱۷ فروری ۱۹۲۳ء کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی-

(۹۲) علی احمد ولد نظیر احمد

(پ)۱۹۲۶ء- ہندوستان چھوڑو تحریک میں شریک ہوئے- ۱۸؍ دسمبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۹۳) علی بخش ولد کنو

ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے ۲۴؍ دسمبر ۱۹۴۲ء کو ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی-

(۹۴) علی داد ولد خالق داد

(پ)۱۹۲۴ء- ساکن دہلی- ۱۹۴۶ء میں جشن فتح کی مخالفت میں مظاہرہ کیا- ۷؍ جون ۱۹۴۶ء کو چار ماہ کی سزا ہوئی- سینٹرل جیل اور روہتک جیل میں رہے-

(۹۵) علی حسین

(پ)۱۹۱۰ء- ساکن دہلی- ۲۹؍ جولائی ۱۹۳۰ء کو پانچ ماہ کی سزا ہوئی-

(۹۶) علی حسین ولد صادق حسین

(پ)۱۹۱۴ء- ساکن دہلی ہندوستان چھوڑو تحریک کے سلسلے میں گرفتار ہوئے- ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۹۷) انصار علی انور ولد نیاز احمد

(پ)۱۹۰۷ء- ساکن مراد آباد- ۲۲؍ اگست ۱۹۳۰ء کو تحریک عدم تعاون میں حصہ لیا چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۹۸) عبد العزیز انصاری ولد عبد الحکیم انصاری

(پ)۱۸۹۱ء- ڈاکٹر انصاری کے بھتیجے- ان کو ایک جلسہ میں تقریر کرنے کی بنا پر گرفتار کیا گیا- ۱۹۲۰ میں ایک سال کی قید ہوئی-

(۹۹) فرید الحق ولد نظام الحق انصاری

(پ)۱۸۹۵ء- پیدائش- کانگریس کے سرگرم رکن- ہر تحریک میں شامل رہے-

۲۱/ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو پانچ ماہ قید ہوئی۔ ۱۶/ فروری ۱۹۲۳ء کو ساڑھے سات ماہ کی سزا اور ۱۹۴۰ء میں ایک سال اور ۱۹۴۲ء میں ڈھائی سال کی قید ہوئی۔

(۱۰۰) انصاری مختار احمد (ڈاکٹر)

(پ) ۱۸۸۰ء۔ ولد حاجی محمد عبدالرحمان انصاری۔ تاحیات ملک کی سیاسی تحریکات میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ ۱۹۱۲ء میں ایک ترکی جانے والے وفد کی قیادت کی۔ ۱۹۱۹ء میں رولٹ ایکٹ کے خلاف مظاہرے میں شرکت کی۔ ۱۹۲۷ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ سائمن کمیشن کے خلاف مظاہرہ میں ان کو ۲۸ اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔ دہلی سینٹرل جیل اور گجرات کی جیلوں میں رہے۔ اس کے بعد ۱۹۳۲ء میں چھ ماہ کی سزا ہوئی اور ساتھ ہی دو سو روپیہ جرمانہ۔ ان کا مکان سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا۔ تاحیات کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر رہے۔ ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء کو انتقال ہوا۔

(۱۰۱) انوار خاں ولد محمد عمر خاں

(پ) ۱۹۰۸ء۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں شرکت کی پاداش میں ۱۱/ جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۰۲) عارف ہنسوی مولانا ولد عبدالخالق

(پ) ۱۸۸۸ء۔ صحافی۔ دلی کانگریس کے اہم ترین رکن رہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر۔ سکریٹری، خلافت کمیٹی۔ ۱۹۲۰ء میں تین ماہ کی سزا ہوئی۔ ایک اجتماع میں خطاب کرنے کے جرم میں دو سال کی سزا ہوئی۔ انہوں نے یہ تقریر آگرہ میں کی تھی۔ اس کے بعد ۱۲/ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ ۱۹۳۶ء میں انتقال ہوا۔

(۱۰۳) ارونا آصف علی۔ زوجہ آصف علی

(پ) ۱۹۰۶ء۔ ساکن دہلی۔ ۳۰/ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ایک سال کی سزا ہوئی۔ ۱۹۳۲ء میں سات ماہ کی قید ہوئی۔ اور ۹/ اگست ۱۹۴۲ء میں بمبئی کے گوالیا ٹینک میدان کانگریس کا جھنڈا لہرایا جس کے بعد انڈر گراؤنڈ ہو گئیں۔ ان کی گرفتاری کے لئے پانچ ہزار روپے کا انعام رکھا گیا۔ سرکار کی خفیہ پولیس ان کی گرفتاری میں ناکام رہی۔ ۲۶/ جولائی ۱۹۴۶ء کو جب ان کی گرفتاری کا وارنٹ منسوخ ہوا تو وہ عوام میں آ گئیں۔

(۱۰۴) آصف علی ولد احسن علی

(پ)۱۸۸۸ء۔ ساکن دہلی۔ کانگریس کے اہم ترین اور نہایت سرگرم رکن رہے۔ کانگریس کی سب ہی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۲۱ء میں وکالت چھوڑ دی اور عدم تعاون تحریک میں قائدانہ رول ادا کیا۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں دو ماہ کے لئے نظربند کئے گئے۔ اگست ۱۹۴۲ء میں انفرادی ستیہ گرہ کی بنا پر ایک سال کی قید ہوئی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ احمد نگر قلعہ میں قید رہے۔ اس کے بعد ان کو گورداس پور جیل میں بھیج دیا گیا۔ مئی ۱۹۴۵ء کو رہا ہوئے۔ دہلی سازش قید ۱۹۳۱ء اور آزاد ہند فوج کے مقدمات کی سنہ ۱۹۴۵ء میں پیروی کی۔

(۱۰۵) اے ایس محمد قاسم ولد اے کے سکندر

(پ)۱۹۰۸ء۔ ساکن مرواں پشاور۔ شراب کی دکانوں پر پابندی تحریک میں ۱۹۳۰ء میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۰۶) اسد علی ولد دوست محمد

(پ)۱۸۹۹ء۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک ۱۹۲۱ء میں حصہ لیا۔ ۱۱؍جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ دلی سینٹرل جیل میں قید رہے۔

(۱۰۷) اسد علی ولد سجاد علی

(پ)۱۹۲۳ء۔ ساکن دہلی۔ ہندوستان چھوڑو تحریک کے سلسلے ۲۴ دسمبر ۱۹۴۲ء کو ایک سال کی جیل ہوئی۔

(۱۰۸) اشفاق احمد ولد رشید احمد

(پ)۱۹۲۴ء۔ ساکن دہلی۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۲۴؍دسمبر ۱۹۴۲ء کو دو سال کی سزا ہوئی۔ سینٹرل جیل اور لاہور جیل میں رہے۔

(۱۰۹) اشفاق علی ولد حشمت علی

عدم تعاون تحریک کے سلسلے میں گرفتار ہوئے اور ۱۷؍دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۱۰) اشرف حسین

(پ)۱۹۰۶ء۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۲۹ جولائی

۱۹۳۰ء کو پانچ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۱۱) اشرف خاں ولد عبداللہ خاں

(پ)۱۹۰۳ء۔ دوکان دار۔ عدم تعاون تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے ۳۰ نومبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۱۲) اسلم ولد قلندر خاں

(پ)۱۹۱۰ء۔ ۲۲ جنوری ۱۹۳۱ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۱۳) عظیم بخش ولد امیر بخش

(پ)۱۸۹۹ء۔ ساکن دہلی۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۱۴) عزیز احمد ولد وزیر الدین

(پ) ۱۹۰۷ء۔ ساکن دہلی۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں شریک ہوئے۔ ۲۲ر ستمبر ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۱۵) عزیز اللہ

(پ)۱۹۱۱ء۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں شریک ہوئے۔ یکم اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۱۶) بدلو ولد نوازی

(پ)۱۹۲۱ء ساکن آگرہ۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۴۳ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۱۷) برکت اللہ ولد عظمت اللہ

(پ)۱۸۹۳ء ساکن دہلی۔ ۱۹۲۱ء کی عدم تعاون تحریک میں شریک ہوئے۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۱۸) بشیر ولد ناظر

(پ)۱۹۱۲ء ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۸۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۱۹) بوستاں خاں ولد شیر خاں

(پ)۱۹۰۴ء سول نافرمانی کی اور ۲۲ فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۳۱) بندو خاں ولد مصطفےٰ خاں

ساکن مراد آباد، ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ء کو سول نافرنی کے جرم میں چھ ماہ کی سزا۔

(۱۳۲) بندو خاں ولد احمد خاں

(پ) ۱۹۲۰ء۔ ساکن دہلی۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں ۱۵ر جنوری ۱۹۴۳ء کو سزایاب ہوئے۔

(۱۳۳) ڈار عبدالغنی ولد شیخ جیون ڈار

(پ) ۱۹۰۷ء۔ ساکن پھاٹک حبش خاں دہلی۔ کانگریس کے سرگرم رکن اور عملی میدان میں قائد کا کردار ادا کیا۔ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۴۱ء کی تحریکوں میں شامل رہے ہندوستان چھوڑو تحریک میں ان کو ۹ر مئی ۱۹۳۰ء کو ایک سال کی سزا ہوئی۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں نو ماہ کی سزا اور ہوئی۔ پھر ۹ر اگست ۱۹۴۲ء کو گرفتار ہوئے، ۲۵ر ستمبر ۱۹۴۵ء کو رہا ہوئے۔ آپ کی اہلیہ بیمار ہوئیں مگر آپ نے ضمانت پر رہا کئے جانے کو پسند نہیں کیا اور ان کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔

(۱۳۴) دلدار علی ولد عباس علی

(پ) ۱۹۰۸ء۔ ساکن دہلی، ۱۴ر نومبر ۱۹۳۰ء چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ دہلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۱۳۵) دین محمد ولد فیاض علی

(پ) ۱۸۹۷ء۔ ساکن دہلی، ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۳۶) دین محمد ولد امراؤ

(پ) ۱۹۱۸ء۔ ساکن علی گڑھ، ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۴۳ء کو سزایاب ہوئے۔

(۱۳۷) فیض علی معروف بہ بڑے بھائی

(پ) ۱۹۰۱ء۔ ساکن دہلی، ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ء کو عدم تعاون تحریک میں شامل ہوئے۔ چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۳۸) فیاض الدین ولد علی بخش

(پ) ۱۸۷۰ء۔ ساکن کوچہ پنڈت دہلی، جنوری میں ۱۹۲۲ء کو چار ماہ کی سزا

ہوئی۔

(۱۲۹) فخرالدین ولد علی بخش

(ب) ۱۸۹۰ء۔ عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا، جس کی بنا پر ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۳۰) فقیرا ولد فرید بخش

(ب) ۱۹۲۲ء آزاد ہند فوج میں شامل تھے۔ ۶ر جون ۱۹۴۵ء کو ایک سال کی سزا ہوئی۔ کورٹ مارشل ہوا۔ دلی جیل میں رہے

(۱۳۱) فقیر محمد ولد حیات خاں

(ب) ۱۹۱۶ء۔ آزاد ہند فوج میں شامل تھے۔ ۲ر جنوری ۱۹۴۶ء کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۱۳۲) فیاض الدین ولد مسیح الدین

(ب) ۱۹۱۲ء۔ ساکن مراد آباد۔ عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے کے جرم میں ۱۹ر جولائی ۱۹۳۲ء کو دو ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۳۳) فیاض احمد ولد علی احمد

(ب) ۱۸۹۰ء ساکن دہلی، ۱۵ر نومبر ۱۹۳۰ء عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے کی وجہ سے چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۳۴) فیاض علی ہاشمی ولد میر نیاز علی

(ب) ۱۹۱۴ء۔ ساکن دہلی، سنہ ۱۹۴۱ء کی ستیہ گرہ میں حصہ لیا اور پھر ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۵ر مئی ۱۹۴۳ء کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔ دلی جیل اور فیروز پور جیل میں قید کے دن کاٹے۔

(۱۳۵) فضل مبین ولد حمید الدین

(ب) ۱۹۲۰ء۔ ساکن دہلی، ۹ر مئی سنہ ۱۹۴۴ء کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۳۶) فضل الدین

(ب) ۱۸۹۹ء۔ عدم تعاون تحریک میں شامل تھے، اس کے لئے ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۳۷) **فضل الرحمٰن ولد محمد یعقوب علی**

(ب) ۱۹۱۰ء- ساکن کلکتہ-۱۶ر جنوری ۱۹۳۳ء میں عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے کی وجہ سے دوماہ کی سزا ہوئی-

(۱۳۸) **فضل الرحمٰن**

(ب) ۱۹۱۰ء- ساکن بہار- طالب علم- ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو دو سال کی سزا ہوئی- سول نافرمانی میں حصہ لیا تھا-

(۱۳۹) **فیروز ولد اللہ دتا**

(ب) ۱۹۲۲ء- ساکن دہلی، ہندوستان چھوڑو آندولن میں شریک ہوئے- دسمبر ۱۹۴۲ء کو دو سال کی سزا ہوئی- السپکٹر پولس پیر محمد شریف جس نے کہ عام مجمع پر گولی چلائی تھی اور بیلی کوٹھی میں اکٹھا لوگوں پر فائرنگ کی تھی، فیروز اس موقع پر انسپکٹر کو گولی مار کر ہلاک کردیا تھا- اس الزام میں سزایاب ہوئے- ۱۱ر اگست ۱۹۴۴ء کو اپیل کرنے پر سزا میں ایک سال کی تخفیف ہوئی-

(۱۴۰) **غلام نبی ولد عبد الرحمٰن**

(ب) ۱۹۰۴ء- ۲۶ر فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی سزا ہوئی-

(۱۴۱) **غلام قادر ولد محمد شاہ**

(ب) ۱۹۲۴ء ہندوستان چھوڑو تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا- اس سلسلے میں دو سال کی سزا ہوئی-

(۱۴۲) **حیدر اختر ولد الٰہی خاں**

(ب) ۱۹۰۰ء- ساکن پشاور، ۲۲ر جنوری ۱۹۳۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی، عدم تعاون تحریک میں شامل تھے-

(۱۴۳) **حیدر خاں ولد اشرف خاں**

(ب) ۱۹۱۷ء- ساکن بلند شہر، ہندوستان چھوڑو آندولن میں ان کو ۲۰ر اکتوبر ۱۹۴۲ء میں چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۱۴۴) **حامد احمد ولد سرفراز خاں**

عدم تعاون تحریک میں ان کو ۱۰ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۱۴۵) حامد علی ولد محمد علی

(پ) ۱۹۱۱ء- ساکن دہلی' ۱۸ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۴۶) حامد شیخ ولد چاند بدھ شاہ

(پ) ۱۹۱۰ء- ساکن پشاور' ۱۴ر نومبر ۱۹۳۰ء کو سول نافرمانی کی وجہ سے دو ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۴۷) حمید الدین ولد امین الدین

(پ) ۱۸۹۹ء- ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو ایک سال کی سزا ہوئی' عدم تعاون آندولن میں شریک ہوئے تھے۔

(۱۴۸) حسن علی ولد میر علی

(پ) ۱۹۰۱ء- ساکن بھوجلہ پہاڑی دہلی' عدم تعاون تحریک میں شریک ہوئے۔ ۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ء میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۴۹) حشمت اللہ ماجد ولد ثناء اللہ

(پ) ۱۹۰۰ء- ساکن چتلی قبر' دہلی- عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۵۰) حشمت اللہ ولد عظمت اللہ

(پ) ۱۹۱۰ء- گرفتار ہوئے اور ۱۴ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۵۱) حشمت اللہ ولد ہدایت اللہ

(پ) ۱۹۲۲ء- ہندوستان چھوڑو مہم میں گرفتار ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں دو ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۵۲) حشمت اللہ خاں

(پ) ۱۸۹۰ء- ساکن دہلی' رولٹ ایکٹ آندولن میں جب پولیس نے فائرنگ کی تو وہ زخمی ہو گئے اور اسی دن انتقال ہو گیا۔ ۳۰ر مارچ ۱۹۱۹ء۔

(۱۵۳) حسین محمد ولد انعام اللہ

(پ) ۱۸۹۵ء- ساکن لال دروازہ' دہلی عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے' ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۵۴) حسین محمد ولد نادر حسین پٹھان

(پ) ۱۸۹۶ء۔ ساکن موری گیٹ دہلی، عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۵۵) حسین محمد ولد محمد الٰہی

ساکن دہلی، عدم تعاون تحریک میں گرفتاری دی، ۱۲ر اگست ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۵۶) حسین محمد ولد اللہ رکھا

(پ) ۱۹۱۰ء۔ ساکن دہلی، سول نافرمانی کے سلسلے میں گرفتاری دی۔ ۲۲ر ستمبر ۱۹۴۲ء کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۵۷) حسین محمد ولد رحمت اللہ

(پ) ۱۹۱۰ء۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے، ۱۷ر جولائی ۱۹۴۳ء کو نو ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۵۸) حسین محمد ولد عبد اللہ

(پ) ۱۹۱۴ء۔ ساکن دہلی، ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو لوٹ مار اور غارت گری کے الزام میں ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی۔

(۱۵۹) حبیب ولد بندھو

(پ) ۱۹۲۰ء۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے، ۱۲ر اکتوبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۶۰) حبیب الرحمٰن خاں معروف بہ خان غازی کابلی ولد ملک عبد الرحیم

(پ) ۱۹۰۰ء۔ ساکن پشاور، خدائی خدمت گار سرخ پوش تنظیم کے اہم ترین سرگرم رکن۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا۔ جیل کی سزا ہوئی، مفرور رہے اور گرفتار نہیں کئے جاسکے۔

(۱۶۱) ابراہیم محمد ولد خلیل اللہ

(پ) ۱۸۹۴ء ساکن کوچہ چیلان۔ عدم تعاون آندولن میں گرفتار ہوئے۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۴۲) ابراہیم محمد ولد محمد اسمٰعیل

(پ) ۱۹۰۵ء- سول نافرمانی کی گرفتار ہوئے' ۱۴؍ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۴۳) ابراہیم محمد ولد محمد ممتاز

(پ) ۱۹۱۳ء- ساکن بہار' ۱۷؍ اگست ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲۴۴) ابراہیم ولد رمضان

(پ) ۱۹۱۷ء- ساکن دہلی' ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے' ۲۵؍ جنوری ۱۹۴۳ء کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۲۴۵) ادریس محمد ولد محمد یعقوب خاں پیشہ' درزی

۱۵؍ دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔ اس کے بعد ۹؍ مئی ۱۹۳۹ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔ سینٹرل جیل دہلی' منٹگمری جیل میں رہے۔

(۲۴۶) ادریس محمد ولد عبدالستار

(پ) ۱۸۹۹ء- عدم تعاون تحریک میں شریک ہوئے۔ گرفتاری کے بعد ۱۱؍ جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ ساکن چتلی قبر' دہلی۔

(۲۴۷) ادریس محمد ولد عبدالساجد

(پ) ۱۸۸۹ء- ساکن لال دروازہ' دہلی عدم تعاون تحریک میں گرفتاری دی۔ ۱۲؍ جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۴۸) اکرام الدین ولد قسیم الدین

(پ) ۱۹۰۱ء- ساکن دہلی' عدم تعاون آندولن میں گرفتار ہوئے' یکم جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۴۹) الیاس محمد (ہندی) ولد محمد ابراہیم

(پ) ۱۹۱۸ء- کانگریس کمیٹی وارڈ نمبر تیرہ کے سکریٹری۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے' ۲۴؍ نومبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی قید۔

(۱۷۰) امام الٰہی ولد فضل احمد

(پ) ۱۹۲۵ء- ساکن دہلی' ۲۴؍ دسمبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۷۱) امام خاں ولد منیر خاں

(پ) ۱۹۰۱ء- ساکن دہلی، عدم تعاون تحریک میں ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی قید-
پھر ۱۷ر اگست ۱۹۲۳ کو ساڑھے تین ماہ کی قید-

(۱۷۲) امام الدین ولد بدر الدین

(پ) ۱۹۲۰ء- ساکن دہلی، ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے-
۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو دو سال کی سزا ہوئی-

(۱۷۳) عنایت علی شاہ ولد امیر شاہ

ساکن پشاور، ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے ۱۹۴۳ء میں
ایک سال کی سزا ہوئی-

(۱۷۴) عنایت حسین

(پ) ۱۹۱۴ء- سول نافرمانی، کی گرفتار ہوئے- ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید
اور ایک سو پچاس روپے جرمانہ ہوا- دلی اور لاہور جیل میں رہے-

(۱۷۵) اسلام الدین ولد کریم الدین

(پ) ۱۹۰۱ء - ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو تین ماہ کی سزا ہوئی-

(۱۷۶) اسلام الدین

(پ) ۱۹۰۷ء- عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۲۱ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ
ماہ کی قید ہوئی- دلی اور منٹگمری جیل میں رہے- ساکن دہلی-

(۱۷۷) امام الدین ولد اللہ دیا

(پ) ۱۹۱۵ء- ساکن حصار گوڑ گاؤں، یکم نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی، دلی
اور لاہور جیل میں رہے-

(۱۷۸) اسلام الدین ولد علیم اللہ

(پ) ۱۹۲۰ء- ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتاری دی- ۲۵ر ستمبر ۱۹۴۲ء کو چھ
ماہ کی سزا ہوئی- دلی اور انبالہ جیل میں رہے-

(۱۷۹) اسمٰعیل محمد ولد غلام نبی

(پ) ۱۹۰۵ء ساکن دہلی، عدم تعاون تحریک میں گرفتاری دی جس کی وجہ سے

۲۷ راکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۸۰) اسمٰعیل محمد ولد محمد اسحاق

(ب) ۱۹۰۶ء۔ بدیشی کپڑوں کے بائیکاٹ میں سرگرم حصہ لیا، جس کی بنا پر گرفتار ہوئے، ۱۲را پریل ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۸۱) کریم الدین ولد دُولاّ

(ب) ۱۹۲۲ء۔ ساکن سونی پت ہریانہ، ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتاری دی۔ ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو دو سال کی سزا ہوئی۔ سبزی منڈی علاقہ میں لوٹ مار کا مقدمہ قائم ہوا۔

(۱۸۲) کریم اللہ ولد رنو میاں

(ب) ۱۹۰۴ء۔ ساکن ریاست پٹیالہ ۷را پریل ۱۹۲۳ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ قومی لٹریچر چھاپنے اور تقسیم کرنے پر یہ سزا ہوئی تھی۔

(۱۸۳) خلیل الرحمٰن (حکیم) ولد محمد اسمٰعیل

(پ) ۱۸۹۲ء۔ ساکن دہلی، کانگریس کے سرگرم رکن تھے۔ ۱۹۴۲ء کی تحریک ہندوستان چھوڑو کے سلسلے میں ایک جلسہ چاندنی چوک میں طے پایا تھا۔ حکیم صاحب موصوف کی تقریر تھی۔ سرکار چاہتی تھی کہ تقریر سے پہلے ان کو گرفتار کرلے۔ حکیم جی چاندنی چوک کے جلسے میں برقع اوڑھ کر آئے۔ ۱۹۴۲ء میں دو ماہ کے لئے نظر بند کئے گئے۔ اس کے بعد ۲۳ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو دو سال کی قید کا حکم ہوا۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو رہا ہوئے۔

(۱۸۴) خلیل الرحمٰن خاں ولد ارشاد خاں

(ب) ۱۹۰۰ء۔ ساکن دہلی ۲۸ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ دلی اور اٹوک کی جیل میں رہے۔

(۱۸۵) خدا بخش ولد امام الدین

(پ) ۱۸۹۶ء۔ ساکن دہلی، ۱۹ر جنوری ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۸۶) منصب علی ولد عبد الماجد

(ب) ۱۹۱۴ء۔ ساکن دہلی، ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتاری دی۔ ۳۱ر دسمبر

۱۹۴۲ء کو ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی۔

(۱۸۷) منصور علی ولد غلام محی الدین

(پ) ۱۹۲۴ء۔ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار کر لئے گئے۔۲۱ر ستمبر ۱۹۴۲ء کو دو ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۸۸) منصور علی مولوی ابو النظر

پیشہ تجارت' ایک نہایت پرانے کانگریس کے رکن۔ ۱۸۹۳ء کے کانگریس کے اجلاس لاہور میں شریک رہے۔

(۱۸۹) مقصود ولد فتح محمد

(پ) ۱۹۱۷ء۔ ساکن دہلی' ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتاری دی۔ ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو دو سال کی سزا ہوئی۔دلی اور روہتک جیلوں میں رہے۔

(۱۹۰) ماجد حسین ولد اسلام الدین

(پ) ۱۹۰۸ء۔ ساکن مراد آباد' عدم تعاون تحریک میں گرفتاری دی۔ ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔دلی اور ملتان کی جیلوں میں رہے۔

(۱۹۱) ماجد خاں ولد احمد خاں

(پ) ۱۸۹۷ء۔ ساکن موری گیٹ دہلی' عدم تعاون تحریک میں شریک ہوئے اور ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۹۲) مہر الٰہی ولد محرم علی

(پ) ۱۸۹۴ء۔ ساکن دہلی' نان کو آپریشن موومنٹ میں ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۹۳) محبوب علی ضیا ولد نور حسن

(پ) ۱۹۲۶ء۔ ساکن دہلی۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں پولیس نے گرفتار کیا اور تھانے میں خوب مارا پیٹا۔ چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۹۴) محفوظ خاں ولد محبوب خاں

(پ) ۱۹۱۳ء۔ ساکن دہلی' ۲۴ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے کی وجہ سے ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔ سینٹرل جیل دلی اور لاہور جیل میں

رہے۔

(۱۹۵) مہر الٰہی

(پ) ۱۸۸۸ء۔ ساکن دہلی' ۱۲ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا عدم تعاون تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے ہوئی۔

(۱۹۶) مہر محمد ٹلو ولد محمد فضل

(پ) ۱۹۰۰ء۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی

(۱۹۷) میاں حسن ولد عابد حسین

(پ) ۱۸۹۵ء۔ ساکن دہلی' رولٹ بل کے خلاف احتجاج میں حصہ لیا۔ بلی ماران کے ہنگامے میں چھوٹے لال کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ تین سال کی سزا ہوئی۔

(۱۹۸) میاں جان ولد علی جان

(پ) ۱۸۸۱ء۔ عدم تعاون آندولن میں ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چار ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۹۹) میاں جان

ساکن دہلی' ۲۹ر جولائی ۱۹۳۹ء کو پانچ ماہ کی سزا ہوئی۔ دلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۲۰۰) میاں نثار علی شہرت (مولوی)

انڈین نیشنل کانگریس کے قیام کے زمانے کے قدیم ممبر۔ ۱۸۹۰ء میں کانگریس کے دہلی اجلاس کے نمائندہ تھے۔

(۲۰۱) تاج محمد ولد جان محمد بی اے ایل ایل بی

ساکن پشاور۔ ۷ر اکتوبر ۱۹۴۲ء کو ہندوستان چھوڑو تحریک کے سلسلے میں گرفتار ہوئے۔ ایک سال تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۰۲) معراج محمد ولد اللہ خان

(پ) ۱۹۱۹ء۔ ساکن دہلی' ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۴ر جنوری ۱۹۴۳ء کو سزایاب ہوئے۔

(۲۰۳) مرزا غفور ولد نظام بیگ

(پ) ۱۹۰۶ء۔ ساکن کوچہ چیلان' دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے۔

۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۰۴) محمد ادریس ولد عبد الماجد

(ب) ۱۸۹۹ء۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۰۵) محمد ادریس خاں ولد محمد خاں

عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۰۶) محمد ادریس خاں ولد محمد یعقوب خاں

۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو تین ماہ کی سزا پھر ۶ر مئی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا، ۱۳ر اگست ۱۹۳۱ء کو ایک سال کی سزا۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو پانچ ماہ کی سزا۔ ۱۹۴۳ء میں دو ماہ کی نظر بندی۔

(۲۰۷) محمد ابراہیم ولد خلیل اللہ

(ب) ۱۸۹۳ء۔ ساکن ترکمان گیٹ، دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو تین ماہ کی قید۔

(۲۰۸) محمد ادریس ولد محمد اسمٰعیل

(ب) ۱۸۹۶ء۔ ۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ساکن ترکمان گیٹ دہلی۔

(۲۰۹) محمد ادریس ولد رشید احمد

(ب) ۱۸۹۹ء۔ ساکن صدر بازار، عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے ۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سرا ہوئی۔

(۲۱۰) محمد اسمٰعیل ولد علاء الدین

(ب) ۱۸۹۹ء۔ ساکن کلاں محل، دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں شامل ہوئے گرفتاری کے بعد ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔ سینٹرل جیل میں قید کے دن بسر کئے۔

(۲۱۱) محمد اسمٰعیل ولد محمد دین

(ب) ۱۹۰۹ء۔ ساکن دہلی، مہاتما گاندھی کی گرفتاری کے خلاف ایک جلوس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور گولی چلائی، ۶ر مئی ۱۹۳۰ء کو انہیں بھی گولی لگی اور زخموں

کی تاب نہ لاکر شہید ہوگئے۔

(۲۱۲) محمد آفاق ولد محمد اسحاق

(پ) ۱۸۹۸ء۔ ساکن دہلی' ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے پر چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۱۳) محمد عبداللہ ولد کریم اللہ شیخ

(پ) ۱۸۹۶ء۔ ساکن ترکمان گیٹ' دہلی۔ سول نافرمانی کے جرم میں ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۱۴) محمد احمد ولد عمر خاں

(پ) ۱۸۹۹ء۔ ساکن دہلی' ۳۰ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے کی وجہ سے ہوئی۔

(۲۱۵) محمد احمد ولد سعید احمد

(پ) ۱۸۹۹ء۔ عدم تعاون تحریک میں آنے کی وجہ سے ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۱۶) محمد اکبر خاں ولد محمد حسین خاں

(پ) ۱۹۱۷ء۔ ساکن پشاور' ۱۹۳۲ء میں ایک سال کی سزا ہوئی۔ ۱۹۴۱ء کو پھر ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۲۱۷) محمد علی امتیاز علی

(پ) ۱۹۰۵ء۔ ساکن دہلی' ۱۹ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار مہینے کی سزا ہوئی۔ دلی اور اٹوک جیل میں رہے۔

(۲۱۸) محمد علی ولد محمد صادق

(پ) ۱۹۱۱ء۔ ساکن دہلی' ۴ر نومبر ۱۹۳۰ء کو پانچ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۱۹) محمد اسلم ولد عمر دراز

(پ) ۱۹۲۳ء۔ ساکن دہلی' آزاد ہند فوج میں سپاہی تھے۔

(۲۲۰) محمد دین ولد حیات احمد

۱۴ر مارچ ۱۹۲۲ء کو ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی۔ دلی سینٹرل جیل میں رہے۔

(۲۲۱) محمد حنیف ولد نجیب اللہ

(ب) ۱۸۹۷ء۔ ساکن دہلی، ہندوستان چھوڑو آندولن میں ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۲۲) محمد حنیف ولد نظر محمد

(ب) ۱۹۲۰ء۔ ساکن دہلی، ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۲ء کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۲۳) محمد حنیف ولد محمد ادریس

(ب) ۱۹۲۲ء۔ ساکن دہلی، ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۲ء کو دو ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۲۴) محمد سعید مولانا ولد مولانا احمد سعید

(ب) ۱۹۱۲ء۔ ساکن کوچہ چیلان دہلی، ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے ۹ر ستمبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۲۵) مرتضیٰ خاں ولد محفوظ خاں

(ب) ۱۹۰۴ء۔ ساکن بہادر گڑھ، ہریانہ۔ ۱۸ر مارچ ۱۹۴۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۲۶) مشتاق احمد میر ولد میر عبد الستار

۲۵ر اپریل ۱۹۱۵ء ساکن شملہ، ہماچل پردیش، مقیم دہلی، ہندوستان چھوڑو آندولن میں دو سال کے لئے نظر بندی کا حکم ہوا۔ ۱۹۴۶ء میں پھر دو سال کے لئے نظر بندی کا حکم ہوا۔

(۲۲۷) مبین الدین ولد قاضی الدین

(پ) ۱۸۹۶ء۔ ساکن دہلی، عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۲۸) مظفر حسین ولد عمران علی

(ب) ۱۹۲۰ء۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے ۱۹ر جون ۱۹۴۴ء کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۲۹) نور احمد ولد غریب شاہ

(پ) ۱۹۰۴ء- ساکن پشاور، ۱۷ر فروری ۱۹۳۲ء کو عدم تعاون کے سلسلے میں گرفتار ہوئے- ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۳۰) نور احمد ولد فقیر علی

(پ) ۱۹۰۷ء- ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ء کو عدم تعاون تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے قید کئے گئے-

(۲۳۱) نور محمد ولد عبدالحکیم

(پ) ۱۸۹۹ء- عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا اور ان کو ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۳۲) نور محمد ولد سعدی خاں

(پ) ۱۹۱۰ء- ساکن سہارنپور، ۱۲ر اپریل ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی--

(۲۳۳) نور محمد ولد محمد عمر

(پ) ۱۹۰۵ء- ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۳ء کو ساڑھے سات ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۳۴) نور الدین (مولانا) ولد امانت علی

(پ) ۱۸۸۵ء- ساکن بہار پٹنہ، قومی سطح کے لیڈر، سنہ ۳۴-۱۹۳۲ء کی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا- ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی- ۱۹۳۲ء میں دو سال کی سزا ہوئی- ۱۹۴۲ء میں ان کو دو سال کے لئے نظربندی کا حکم سرکار نے جاری کیا-

(۲۳۵) نور الدین ولد ابراہیم

(پ) ۱۹۱۰ء- ساکن دہلی- ۱۳ر ستمبر ۱۹۳۰ کو عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے- تین ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۳۶) نور الدین وکیل

دلی کے ایک بڑے زمیندار- سرگرم حامی کانگریس رہے- ۱۸۸۹ میں کانگریس کے اجلاس میں دلی کے نمائندہ تھے-

(۲۳۷) قادر علی میر ولد رحمت علی

(پ) ۱۸۹۷- نان کو آپریشن اندولن میں ان کو ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا-

(۲۳۸) قادر بخش ولد عظمت اللہ

(پ) ۱۹۰۴- ساکن ملتان- ۳۱ مارچ ۱۹۳۳ کو عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے کی وجہ سے ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی- دلی سینٹرل جیل میں رہے-

(۲۳۹) قمرالدین ولد رحیم بخش

(پ) ۱۸۹۴- ساکن دہلی- ۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو نان کو آپریشن اندولن میں چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۴۰) قاسم حسین ولد وزیر حسین

(پ) ۱۹۱۴- سول نافرمانی کے اندولن میں ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۰ کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۴۱) قاضی عبدالبشیر ولد عبدالعزیز

(پ) ۱۸۹۳- ساکن دہلی- عدم تعاون تحریک میں ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو تین ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۴۲) قدوائی شفیق الرحمٰن

(پ) ۱۹۰۰ء- ساکن دہلی- کانگریس بلیٹن کے انچارج- عدم تعاون تحریک میں سرگرمی سے کام کیا- ۷ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو گرفتار ہوئے- دس ماہ کی جیل ہوئی- دلی سینٹرل جیل اور ملتان جیل میں رہے-

(۲۴۳) قدرت اللہ نجیب اللہ خاں-

عدم تعاون تحریک میں ان کو ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ء کو چار ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۴۴) قریش نواب حسین ولد ولد مظفر حسین قریشی

(پ) ۱۹۲۱ء- ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے- ۱۳ر نومبر ۱۹۴۲ کو دو ماہ کی نظربندی کا حکم ہوا-

(۲۴۵) رحمت اللہ ولد عبداللہ

(پ) ۱۹۱۰- ساکن ہزارہ پشاور- سرخ پوش رضاکار- سول نافرمانی کرنے پر ۱۲ر اگست ۱۹۳۲ کو تین ماہ کی سزا ہوئی- شراب کی دوکانوں پر پیکٹنگ کرنے میں خصوصی حصہ لیا-

(۲۴۷) رحیم بخش ولد عیدا

(پ) ۱۸۹۳- ساکن دہلی- عدم تعاون اندولن میں شرکت کرنے کے سبب ۱۳ر اگست ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۴۸) رمضان ولد احمد علی

(پ) ۱۹۰۳- ساکن دہلی- ۱۷ر اگست ۱۹۲۱ کو عدم تعاون تحریک میں شامل تھے- چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۴۹) رمضان علی ولد حیدر علی

(پ) ۱۹۱۱- ۱۴ر جنوری ۱۹۳۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۵۰) رمضان ولد بیکا

(پ) ۱۹۱۲- مزدور- ساکن بجنور- یوپی- سول نافرمانی کرنے پر یکم نومبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی- پھر ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار کر لئے گئے- دو سال کی سزا ہوئی- لوٹ مار اور غارت گری کا مجرم قرار دیا گیا۔

(۲۵۱) رشید احمد ولد آغا جان

(پ) ۱۹۰۰- ساکن دہلی- ۱۹ر جنوری ۱۹۲۲ کو سول نافرمانی کرنے پر چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۵۲) رشید خاں ولد نظیر خاں

(پ) ۱۸۹۷- ساکن دہلی- عدم تعاون تحریک کے سلسلے میں ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۵۴) رشید خاں ولد ظہور خاں

(پ) ۱۸۹۹- ساکن دہلی- ۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲۵۵) رشید محمد ولد کلن خاں

(پ) ۱۹۲۶- ساکن دہلی- ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے- پانچ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۵۶) رشید محمد ولد محمد ایاز

(پ) ۱۹۲۰- ساکن دہلی- آزاد ہند فوج میں شامل تھے- ۳۰ر مئی ۱۹۴۵ کو تین

سال کی سزا ہوئی۔

(۲۵۷) رستم ولد موسلی

(پ) ۱۹۱۰- ساکن دہلی- عدم تعاون کے سلسلے میں گرفتاری دی- ۳۰ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۵۸) سردار علی ولد رخصت علی

(پ) ۱۹۰۵- سکریٹری انجمن احرار- ساکن دہلی- عدم تعاون تحریک میں گرفتاری دی ۷ر اپریل ۱۹۳۲ کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۲۵۹) صادق محمد ولد عبدالعزیز

(پ) ۱۹۰۲۳- ساکن دہلی- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۶۰) صادق محمد ولد وزیر محمد

(پ) ۱۹۰۲- ساکن میرٹھ' یو پی- ۲۹ر مارچ ۱۹۲۳ کو گرفتاری دی اور ساڑھے چار مہینے کی سزا ہوئی۔

(۲۶۱) صادق محمد

(پ) ۱۹۱۲- ساکن دہلی- ۲۹ر جولائی ۱۹۳۰ کو پانچ ماہ کی سزا پائی۔

(۲۶۲) صادق محمد ولد احمد حسین

(پ) ۱۹۱۲- ساکن مراد آباد- ۳۰ جولائی ۱۹۳۰ کو عدم تعاون اندولن میں شامل ہونے کی وجہ سے چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۶۳) سعید علی ولد میر حبیب علی

عدم تعاون تحریک میں شرکت کے سبب ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۶۴) صغیر احمد ولد عبدالماجد

(پ) ۱۹۰۶- ساکن دہلی- جمعیتہ علمائے ہند کے سرگرم رکن- ۱۵ر نومبر ۱۹۲۳ کو نو ماہ کی سرا ہوئی۔

(۲۶۵) صالح محمد ولد عبدالجلیل

(پ) ۱۹۱۹- ساکن دہلی- ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتاری کے بعد ایک سال کی سزا ہوئی اور ۹ر مئی ۱۹۴۴ کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۶۶) صالحین آزاد ولد محمد سعید

(پ) ۱۹۱۹- ساکن دہلی- ہندوستان چھوڑو تحریک میں شریک رہے- ۲۴ نومبر ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی- شانتی دل رضاکاروں پر پولیس نے فائرنگ کی- اس میں یہ بھی بُری طرح گھائل ہو گئے-

(۲۶۷) صمد خاں ولد محمد خاں

(پ) ۱۹۰۴- ساکن پشاور سُرخ پوش رضاکار- ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ کو ساڑھے سات مہینے کی جیل ہوئی-

(۲۶۸) صمد خاں ولد فیروز خاں

(پ) ۱۹۰۶- ساکن پشاور- سُرخ پوش رضاکار- ۱۷ر فروری ۱۹۳۲ کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۶۹) سید حسین ولد یوسف الدین

(پ) ۱۹۰۱- ساکن دہلی- ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو عدم تعاون اندولن کے سلسلے میں چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۷۰) سعید الدین ولد امیر بخش

(پ) ۱۸۹۴- ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۷۱) سید عمر ولد سید حسن

(پ) ۱۹۰۶- ساکن پشاور- سُرخ پوش رضاکار- بی اے بار ایٹ لا- مقرر اور ادیب- دلی کالج میں انگریزی کے اُستاد تھے- سودیشی تحریک میں شامل ہونے کی بنا پر ملازمت سے ہٹا دیا گیا- فوجیوں کو اس بات کے لئے آمادہ کیا کہ وہ جرمن فیکٹریوں میں کام کریں، جہاں کہ آتشیں اسلحہ تیار کئے جاتے ہیں- ہفتہ وار اردو اخبار نکالا- سرکار نے اس پر پابندی عائد کردی- ہندوستان سے باہر ملک کی آزادی کی تحریکوں کا پروپیگنڈہ کیا- آخر عمر میں حیدر آباد آگئے اور ریٹائرڈ زندگی بسر کی-

(۲۷۲) سزاوار خاں

(پ) ۱۹۰۰- ساکن دہلی- سول نافرمانی تحریک میں حصہ لیا- اس کے بدلے ۲۹ر جولائی ۱۹۳۰ کو پانچ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۷۳) شفیع محمد ولد خدا بخش

(ب) ۱۸۹۴- ساکن چاندنی چوک، دہلی- عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۷۴) شفیع محمد

(ب) ۱۸۹۵- ساکن دہلی- ۱۹۳۰ماہ ستمبر میں چھ ماہ کی قید ہوئی- ۱۹۴۲ میں گرفتار ہوئے- سزایاب ہوئے-

(۲۷۵) محمد شفیع ولد غریب خاں

(ب) ۱۸۹۷ء- ۱۹۲۱ کے آندولن میں انھیں ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی- دلی سینٹرل جیل میں رہے-

(۲۷۵) شفیع محمد ولد عبدالرحیم

(ب) ۱۹۰۱- ساکن دہلی- ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی- اس کے بعد ۳۲ء میں مزید ساڑھے چار ماہ کی سرا ہوئی-

(۲۷۷) شفیع محمد ولد سندر

(ب) ۱۹۱۴- ہندوستاں چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ کو ڈیڑھ سال کی سرا ہوئی-

(۲۷۸) شفیق الدین ولد محمد حسن

(ب) ۱۸۹۹- ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ کو انھیں چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۷۹) شفیق الدین ولد سلیم الدین

(ب) ۱۹۱۱- ساکن دہلی- عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے- ۱۱ر ستمبر ۱۹۳۰ کو ساڑھے چار ماہ کی سرا ہوئی-

(۲۸۰) سیف اللہ خاں ولد سلطان خاں

ساکن پشاور- سُرخ پوش رضاکار- ۱۷ر فروری ۱۹۳۳ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی- بدیشی کپڑوں کی دوکانوں پر پیکٹنگ کی تھی-

(۲۸۱) شہباز گل ولد بلبل

(ب) ۱۹۰۴- ساکن پشاور- سُرخ پوش رضاکار- ۱۷ر فروری ۱۹۳۲ کو چار مہینے

کی سزا ہوئی۔

(۲۸۲) شفیق الدین ولد فہیم الدین

(پ) ۱۹۱۱ء۔ ساکن مراد آباد۔ سول نافرمانی کی اور ۲۲/ اگست ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۸۳) سلیم محمد ولد نبی بخش

(پ) ۱۹۰۲ء۔ ساکن دہلی۔ ۱۷/ دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا عدم تعاون تحریک میں ہوئی۔

(۲۸۴) سلطان علی ولد اعظم علی

ساکن پلول، ہریانہ۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۱۲/ جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۸۵) سلطان علی ولد رمضان

(پ) ۱۸۹۴ء۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۱۲/ جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۸۶) عثمان محمد ولد محمد ایوب

(پ) ۱۸۹۴ء۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۱۲/ جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۸۷) عثمان محمد ولد داؤد خاں

(پ) ۱۸۹۸ء۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا اور ۱۳/ دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۸۸) عثمان محمد ولد احسن علی خاں

(پ) ۱۹۰۱ء ساکن دہلی عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا اور ۱۷/ دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۸۹) عثمان محمد ولد محمد خاں

(پ) ۱۹۰۵ء۔ ساکن دہلی۔ سنہ ۱۹۳۰ کی سول نافرمانی میں ان کو ۸/ اکتوبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲۹۰) عثمان محمد ولد عبد الصمد

(ب) ۱۹۱۰- ساکن دہلی- ۱۴ر نومبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی- دلی اور لاہور جیل میں رہے-

(۲۹۱) ولایت خاں

(ب) ۱۹۰۸- ساکن دہلی- ۳۰ر جولائی ۱۹۳۰ میں ان کو عدم تعاون اندولن میں چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۹۲) وارث ولد محسن

(پ) ۱۹۰۷ء- ساکن پشاور- ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ کو ان کو عدم تعاون اندولن میں ساڑھے سات ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۹۳) وزیر حسین ولد امیر حسین

(ب) ۱۹۰۳ء- ساکن پشاور- سنہ ۳۲ کے اندولن میں ان کو ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۹۴) وزیر محمد ولد کالے خاں

(پ) ۱۸۹۹- ساکن دہلی- عدم تعاون اندولن میں شریک ہوئے- گرفتاری پر ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۹۵) یاسین محمد ولد محمد بخش

(ب) ۱۸۹۷ء- ساکن لاہوری گیٹ، دہلی- عدم تعاون تحریک (۱۹۲۱) میں ان کو ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۹۶) یامین محمد ولد فیاض الدین

(ب) ۱۹۲۰ ساکن دہلی- ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۹ر مئی ۱۹۴۴ کو تین ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۹۷) یعقوب علی ولد جگی

(ب) ۱۸۹۴ء- ساکن دہلی- ۱۳ر دسمبر سنہ ۱۹۲۱ کو تین ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۹۸) یعقوب بیگ ولد سمیع اللہ

(ب) ۱۸۸۵- ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۲۹۹) یعقوب محمد ولد منّو خاں

(پ) ۱۸۹۱۔ ساکن مٹیا محل، دہلی۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی اور ۱۸ر اکتوبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ لاہور۔ دلی اور اٹوک جیل میں رہے۔

(۳۰۰) یعقوب محمد ولد عصمت بیگ

(پ) ۱۸۹۵۔ ساکن دہلی۔ ۸ر اکتوبر ۱۹۳۰ کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۰۱) یعقوب محمد

(پ) ۱۹۰۱ء۔ ساکن دہلی۔ سنہ ۱۹۲۱ کی تحریک میں ان کو ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۰۲) یار محمد خاں

۱۹۰۶۔ ساکن پشاور۔ سول نافرمانی تحریک میں شرکت کے جرم میں ۷ر اگست سنہ ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۰۳) یاسین خاں ولد نظر محمد

(پ) ۱۸۹۷۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے اور ۷ر جولائی ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۰۴) یاسین محمد ولد صمد خاں

(پ) ۱۸۸۴۔ ساکن پہاڑ گنج، دہلی۔ عدم تعاون تحریک گرفتار ہوئے۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۰۵) یاسین محمد ولد محمد احسن

(پ) ۱۹۰۱۔ ساکن دہلی۔ ۴ر اپریل ۱۹۲۱ کو ایک سال کی جیل ہوئی۔

(۳۰۶) یونس خاں ولد یوسف خاں

(پ) ۱۸۹۶۔ ساکن فراش خانہ، دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۰۷) یونس محمد ولد یعقوب علی

(پ) ۱۸۹۹۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۰۸) یوسف محمد ولد عبدالغفار

(ب) ۱۸۸۶۔ عدم تعاون اندولن میں ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۰۹) یوسف محمد ولد محمد ابراہیم

(ب) ۱۸۹۵۔ عدم تعاون تحریک میں شریک تھے۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۰ کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۱۰) یوسف محمد ولد غفور حسین

(ب) ۱۹۰۵۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاوں تحریک میں ۱۰ر جولائی ۱۹۳۲ کو ساڑھے چار ماہ کی سرا ہوئی۔

(۳۱۱) یوسف محمد ولد عبدالعزیز

(ب) ۱۹۱۰ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا اور ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۱۳) ظفر محمد ولد محمد حسن

(ب) ۱۹۲۳۔ ساکن دہلی۔ ہندوستان چھوڑو مہم میں گرفتار ہوئے اور یکم فروری ۱۹۴۳ کو ڈیڑھ سال کی سرا ہوئی۔ لاہور اور دلی جیل میں رہے۔

(۳۱۴) ظہیرالدین ولد شمس الدین

(ب) ۱۹۰۰۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاوں تحریک میں ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی جیل

(۳۱۵) ظہیرالدین حافظ ولد نورالدین احمد

(ب) ۱۹۰۲۔ ساکن کوچہ میر عاشق، دہلی۔ نان کو آپریشن اندولن میں ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۱۶) ظہورالدین حافظ حاجی ولد نورالدین احمد

(ب) ۱۹۰۰۔ منشی تراب علی کے پوتے جو کہ لال قلعہ میں کلرک تھے۔ جامع مسجد کی بحالی میں اہم رول ادا کیا۔ (۲۸۸۲) عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔ دسمبر ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی سرا ہوئی۔

(۳۱۷) ظہور احمد

(ب) ۱۹۱۳۔ ساکن دہلی۔ عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۳۰ر جولائی

۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۱۸) ظہور بیگ ولد رحیم بیگ

(پ) ۱۹۲۳۔ ساکن گوڑ گاؤں ہریانہ ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۴۳ کو سزایاب ہوئے۔

(۳۱۷) ظہور الدین ولد ننھے خاں

(پ) ۱۹۲۴۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۴۳ کو سزایاب ہوئے۔

(۳۱۸) عبدالعزیز ولد عبدالرحمٰن

(پ) ۱۹۰۵۔ سول نافرمانی کرنے پر ۱۹۳۵ء میں دو ماہ کی سخت سزا ہوئی۔

(۳۱۹) عبدالباقی ولد ڈاکٹر عبدالعزیز خاں

(پ) ۱۹۰۷۔ سول نافرمانی کرنے پر ۱۹۳۰ اور ۱۹۴۰ میں سزایاب ہوئے۔

(۳۲۰) عبدالغفار ولد عبدالغنی

عدم تعاون تحریک میں گرفتار ہوئے ۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سرا ہوئی۔

(۳۲۱) عبدالغفار ولد رفیع الدین

(پ) ۱۹۰۴۔ ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۲۲) عبدالغفار ولد حاجی عبداللہ

(پ) ۱۹۱۲۔ ستیہ گرہ کیا اور گرفتار ہوئے۔ دو سال کی سزا ہوئی۔

(۳۲۳) عبدالغفور ولد عبدالصمد

(پ) ۱۸۸۶۔ سنہ ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی جیل ہوئی۔

(۳۲۴) عبدالغفور ولد عبدالشکور

(پ) ۱۹۲۱۔ آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۶ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۳۲۵) عبدالغفور ولد عبدالرحیم

(پ) ۱۹۲۵۔ آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۶ میں چار ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۲۶) عبدالغفور ولد محمد داؤد احمد

فروری ۱۹۳۱ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی اور پھر دسمبر ۱۹۴۶ میں تین سال کی سزا۔

(۳۲۷) عبدالحیٔ ولد محمد ہارون

(ب) ۱۹۱۰۔ ۱۲؍اپریل ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۲۸) عبدالحلیم ولد فضل عالم

(ب) ۱۹۰۲۔ جمعیتہ العلماء کے کارکن۔ سنہ ۱۹۳۲ کو دو سال کی سزا ہوئی۔

(۳۲۹) عبدالظفر

(ب) ۱۹۱۲۔ ۱۰؍حولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۳۰) عبدل خاں ولد خان بخش

(ب) ۱۹۱۳۔ ۲۵؍حولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۳۱) عبداللطیف ولد عبدالعزیز

سول نافرمانی کرتے ہوئے گرفتار ہوئے۔ ۱۲؍جنوری ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۳۲) عبداللطیف ولد حاجی فضل علی ساکن اجراڑہ

سول نافرمانی کے سلسلے میں گرفتاری دی۔ ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۳۳۳) عبدالماجد خاں ولد محمود خاں

سول نافرمانی کرتے ہوئے گرفتاری دی۔ ۱۴؍جنوری ۱۹۳۲ چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۳۴) عبدالمالک ولد عبدالرحمن

(ب) ۱۹۱۵۔ ۱۰؍دسمبر ۱۹۴۰ کو سول نافرمانی کرتے ہوئے گرفتاری دی اور چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۳۵) عبدالقیوم ولد محمود

(ب) ۱۸۹۷۔ ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۳۶) عبدالرشید ولد عبدالحمید

سول نافرمانی کی یاداش میں گرفتار ہوئے، اور انھیں ۱۷؍نومبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۳۷) عبدالرشید ولد حبیب میر

(ب) ۱۹۱۰۔ سول نافرمانی کرتے ہوئے ۱۹۳۰ کو نو ماہ کی قید۔

(۳۳۸) عبدالرشید ولد عبدالرحمٰن

(پ) ۱۹۲۲- آزاد ہند فوج میں بھرتی تھے- کورٹ مارشل ہوا- ۱۹۴۵ میں چھ ماہ کی جیل کی سزا دی گئی-

(۳۳۹) عبدالرحمٰن ولد گل زمان

ساکن پشاور- ۱۹۲۲ میں تین ماہ اور پچاس روپے جرمانہ ہوا-

(۳۴۰) عبدالرحمٰن ولد ولی جی

۹ر اکتوبر ۱۹۳۰ کو سول نافرمانی کرنے پر تین ماہ کی سزا اور پچاس روپے جرمانہ-

(۳۴۱) عبدالرحمٰن ولد جمن شاہ

(پ) ۱۹۱۳- ستیہ گرہ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے- چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۳۴۲) عبدالرحمٰن ولد سروہی

(پ) ۱۹۲۲- ستیہ گرہ میں گرفتار ہوئے اور ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۳۴۳) عبدالستار ولد عبدالحمید

(پ) ۱۹۱۳- ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے- ۸ر اپریل ۱۹۴۲ کو تین سال کی سزا ہوئی-

(۳۴۴) عبدالشکور ولد عبدالحمید

(پ) ۱۹۱۳- ۶ر جولائی ۱۹۳۲ کو آٹھ ماہ کی سزا- پھر ہندوستان چھوڑو تحریک میں تین ماہ کی سزا اور پچاس روپے جُرمانہ- ۲۷ر مارچ ۱۹۴۳ کو نظربندی کا حکم ہوا-

(۳۴۵) عبدالواحد ولد محمد یوسف

۲۱ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ جیل کی سزا کا حکم ہوا-

(۳۴۶) عبدالولی

(پ) ۱۹۱۰- ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی جیل ہوئی-

(۳۴۷) عبدالظفر ولد آدم خاں

(پ) ۱۸۹۹- ۱۹۳۲ میں پانچ ماہ کی سزا ہوئی-

(۳۴۸) عبداللہ ولد محمد عمر

(پ) ۱۸۷۲- سنہ ۱۹۲۱ اور سنہ ۱۹۳۰ میں ایک ایک سال کی سزا جس کے بعد ان

کی نظربندی کا حکم ہوا۔

(۳۴۹) عبداللہ ولد رحمٰن

(ب) ۱۸۸۵۔ سنہ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۵۰) عبداللہ ولد کریم اللہ

(ب) ۱۸۹۶۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۵۱) عبداللہ ولد اجاگر خاں

۱۹۰۵۔ آزاد ہند فوج میں بھرتی تھے۔ کورٹ مارشل ہوا۔ ۱۹۴۳ میں تین سال کی سزا ہوئی۔

(۳۵۲) عبداللہ فاروقی ولد معین الدین

(ب) ۱۹۰۸۔ ۲۱ر دسمبر ۱۹۴۰ کو دو سال کی قید ہوئی۔ رسالہ خاتون مشرق کے ایڈیٹر۔ وفات پا گئے۔

(۳۵۳) عبداللہ بایان خواجہ بہاء الدین

جمعیتہ علماء کے سرگرم کارکن۔ ۱۹۲۲ میں تین سال کی قید ہوئی۔

(۳۵۴) ابوالحسن ولد عبدالسلام

(ب) ۱۹۲۰۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۰ کو دو سال کی جیل ہوئی۔

(۳۵۵) اکبر محمد ولد شیر محمد

آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے تھے۔ ۱۹۴۵ میں چار ماہ کے لئے نظربند کئے گئے۔

(۳۵۶) علاء الدین ولد اللہ وتّا

(ب) ۱۸۷۹۔ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی سزا اور پچاس روپے جرمانہ ہوا۔

(۳۵۷) علی اشرف ولد علی اصغر

(ب) ۱۹۱۸۔ ۹ر مارچ ۱۹۴۰ کو گرفتار ہوئے دو سال کی سزا ہوئی۔

(۳۵۸) اللہ بخش عرف کلّن ولد خدا بخش

(ب) ۱۸۷۱۔ ۱۸ر نومبر ۱۹۰۱ کو پندرہ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۵۹) اللہ دیا ولد نظر محمد

(ب) ۱۹۱۲۔ ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۰ کو دو سال کی سزا ہوئی۔

(۳۶۰) اللہ حسین ولد صادق علی

(پ) ۱۹۱۴- ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۶۱) انصار ہروانی ولد سراج الحق

(پ) فروری ۱۹۲۶- ۱۹۴۰ میں ایک سال قید اور پچاس روپے جرمانہ ہوا۔

(۳۶۲) انور صابری ولد عین الحق

(پ) ۱۹۱۰- اردو کے عظیم انقلابی شاعر- ۱۹۴۲ میں تین سال کی سزا ہوئی۔

(۳۶۳) اشرف علی ولد ماجد علی

(پ) ۱۹۲۲- آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے تھے۔ ۱۹۴۶ کو ساڑھے تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۶۴) اوصاف علی ولد محسن علی

(پ) ۱۸۹۵- جمعیتہ علماء کے کارکن۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۶۵) ایاز علی ولد رضا علی

(پ) ۱۹۱۱- ۱۹۳۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۶۶) عزیز حسن بقائی ولد حاجی امین الدین

(پ) ۱۸۸۸- عدم تعاون تحریک میں ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۶۷) برکت اللہ ولد محمد یوسف

(پ) ۱۹۰۴- سنہ ۱۹۳۲ میں تین ماہ کی جیل ہوئی۔

(۳۶۸) برکت اللہ ولد نیک محمد

(پ) ۱۹۱۴- ۱۴ر اکتوبر ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۶۹) بشیر احمد ولد محمد ابراہیم

(پ) ۱۹۰۶- ۲۵ر فروری ۱۹۴۱ کو تین سال کی جیل ہوئی۔

(۳۷۰) بشیر احمد ولد پیر بخش

(پ) ۱۹۱۵- ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۰ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۷۱) بشیر احمد ولد رشید

(پ) ۱۹۰۶- ۸ر دسمبر ۱۹۴۱ کو چھ ماہ کی قید اور پچاس روپے جرمانہ ہوا۔

(۳۷۲) بشیر اللہ ولد فیاض اللہ

(پ) ۱۹۰۷ـ ۱۹۳۹ میں سول نافرمانی کرنے پر پانچ ماہ قید کی سزا ملی۔

(۳۷۳) آصف بیگ ولد مرزا حشمت اللہ

(پ) ۱۹۱۷ـ آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے تھے۔ ۱۹۴۴ میں ایک سال کی قید ہوئی۔

(۳۷۴) دوست محمد ولد شہباز خاں

(پ) ۱۹۲۲ـ آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۵ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۳۷۵) دلا ولد امام علی

(پ) ۱۹۲۰ـ ہندوستاں چھوڑو تحریک میں گرفتار ہوئے اور تین ماہ کی سزا پائی۔

(۳۷۶) فتح محمد ولد لالہ

(پ) ۱۹۲۴ـ آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے۔ نو ماہ کی جیل ہوئی۔

(۳۷۷) فضل الٰہی ولد فضل دین

(پ) ۱۹۱۴ـ آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے تھے۔ ۱۹۴۴ میں تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۷۸) فضل الرحمٰن ولد عبد الرحمٰن

۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو پانچ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۷۹) سید ابراہیم فکری

(پ) ۱۹۲۴ـ فاضل دار العلوم دیوبند۔ ساکن احمد نگر۔ مقیم حال دہلی۔ سنہ ۴۲ء کے آندولن میں شرکت کی پاداش میں ۲۹ر ستمبر کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ دلّی اور لاہور بورسٹل اور ملتان کی جیلوں میں رہے۔

(۳۸۰) فیروز الدین ولد محمد دین

مارچ ۱۹۲۳ میں ایک سال کی قید ہوئی۔ پھر اس کے بعد ۱۹۴۶ میں دو سال کی مزید قید۔ پشاور جیل میں رہے۔

(۳۸۱) غلام حیدر ولد غلام رسول

(پ) ۱۹۲۷ــ۱۹۴۶ میں وراثت گرفتاری جاری ہونے پر انڈر گراؤنڈ ہو گئے۔ ۱۹۴۸ء تک پکڑے نہ جا سکے۔

(۳۸۲) حافظ فیاض احمد جامعی

۱۵ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چار ماہ کی جیل ہوئی۔

(۳۸۳) حافظ محمد رفیق ولد محمد صادق

(پ) ۱۹۱۸ــ ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۰ء کو دو سال کی جیل ہوئی۔

(۳۸۴) حفظ الرحمٰن مولانا ولد شمس الدین

ساکن ضلع بجنور، سکریٹری جمعیت علماء ہند۔ سرگرم رکن کانگریس، ۲۱ر اکتوبر ۱۹۴۰ء کو تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۸۵) حیدر علی ولد اشرف خاں

۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۸۶) حامد علی ولد ہاشم علی

(پ) ۱۹۳۱ــ ۱۵ر نومبر ۱۹۴۶ء کو پانچ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۸۷) حامد حسن ولد سعید احمد

(پ) ۱۹۲۰ــ ۱۵ر نومبر ۱۹۴۰ء کو ایک ماہ قید اور ۲۵ روپے جرمانہ ہوا۔

(۳۸۸) حامد حسین ولد احمد حسین

(پ) ۱۹۲۱ــ ۱۴ر جنوری ۱۹۴۱ء کو تحریک عدم تعاون میں شرکت کی وجہ سے ایک سال کی جیل سزا ہوئی۔

(۳۸۹) حمید اللہ حافظ ولد عظیم اللہ

مارچ ۱۹۴۱ء کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۹۰) حرمت اللہ ولد عظمت اللہ

(پ) ۱۹۱۰ــ ۲۵ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۹۱) حسن خاں ولد آغا حسین خاں

۱۹۴۱ء میں تین ماہ کی قید سزا ہوئی۔

(۳۹۲) حسن محمد ولد نیادر حسن

(ب) ۱۸۹۶---۱۹۲۱میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۹۳) حسین حسّان ولد نبی جان

(ب) ۱۹۰۷---عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔ ایک پمفلٹ "آٹھ دن قید سے باہر" اردو میں نکالا۔ چار ماہ کی جیل کی سزا ہوئی۔

(۳۹۴) ہاشمی شوکت علی ولد لیاقت علی

(ب) ۱۹۲۶---۱۰رمارچ ۱۹۴۳کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۳۹۵) الٰہی بخش ولد بھورے خاں

(ب) ۱۹۰۸--- آزاد ہند فوج میں کورٹ مارشل کے تحت تین سال کی سزا ہوئی۔

(۳۹۶) امداد صابری ولد شرف الحق

(ب) ۱۹۱۳--- ۱۴راگست ۱۹۴۲کو پندرہ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳۹۷) انعام خاں ولد منیر خاں

۱۳ر ستمبر ۱۹۲۱کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۳۹۸) عنایت بیگ ولد ابراہیم

(ب) ۱۹۰۶---۷ار اپریل ۱۹۴۱ءکو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۳۹۹) اسماعیل محمد چشتی ولد علی محمد

۱۹۰۷---سنہ ۱۹۳۷میں مختصر مدت کے لئے قید ہوئی۔۔۱۹۴۰میں ستیہ گرہ میں حصہ لیا اور تین سال کی قید ہوئی۔

(۴۰۰) کریم شاہ ولد امام شاہ

(ب) ۱۹۱۶---۱۴ر دسمبر ۱۹۴۰ءکو دو سال کی سزا دی گئی۔

(۴۰۱) محفوظ علی ولد میر فیاض علی

۱۱رجنوری ۱۹۲۲ءکو چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۰۲) محمود احمد ولد محمد شفیع

(ب) ۱۹۰۸---۱۳ر اپریل ۱۹۳۲کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۰۳) مقبول ولد اللہ دیا

۱۹ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۰۴) مقصود علی ولد سلیمان خاں

(ب) ۱۹۱۱ــــ ۱۹۴۲ میں تین ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۰۵) محبوب علی ولد علاء الدین

(ب) ۱۹۰۸ــــ ۱۹۳۹ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۰۶) مہدی حسن ولد منظور احمد

(ب) ۱۹۱۶ــــ اگست ۱۹۴۲ سے مئی ۱۹۴۳ تک مراد آباد جیل میں رہے۔

(۴۰۷) محمود علی ولد ظہور علی

(ب) ۱۹۰۷ــــ ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۰۸) محمد ولد غریب شاہ

(ب) ۱۹۱۲ــــ ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی جیل' جرمانہ پچاس روپے۔

(۴۰۹) محمد عبد اللہ ولد محمد ایوب

(ب) ۱۹۱۰ــــ ۱۹۳۳ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۱۰) محمد احمد ولد عبد العزیز

(ب) ۱۹۰۹ــــ ۱۰ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۱۱) محمد احمد ولد عبد الکریم

(ب) ۱۹۲۱ــــ ۲۷ر اپریل ۱۹۴۱ کو چھ ماہ کی جیل۔

(۴۱۲) محمد علی ولد بہاء الدین

(ب) ۱۹۱۲ــــ آزاد ہند فوج میں شامل ہوگئے تھے۔ ۱۹۴۵ میں ان کا کورٹ مارشل ہوا اور ایک سال کی سزا کے مستحق ٹھہرائے گیے۔

(۴۱۳) محمد عارف ولد عبد المحمود

(ب) ۱۹۱۰ــــ ۱۹۳۰ میں ساڑھے چار ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۱۴) محمد عاشقین ولد شیرا

(ب) ۱۹۱۸ــــ ۱۹۳۲ میں تین سال کی سزا ہوئی۔

(۴۱۵) محمد اشرف ولد میر سدن خاں

(ب) ۱۹۲۴---(پولیس کانسٹیبل)۱۹۴۶میں پانچ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۱۶) محمد ایوب ولد غلام محمد

(ب) ۱۹۲۹--- سنہ ۱۹۴۱میں اٹھارہ ماہ اور ۱۹۴۲میں چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۱۷) محمد دین ولد خدا بخش

(ب) ۱۸۹۷--- ۲۹ر مئی ۱۹۲۱ کو رولٹ ایکٹ کے خلاف مظاہرہ کرنے میں شریک تھے کہ ۳۰ مارچ کو پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنے۔

(۴۱۸) محمد فیاض

(ب) ۱۹۰۵--- جمعیت کارکن۔ شراب کی دوکانوں پر پیکٹنگ کرنے پر گرفتار ہوئے۔ ۱۹۳۳میں دو ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۱۹) محمد فیاض علی ولد محمد نیاز علی

(پ) ۱۹۱۸--- ۲۹ر مئی ۱۹۴۱ کو ایک سال کی سزا ہوئی اور اس کے بعد دوبارہ ۱۹ر جون ۱۹۴۴ کو تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۲۰) محمد حسن ولد ناظر حسین

۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۲۱) محمد حسین ولد مولوی رحمت اللہ

۷ار جولائی ۱۹۴۵ کو نو ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۲۲) محمد حسین ولد فتح محمد خاں

(ب) ۱۸۹۶--- ۱۴ر ماچ ۱۹۳۹ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۲۳) محمد ابراہیم ولد محمد اسماعیل

(ب) ۱۹۱۵--- ۱۴ر مارچ ۱۹۳۹ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۲۴) محمد ابراہیم ولد رمضانی

(ب) ۱۹۱۸---۲۵ر جنوری ۱۹۴۳ کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۴۲۵) محمد ادریس ولد عبد الستار

(ب) ۱۹۰۰---۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۲۶) محمد ادریس ولد محمد شفیع

(پ) ۱۹۱۷ — ہندوستان چھوڑو تحریک میں چھ ماہ کی جیل کی سزا ہوئی۔ دہلی اور فیروز پور جیل میں رہے۔

(۴۲۷) محمد اسحاق

(پ) ۱۹۰۶ — ۲۴ر جولائی ۱۹۳۰ کو پانچ ماہ کی جیل ہوئی۔

(۴۲۸) محمد اسماعیل ولد کفایت اللہ

(پ) ۱۸۹۷ — ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید اور پچاس روپے جرمانہ۔

(۴۲۹) محمد اسماعیل ولد قصرالدین

۱۲ر مئی ۱۹۴۱ کو دو سال کی قید ہوئی۔ دلی' انبالہ اور فیروز پور کی جیلوں میں رہے۔

(۴۳۰) محمد اسماعیل فاروقی ولد ایچ ایم ابراہیم

(پ) ۱۹۲۳ — ۷ر جون ۱۹۴۶ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۳۱) محمد جلال ولد الٰہی بخش

(پ) ۱۲ر جولائی ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۳۲) محمد خادمی

ساکن پشارو (پ) ۱۹۱۵ — ۲۱ اپریل ۱۹۳۲ کو ایک ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۳۳) محمد خلیل الرحمٰن ولد حبیب الرحمٰن

(پ) ۱۹۱۴ ساکن لدھیانہ — ۱۰ دسمبر ۱۹۴۰ کو ایک سال کی قید ہوئی۔

(۴۳۴) محمد منظر ولد محمد یونس

(پ) ۱۹۰۹ — ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۳۵) محمد میاں ولد بشیر علی

(پ) ۱۹۲۱ — ۳ مئی ۱۹۴۱ کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۴۳۶) محمد مصطفےٰ ولد غلام حسین

۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۳۷) محمد رفیع ولد محمد فاروق

(پ) ۱۹۰۶ — ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۲ کو دو سال کی جیل ہوئی۔

(۴۳۸) محمد رفیع ولد عبد الکریم

(پ) ۱۹۲۳- ہندوستان چھوڑو تحریک میں ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی۔

(۴۳۹) محمد رفیق ولد محمد یعقوب

۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۴۰) محمد رمضان ولد پیر بخش

(پ) ۱۹۱۲- ۱۹۴۰ میں دو سال کی سزا پائی۔

(۴۴۱) محمد صادق ولد نعمت اللہ

ساکن علی گڑھ - ۲۱ر اپریل ۱۹۲۳ کو ایک ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۴۲) محمد صادق ولد محمد شریف

(پ) ۱۹۰۷- آزاد ہند فوج میں کورٹ مارشل کے تحت ۱۹۴۶ میں ایک ماہ کی سزا

(۴۴۳) محمد صادق ولد پیرو خاں

(پ) ۱۹۱۵- آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے تھے۔ ۱۹۴۵ میں چار ماہ کی سزا۔

(۴۴۴) محمد سعید ولد محمد ابراہیم

(پ) ساکن دہلی- ایڈورڈ پارک کے ہنگامہ کے الزام میں گرفتار ہوئے جس کی بنا پر ۱۹۱۹ میں تین سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

(۴۴۵) محمد سعید ولد احمد سعید

(پ) ۱۹۲۲- ۶ر نومبر ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۴۶) محمد صالحین ولد صالح حسین

(پ) ۱۹۰۴- جمعیتہ کارکن- ۱۹۳۲ میں چار ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۴۷) محمد سعید خاں ولد مولانا احمد سعید خاں

ساکن دہلی- ہندوستان چھوڑو اندولن میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۴۸) محمد شفیع خاں ولد محمد عزیز خاں

۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۴۹) محمد شفیع ولد عبد الحق

سنہ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی سزا اور پچاس روپے جرمانہ ہوا۔

(۴۵۰) محمد سلطان ولد سعادت خاں
(پ) ۱۹۱۰- کانگریسی رضاکار- ریڈ پوسٹر کیس میں ۱۹۳۲ میں ایک سال کی سزا
ہوئی-
(۴۵۱) محمد عمر ولد اللہ رکھا
(پ) ۱۹۰۵- ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۰ کو دو سال کی سزا ہوئی-
(۴۵۲) محمد عثمان ولد محمد
۱۴ر جنوری ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی سزا پائی-
(۴۵۳) محمد وحید الدین قاسمی ولد عزیز الدین
(پ) ۱۹۱۲- ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی قید' اس کے بعد ۱۹۴۱ میں پھر چھ ماہ کی قید-
(۴۵۴) محمد یامین ولد فیاض الدین
(پ) ۱۹۱۹- ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۱ کو نو ماہ کی جیل ہوئی اور جرمانہ پچاس روپے ہوا-
(۴۵۵) محمد یعقوب ولد جگو
عدم تعاون اندولن میں ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی-
(۴۵۶) محمد یعقوب ولد عبد الرحیم
(پ) ۱۹۱۴- ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۰ کو دو سال کی جیل کی سزا ہوئی-
(۴۵۷) محمد یاسین ولد محمد ابراہیم
(پ) ۱۸۸۹- ایڈورڈ کیس میں ملوث ہونے کی وجہ سے ان کو تین سال کی ...
کی سزا ہوئی-
(۴۵۸) محمد یاسین ولد پھول خاں
(پ) ۱۹۰۷- ۲۱ر فروری ۱۹۴۱ کو ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی-
(۴۵۹) محمد یونس ولد محمد رفیع
(پ) ۱۹۱۸- ۱۴ر مئی ۱۹۴۱ کو چودہ ماہ کی سزا ہوئی-
(۴۶۰) محی الدین جمّا خاں
(پ ۱۹۰۸- ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی سزا اور پھر ۱۹۳۲ میں ساڑھے سات ماہ کی سزا
ہوئی-

(۴۶۱) مغین الدین ولد محی الدین
ساکن مظفر گڑھ (پاکستان) ۷؍ مارچ ۱۹۳۲ کو چھ ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ۔
(۴۶۲) مختار النبی ولد عبد الشکور
(ب) ۱۸۱۸۔ ۵؍ مارچ ۱۹۴۱ کو ایک سال کی جیل اور اس کے ساتھ پچاس روپے
جرمانہ۔
(۴۶۳) مشتاق احمد ولد ولایت حسین
(ب) ۱۸۸۷۔ ۱۲؍ جنوری ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۴۶۴) ناظر حسین ولد عادل حسین
(ب) ۱۹۲۰۔ آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے تھے۔ ۱۹۴۴ میں ایک سال کی سزا
ہوئی۔
(۴۶۵) نور احمد ولد فضل احمد
عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔ اس جرم میں انھیں ۱۰؍ جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی
قید کی سزا ہوئی۔
(۴۶۶) نور محمد ولد سلیمان خاں
(ب) ۱۹۱۳۔ آزاد ہند میں شامل ہو گئے اور کورٹ مارشل کے تحت ۱۹۴۳ کو
تین سال کی سزا ہوئی۔
(۴۶۷) نور محمد ولد صغیر محمد
(ب) ۱۹۲۰۔ ۲۵؍ ستمبر ۱۹۴۲ کو دو ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔
(۴۶۸) پیر محمد ولد راز داں
(ب) ۱۹۱۵۔ آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے تھے۔ سنہ ۱۹۴۵ میں چار ماہ کی سزا
ہوئی۔
(۴۶۹) قمر الدین ولد فضل الدین
(ب) ۱۸۹۲۔ ۱۴؍ دسمبر ۱۹۴۰ کو ایک سال کی سزا ہوئی۔
(۴۷۰) قمر الدین ولد فخر الدین
(ب) ۱۸۹۹۔ ۳؍ مئی ۱۹۴۱ کو ایک سال کی قید ہوئی۔

(۴۷۱) قمرالدین ولد محمد عمر

(ب) ۱۹۱۹۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں شریک ہوئے اور ان کو کچھ مدت کے لئے نظربند کردیا گیا۔

(۴۷۲) قدرت اللہ خاں ولد مسیح اللہ خاں

۱۱؍جنوری ۱۹۲۲ کو چار ماہ کی جیل کی سزا ہوئی۔ عدم تعاون اندولن میں سرگرم طور پر شامل رہے۔

(۴۷۳) رمضان علی ولد محمد علی

۱۷؍دسمبر ۱۹۲۱ کو چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۷۴) رحمت علی ولد تراب علی

عدم تعاون اندولن میں حصہ لینے کی وجہ سے ۱۵؍دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۷۵) رحمت الٰہی ولد نور الٰہی

(ب) ۱۹۱۰۔ ۱۹۴۰ میں ایک سال قید اور اس کے بعد ۱۹۶۴ میں ایک سال کی مزید سزا ہوئی۔

(۴۷۶) رحمت خاں ولد عبد الرحمٰن خاں

(پ) ۱۹۰۲۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں ان کو ۱۱؍اگست ۱۹۴۲ کو دو سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا۔

(۴۷۷) رحمت اللہ ولد سیف الدین

(ب) ۱۹۱۵۔ ۱۹۴۰ میں دو سال کے لئے جیل بھیج دئے گئے۔

(۴۷۸) رحمت اللہ ولد مولانا بخش

(ب) ۱۹۲۰۔ جب دلی میں انگریزی فوج اور سرکار انگلشیہ کی فتح کا جشن منایا گیا، اس موقع پر احتجاج کیا۔ ۱۹۴۶ میں اس بنا پر ان کو ایک سال کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۷۹) سعادت علی ولد مبارک علی

(ب) ۱۹۰۶۔ ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴۸۰) سعید مظہر ولد مولانا احمد سعید

(ب) ۱۹۱۸۔ ہندوستان چھوڑو اندولن میں شریک ہوئے۔ ۱۹۴۲ میں دلی اور

فیروز پور جیلوں میں رہے۔

(۴۸۱) مولانا احمد سعید ولد نواب مرزا

۱۹۲۱ میں ایک سال کی جیل اور پھر ۱۹۳۰ میں ایک سال کی جیل کی سزا ہوئی۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کے لئے نظر بندی کا حکم ہوا۔

(۴۸۲) سعید الدین ولد امیر بخش

۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۸۳) سیفی کاشمیری ولد امیر بٹ

(پ) ۱۹۱۷۔ ساکن کشمیر۔ ۱۹۳۵ میں ایک سال کی سزا' سنہ ۱۹۳۷ میں پھر ایک سال کی سزا ہوئی۔ سنہ ۱۹۳۸ میں سات سال کی جیل۔ سنہ ۱۹۴۳ سے ۱۹۴۶ تک نظر بند

(۴۸۴) صفیر ولد سلطان

(پ) ۱۹۰۲۔ ۱۹۳۱ میں تین ماہ کی جیل اور مزید جرمانہ پچاس روپے۔

(۴۸۵) سلیم الدین ولد سعید الدین

(پ) ۱۹۰۴۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید

(۴۸۶) سمیع الدین ولد روپ جی

(پ) ۱۹۲۲۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں تین سال کی سزا ہوئی۔

(۴۸۷) سمیع اللہ ولد نسیم اللہ

ساکن ہردوئی' مقیم دہلی۔ جنگ آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔ ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۰ کو دلی میں ان کا داخلہ تین ماہ کے لئے ممنوع قرار دیا گیا۔ اس سلسلے میں دلی کی جامع مسجد میں میں ایک جلسہ ہوا اور ان کو مبارک باد دی گئی۔

(۴۸۸) سید احمد حسین ولد فیض حسین

(پ) ۱۹۰۲۔ ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۸۹) سید احمد حسین ولد فیض حیدر

سنہ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۹۰) سید قاسم شاہ ولد غلام علی شاہ سید

(پ) ۱۹۰۸۔ ساکن پشاور۔ ستیہ گرہ ۱۹۴۱ میں تین سال کی سزا اور ایک سو

پچاس روپے جرمانہ۔

(۴۹۱) سید مرزا ولد حبیب خاں

(پ) ۱۹۱۹۔ یکم مارچ ۱۹۴۲ کو ایک سال کی جیل کی سزا اور ایک سو پچاس روپے جرمانہ ہوا۔

(۴۹۲) سید شاہ ولد عجب خاں

(پ) ۱۹۰۲۔ ۲۲ر فروری ۱۹۴۲ کو چھ ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(۴۹۳) شادی ولد عبد اللہ

(پ) ۱۹۲۴۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں شرکت کی جس کی وجہ سے گرفتار ہوئے۔ ۳ر دسمبر ۱۹۴۲ کو دو سال کی سزا ہوئی۔

(۴۹۴) شفیق الحق ولد حافظ محمد میاں

(پ) ۱۹۱۰۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۹۵) شفیع الدین ولد رحیم الدین

(پ) ۱۹۱۱۔ ۱۲ر دسمبر ۱۰۳۲ کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۴۹۶) شفیع احمد خاں ولد رفیع اللہ خاں

(پ) ۱۹۱۴۔ علی گڑھ۔ ۴ر اپریل ۱۹۴۰ کو دو سال کی قید کی سزا ہوئی۔ روہتک اور ملتان جیل میں رہے۔

(۴۹۷) صاحبزادہ سکندر شاہ ولد شہزادہ حسن خاں

(پ) ۱۹۱۵۔ ساکن اجمیر۔ ۲۶ر اپریل ۱۹۴۱ کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۴۹۸) شرف الدین ولد نظیر الدین

(پ) ۱۹۲۶۔ پولیس کی ہڑتال میں شریک ہوئے۔ ۱۹۴۶ میں ان کو پانچ ماہ کی سرا

(۴۹۹) شریف احمد ولد وزیر علی

(پ) ۱۹۲۷۔ آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے تھے۔ کورٹ مارشل کے تحت تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۵۰۰) شریف گل ولد محمد دین

(پ) ۱۹۰۲۔ ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی جیل اور اس کے ساتھ پچاس روپے

جرمانہ۔

(۵۰۱) شیخ عبدالقیوم

ساکن کانپور۔ ۲۴جنوری ۱۹۴۰کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۵۰۲) شیخ محمد حسین ولد غلام حسین

ساکن مراد آباد۔ ۱۹۳۰ میں ایک سال کی جیل اور اس کے علاوہ پچاس روپے جرمانہ۔

(۵۰۳) شیخ ریاض الدین ولد انتظام الدین

ساکن بجنور۔ ۵ اکتوبر ۱۹۴۲کو ایک سال کی جیل ہوئی۔

(۵۰۴) شیر دین ولد گھمرو

(پ) ۱۹۰۱۔ ۱۹۴۱میں ڈیڑھ سال کی جیل کی سزا ہوئی۔

(۵۰۵) صالحین آزاد ولد منشی محمد سعید

(پ) ۱۹۲۴۔ ہندوستان چھوڑو اندولن میں گرفتار ہوئے۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۵۰۶) سید محمد قاسم ولد غلام شاہ

(پ) ۱۹۰۶۔ ساکن کوہاٹ۔ ۴, فروری ۱۹۴۱میں تین سال کی سزا ہوئی۔

(۵۰۷) سید قاسم

ساکن کوہاٹ۔ ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۰کو تین سال کی جیل کی سرا۔

(۵۰۸) امراؤ خاں ولد محمد یوسف

(پ) ۱۹۰۷۔ ۱۹۴۰میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۵۰۹) یوسف زئی خاں ولد کریم اللہ

(پ) ۱۹۱۱۔ بنگال کے صحافی۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۳ میں انھوں نے انڈر گراؤنڈ کام کیا۔ گرفتاری کے بعد ۱۹۴۳میں کلکتہ جیل میں تبادلہ کردیا گیا۔

(۵۱۰) ظفر احمد ولد محمد عمر

(پ) ۱۹۲۰۔ جنگ کے خلاف احتجاج میں گرفتار کرلئے گئے۔ ۱۹۴۰میں دو سال کی سزا ہوئی۔

(۵۱۱) ضور احمد ولد غلام قادر

(ب) ۱۹۲۰- آزاد ہند فوج میں شامل ہوگئے تھے۔ کورٹ مارشل کے تحت پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۵۱۲) ذاکر محمد خاں ولد وزیر عمر خاں

(ب) ۱۹۲۱- ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا اور اس کی وجہ سے نظر انھیں بند کر دیا گیا۔

(۵۱۳) ضامن محمد ولد فیاض الدین

(پ) ۱۹۱۹- ۱۹۴۱ میں دس ماہ کی قید ہوئی۔

(۵۱۴) ذکر الرحمٰن ولد عبد الرحمٰن

(ب) ۱۹۴۱- ۲۴ر مارچ ۱۹۴۱ کو ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی۔

(۵۱۵) علی جواد زیدی ولد امجد زیدی

ساکن اعظم گڑھ۔ جنوری ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی، جس کے بعد ان کو بنارس جیل بھیج دیا گیا۔

(۵۱۶) محمد نعمان ولد امیر احمد

ساکن چاند پور، ضلع بجنور مقیم دہلی۔ ہندوستان چھوڑو اندولن میں حصہ لیا اور انڈر گراؤنڈ رہے۔

(۵۱۷) محمد سلیمان صابر ولد عبد اللطیف

ساکن میرٹھ، مقیم حال دلی۔ پیشے سے صحافی۔ ہندوستان کی جنگ آزادی میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا جس کے نتیجے اٹھارہ ماہ کی جیل ہوئی۔ ۵ر اکتوبر ۱۹۴۰ کو ہوئی اور اس کے ساتھ ایک سو روپے جرمانہ بھی ہوا۔

(۵۱۸) مقیم الدین فاروقی ولد معین الدین فاروقی

(پ) ۱۹۱۹- ساکن ضلع سہارنپور، مقیم حال دلی۔ اسٹوڈنٹ لیڈر۔ سرکار مخالف تحریکوں میں سرگرمی سے حصہ لیا جس کے نتیجے میں اکتوبر ۱۹۴۱ میں ایک سال کی جیل ہوئی۔ اس کے بعد ہندوستان چھوڑو اندولن میں شریک ہوئے جس میں ان چھ کو ماہ کی سزا ہوئی۔ جشن فتح کی مخالفت میں مظاہرہ کیا اور چھ ماہ کی جیل ہوئی۔ دلی، سہارنپور، ملتان

اور فیروز پور جیلوں میں رہے۔

دہلی میں سنہ ۱۹۴۲ء

دہلی میں اگست ۱۹۴۲ میں ڈیڑھ سو اشخاص ہلاک ہوئے تھے

جگل کشور کھنہ سکریٹری دہلی پراونشیل کانگریس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے :

"۸ر اگست ۱۹۴۲ میں ہندوستان چھوڑو تحریک کے دوران دہلی میں پولس اور فوج نے بارہ مرتبہ گولیاں چلائیں جس سے ڈیڑھ سو اشخاص ہلاک ہوئے۔ دو ہزار اشخاص کو کو جن میں بیشتر عورتیں تھیں، مختلف الزامات میں گرفتار کیا گیا یا بغیر مقدمہ چلائے نظر بند کر دیا گیا۔

دیوبند تحریک

سلطنت مغلیہ کا چراغ گل ہوئے دس برس گزر چکے تھے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی کوششیں جو آزادی وطن کے لئے ہو رہی تھیں، سب ناکام ہو چکی تھیں۔ دلی کے لال قلعہ پر یونین جیک لہرا رہا تھا۔ جس شخص نے بھی ملک کی آزادی کی کوششوں میں کسی طرح بھی حصہ لیا تھا یا تعاون دیا تھا، ان میں سے ہر ہر فرد کو تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا تھا، یا پھر انہیں جلاوطن کر دیا گیا تھا، ان میں ایک بڑی تعداد علمائے کرام کی تھی۔

اس زمانے میں ایک ایسی مذہبی آزاد تعلیمی درسگاہ کی سخت ضرورت تھی جہاں مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام خود ان کے ہاتھوں میں ہو اور جو مسلمانوں کی صحیح دینی و مذہبی رہنمائی کا کام انجام دے۔

چند بزرگ ہستیوں نے جن کے رہنما مولانا محمد قاسم نانوتوی تھے، جمعرات کے دن ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ (۱۸۶۷ء) کو نہایت بے سرو سامانی کی حالت میں دیوبند کی ایک چھوٹی سی مسجد میں جس کو مسجد چھتہ کہتے ہیں، انار کے ایک درخت کے نیچے مدرسہ دارالعلوم دیوبند کا افتتاح کیا۔

دارالعلوم دیوبند کے بانیوں نے دارالعلوم قائم کرکے جہاں مسلمانوں کے علوم و فنون اور ان کے مذہب کے تحفظ کے لئے دارالعلوم جیسی مستحکم و مضبوط درسگاہ قائم کی، وہاں مسلمانوں کے سیاسی تحفظ کے لئے بھی برابر کوشاں رہے اور پھر انھوں نے اس سلسلے میں پیش آنے والے نامساعد حالات میں پیش آنے والی دقتوں، دشواریوں تکالیف، مصائب و آلام کو بھی خوش آمدید کہا۔

سنہ ۱۸۵۷ میں حاجی امداد اللہ صاحب کی قیادت میں مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا عبدالغنی، مولانا محمد یعقوب، اور مولانا رشید احمد گنگوہی نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کیا، اور مظفر نگر میں انگریز سپاہ سے نبرد آزما ہوئے۔

جب سنہ ستاون کی آگ ٹھنڈی ہوئی تو حاجی امداد اللہ اور ان کے ساتھیوں کی زبردست تلاش ہوئی۔ حاجی امداد اللہ، مولانا محمد یعقوب اور مولانا عبدالغنی مکہ مکرمہ (حجاز) ہجرت کر گئے۔ مولانا محمد قاسم گرفتار نہیں کئے جا سکے لیکن مولانا رشید احمد گنگوہی گرفتار کر لئے گئے۔ نو ماہ تک قید رہے اور جب عام معافی کا اعلان ہوا تو رہائی ہوئی۔

ابتدا میں درختوں کے سائے میں تعلیم ہوتی تھی، جہاں دھوپ اور بارش سے بچاؤ کے لئے ایک چھت تک نہیں تھی۔ اس وقت کون جانتا تھا کہ دو چار لڑکے جو ایک

بوڑھے کے آگے بیٹھے ہوئے قرآن ہل ہل کر پڑھ رہے ہیں' یہ مدرسہ کچھ دنوں بعد مسلمانوں میں انگریزی سرکار کے خلاف ایک ایسی تنظیم قائم کرے گا جو ملک کی آزادی میں سرگرمی اور تندہی سے شامل ہو کر انگریز سرکار سے مقابلہ کرے گی اور بالآخر یہ مدرسہ آزادی کے متوالے سپاہیوں کی چھاونی بن جائے گا۔

مولانا نانوتوی کی یہ بھی خواہش تھی کہ ہندوستان میں مسلمان انگریزوں کی چال بازیوں سے بچے رہیں اور ہندوستان کی آزادی کی جنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آپ کو ایسے لوگوں سے بڑی چڑ تھی جو انگریزوں کی وفاداری کا دم بھرتے تھے۔

اسی دوران کچھ لوگوں نے مولانا رشید احمد گنگوہی سے ہندوستان کے دارالحرب ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ مانگا تو مولانا رشید احمد گنگوہی نے نہایت بہادری کے ساتھ یہ فتویٰ دے دیا کہ

"ہندوستان دارالحرب" ہے۔

جس کا صاف مطلب یہ تھا کہ انگریزی حکومت کے خلاف جنگ جاری رہے اور ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس لڑائی میں مکمل طور پر حصہ لے۔ مولانا گنگوہی کا ۱۱ر اگست ۱۹۰۵ کو انتقال ہو گیا۔

آپ کے بعد دارالعلوم کی سرپرستی کا بوجھ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کو اٹھانا پڑا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان میں نئی سیاسی لہر پیدا ہو چکی تھی۔ بہت سے نوجوانوں نے ہتھیاروں کا استعمال بھی شروع کر دیا تھا۔ کچھ اس جرم میں پھانسی پر بھی چڑھ گئے تھے۔ انگریزوں کے خلاف اشتعال انگیز اور باغیانہ مضامین شائع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ ہندوستان اور ہندوستان سے باہر تحریک آزادی سے متعلق خفیہ تنظیمیں قائم ہو چکی تھیں۔

مولانا محمود الحسن کا خیال تھا کہ چوں کہ ہندوستان کے لوگوں سے ہتھیار چھین لئے گئے ہیں' اس لئے جنگ آزادی شروع کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ غیر ملکی امداد حاصل کی جائے۔

اس سلسلے میں مولانا محمود الحسن کی نظر سب سے پہلے افغانستان پر گئی۔ ہندوستان اور افغانستان کی سرحدیں ملی ہونے کی وجہ سے وہیں سے مدد لینا سب سے زیادہ آسان تھا۔ ہندوستان کی سرحد پر بسے ہوئے آزاد قبائل سے بھی مدد لی جا سکتی تھی۔

مولانا نے دارالعلوم دیوبند کے ان طالب علموں سے اور ان کی مدد سے جو آزاد قبائل سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے' اپنا تعلق قائم کیا۔ اس میں انھیں

کامیابی بھی ملی۔ آزاد قبائل کے لوگ مولانا محمود الحسن کے پاس آنے جانے لگے اور آپ کے مکان کے تہہ خانے میں خفیہ میٹنگ ہونے لگیں۔

شیخ الہند کا پروگرام تھا کہ کابل سے لے کر ہندوستان کے دوسرے کونے تک انگریزوں کے خلاف ایک جال بچھا دیا جائے۔ اور کسی مناسب موقع پر افغانستان اور آزاد قبائل کی فوج' ہندوستان پر حملہ کرے اور دوسری طرف ملک کے اندر آزادی کی لڑائی شروع کردی جائے۔ آپ کا خیال تھا کہ یہ ایک ایسی صورت ہے جس کے ذریعے انگریزوں کو ہندوستان سے باہر کیا جاسکتا ہے۔

آپ کی اس تجویز میں دو چیزیں سب سے اہم اور بنیادی ہیں۔

(۱) غالب نامہ

(۲) ریشمی رومال تحریک

جمعیتہ علمائے ہند

جمعیتہ العلماء کے قیام کے بعد اس کے اجلاس ملک کے اطراف و جوانب میں ہوئے جس کی کما حقہ تفصیل چند صفحات میں سموئی نہیں جاسکتی۔ مختصراً یہ کہ اس کا پہلا اجلاس ۲۸ر دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء کو امرتسر میں مولانا عبد الباری فرنگی محلی کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی اور ان کے ساتھیوں' نیز مولانا ابوالکلام آزاد کی رہائی کے لئے زبردست احتجاج کیا گیا۔

۸ر جون سنہ ۱۹۲۰ کو شیخ الہند اور ان کے ساتھیوں کو تین سال سات مہینے کے بعد رہا کیا گیا۔ بمبئی میں اس قافلہ کے بخیریت پہنچنے پر استقبال کرنے والوں میں ہزاروں عقیدت مندوں کے ساتھ مولانا فرنگی محلی اور گاندھی جی بھی موجود تھے۔

۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۲۰ء کو مولانا محمود حسن دیوبندی نے ترک موالات کا فتویٰ دیا۔ اس فتوئی کو مولانا سجاد بہاری نے مرتب کیا تھا۔ یہ فتوی جمعیتہ علمائے ہند کی طرف سے ۴۸۴ علماء کے دستخطوں کے ساتھ شائع کیا گیا۔

۶ر دسمبر ۱۹۲۰ کو اس کا ایک خصوصی اجلاس کلکتہ میں ہوا۔ مولانا آزاد نے ترک موالات کی تجویز پیش کی جو دو سو علماء کی تائید سے بہ اتفاق رائے منظور ہوئی۔

۳۱ر اگست ۱۹۲۰ء میں عدم تعاون تحریک شروع ہوئی۔ اس تحریک میں تیس ہزار آدمی جیل گئے جس میں ایک بڑی تعداد علماء اور مسلم محبان وطن کی تھی۔

۸ر اکتوبر ۱۹۲۰ کو شیخ الہند مولانا محمود حسن نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تاسیسی اجلاس، منعقدہ علی گڑھ کی صدارت فرمائی۔

۱۹ر و ۲۰ر نومبر ۱۹۲۰ میں جمعیتہ علماء کا دوسرا اجلاس شیخ الہند مولانا محمود حسن کی صدارت میں ہوا۔

آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں جد و جہد آزادی کے ساتھ سیاسی جد و جہد کی منتشر طاقت کو کانگریس کے مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دی۔

۸ر جولائی ۱۹۲۱ کو کراچی میں منعقدہ کانفرنس میں جس کی صدارت شیخ الاسلام مولانا مدنی نے کی تھی، انھوں نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے صاف لفظوں میں اعلان کیا کہ سرکاری ملازمت اور اس کی اعانت حرام ہے۔ اس جرات و حق گوئی کے سلسلے میں کراچی کا مشہور مقدمہ چلا۔ آپ کے ساتھ مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، مولانا نثار احمد، پیر غلام مجدد، ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور گرو شنکر اچاریہ کو دو دو سال کی قید بامشقت کی سزا ہوئی۔

۸ر اگست ۱۹۲۱ کو جمعیتہ علماء کا شائع کردہ ترک موالات کا فتویٰ ضبط کرلیا گیا مگر جمعیتہ العلماء اس کو بار بار شائع کرتی رہی۔

سنہ ۱۹۲۱ میں مالابار کے موپلا مسلمانوں پر برطانوی حکومت کی طرف سے سخت مظالم ڈھائے گئے۔ جمعیتہ علماء مظلوموں کی مدد کے لئے سامنے آئی۔ پچاس ہزار روپے کی خطیر رقم سے بروقت امداد کی اور اس کی ایک تحقیقاتی رپورٹ شائع کی۔

دسمبر ۱۹۲۲ میں جمعیتہ علماء کا چوتھا اجلاس مولانا حبیب الرحمٰن مہتمم دارالعلوم کی صدارت میں ہوا جس میں صوبائی کونسلوں کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا۔

۱۱ر جنوری ۱۹۲۵ کو جمعیتہ علماء کا اجلاس مراد آباد میں ہوا جس کی صدارت مولانا سجاد نے کی۔ اس اجلاس میں مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کے اتحاد پر زور دیا گیا۔ اور

مجاہدین کی سرفروشانہ جدوجہد آزادی پر انہیں مبارک باد پیش کی گئی۔
۱۴ر مارچ سنہ ۱۹۲۶ء کو ہونے والے اجلاس کلکتہ کی صدارت مولانا سلیمان ندوی نے کی۔ جس میں سب سے پہلے "آزادی کامل" کی قرارداد منظور کی گئی۔
۵ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو جمعیتہ علماء کا آٹھواں اجلاس پشاور میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں "سائمن کمیشن" کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا۔ اور یہ اپیل کی گئی کہ کوئی ہندوستانی اس کمیشن سے تعاون نہ کرے۔ جمعیتہ علماء کے فیصلے کے بعد ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۷ کو کانگریس نے اپنے مدراس میں ہونے والے اجلاس میں کمیشن کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔
سنہ ۱۹۲۹ء کو گاندھی جی کے ڈانڈی مارچ اور نمک ستیہ گرہ میں جمعیتہ علماء کے کارکنوں مولانا حفظ الرحمٰن، مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی شریک ہوئے۔ اور اس دوران مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حفظ الرحمٰن، مولانا فخرالدین مراد آبادی، مولانا سید محمد میاں اور مولانا بشیر احمد بھٹ گرفتار ہوئے۔
۲۲ر اپریل ۱۹۳۰ کو قصہ خوانی بازار پشاور میں سینکڑوں پٹھان شہید ہو گئے۔ جمعیتہ علماء کے صدر مولانا مفتی کفایت اللہ اور مولانا محمد نعیم لدھیانوی پر مشتمل ایک وفد تحقیقات کے لئے گیا، لیکن انگریزی سرکار نے اس وفد کو پشاور جانے کی اجازت نہیں دی اور جب جمعیتہ علماء کی تحقیقاتی رپورٹ شائع ہوئی تو حکومت نے اس کو ضبط کر لیا۔
۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم کے موقع پر جمعیتہ علماء نے جبری فوجی بھرتی کی پر زور مخالفت کی اور یہ بھی اعلان کیا کہ ہم جنگ میں کسی طرح کا تعاون نہیں کریں گے۔ جبری فوجی کی بھرتی کی مخالفت پر جمعیتہ علماء ہند کے رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مولانا حفظ الرحمن، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا محمد اسماعیل سنبھلی، مولانا اختر الاسلام، استاذ مدرسہ شاہی گرفتار کر لئے گئے۔
۲۴ر جنوری ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی سزا پوری ہو گئی تو جیل میں دفعہ ۲۶ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت محدود مدت کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔ ۲۶ر اگست ۱۹۴۴ کو نینی جیل الہ آباد سے رہا ہوئے۔
سنہ ۱۹۴۰ میں مولانا سید محمد میاں کی تصنیف "علمائے ہند کا شاندار ماضی" ضبط

کرلی گئی۔

۵ر اگست ۱۹۴۲ کو جمعیتہ علماء ہند کے چار اہم رہنماء مفتی کفایت اللہ، مولانا حفظ الرحمٰن، مولانا احمد سعید، مولانا عبدالحلیم صدیقی کے دستخطوں سے ایک بیان جاری کیا گیا جس میں کھلے طور پر کہا گیا کہ "انگریزو ہندوستان چھوڑو" جس کے نتیجے میں مولانا حفظ الرحمٰن، مولانا سید محمد میاں، مولانا نورالدین بہاری کو گرفتار کرلیا گیا۔

دارالعلوم کے طلباء نے بھی "ہندوستان چھوڑو" تحریک میں حصہ لیا۔ چار طالب علم گرفتار ہوئے۔

(۱) حافظ نور محمد ساکن ڈھاکہ
(۲) عبدالرشید ساکن کملا
(۳) خالد سیف اللہ ساکن گنگوہ
(۴) سید ابراہیم فکری (مولف کتاب ہذا)

جمعیتہ علماء ہند نے "قیام پاکستان" کی سخت مخالفت کی جس کی پاداش میں جمعیتہ علماء ہند کو سخت آزمائشوں اور مصیبتوں سے گزرنا پڑا۔

ہم یہ بات پورے اعتماد اور پورے استدلال سے کہہ سکتے ہیں کہ جنگ آزادی میں علماء ہند اور اس کے کارکنوں نے ملک کی آزادی میں جو بیش بہا قربانیاں دی ہیں۔ کسی دوسری ملکی سیاسی جماعتوں سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

تحریک خلافت

پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے شروع ہو کر ۱۹۱۸ء تک رہی۔ ۱۴ر اگست ۱۹۱۴ء کو برطانیہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ نومبر ۱۹۱۴ء میں ترکی بھی جرمنی کی طرف سے اس جنگ میں کود پڑا۔ ۱۹۱۷ء میں امریکہ بھی اس جنگ میں شریک ہو گیا۔ برطانیہ اور اس کے ساتھی جو اس جنگ میں شامل تھے، ان کا نام "اتحادی" رکھا گیا۔ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۱۸ء کو اس لڑائی میں اتحادیوں کی جیت ہوئی۔

اس [illegible] رکار برطانیہ نے ترکی سلطنت کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک کیا اور ترکی سلطنت کے حصے بخرے کر دیئے۔ ترکی سلطنت سے صلح کے لئے ذلیل شرائط پیش کی گئیں اور مسلمانوں سے جو وعدہ کیا تھا اس سے انحراف کیا۔ مسلمانوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ مسلم حکومتوں سے ہماری کوئی جنگ نہیں ہے' ہم اتحادی ایسی کوئی بات نہیں کریں گے جس سے مسلماوں کے خیالات و جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ اسلام کے مقدس مقامات بے حرمتی سے محفوظ رہیں گے۔ ہم صرف ترکی وزراء سے لڑ رہے ہیں جو جرمنی کے زیر اثر کام کر رہے ہیں۔

۱۲ر جنوری ۱۹۱۵ء کو لارڈ ہارڈنگ نے لیجس لیٹیو کونسل میں اقرار کیا :

"واقعات کا رُخ کتنا ہی بدلے' مقامات مقدسہ میں کسی قسم کی دست اندازی نہیں کی جائے گی۔"

مگر ایسی فتح و کامرانی کے بعد جتنے وعدے مسلمانوں سے کئے گئے تھے' سب کی وعدہ خلافی کا ارتکاب کیا۔ اس بد عہدی نے مسلماوں کے دلوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا' جس کے نتیجے میں "خلافت تحریک" وجود میں آئی۔

۱۹۱۹ء میں "خلافت کمیٹی" کے نام سے بمبئی میں ایک انجمن کی بنیاد ڈالی گئی' جس کا خاص مقصد یہ تھا کہ "حکومت برطانیہ پر دباؤ ڈالیں کہ مسلمانوں کے مقدس مقامات پر یوروپی قبضہ نہ ہونے دیا جائے۔"

خلافت کا مسئلہ خالص مسلمانوں کا مسئلہ تھا' پھر بھی گاندھی جی نے اس کی پر زور حمایت کی۔

گاندھی جی کا مسلمانوں کو مشورہ

لاہور خلافت سبھا میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔

خلافت کا سوال کرنا ہے تو رونا دھونا چھوڑ دو' اس کے لئے قربانیاں دینی پڑیں گی اور ضرورت کے وقت خلافت کے چراغ کو قائم رکھنے کے لئے آنکھوں کے تل کا تیل اور خون بھی دینا پڑے گا۔

تمہارا مقابلہ یوروپین طاقتوں سے ہے جن کے پاس گولہ بارود جنگی سامان کافی سے زیادہ ہے' آپ کے پاس تلوار بھی نہیں ہے' بندوق نہیں ہے۔ ہم ہر طرح سے خالی ہیں۔

"ہم ہندو مسلم میل ملاپ کی بات کرتے ہیں' یہ ایک خالی زبانی جمع خرچ ہے۔ اگر ہندو اس وقت جبکہ مسلمانوں کا مفاد خطرے میں ہے' مسلمانوں سے الگ رہیں گے' جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ہندو اپنے مسلماں ہم وطنوں کو چند شرطوں کے ساتھ مدد دے سکتے ہیں تو یہ شرط والی امداد ایک ملاوٹی سیمنٹ ہے جو کبھی دیوار کو مضبوط نہیں بناتا۔

دسمبر ۱۹۱۹ء میں گاندھی جی نے لوگوں سے پھر کہا :

ہمارے مسلماں بھائیوں کے دل خلافت اور مقامات مقدسہ کے مسئلے کی وجہ سے بے چین ہیں اور ان کے ساتھ یوروپین اقوام بہت زیادتی اور بے انصافی کر رہے ہیں۔ لہٰذا تمام ہندوؤں اور بھارتیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے غمزدہ بھائیوں کا ساتھ دیں۔"

۲۰ر جنوری ۱۹۲۰ء کو دلی میں ایک جلسہ ہوا جس میں لوک مانیہ تلک' لالہ لاجپت رائے' بپن چندر پال اور کانگریس کے بہت سے رہنما شریک ہوئے۔ اس کے بعد طے پایا کہ ایک وفد لندن جاکر وزیر ہند سے ملے۔ ۲۲ر فروری ۱۹۲۰ء کو یہ وفد انگلستان پہنچا اور حسب ذیل مطالبے پیش کیے۔

(۱) ترکی خلافت کو بحال کیا جائے۔

(۲) مقامات مقدسہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ خلیفہ کی نگرانی میں دیے جائیں ۶ر اکتوبر ۱۹۲۰ء کو یہ وفد ناکام واپس لوٹ آیا۔

خلافت کا خاتمہ

جنگ عظیم کے ختم ہونے پر ترکوں پر ایک مصیبت پڑی۔ ترکی سلطنت کا تین
چوتھائی علاقہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔

یکم مارچ ۱۹۲۴ء کو غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے ایک تجویز کے ذریعے حلافت کا
خاتمہ کردیا۔ اور ترکی سلطنت دوسری حکومتوں کی طرح ایک دیاوی حکومت ہو کر رہ
گئی۔ اس واقعے نے ہندوستان میں غم و غصہ کی لہر دوڑا دی۔ لوگوں نے مذاق اڑایا۔
آخر یہ سب کرنے سے کیا حاصل ہوا۔ گاندھی جی جیل سے رہا ہوئے تو لوگوں ے ان
سے یہی سوال کیا۔

اپریل ۱۹۲۴ کے پہلے ہفتہ میں ایک مضمون میں انھوں نے لکھا۔

"اگر میں پیغمبر ہوتا اور مجھے غیب کا علم ہوتا اور میں جانتا کہ خلافت
تحریک کا یہ انجام ہوگا تب بھی میں خلافت اندولن میں اسی سرگرمی اور دلچسپی
سے حصہ لیتا۔

خلافت کا یہی اندولن ہے جس نے قوم کو بیدار کیا۔ اب پھر میں اسے
سونے نہ دوں گا۔"

ہم خلافت تحریک کو عوام کی بیداری کا سبب قرار دیتے ہیں۔ اس تحریک کی وجہ
ے ہندوستان میں مسلمانوں اور ہندوؤں میں وہ اتحاد و اتفاق پیدا ہوا جس کی مثال نہیں
ن۔ ای خلافت تحریک نے ہماری جنگ آزادی میں جان ڈال دی اور پھر ہمارے قدم
سول آزادی اور جنگ آزادی میں آگے ہی بڑھتے رہے۔ ہم کامیاب ہوئے۔ آزادی
ت لی۔

غالب نامہ

غالب نامہ کا مقصد انقلابی جد وجہد کے لئے سلطنت عثمانیہ سے ہمدردی و تعلقات قائم کرنا تھا۔ جس پر غالب پاشا کے دستخط اور ان کی مہر تھی جو حکومت ترکی کی جانب سے حجاز کے گورنر تھے۔ حجاز کے گورنر سے آزاد قبائل کے لئے ایک خط حاصل کیا گیا۔

رولٹ ایکٹ کمیٹی میں اس خط کا ذکر "غالب نامہ" کے نام سے کیا گیا ہے :

"تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ مولوی محمود حسن جو پہلے ہندوستان کے مدرسہ دیوبند میں تھے' ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے اس خیال میں ان کی تائید کی اور انہیں ضروری ہدایات دے دی ہیں۔ اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان پر بھروسہ کرو اور ان کے آدمیوں کو روپے اور ہر چیز سے جو وہ طلب کریں' اس کی مدد کرو۔"

(رولٹ ایکٹ کمیٹی رپورٹ)

ریشمی رومال تحریک

رولٹ ایکٹ کمیٹی میں "ریشمی رومال تحریک" کا بھی ذکر ہے۔ ریشمی رومال تحریک میں تین خطوط ہیں جو پیلے ریشمی رومال پر صاف اور خوشخط لکھے ہوئے ہیں۔

دو خط مولانا عبید اللہ سندھی کے ہیں اور ایک مولانا محمد میاں منصوری کا ہے۔

مولانا عبید اللہ سندھی کے دو خطوں میں ایک خط عبد الرحیم کے نام ہے جسے ہم کورنگ لیٹر کہہ سکتے ہیں۔ اس میں یہ ہدایت کی گئی کہ وہ کسی معتبر حاجی کے ہاتھ مولانا محمود حسن کو پہنچادیں۔ اس خط کی لمبائی چوڑائی ۵ × ٦ انچ ہے۔ دوسرا خط مولانا محمود حسن کے نام ہے۔ یہ خط ۱۰×۱۵ انچ کا ہے۔

اس خط میں مولانا سندھی نے ان تمام باتوں کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے کابل کے قیام کے زمانے میں انجام دیے۔

اس کے علاوہ خدائی فوج کی تنظیم کی پوری تفصیل درج ہے کہ اس فوج کے کمانڈر اور سربراہ مولانا محمود حسن' نادر شاہ' اور غالب پاشا ہوں گے۔ اور گیارہ فیلڈ

مارشل- گیارہ فیلڈ مارشلوں کے نام بھی دیئے ہیں- اور ساتھ ہی ان کی تنخواہوں کے اسکیل بھی لکھے ہیں- میجر جنرلوں میں مولانا محمد علی' مولانا شوکت علی اور مولانا آزاد کے نام ہیں-

تیسرا خط مولانا محمد میاں منصور انصاری کا ہے- یہ خط "۸ × "۱۰ انچ کا ہے- اس خط میں انھوں نے جدہ سے کابل کے سفر کا حال' غالب نامہ کی تقسیم اور خود کو گرفتاری سے بچا لینے کا حال لکھا ہے-

یہ تینوں خطوط انڈیا آفس لائبریری میں من و عن محفوظ ہیں- لندن کے پولی ٹیکل کے خفیہ (صیغۂ راز) کے شعبہ میں دیکھے جا سکتے ہیں-

عبدالحق ان خطوط کو لے کر حیدر آباد سندھ آئے- خان بہادر حق نواز کے یہاں ٹھہرے اور اپنی سادہ لوحی میں سفر کا مقصد اور ریشمی خطوط کا ذکر بھی کر دیا- خان بہادر حق نواز انگریزوں کا وفادار تھا- اس نے بہلا پھسلا کر یہ خطوط حاصل کر لئے اور ۱۴ اگست ۱۹۱۶ کو یہ خطوط ملتان کے کمشنر کو سونپ دیئے- پنجاب سی' آئی' ڈی افسر مسٹر شوم کنس نے ان خطوط کی جانچ کی- عبدالحق سے پوچھ تاچھ کی- ان کا سارا بیان ۳۵ صفحات پر قلم بند کیا گیا- جب "غالب نامہ" اور "ریشمی رومال" کے سب راز انگریزوں کو معلوم ہوئے تو اس کے بعد گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا-

مولانا محمود حسن' مولانا حسین احمد مدنی' مولوی عزیز گل' حکیم نصرت حسین' مولوی وحید مکہ میں گرفتار کر لئے گئے- قاہرہ کے سیاسی قید خانہ میں رکھ کر جانچ اور تفتیش کی گئی- ان لوگوں کا خیال تھا کہ پھانسی سے کم کی سزا نہ ہوگی- لیکن انہیں ۱۱ فروری ۱۷ء کو چار سال سات ماہ کے لئے مالٹا میں قید کر دیا گیا' جو سیاسی اور جنگی ریوں کا ٹھکانہ تھا-

شیخ عبدالرحیم گرفتاری کے وارنٹ کے بعد فرار ہو گئے- اور سرکار کے ہاتھ نہ سکے- مولانا عبیداللہ سندھی کابل کے قید خانے میں ڈال دیئے گئے- مولانا محمد میاں سور نے ۲۳ دن کا سفر کر کے روسی ترکستان میں پناہ لی- حکیم نصرت حسین مالٹا ہی میں ال کر گئے-

مولانا محمود الحسن اور ان کے ساتھی چار سال سات ماہ بعد ۱۲ مارچ ۱۹۲۰ کو رہا

کر دیے گئے۔

مولانا محمود الحسن کے مالٹا میں قید ہونے کے بعد دیوبندی تحریک انتشار کا شکار ہوئی۔ اور ناکام ہو گئی۔

سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء میں مسلمانوں کی سیاست نے پھر پلٹا کھایا۔ خلافت تحریک نے ایک نئی روح پھونکی۔ علمائے دیوبند جو ہمیشہ انقلابی سیاسی جدوجہد میں پیش پیش تھے' ایک بار پھر میدان سیاست میں کود پڑے اور جمعیۃ العلماء کے نام سے ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۹ء میں ایک تنظیم قائم کی۔

مجلس احرار

سنہ ۱۹۲۹ کے کانگریس کے اجلاس میں ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۹ء کو مولانا آزاد کے مشورہ پر آل انڈیا کانگریس کے اسٹیج پر چودھری افضل حق صاحب کی صدارت میں مجلس احرار کا پہلا جلسہ ہوا۔ اس کی مجلس مشاورت میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی' مولانا سید داؤد غزنوی' مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا مظہر علی' خواجہ عبدالرحمٰن غازی شامل تھے۔ آپسی مشورہ میں مولانا آزاد نے اس کا نام مجلس احرار رکھا۔ مولانا شاہ عطاء اللہ بخاری مجلس احرار کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ اور پھر مجلس احرار کے پورے پنجاب میں ضلع وار اور شہری علاقوں میں اس کے دفاتر قائم ہوئے۔

جب مولانا مظہر علی اظہر اس احرار کے قائد ہوئے تو انھوں نے حکومتِ الٰہیہ کا نعرہ لگایا۔ اور احرار کو ایسے دوراہے پر لا کر کھڑا کر دیا کہ کانگریس نے کٹھ ملا کا طعنہ دیا اور مسلم لیگ نے غدار قرار دیا۔

ہندو اسے فرقہ پرست کہتے اور مسلمان ہندو پرست' اور انگریز شکم پرست کہتے تھے۔

عنایت اللہ خاں مشرقی

۲۵ر اگست ۱۸۸۸ کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام عطا محمد خاں تھا۔

ایف اے تک امرتسر میں تعلیم حاصل کی۔ کرسچین کالج لاہور سے بی اے کیا۔ ۱۹۰۷ء میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد کیمبرج یونیورسٹی سے ریاضی میں ایم اے کیا۔ انگلستان سے آنے کے بعد پشاور اسلامیہ کالج کے چار سال تک وائس پرنسپل کے عہدے پر فائز رہے۔

خاکسار تحریک

علامہ مشرقی خاکسار کے بانی اور اس کے مطلق العنان ڈکٹیٹر تھے۔ تین سو تیرہ خاکساروں کا ایک جتھہ ۱۹ر مارچ کو کفن بردوش نکلا۔ اس کی ہیرا منڈی چوک کشمیری گیٹ کی پولیس سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ اس لرزہ خیر تصادم میں خاکساروں نے ڈٹ کر پولیس والوں کا مقابلہ کیا اور وہاں سے انگریز افسروں کو بھگا دیا۔ لاہور سینئر پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر گیس فورڈ کا چہرہ بگاڑ ڈالا۔ ایک سارجنٹ مسٹر ہٹی کو موقع پا کر چت کر دیا۔ ایک اور پولیس افسر مسٹر سکروگی کے چہرہ پر ایسا بیلچہ مارا کہ وہ بدرو ہو گیا۔ مگر جب ایک بڑی پولیس فورس کی مدد آ گئی تو اس نے ان کو کچل کر رکھ دیا، اور خوب بدلہ لیا۔

خاکسار رضا کار اپنے قائد اور ڈکٹیٹر کی اندھی تقلید کرتے تھے۔ ان میں بصیرت اور بصارت دونوں کی ہی کمی تھی۔ چند دنوں میں ہی اس تحریک کا خاتمہ ہو گیا۔

۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو علامہ مشرقی عصر کی نماز میں اپنے خاکساروں کے ساتھ جامع مسجد میں آئے تھے۔ علامہ مشرقی کی آمد کی خبر سن کر لوگ جمع ہو گئے۔ نماز عصر کے بعد علامہ مشرقی نے تقریر کی جس میں کہا کہ پاکستان بن جانے کے بعد یہاں کے حالات ناگفتہ ہو جائیں گے اور کوئی بعید نہیں کہ یہاں کی مسجدیں اصطبل خانہ بن جائیں۔ تقریر کے دوران مسلم لیگ کے ایک رضا کار نے ان پر چاقو سے حملہ کر دیا، لیکن ایک خاکسار نے انہیں بچا لیا۔

پاکستان بن جانے کے بعد علامہ بھی پاکستان ہجرت گئے۔ اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔

غدر پارٹی کا قیام

اور

اس کے اغراض و مقاصد

غدر پارٹی کی بنیاد امریکہ کی ریاست کیلی فورنیا میں ڈالی گئی۔ اس سلسلے میں ایک جلسہ ہوا۔ لالہ ہردیال نے جماعت کے مقصد کو اپنی تقریر میں نہایت وضاحت سے پیش کیا اور اسی وقت پندرہ ہزار ڈالر چندہ جمع ہوگیا اور طے پایا کہ پارٹی کا ایک ہفتہ وار اخبار "غدر" کے نام سے غدر ۱۸۵۷ کی یادگار میں نکالا جائے جو اردو ہندی' مراٹھی اور گورمکھی زبانوں میں ہو۔ اس کے بعد غدر پارٹی کا دفتر سان فرانسسکو منتقل کردیا گیا۔ غدر اخبار چوری چھپے ہندوستان بھیجا جاتا تھا۔

اخبار غدر کی پالیسی انگریزوں کے خلاف اور اس سے اظہار بیزاری کی تھی۔ اس کا ہر لفظ گولی اور تلوار تھا۔ غدر اخبار غیر ممالک میں رہنے والے ہندوستانیوں کو ہندوستان واپس آنے اور حب وطنی پھیلانے کی ترغیب دیتا تھا۔

جس وقت غدر پارٹی کا قیام عمل میں آیا تو اس زمانے میں شمالی امریکہ میں پندرہ سولہ ہزار ہندوستانی تھے۔ ان ہندوستانیوں میں محبان وطن کی انقلابیوں کی تعداد زیادہ تھی۔

اخبار غدر نے ۱۹۱۴ میں اس بات پر زور دینا شروع کردیا تھا کہ فوراً ہندوستان واپس جاؤ' غدر مچا کر دہشت پھیلاؤ' اور انگریزوں کو اس قدر خوف زدہ کردو کہ وہ بھاگ کھڑے ہوں۔ ان کو کسی طرح سے ملک سے نکال کر ہندوستان کو برطانوی لعنت سے نجات دلاؤ۔ یہ صحیح اور ٹھیک وقت ہے جب کہ یوروپ جنگ کے شعلوں میں بھڑک رہا ہے۔

اخبار غدر کھلم کھلا انگریزں کے خلاف جو زبان اور لہجہ استعمال کرتا تھا' اس کا نمونہ حسب ذیل ہے۔

اٹھو بہادرو ---- جلدی کرو۔ تمام ٹیکس دینا بند کردو' سارے ہندوستان میں غدر مچادو۔ ہمیں ایسے بہادر اور سرفروش مجاہدین چاہئیں جو ہندوستان میں غدر مچاسکیں اور ان کی

تنخواہ ------- موت

انعام ------- شہادت

پنشن ------- آزادی

میدان جنگ ------- ہندوستان

نتیجہ یہ ہوا کہ غدر پارٹی کے ۲۰۲ ممبران کو پھانسی دی گئی۔ تین سو پندرہ کو عمر قید اور دیگر ایک سو بائیس کو جیلوں کی سزا ہوئی۔

(۱) حافظ عبداللہ ساکن جگراؤں' لدھیانہ کو لاہور سازش کیس میں پھانسی دی گئی اور ان کی جائیداد قرق کرلی گئی۔

(۲) رحمت اللہ فقیر ساکن پٹیالہ کو پھانسی ہوئی۔

(۳) عبداللہ ستار۔ ساکن امرتسر کو پھانسی ہوئی۔

(۴) امتیاز علی۔ ۱۳ر مارچ ۱۹۱۵ کو پھانسی دی گئی۔

(۵) نائک منشی خاں۔ ۲۳ر مارچ ۱۹۱۵ کو پھانسی دی گئی۔

(۶) حوالدار سلیمان دین ۲۳ر مارچ ۱۹۱۵ کو پھانسی دی گئی۔

(۷) نائک جعفر ۲۳ر مارچ ۱۹۲۳ کو پھانسی دی گئی۔

(۸) عبدل حاضر خاں لینس نائک ۲۳ر مارچ ۱۹۲۳ کو پھانسی دی گئی۔

(۹) زندے خاں

(۱۰) چشتی خاں

(۱۱) رحمان علی

(۱۲) حاکم علی ۲۴ر اپریل ۱۹۱۵ کو ان سب کو گولی سے اڑادیا گیا۔

(۱۳) عبدالمغنی ۲۴ر اپریل ۱۹۱۵ کو گولی سے اڑادیا گیا۔

(۱۴) قاسم اسماعیل منصور ایک رئیس سوداگر کو غدر پارٹی سے ہمدردی کی بنا پر قید کردیا کیا اور جیل ہی میں ان کی وفات ہوئی۔

(۱۵) فضل دین ولد بنو، برما سازش کیس۔ پولیس اسٹیشن کھارا لاہور کو نوکری سے برخاست کردیا گیا۔

(۱۶) مجتبٰی حسین ولد سجاد حسین کو برما سازش کیس مقدمہ میں دفعہ اے ۱۲۱، ۱۲۱ پھانسی کی سزا ہوئی اور جائیداد قرق کی گئی۔ ساکن جون پور۔ یوپی۔

(۱۷) علی احمد صدیقی ولد قربان علی خاں۔ پٹھان، اکبر پور ضلع فیض آباد یوپی۔ دفعہ ۱۲۱، ۱۲۱، پھانسی کی سزا اور جائیداد قرق ہوئی۔

(۱۸) غلام محمد حسین ولد ابراہیم کنجر۔ لاہوری منڈی، لاہور۔ دفعہ اے ۱۲۱، ۲۱۲، ایک سال کی سزا اور پانچ روپے جرمانہ۔

چوراچوری کیس

عدم تعاون کی تحریک کافی کامیاب ہوئی۔ لاٹھیاں، گولیاں اور گرفتاریاں ان کی رفتار کو روک نہ سکیں۔ سنہ ۱۹۲۱ کا سال ختم ہونے سے پہلے ہی ۳۰ ہزار لوگ جیل میں بند تھے۔ سنہ ۱۹۲۱ میں کانگریس کے اجلاس کے صدر حکیم اجمل خاں تھے۔ اس اجلاس میں تحریک کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ عدم تعاون تحریک کا آخری دور شروع ہوا۔ لوگوں نے سرکاری ٹیکس دینے سے انکار کردیا۔ گاندھی جیل سے باہر تھے اور اس تحریک کو چلا رہے تھے۔ گاندھی جی نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ تحریک پُرامن ہو لیکن لوگ اپنے کو قابو میں نہیں رکھ سکے۔ چوراچوری (اترپردیش) میں لوگوں نے غصہ میں آکر پولیس چوکی پر حملہ کردیا اور اسے جلا دیا۔ کچھ پولیس والے مارے گئے۔ اس ہنگامہ میں دو مسلمانوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔

(۱) عبداللہ عرف سوکھے ولد غباری

ولادت موضع راجدھانی، ضلع گورکھپور۔ ۲۲-۱۹۲۱ کی تحریک عدم تعاون میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ سرکاری مالگزاری اور ٹیکس ادا کرنے سے لوگوں کو روکنے کی ترغیب دینے کے لئے عوامی جلسوں اور مظاہروں کے انتظام میں سرگرم رہے۔

چوراچوری کے تھانیدار کے ہاتھوں ایک رضاکار بھگوان اہیر کے بیٹے کے مارے

جانے کے خلاف احتجاج کرنے لئے چورا تھانے کے حلقے میں ہڑتال کرانے کے بندوبست میں شریک رہے۔ پانچ ہزار آدمیوں کے ہجوم پر پولیس کی فائرنگ سے بدھو پلی' کھیلواں بہار' اور بھگوان تیلی ہلاک ہوگئے۔ ہجوم نے انتقام کے لئے ریلوے لائن سے پتھراؤ کیا اور تھانے میں آگ لگادی۔ اس ٹکراؤ' میں دو تھانیدار اور چودہ کانسٹیبل اور چھ پولیس چوکیدار مارے گئے۔ پولیس نے اس سلسلے میں ۲۷۳ گرفتاریاں کیں۔ عبداللہ اور ۱۷ رضاکاروں پر قتل اور فساد کے الزام میں مقدمہ چلایا گیااور سبھی کو پھانسی کی سزادی گئی۔

(۲) لال محمد ولد حکیم

ولادت موضع چورا' ضلع گورکھپور۔ تحریک عدم تعاون میں شامل رہے۔ لوگوں کو سرکاری مالگذاری اور ٹیکسوں کی ادائیگی سے روکنے کی بھرپور کوشش کی۔ تھانے کے ایک انچارج افسر کے ہاتھوں ایک رضاکا بھگوان اہیر کے بیٹے کے مارے جانے پر احتجاج کرنے کے لئے ۲۴ر فروری ۱۹۲۲ء کو چورا تھانے پر ہڑتال کرائی۔ پانچ ہزار کے مجمع پر پولیس نے فائرنگ کی۔ جس کے نتیجے میں بدھو پلی' کھیلوان بہار اور بھگوان تیلی مارے گئے۔ ہجوم نے تھانہ پر حملہ کردیا۔ اس حملے میں دو تھانیدار اور چودہ کانسٹیبل اور چھ پولیس چوکیدار مارے گئے۔ پولیس نے ۲۷۳ لوگوں کو گرفتار کرلیا۔ لال محمد اور ان کے ستر رضاکار گرفتار ہوئے۔ ان پر قتل اور فساد کا مقدمہ قائم کیا گیااور ان سب کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

کاکوری سازش

ہندوستان ری پبلکن ایسوسی ایشن کے اراکین سرکار سے سیدھا مقابلہ کرنا چاہتے تھے۔ اور کچھ نہ کچھ کرکے مرمٹنے کو تیار تھے۔ جماعت کو اکثر روپے پیسے کی ضرورت رہتی تھی۔ اس لئے ایک بڑی اسکیم بنائی گئی۔ اور طے پایا کہ لکھنؤ کے پاس آٹھ ڈاؤن ٹرین کو روک کر آنے والا ریل کا خزانہ لوٹ لیا جائے۔ کاکوری اسٹیشن کے قریب ایک ویران جگہ چُن لی گئی۔ تمام تیاری خاموشی اور سرگرمی کے ساتھ ہوئی۔
۹ر اگست کو شام کو دس بجے شاہ پور سے آٹھ ڈاؤن پسنجر ٹرین میں سوار ہو کر لکھنؤ

کے لئے روانہ ہو گئے۔ اشفاق اللہ سیکنڈ کلاس کے ڈبے میں تھے۔ اور باقی تیسرے درجہ کے الگ الگ ڈبوں میں سوار تھے۔ ان کے پاس پستول۔ صندوق توڑنے کے لئے ہتھوڑا، چھینی اور کلہاڑی وغیرہ تھی۔

گاڑی جب کاکوری اسٹیشن کے قریب پہنچی تو خطرے کی زنجیر کھینچ لی گئی۔ گاڑی رکتے ہی گارڈ نیچے اتر آیا۔ اس کے سینے پر پستول تان لی گئی۔ ایک جوان نے انگریز ڈرائیور کو کرسی سے نیچے گرا دیا۔ دو آدمیوں نے بریک وین سے لوہے کی صندوق کو گرا دیا۔ اشفاق اللہ کے ہتھوڑوں کی چوٹ سے آہنی صندوق میں سوراخ ہو گیا اور اس میں سے روپے کے تھیلے نکال کر یہ لوگ چل دئے۔

لکھنؤ شہر میں اس واقعے کی خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ پولیس نے ان لوگوں کی سرگرمی سے تلاش شروع کر دی۔

بدقسمتی کہ جلدی میں ایک شخص اپنی چادر چھوڑ آیا جہاں پر کہ ٹرین لوٹی گئی تھی۔ اس چادر پر دھوبی کا نشان تھا۔ ادھر شاہ پور میں لائے ہوئے نمبروں کے چند نوٹ بھی پولیس کے ہاتھ لگ گئے۔ جگہ جگہ گرفتاریاں ہونے لگیں۔ شاہ پور کے ایک بڑھئی بنارسی لال اور گورنمنٹ ہائی اسکول کے بنگالی طالب علم اندو بھوشن مشرا نے پولیس کو سب باتیں بتا دیں۔ یہ دونوں پنڈت رام پرشاد بسمل کے بھروسے کے آدمی تھے اور انہی کے ذریعے وہ اپنی ڈاک بھیجا کرتے تھے۔ جب اشفاق اللہ کو ان لوگوں کی گرفتاری کا علم ہوا تو وہ فرار ہو گئے۔

۸ ستمبر ۱۹۲۶ کو گرفتار کر لئے جانے کے بعد اشفاق اللہ کو لکھنؤ لایا گیا۔ لکھنؤ سینٹرل جیل میں قدم رکھا تو سبھی قیدی انہیں دیکھنے کے لئے آئے۔

کاکوری مقدمہ کے انچارج تصدق حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سی، آئی، ڈی امپیریل برانچ نے اشفاق اللہ سے جیل میں ملاقات کی اور کہا دیکھو اشفاق ہم دونوں مسلمان ہیں، رام پرشاد ہندو ہے اور ہندو راج قائم کرنا چاہتا ہے۔ پولیس کو سب باتوں کا علم ہو گیا ہے۔ اگر تم صاف صاف پولیس کو سب بتا دو تو تم بچ سکتے ہو۔ اشفاق اللہ نے کرخت لہجے میں جواب دیا میں ایسی باتیں سننا پسند نہیں کرتا۔ پنڈت سچے ہندوستانی ہیں اور ملک سے فرقہ واریت ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سارا واقعہ "سپلیمنٹری کاکوری کیس" کے نام سے مشہور ہے۔

سائمن کمیشن

یہ کمیشن ملکہ معظمہ کی حکومت کی طرف سے ہندوستان آیا تھا۔ یہ کمیشن ہندوستان کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی حالات کا مطالعہ کرنے آیا تھا۔ سائمن اس کمیشن کا چیرمین تھا اس لئے یہ کمیشن سائمن کمیشن کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کمیشن کے سب ممبر انگریز تھے۔ کوئی ہندوستانی ممبر نہیں تھا۔ کانگریس نے اس پر احتجاج کیا کہ ہندوستانی نمائندوں کے بغیر ہندوستان کے حالات کا معاشرتی اور سیاسی حالات کا جائزہ ناممکن ہے۔ جب وائسرائے ہند کے سامنے یہ سوال رکھا گیا تو صاف لفظوں میں یہ جواب مل گیا کہ اس میں کوئی اور نمائندہ شامل نہیں کیا جاسکتا۔

۱۹۲۷ میں کانگریس کا اجلاس ہوا۔ وہاں اس کمیشن کے بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ۳ر فروری کو اس کمیشن نے ہندوستان کے ساحل پر قدم رکھا۔ کانگریس نے کمیشن کے بائیکاٹ کا اعلان کردیا۔ کانگریس نے اپنی ماتحت کمیٹیوں کو حکم دے دیا کہ جہاں جہاں یہ کمیشن جائے پر امن مظاہرہ کئے جائیں اور کالی جھنڈیوں سے اس کا استقبال کیا جائے۔ اس کمیشن سے ہمیں کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ "سائمن کمیشن واپس جاؤ" کے نعرے بلند ہوئے، ان کے علاوہ۔

ہندوستانی ہیں ہم، ہندوستان ہمارا ہے

سرجان! یہاں کیا کام تمہارا؟

ہم مکمل آزادی چاہتے ہیں وغیرہ نعرے بھی لگائے گئے۔

پولیس نے اس تحریک کو دبانا شروع کردیا۔ کئی مقامات پر پولیس نے لاٹھیاں چلائیں اور ہزاروں آدمی زخمی ہوئے۔ پنجاب کے ہردلعزیز رہنماء لالہ لاجپت رائے پر مار پڑی اور مار کی وجہ سے ان کی موت ہوگئی۔

لکھنؤ میں جب قیصرباغ میں کمیشن کو پارٹی دی جارہی تھی وہاں پر آسمان پر پتنگ اور غبارے چھوڑے گئے جن پر سائمن کمیشن واپس جاؤ کے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ ۳۱ر مارچ کو کمیشن واپس ہوا۔

سائمن کمیشن کی مخالفت کرنے میں ہندوستانی عوام نے ایک بار پھر اپنے اتحاد اور

مضبوط قوت ارادی کا ثبوت دیا۔ انہوں نے دکھادیا کہ وہ آزدی لے کر ہی رہیں گے اور وہ بڑی لڑائی کے لئے تیار ہیں۔

سانڈرس کے قتل کی رپورٹ

مندرجہ ذیل سطور میں سانڈرس کے قتل کی رپورٹ پیش ہے۔ اس کے قتل کی سازش میں ہندو طلباء کے ساتھ مسلم طلباء بھی برابر کے شریک رہے۔ قتل کی مختصر رپورٹ یوں ہے :

خط نمبر۱۴۹۶ء' لاہور مورخہ ۱۴؍جنوری ۱۹۲۹

از۔۔۔ سکریٹری داخلہ ۔پنجاب

بنام سکریٹری داخلہ حکومت ہند

موضوع سانڈرس کی موت کی رپورٹ نمبر۱۲؍۱۷

۱۷؍دسمبر شام چار بج کر بیس منٹ پر موٹر سائیکل پر ضلع پولیس آفس سے روانہ ہوا۔ دفتر کے سامنے سے گزرتی سڑک والے پھاٹک کے پاس پہنچا ہی تھا کہ اسے اس کے ریڈر ہیڈ کلرک حوالدار چنن سنگھ تیجو اس کے پیچھے چابیاں دینے کے لئے دروازے پر روکا۔ مسٹر سانڈرس نے اس سے چابیاں لے لیں اور سوار ہو کر گیٹ سے باہر سڑک پر آگیا۔ اس کے سڑک پر آتے ہی دو آدمیوں نے جو باہر اس کا انتظار کر رہے تھے اس پر گولیاں چلائیں۔ مسٹر سانڈرس چوٹ کھا کر موٹر سائیکل سمیت گر پڑا۔ اتنے میں قاتل بھاگ نکلے۔ حوالدار چنن سنگھ نے پیچھا کیا۔ وہ ڈی اے وی کالج کے پھاٹک' جو کہ پولیس آفس کے سامنے ہے کے اندر چلے گئے۔ وہاں موجود ایک آدمی نے چنن سنگھ کو بُری طرح زخمی کردیا۔

اس قتل میں ملوث افراد ڈی اے وی کالج کی عمارت اور میدان سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ پہلے پستول فائر پر پولیس دفتر والے باخبر نہ ہوئے کیوں کہ فائر کی آواز کو انہوں نے موٹر سائیکل کی بیک فائر سمجھا۔ لیکن جوں ہی الارم بجا فوراً ہی ڈھونڈنے والی ٹیم منظم ہوگئی لیکن وہ قاتلوں کو پکڑنے میں ناکام رہی۔

مسٹر سانڈرس ان پولیس عہدیداروں میں تھا جس نے ۳۰؍اکتوبر کو ریلوے

اسٹیشن لاہور سے ہجوم کو دور رکھنے میں مدد دی تھی۔ جب کہ پولیس نے لالہ لاجپت رائے پر حملہ کرنے کا الزام لگایا تھا اور لالہ لاجپت رائے کی موت کے سلسلے میں ہونے والے جلسوں میں بہت اشتعال انگیز تقریریں کی گئی تھیں۔ ۱۶ر دسمبر کو نوجوان بھارت سبھا کے ایک جلسے کے ذریعے، جس میں بڑی تعداد طالب علموں کی تھی، جذبات بھڑکائے گئے۔

اس سازش کے شک میں سولہ افراد پکڑے گئے۔

احمد دین، کے این سہگل، ایم، اے مجید، سنت رام، میر محمد، لبھو رام، سنت رام یونڈا، ہر کشن سنگھ سیٹھی، کیشو بندھو، الوک رام، اور یو پی کے راج کیشو سنگھ۔

ناگپور قومی جھنڈا اندولن

سرکار نے ایک حکم کے ذریعے کانگریس کے جھنڈے پر پابندی لگا دی اور کہا کہ جو اس جھنڈے کو لے کر چلتا ہوا نظر آئے گا اس کو چھ ماہ کی سزا ہوگی۔

دو سو رضاکاروں کا ایک جتھا ڈاکٹر چندو لال کی رہنمائی میں ناگپور روانہ ہوا۔ اس وقت آپ نے اعلان کیا کہ

"دنیا کی ہر قوم اپنا جھنڈا رکھتی ہے۔ جرمنی، فرانس کا اپنا اپنا جھنڈا ہے۔ کوئی قوم اپنے جھنڈے کی معمولی سے معمولی توہین برداشت نہیں کر سکتی۔ غیر ملکی سرکار نے ہمارے جھنڈے کی سخت توہین کی ہے۔ جب تک اس ملک کا ایک بچہ بھی باقی ہے، اس وقت تک پوری آزادی کے ساتھ یہ جھنڈا لہراتا رہے گا۔

انڈین نیشنل کانگریس نے اعلان کیا کہ :

"آئندہ یوم گاندھی" "یومِ علَم (جھنڈے کا دن) کے طور پر منایا جائے۔ قومی جھنڈے کو جلوس کے ساتھ نکالیں اور جنتا میں اس کی نمائش کریں۔ مدھیہ پردیش کے گورنر نے اس تحریک کو دبانے کے لئے احکامات جاری کئے۔

قومی جھنڈا واپس دو

اب تک ناگپور ستیہ گرہ کے نوجوان جب وہ جیل سے رہا ہوتے تو انہیں جھنڈا واپس نہیں دیا جاتا تھا مگر ایک کانگریسی ورکر سی رام لال رہا ہوئے تو انہوں نے قومی جھنڈے کو واپس کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ جب تک جھنڈا واپس نہیں کیا جائے گا' میں جیل سے باہر قدم نہیں رکھوں گا۔ جیلر نے ٹیلی فون پر انسپکٹر جنرل سے دریافت کیا۔ اس نے جھنڈا واپس کرنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا اور وہ جھنڈا ان کو لوٹا دیا گیا۔

بھاگل پور نمائش میں یونین جیک اتار کر اس کی جگہ قومی ترنگا جھنڈا لہرا دیا گیا۔ اس کی خبر جب انگلستان پہنچی تو پارلیمنٹ میں بڑا ہنگامہ ہوا۔

۱۹ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو کانگریس کے لاہور اجلاس میں ۱۲۵ فٹ کی اونچائی پر یہ جھنڈا نصب کیا گیا۔

نہرو جی نے کہا :

"اس جھنڈے سے کیا مُراد ہے۔ یہ جھنڈا ہندوستان کی آزادی کی میراث ہے۔ یاد رکھئے کہ جب ملک کا جھنڈا بلند کر دیا گیا ہے تو جب تک ایک آدمی بھی زندہ ہے تب تک یہ جھکایا نہیں جا سکتا۔ یہ جھنڈا ہندوستانی قوم کا ہے' کسی خاص علاقے کا نہیں۔ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے کھڑا ہوتا ہے وہ ہندوستانی ہے اور ہندوستان کی آزادی ہی اس کا خاص نصب العین ہے۔ آپ قسم کھالیں کہ اس کو کبھی جھکنے نہیں دیں گے۔ جھنڈے کی تحریک میں جن مسلمانوں نے حصہ لیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) عبداللطیف ولد عبدالغفور

پیدائش ۱۹۰۱ء۔ ساکن مدراس ناگپور فلیگ ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔ سنہ ۱۹۲۳ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۲) عبداللطیف ولد محی الدین

پیدائش ۱۸۹۹۔ ساکن مدراس ناگپور فلیگ ستیہ گرہ میں شامل ہوئے۔ سات ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳) عبد اللطیف فاروق ولد عبد اللہ خان بہادر
پیدائش ۱۵ر مارچ ۱۸۹۳۔ فلیگ سیہ گرہ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴) عبد الرحیم ولد عبد الغفور
پیدائش ۱۹۰۰۔ ۱۹۲۳ میں ناگپور فلیگ ستیہ گرہ میں شامل ہوئے۔ سات ماہ کی سزا ہوئی۔

رولٹ ایکٹ

جنگ عظیم جب لڑی جارہی تھی تو لڑائی کے دوران انگلینڈ اور اس کے دوست ملکوں نے کہا تھا کہ وہ قوموں کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ بہت سے ہندوستانیوں کو یقین تھا کہ جنگ ختم ہونے کے بعد ہندوستان کو سوراجیہ مل جائے گا۔ لیکن ہندوستانی عوام کی مانگ کو پورا کرنے کا انگریزی سرکار کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

لوگوں کی امیدوں پر پانی پھر گیا تو سارے ملک میں بے اطمینانی کی لہر پھیل گئی۔ اس بے اطمینانی کو دبانے کے لئے سرکار نے دباؤ کی کارروائیاں کیں۔ سنہ ۱۹۱۹ کے شروع میں "رولٹ ایکٹ" نافذ کیا گیا۔ اس کے تحت

(۱) حکمرانوں اور افسروں کو یہ حق دیا گیا کہ جس آدمی سے چاہیں ضمانت یا مچلکہ دونوں یا صرف ضمانت مانگ لیں۔

(۲) جس آدمی کو چاہیں، کسی بھی مقام پر گرفتار کرلیں۔

(۳) عام کاموں میں بھی افسران کو ایسا حکم جاری کرنے کا حق دیا گیا۔

(۴) تین افسران کسی بھی شخص کو یہ حکم دے سکتے تھے کہ وہ پولیس اسٹیشن پر مقرر وقت میں حاضری کی رپورٹ درج کرائے۔

(۵) افسران جس کو چاہیں بغیر وارنٹ گرفتار کرلیں۔

(۶) افسران کو اس کا بھی اختیار دیا گیا کہ عدالت کے حکم سنائے بغیر قید میں رکھ سکتے ہیں۔

(۷) جو ہندوستان سے باہر ہیں ان کے داخلہ پر پابندی لگادی گئی۔

(۸) اگر کسی کے پاس ضبط شدہ کتاب یا مضمون پایا جائے تو خواہ فروخت کرنے یا شائع

کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو' وہ صرف ان چیزوں کے رکھنے کے سبب سزا کا مستحق قرار پائے گا۔

یہ بل فروری ۱۹۱۹ میں عوام کے زبردست احتجاج کے باوجود منظور ہو گیا۔ اس کے خلاف گاندھی جی میدان میں اتر آئے۔ انہوں نے ستیہ گرہ کرنے کے سلسلے میں جلسے کئے۔ ہندوستان کی اہم شخصیتوں کے دستخطوں سے سرکار کو ایک مراسلہ بھیجا گیا کہ اس کے نفاذ کو ملتوی کیا جائے۔

ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں جلسے ہوئے جس میں پندرہ ہزار سے ایک لاکھ کا ہجوم ہوتا تھا۔ لوگوں نے اس موقع پر ایک ایک دن کا برت رکھا۔ لوگوں کے شوق اور جذبات کا یہ عالم تھا کہ ننگے پاؤں اور ننگے سر جلسہ گاہ میں دوڑے چلے جاتے تھے۔ ملک بھر میں مظاہرے اور ہڑتالیں ہوئیں۔ سرکار نے بے رحمی سے انھیں کچلنا شروع کیا۔ کئی جگہوں پر لاٹھیوں اور گولیوں کا سہارا لیا گیا۔

۳۰ر مارچ ۱۹۲۰ء کو دلی میں یوم دعا منایا گیا۔ بازار بند تھے۔ چاندنی چوک' چاوڑی بازار' اناج کی منڈیاں اور سارے کارخانے بند تھے۔

سوامی شردھانند نے جامع مسجد میں تقریر کی۔ اس کے بعد ایک جلوس نکلا۔ جلوس چاندنی چوک پہنچا۔ شام میں ایک عام جلسہ ہوا۔ اس دن پندرہ ہزار کی بھیڑ کو تتر بتر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا اور گورکھا فوج کی گولیوں سے صدہا لوگ زخمی ہو گئے۔

دہلی میں رولٹ ایکٹ میں سزایاب

۱۹۱۹

(۱) عبدالغنی

ساکن دہلی' (پ) ۱۸۹۴۔ رولٹ ایکٹ مظاہرے میں گرفتار ہوئے۔ انگریزی فوج کی بندوقوں کی سنگینوں سے ۳۰ر نومبر ۱۹۱۹ کو ٹاؤن ہال کے پاس مارے گئے۔

(۲) عبدالماجد مولانا

ساکن دہلی' ۱۴ر اگست ۱۹۱۹ میں رولٹ ایکٹ کے خلاف احتجاج کیا۔ انسپکٹر

محمد فقیر سی آئی ڈی سے اس کی پستول چھین لی۔ پولیس کی گرفتاری سے بھی بچ گئے۔ ۱۹۲۰ کو ان پر گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا۔ لیکن ان کے والد کی اس یقین دہانی پر کہ وہ دلی میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ ہی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیں گے' اس وجہ سے وارنٹ گرفتاری جاری نہیں ہوا۔

(۳) عبدالشکور ولد عبدالغفور
(پ) ۱۸۸۴۔ ساکن دہلی۔ بلی ماران کے ہنگامے میں چھوٹے لال اور دوسرے لوگوں کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ ۱۹۱۹ میں تین سال کی سزا ہوئی۔

(۴) حشمت اللہ خاں
(پ) ۱۸۹۱۔ ساکن دہلی۔ رولٹ ایکٹ کے خلاف ستیہ گرہ میں ۳۰ مارچ ۱۹۱۹ کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی روز انتقال کیا۔

(۵) میاں حسین ولد عابد حسین
(پ) ۱۸۹۵۔ رولٹ ایکٹ کے خلاف مظاہرے میں گرفتار ہوئے۔ تین سال کی سزا ہوئی۔

(۶) ناصر ولد کریم بخش
(پ) ۱۸۸۳۔ ساکن میرٹھ 'یوپی' رولٹ ایکٹ کے خلاف ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔ ۱۴ اپریل ۱۹۱۹ کو ایک سال کی قید ہوئی۔

(۷) محمد دین ولد خدا بخش
(پ) ۱۸۹۷۔ ساکن دہلی رولٹ ایکٹ کے خلاف ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔ ۳۰ مارچ ۱۹۱۹ پولیس کی گولیوں سے شدید زخمی ہوئے۔

(۸) محمد سعید ولد محمد ابراہیم

(پ) ۱۸۹۷۔ رولٹ ایکٹ کے سلسلے میں ایڈورڈ پارک (حال سبھاش پارک) میں ہنگامہ ہوا۔ گرفتار ہوئے۔ تین سال کی سزا ہوئی۔

(۹) محمد یاسین ولد محمد ابراہیم

(پ) ۱۸۸۹۔ ساکن دہلی ایڈورڈ پارک میں ہنگامے پر گرفتار ہوئے۔ ۱۹۱۹ میں تین سال کی سزا ہوئی۔

(۱۰) شبراتی خاں ولد خواجہ خاں

ساکن موضع دیولی، ضلع اجمیر، راجستھان، ۳۰ مارچ ۱۹۱۹ میں رولٹ ایکٹ کے خلاف مظاہرہ میں شریک تھے۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور زخموں کی تاب نہ لاکر اسی روز انتقال کیا دہلی کے رہنے والے تھے۔

نمک ستیہ گرہ

۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء کو دریائے راوی کے کنارے لاہور میں کانگریس نے مکمل آزادی کا اعلان کردیا۔

کانگریس نے سب صوبوں کی کانگریس کمیٹیوں کو ہدایات جاری کردیں کہ وہ جلسے منعقد کرکے اعلان آزادی کو دوہرائیں اور اس موقع پر کسی تقریر کا اہتمام نہ کریں بلکہ صرف اعلان آزادی کو دوہرائیں اور قومی جھنڈا لہرایا جائے۔ یہ سب پروگرام بہت بڑے پیمانے پر اور نہایت کامیابی سے ساتھ انجام پایا۔ اب ہر جگہ ستیہ گرہ کا چرچا تھا۔ لوگ انتظار کررہے تھے کہ کب اور کہاں سے ستیہ گرہ اندولن کی شروعات ہونے والی ہے۔ مہاتما گاندھی ان دنوں سابر متی آشرم میں رہتے تھے۔ کانگریس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں ستیہ گرہ کرنے کا پروگرام طے پایا۔ اور اس بات پر غور وخوض کیا گیا کہ کون سا قانون توڑا جائے۔ گاندھی جی کا کہنا تھا کہ نمک ستیہ گرہ کیا جائے اور نمک قانون توڑا جائے۔ گاندھی جی کا کہنا یہ بھی تھا کہ نمک پر ٹیکس لگتا ہے، غریبوں کو جو نمک ملتا ہے وہ

بہت مہنگا ہوتا ہے۔ بہت سے غریب اتنا نمک نہیں کھاپاتے جتنا ان کی صحت کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہماری روز کی خوراک کا انتہائی ضروری حصہ ہے۔ سمندر کے کنارے نمک مفت مل سکتا ہے۔ جہاں نمک کا پہاڑ ہے' وہاں بھی لوگ کھود کر بغیر دام نمک نکال سکتے ہیں۔ مگر سرکار صرف ٹیکس کے لالچ میں اس پر پابندی لگا رہی ہے۔ خدا نے پانی اور ہوا کی طرح نمک مفت بانٹنے کا بندوبست کر دیا ہے۔

گاندھی جی کے خیال میں اس سے زیادہ خراب اور کوئی ٹیکس نہیں ہو سکتا۔ اس کے خلاف ستیہ گرہ کرنے کی بات غریب بھی آسانی سے سمجھ لیں گے۔ اس لئے کہ نمک آٹے سے زیادہ مہنگا ہے۔ اس نمک کی تیاری پر ڈیڑھ آنہ خرچ ہوتا ہے اور سرکار اس نمک کو چار روپے میں فروخت کرتی ہے۔ دنیا کے لوگ بھی یہ منصفانہ بات مان لیں گے۔

گاندھی جی اپنے ۷۸ ساتھیوں کے ساتھ ساڑھے چھ بجے صبح کو نکلے۔

یکم اپریل ۱۹۳۰ء کو سورت پہنچے۔ اس موقع پر آپ کی تقریر سننے اور درشن کے لئے ۸۰ ہزار کا مجمع تھا۔ گاندھی جی نے لوگوں سے کہا سب لوگ قانون توڑیں اور سوراج حاصل کرنے کے لئے میدان میں اتریں۔

۵ر اپریل کو گاندھی جی ڈانڈی سمندر کے کنارے پہنچے۔ ۲۴۱ میل کا سفر ۲۴ دنوں میں پورا کیا۔

۶ر اپریل کی صبح کو انہوں نے لوگوں سے کہا کہ اگر میں قید کر لیا جاؤں تو پھر عباس طیّب جی جو حکم دیں' اس کے مطابق قدم اُٹھائیں۔

اسی دن گاندھی جی صبح کو پرارتھنا ختم کر کے سمندر کے کنارے چل پڑے اور انہوں نے نمک کا ایک ڈھیلا اٹھالیا۔ اس کے بعد بھارت بھر میں پانچ لاکھ عوام نے پانچ ہزار جگہوں پر نمک کا قانون توڑا۔

۶ر اپریل کو لوگوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی اور جگہ جگہ لاٹھی چارج حکومت کی طرف سے عوام پر کیا گیا۔

مسلمانوں نے بھی نمک ستیہ گرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جن کے نام اگلے صفحات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ بہت سے لوگ اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ مسلمان اس اندولن میں شامل ہوئے تھے۔

نمک ستیہ گرہ

گرفتاریاں اور سزائیں پانے والے مسلمان

گاندھی جی نے کہا اگر میں قید کرلیا جاؤں تو پھر عباس طیب جی جو حکم دیں اس کے مطابق قدم اٹھائیں۔ گاندھی جی نے یہ بھی کہا کہ لوگ نمک قانون توڑیں اور سوراج حاصل کرنے کے لئے میدان میں اتریں۔ اس کے بعد پانچ لاکھ جنتا نے پانچ ہزار جگہوں پر نمک کا قانون توڑا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے بھی اس میں اپنے بس بھر حصہ لیا۔

(۱) احمد سرور۔ موضع بالا گڑھ ضلع ہگلی، مغربی بنگال۔ تحریک سول نافرمانی کے دوران نمک ستیہ گرہ میں شرکت کی گرفتار ہو کر قید ہوئے اور جیل ہی میں وفات پائی۔

(۲) مقبول احمد جامعی ولد شیخ فضل الدین۔ پیدائش ۱۹۰۲۔ جامعہ سے بی۔ اے کیا۔ نمک ستیہ گرہ ۱۹۲۲ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔ ۴/ جنوری ۱۹۳۲ کو پندرہ ماہ کی قید ہوئی۔ ۱۴/ جولائی ۱۹۹۲ء میں انتقال کیا۔

(۳) عبدالوہاب ولد چندا میاں۔ پیدائش ۱۹۰۴ء۔ نمک ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔ ایک مرتبہ دو ماہ کی سزا ہوئی۔ دوسری مرتبہ تین ماہ کی سزا ہوئی ۲۸۳۰۸ تھیاگی کمارن اسٹریٹ کنانور، سینٹرل جیل مدراس میں قید رہے۔

(۴) شیخ غالب ولد چنگے خاں۔ نمک ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔ ۲۵/ مئی ۱۹۲۲ میں ایک سال کی قید، اور پچاس روپے جرمانہ ہوا۔ ۱۹۲۳ء میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔ ۱۹۵۴ء میں راجیہ سبھا کے ممبر چنے گئے۔

(۵) سعید بابو گینو ولد گینو۔ پیدائش ۱۹۰۸ء۔ مہانگر ضلع پونہ۔ مہاراشٹر۔ نمک ستیہ گرہ میں شریک ہوئے۔ ۱۲/ دسمبر ۱۹۳۰ کو پرنس اسٹریٹ بمبئی، کے نزدیک کپڑے کے گودام پر بدیشی کپڑوں سے لدی ہوئی ایک ٹرک کے سامنے لیٹ گئے اور ٹرک نے ان کو کچل دیا۔ جی، ٹی اسپتال میں انتقال کیا۔ جس گلی میں یہ حادثہ ہوا تھا اس گلی کا نام گینو اسٹریٹ رکھا گیا۔ گاؤں میں ان کی یاد میں ایک اسکول بھی قائم ہوا اور آپ کا مجسمہ نصب کیا گیا۔

عدم تعاون کی تحریک

انگریزی حکومت کے خلاف بڑھتی بغاوت' خلافت تحریک اور عدم تعاون کی تحریک کی شکل میں سامنے آئی۔ پہلی جنگ عظیم میں ترکی انگریزوں کے خلاف تھا۔

جنگ میں ترکی کو شکست ہوئی اور اسے انگریزوں کی ناانصافی کا شکار ہونا پڑا۔ سنہ ۱۹۱۹ میں ہندوستان میں مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی اور مولانا ابوالکلام آزاد کی قیادت میں انگریزی سرکار کے خلاف ایک تحریک شروع کی گئی۔ مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی عوام میں علی برادران کے نام سے مشہور تھے۔ یہ تینوں رہنما جنگ کے دوراں قیدی بنائے گئے تھے۔ وہ لڑائی کے بعد ہی رہا ہوئے۔

انگریز سرکار کے خلاف جدوجہد آزادی کا ایک نیا طریقہ اپنایا گیا۔ اسے "عدم تعاون تحریک" کہتے ہیں۔ اس تحریک کے خاص مقاصد تھے۔ اس تحریک میں استعمال کئے گئے طریقوں کی وجہ ہی اسے "عدم تعاون تحریک" کا نام دیا گیا تھا۔ یہ تحریک یکے بعد دیگرے کئی سلسلوں میں چلائی گئی۔ اس کی شروعات انگریزی سرکار کے دئے ہوئے خطاب کو واپس لوٹانے سے ہوئی۔ بہت سے ہندوستانیوں کو "سر" و "رائے بہادر" اور "خاں بہادر" وغیرہ خطاب ملے ہوئے تھے۔ قوم پرست ہندوستانیوں نے عدم تعاون تحریک کے شروع ہونے پر اپنے خطابات واپس کردئے۔ قانوں ساز مجالس کا بائیکاٹ کیا گیا۔ ہزاروں طلباء اور معلموں نے وہ اسکول اور کالج چھوڑدئے جن کو انگریز سرکار کی کسی نہ کسی طرح سے سرپرستی حاصل تھی۔ دلی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ جیسے تعلیمی ادارے قائم ہوئے۔ سرکاری ملازموں نے اپنی ملازمتیں چھوڑ دیں۔ وکیلوں نے کچہریوں کا بائیکاٹ کیا۔ غیر ملکی کپڑوں کی ہولی حلائی گئی۔ ہڑتالیں ہوئیں اور کاروبار ٹھپ ہوگیا۔

"عدم تعاون تحریک" کافی کامیاب ہوئی۔ لاٹھیاں' گولیاں اور گرفتاریاں اس کی رفتار کو نہ روک سکیں۔ سنہ ۱۹۲۱ء کا سال ختم ہونے سے پہلے ہی تیس ہزار لوگ جیلوں میں بند ہوچکے تھے۔ ان میں بہت بڑے بڑے رہنما بھی شامل تھے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں کانگریس کے اجلاس کے صدر حکیم اجمل خاں تھے۔ اس اجلاس میں تحریک کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ "عدم تعاون تحریک" کا آخری دور شروع ہوا۔ لوگوں نے سرکاری

ٹیکس دینے سے انکار کیا' یہ ایک بہت ہی اہم معاملہ تھا۔ لوگوں کا ٹیکس دینے سے انکار کا مطلب تھا کہ عوام سرکار کی حکومت کو نہیں مانتے تھے۔ ظالم سرکار سے لڑنے کا ایک بہت ہی طاقتور طریقہ تھا۔ اس تحریک میں ملک کے لوگوں نے بڑی بھاری تعداد میں حصہ لیا تھا۔ اب قومی تحریک صرف شہری یا تعلیم یافتہ لوگوں تک ہی محدود نہیں رہی۔ وہ دیہاتوں میں بھی پھیل گئی۔ لوگوں نے آزادی حاصل کرنے کے لئے کھلے عام سرکار کی نافرمانیاں کیں۔ اس تحریک نے ہندو مسلم اتحاد کو مستحکم کیا۔ "ہندو مسلم بھائی بھائی" ایک بہت ہر دلعزیز نعرہ بن گیا۔

عدم تعاون تحریک

سرکاری خطابات اور اعزازات کی واپسی

عدم تعاون تحریک مختلف سلسلوں میں چلائی گئی تھی۔ سرکاری خطابات و اعزازات کی واپسی بھی اسی کی کڑی تھی۔ بہت سے ہندوستانیوں کو سر' رائے بہادر' خان بہادر وغیرہ کے خطابات ملے ہوئے تھے۔ ملک کے بہت سے باشندوں نے عدم تعاون تحریک کے شروع ہوتے ہی اپنے خطابات واپس کردئے تھے۔ ہندوستانیوں کے لئے انگریزی سرکار سے خطاب لینا اب کوئی شان و آن کی بات نہیں رہی تھی۔

خطاب شمس العلماء اور امام صاحب جامع مسجد

خطابات لوٹانے کے سلسلے مسلم طبقہ میں بھی بڑی سرگرمی دیکھنے کو ملتی ہے۔ امام جامع مسجد سید احمد صاحب کو بھی شمس العلماء کا خطاب' ایک سند اور قیصر ہند کا تمغہ کے علاوہ پنشن بھی ملتی تھی۔

اس سلسلے میں پندرہ روزہ سی۔ آئی۔ ڈی رپورٹ جو کہ جامع مسجد میں برابر رہتی تھی' اس میں درج ہے کہ

"۲۴ر اپریل کو مجمع میں سے کسی نے امام صاحب کی طرف جوتا پھینک دیا' وہ ان کے کسی ہم خیال پر آگرا۔ ۲۸ر اپریل کو مسٹر آصف علی اور ڈاکٹر انصاری کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا اور امام صاحب سے کہا گیا کہ خطاب واپس کریں۔ اگر آپ خطاب

واپس نہیں کریں گے تو آپ کو مسجد کی امامت سے استعفیٰ دینا پڑے گا اور آپ کی جگہ کسی دوسرے امام کا تقرر کیا جائے گا اس لئے کہ سرکاری خطاب یافتہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔"

(FILE NO F (125) HOME CONFIDENTIAL)

۳۰ر اپریل ۱۹۲۰ء کو امام صاحب نے ایک خط چیف کمشنر کو لکھا کہ میرے پاس شہر کے سربرآوردہ اور معزز افراد کا ایک وفد' جس میں ہر طبقہ خیال کے لوگوں کے علاوہ علمائے کرام پر مشتمل تھا' کل میرے مکان پر آیا۔ انہوں نے ایک فتویٰ بھی پیش کیا' وہ خطاب واپسی سے متعلق تھا۔ اسلامی قانون کے تحت مسلم عوام کو فتوے کا پابند ہونا پڑتا ہے۔ میں اس فتویٰ کی وجہ سے کسی طرح انکار نہ کرسکا۔ اس فتوے کی حکم عدولی میرے لئے ممکن نہیں تھی اس لئے اپنی قوم کے مطالبہ پر اپنا شمس العلماء کا خطاب' سند اور تمغہ واپس کرتا ہوں۔ (مورخہ ۳۰ر اپریل ۱۹۲۰ء)

اس کے بعد امام صاحب جامع مسجد نے ایک خط دلی کے چیف کمشنر کو لکھا کہ میں وائسرائے ہند سے بعض اہم امور کے لئے ملنا چاہتا ہوں۔

چیف کمشنر دلی نے وائسرائے ہند کو لکھا کہ امام جامع مسجد سید احمد شاہی امام جامع مسجد آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

خط امام صاحب جامع مسجد

۲۲ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو ایک خط امام صاحب جامع مسجد نے وائسرائے کو لکھا۔ اس خط میں امام صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے دباؤ میں اپنا خطاب اور سند واپس کردیا تھا۔ خلافت والے جامع مسجد کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنانا چاہتے ہیں اور کسی کانگریسی کو امامت کے لئے رکھنا چاہتے ہیں۔ اب یہ تحریک ختم ہو گئی ہے اس لئے خطاب' سند لوٹا دیا جائے اور میری پنشن جو ۲۰ر اپریل ۱۹۲۰ء سے ۲۶ر جنوری ۱۹۳۲ء تک کی ہے' اس عرصہ کی پنشن بحال کردی جائے۔

گورنمنٹ نے ان کی درخواست منظور کر کے خطاب اور سند واپس کردی اور پنشن بھی جاری کردی۔ (ڈائری نمبر ۸۴۰۔ سی' مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۲ء)

حکیم اجمل خاں صاحب کا خط

ہندوستان کے مسلمانوں نے ابتدائے جنگ سے وقفہ جنگ کے زمانے تک جس صبرو سکون کا ثبوت دیا' وہ کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے۔ باوجود انتہائی دلی.... کے جن کا آغاز سلطنت عثمانیہ کے واقعات (درمیان وقفہ جنگ) سے شروع ہوتا ہے آج تک انھوں نے کسی جگہ ایک دست درازی کی مثال بھی ہندوستان کے کسی حصہ میں پیش نہیں کی۔ بلکہ روزانہ برٹش فوجوں کے ساتھ درہ دانیال' شام' عراق اور سلطنت عثمانیہ کے دوسروں حصوں میں بھی شریک رہے۔

وہ سمجھتے تھے کہ مقالات مقدسہ محفوظ رہیں گے جیسا کہ ان سے وعدہ کیا گیا تھا لیکن ان میں سے صحیح معنوں میں ایک بھی اس وقت ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ مکہ مکرمہ جو مقامات مقدسہ میں سب سے زیادہ مقدس مقام ہے اور مدینہ شریف جو رسول پاک کا مبارک مدفن ہے اس وقت واقعی طور پر شریف حسین کے ہاتھ میں نہیں تھی۔ بیت المقدس اسلامی ہاتھوں سے لے کر یہودیوں کو دیا جارہا ہے اور **جزیر العرب** کے تمام مقدس مقامات اس وقت براہ راست ہماری گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہیں۔ اسی طرح **جزیرۃالعرب** کا باقی حصہ بھی بڑی حد تک برٹش اقتدار میں ہے۔

قسطنطنیہ اور.... کے متعلق جو وعدے کئے گئے تھے ان کے ایفاء کرنے کے عوض میں خود قسطنطنیہ میں فوجیں اتار دی گئیں اور یہ تجویز کرلی گئی ہے کہ خلافت ہمیشہ کے لئے درۂ دانیال کی انٹرنیشنل توپوں کی زد میں رہے۔ مسلمانوں نے اب تک وہ تمام جائز ذرائع برٹش گورنمنٹ کی توجہ کو اپنے مطالبات کی طرف جذب کرنے کے لئے استعمال کئے جو آپ کے خیال میں آسکتے تھے لیکن ان کے حقوق اور ان کی.... کے کسی کم سے (کم) حصہ کے طرف بھی التفات نہیں کیا گیا۔ ایسی حالت میں بحیثیت ایک حقیر مسلمان کے میں ان.... سے سلطنت عثمانیہ کے خلاف برٹش گورنمنٹ کے طریق عمل کو قابل اعتراض سمجھتے ہوئے دست کش ہیں ہے۔ مجھے گورنمنٹ کی طرف سے عطا کی گئی تھیں۔ میں قیصرہند گولڈ مڈل اور دو انگلستان اور ہندوستان کی تاج پوشی کے درباروں کے تمغوں کے ساتھ ساتھ جنہیں میں آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں آج کی تاریخ سے

عطائے تو بہ لقائے تو

حکیم اجمل خاں صاحب کے خط کا عکس

حاذق الملک کے خطاب سے بھی آپ کو سبک دوش سمجھتا ہوں اور اس کے ساتھ یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ میرا نام درباریؔ ہونے کی فہرست میں سے خارج کردیا جائے۔

امید ہے کہ آپ براہ مہربانی... اس چٹھی کو لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں ان تمغوں کے ساتھ بھیج کر مجھے شکرگزار فرمائیں گے۔

چونکہ یہ مسئلہ پبلک سے تعلق رکھتا ہے اس لئے میں اس چٹھی کی نقل پریس کو بھی بھیج رہا ہوں۔

حکیم اجمل خاں۔ حاذق الملک

حکیم اجمل خاں شروع میں کچھ دنوں تک مسلم لیگ سے وابستہ رہے مگر بعد میں ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور گاندھی جی کے اثر سے آپ کانگریس اور جمعیت العلماء کے پروگراموں اور اس کے جلسوں میں سرگرمی سے حصہ لینے لگے۔

انگریزی حکومت سے آپ کو "حاذق الملک" کا خطاب ملا تھا، اس کے ساتھ سند اور تمغہ بھی۔ آپ کو یہ خطاب ۱۹۰۸ء میں سرکار نے دیا تھا لیکن عدم تعاون تحریک کے سلسلے میں گاندھی جی سے مشورے کے بعد ۲۰؍مارچ ۱۹۲۰ء کو آپ نے "حاذق الملک" کا خطاب اور قیصرِ ہند کا تمغہؔ اور سند واپس کردی۔

اس کے کچھ دنوں بعد کان پور میں جمعیت العلماء کا اجلاس ہوا اور انہیں اس اجلاس میں "مسیح الملک" کے خطاب سے نوازا گیا۔ آپ نے انگریزی سرکار کا دیا ہوا خطاب جب واپس کیا تو اس کو واپس لوٹانے کی سرکار سے التجا نہیں کی اور تاحین حیات مسیح الملک کے خطاب سے ہی مشہور و معروف ہوئے۔

Diary No - 840-C Dt. 23/12/1932
18A, Satsang Marg, Mehroli Road, New Delhi

[illegible]bad (Deccan)
[illegible]th June, 1933

Diary No 6558
Dated 20-6-1933

Dear Mr Johnson,

I am here in Hyderabad for about a week. As you had very kindly promised to write to the Hon'ble the Resident that you had no objection to the Jamia receiving aid from H.E.H. the Nizam's Government I thought I should avail myself of the Summer Vacation at the Jamia to [illegible] and arrange for the renewal of the grant.

I have been to all the State Offices concerned, but they seem to know nothing about your present view. I don't really know what to do. I cannot, for a moment, imagine that [illegible] have not yet written. But to make my[illegible] doubly sure I write these lines to [illegible]. If I could know the date when you kindly communicated your views to Hyderabad I may be able to make

Draft added as requested above.

[illegible] 21 6 33 [illegible] 20/6/33

جامعہ ملیہ اسلامیہ

عدم تعاون تحریک میں بہت سے طلباء اور معلموں نے سرکاری اسکول اور کالج چھوڑ دیئے تھے۔

نومبر ۱۹۲۰ء میں حکیم اجمل خاں صاحب اور علی برادران اور ان کے ہم خیال اصحاب نے ایک مشترکہ مکتوب کے ذریعے علی گڑھ یونیورسٹی کے ارباب کار کو دعوت دی کہ وہ گورنمنٹ کی امداد لینا بند کردے اس لئے کہ :

"اس کے ذریعے گورنمنٹ اپنا اثر و اقتدار یونیورسٹی کے نظم و نسق میں حاصل کررہی ہے جو مسلمانوں کے لئے سم قاتل سے کم نہیں۔"

"تمام ایسی درسگاہیں جن کو گورنمنٹ چلاتی ہے یا جن کو گورنمنٹ مالی امداد دیتی ہے بائیکاٹ کیا جائے۔"

آخر میں ٹرسٹیوں کو متنبہ کیا گیا تھا کہ ۲۹ر اکتوبر تک وہ اس فیصلے کو قبول نہ کریں گے تو پھر اساتذہ اور طلباء سے اپیل کی جائے گی کہ وہ یونیورسٹی چھوڑ دیں۔ اس مراسلہ پر حسب ذیل اصحاب کے دستخط تھے۔

"اجمل خاں، مختار احمد انصاری، معظم علی، ظہور احمد، شوکت علی، محمد علی، محمد اسماعیل خاں اور حاجی موسیٰ خاں۔"

ممبران کورٹ کو پھر ایک بار ترک موالات کی دعوت دی گئی۔ لیکن علی گڑھ کے قدامت پرستوں نے ان سب کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کردیا۔ اس ریزولیوشن کے بعد لیڈروں نے براہ راست طلباء سے اپیل کی۔ اس اپیل کے جواب میں تقریباً چھ سو طلباء نے مسلم یونیورسٹی کو چھوڑ دیا۔

اس لئے یہ سوال سامنے آیا کہ اب ان طلباء کے لئے کوئی درسگاہ قائم کی جائے یا ان کو نان کوآپریشن کی تحریک کا مبلغ بنا کر ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا دیا جائے۔ مولانا محمد علی کی بھی یہی رائے تھی۔ لیکن حکیم صاحب اور ان کے ساتھ ڈاکٹر انصاری، عبدالمجید خواجہ، تصدق حسین احمد خاں شیروانی کی یہ رائے ہوئی کہ ان طلباء کے لئے ایک "قومی درسگاہ" قائم کی جائے۔

۵ر نومبر ۱۹۲۰ کو شیخ الہند مولانا محمود الحسن باوجود اپنی علالت و ضعیفی کے علی گڑھ

تشریف لائے اور ایک بہت بڑے جلسے میں، جو مسلم یونیورسٹی کی مسجد میں منعقد ہوا تھا، جامعہ ملیہ اسلامیہ کی افتتاحی رسم ادا کی۔ مرکزی خلافت کمیٹی نے دس ہزار روپے ماہانہ کی امداد اس ادارہ کے لئے منظور کی۔ حکیم صاحب امیر جامعہ منتخب ہوئے۔ وہ آخر عمر تک اس عہدے پر قائم رہے۔ عبدالمجید خواجہ شیخ الجامعہ مقرر کئے گئے۔ چند ہی روز میں ہندوستان کے قابل ترین اشخاص قلیل تنخواہوں پر اس ادارے میں درس دینے کے لئے آگئے اور ابتدائی دنوں میں جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ کے چند بنگلوں کچے مکانوں، اور خیموں پر مشتمل رہی۔

علی گڑھ کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد اور مہاتما گاندھی بنارس یونیورسٹی میں بھی یہ پیغام لے کر گئے۔ اس وقت یونیورسٹی کے وائس چانسلر پنڈت مدن موہن مالویہ بنارس میں موجود نہیں تھے اس لئے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ لیکن بعد میں جب مہاتما گاندھی نے پنڈت جواہرلال نہرو اور ڈاکٹر انصاری کو پھر بنارس بھیجا تو تقریباً چار سو طلباء یونیورسٹی سے نکل آئے۔ اسی وقت کاشی ودیا پیٹھ قائم ہوا جس کے پرنسپل بابو بھگوان داس اور سکریٹری سری پرکاش مقرر ہوئے۔

پہلی شخصیت مولانا مظہرالحق کی تھی جنھوں نے اپنے دونوں لڑکوں کو سرکاری درسگاہوں سے ہٹا کر کانگریس آرگنائزیشن کی کھولی ہوئی "نیشنل درسگاہوں" میں داخلہ کرایا جن میں سرکاری اسکولوں اور کالجوں کے بائیکاٹ کرنے والے طلباء پڑھتے تھے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے قیام کے بعد اس کے چلانے کے لئے مالی وسائل کی فراہمی کا سوال تھا۔ اگرچہ ابتداء میں خلافت کمیٹی نے اس کو ایک اچھی خاصی رقم دے دی تھی۔

قومی درسگاہوں کے قیام کے بعد حکومت بھی ایسی رخنہ اندازیاں کرتی تھیں کہ قومی ادارے مالی امداد سے محروم رہیں۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کو نظام حیدر آباد سے مالی امداد ملتی تھی۔ سرکار برطانیہ نے اپنے ریزیڈنٹ کے ذریعے اس کی مالی امداد بند کرادی۔

ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کو امداد جاری کرنے کے سلسلے میں حیدر آباد کا سفر کرنا پڑا۔ ذاکر صاحب کا مراسلہ اور بحالی امداد کے سلسلے میں محکمۂ آثار قدیمہ دلّی کا ریکارڈ دیکھا جاسکتا ہے۔

جلیانوالا باغ

۱۹۰۷ء میں پنجاب کے گورنر نے وائسرائے ہند پنجاب کے بارے میں ایک رپورٹ بھیجی کہ پنجاب کے حالات اس وقت قابو سے باہر ہیں۔ صورت حال یہ تھی کہ پنجاب کی نہروں پر لگائے گئے ٹیکس سے بے اطمینانی پھیلی ہوئی تھی۔ اسی کے ساتھ ساتھ امرتسر کے عام شہری ملک کی تحریک آزادی سے بھی کافی متاثر تھے۔ سارا شہر ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال کی گرفتاری پر غم و غصہ سے سرخ انگارہ بنا ہوا تھا۔

جلیانوالہ باغ دراصل باغ نہیں ہے بلکہ ایک میدان ہے۔ چاروں طرف کچھ پکے مکانوں اور دیواروں سے گھرا ہوا ہے۔ اس میں داخل ہونے اور نکلنے کا راستہ تنگ ہے۔

۱۳؍ اپریل ۱۹۱۹ کو بیساکھی کا تیوہار تھا۔ پنجاب کے ہندو مسلمان سکھ صافے باندھے اور رنگ برنگے کے تہمد پہنے امرتسر میں جمع تھے۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال کی گرفتاری پر اپنی ناراضگی اور غم و غصہ کے اظہار کے لئے اس باغ میں ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ اس جلسہ میں قریب قریب بیس ہزار کا مجمع تھا۔ اسٹیج پر لالہ ہنسراج تقریر کر رہے تھے اور کانگریسی رہنماؤں کی گرفتاری کے بارے میں بتا رہے تھے۔ عین اس وقت جنرل ڈائر اور ان کے سپاہی جن میں ۴۵ نیپالی اور ۲۵ گورے سپاہی تھے، رائفلیں لئے ہوئے، اسلحہ جات سے بھری دو گاڑیوں کے ساتھ وہاں پہنچے اور اسٹیج سے ۱۵۰ گز کی دوری پر آکر گھیرا ڈال دیا۔ سپاہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور انہوں نے مجمع کی سمت اپنی بندوقوں سے نشانہ باندھا اور آنکھ جھپکتے ہی گولیاں برسنے لگیں۔ لالہ ہنسراج سامعین کو تسلی دیتے ہوئے چلائے گھبرایئے نہیں، شانت رہیئے۔ وہ لوگ ہوائی فائر کر رہے ہیں، جب بریگیڈئر جنرل ڈائر نے یہ بات سنی تو بڑی زور سے گرج کر کہا، ہوا میں گولیاں کیوں چلا رہے ہو۔

ہنٹر کمیشن کی رپورٹ کے مطابق اس دن کے حادثہ میں ۱۶۵۰ گولیاں چلی

تھیں اور ۱۵۱۸ آدمی مارے گئے تھے۔

گولیاں صرف دس منٹ چلی تھیں مگر اس کا اثر دس گھنٹوں کے بعد بھی ختم نہیں ہوا تھا۔ اور گولیاں بھی اس دروازے سے داغی جا رہی تھیں جہاں سے لوگ نکل رہے تھے۔ ہر طرف لاشیں ہی لاشیں تھیں۔

ڈائر نے امرتسر کے ڈپٹی کمشنر سے، جو خود موقعۂ واردات پر موجود تھا مشورہ لینے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی۔ جنرل ڈائر نے ہنٹر کمیشن کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا۔

> "گولیاں چلانا اپنا فرض تصور کر رہا تھا اور اس فرض کو میں نے بخوبی پورا کیا۔ میں ان کو ایسا سبق سکھانا چاہتا تھا کہ وہ مجھ پر کبھی نہ ہنس سکیں۔ میں برابر گولیاں چلا رہا تھا۔ میں اسلحہ سے بھری ایک گاڑی اپنے ساتھ لے گیا تھا، لیکن باغ کو جانے والا راستہ چوڑا نہ ہونے کی وجہ سے مجھے وہ گاڑی پیچھے ہی چھوڑنی پڑی۔ میں سوچ کر گیا تھا کہ اس بار گولیاں چلیں گی اور خوب چلیں گی، تاکہ مجھے یا میرے کسی ساتھی کو آئندہ گولیاں نہ چلانی پڑیں۔"

جب اس قتل عام کی خبر سارے ملک میں پھیل گئی تو عوام غصے میں بے قابو ہو گئے۔ کلکتہ کے ایک جلسہ میں سبھاش چندر بوس نے تقریر کرتے ہوئے اور ایک ہاتھ میں پستول لے کر یہ قسم کھائی کہ وہ اب انگریزی حکومت کو ہندوستان سے باہر نکال کر ہی دم لیں گے۔

غرض سپاہیوں نے دس منٹ تک غیر مسلح لوگوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں اور اس کے بعد وہ چلے گئے۔ ان دس منٹوں میں تقریباً ایک ہزار افراد سے زیادہ مر گئے اور دو ہزار زخمی ہوئے۔

اس حادثہ میں جن مسلمانوں نے اپنی جانیں نچھاور کی ہیں ان کی فہرست اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

جلیانوالہ باغ کے شہید
۱۳۔اپریل ۱۹۱۹ء

(۱) عبدالاحد
(پ) ۱۸۵۹۔ کٹڑہ کریم سنگھ۔ شال تیار کرنے والے۔ ۱۳/اپریل ۱۹۱۹ کو زخمی ہوئے۔

(۲) عبدالرحمٰن
ساکن امرتسر' جلیانوالا باغ میں زخمی ہوئے۔

(۳) عبداللہ ولد لال محمد
(پ) ۱۸۹۹۔ ساکن کٹڑہ کرم سنگھ' کوچہ چیریاں' امرتسر۔ فائرنگ میں زخمی ہو کر شہید ہو گئے۔

(۴) عبداللہ ولد پیر بخش
(پ) ۱۹۰۴۔ جلیانوالا باغ میں شہید ہو گئے۔

(۵) احمد دین ولد کریم بخش
ساکن کوچہ کشمیریاں' جلیانوالا باغ فائرنگ میں ہلاک ہو گئے۔

(۶) فیروز دین ولد محمد
جلیانوالا باغ فائرنگ میں مارے گئے۔

(۷) غلام محی الدین ولد محمد جو
(پ) ۱۸۷۴۔ ڈھاب' بستی رام' ضلع امرتسر۔ جلیانوالا باغ میں شہید ہو گئے۔

(۸) غلام مصطفیٰ
(پ) ۱۸۹۹۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لا کر انتقال کیا۔

(۹) غلام رسول ولد احمد شاہ
پولیس فائرنگ میں انتقال ہوا۔

(۱۰) غلام رسول ولد غنی بخش
جلیانوالا باغ فائرنگ میں مارے گئے۔

(۱۱) غلام رسول ولد صمد شاہ

جلیانوالا باغ پولیس فائرنگ میں زخمی ہو کر انتقال کیا۔

(۱۲) غلام رسول ولد محمد شاہ

ساکن کٹرہ موہن سنگھ۔ پولیس فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لا سکے اور فوت ہو گئے

(۱۳) غلام رسول ولد غنی شاہ

(پ)۱۸۷۹۔ پولیس فائرنگ میں ان کی موت واقع ہو گئی۔

(۱۴) گل محمد ولد کریم بخش سیٹھ

ساکن ہال بازار' امرتسر۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال کے حق میں گواہی دینے پر پولیس نے ان کو گرفتار کیا اور سخت زدوکوب کیا۔

(۱۵) حافظ ولد علی محمد شیخ

(پ) ۱۸۸۴۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں انتقال ہو گیا۔

(۱۶) حسین شاہ ولد غلام شاہ

(پ) ۱۸۸۴۔ کوچہ باغ والا' کٹرہ۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۹ کو جلیانوالا باغ میں فائرنگ میں ہلاک ہو گئے۔

(۱۷) حسین ولد جتا

(پ) ۱۸۹۴۔ امرتسر پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور وفات پا گئے۔

(۱۸) جسی ولد سکندر

ساکن چوک پاسیان۔ جلیانوالا باغ میں شہید ہو گئے۔

(۱۹) اسماعیل ولد میاں بخش

ساکن کرمو ڈیوڑھی' کوچہ میاں اسد اللہ وکیل۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۲۰) اسماعیل ولد میراں بخش

(پ)۱۸۹۷۔ ساکن کٹرہ جے مل سنگھ۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۲۱) کریم بخش

(پ)۱۸۷۹۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۲۲) کریم دین
ساکن موضع سوہن کلاں۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۲۳) محبوب ولد احمد شاہ
(پ)۱۸۸۹۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں مارے گئے۔
(۲۴) معراج الدین
(پ)۱۸۹۹۔ ساکن لاڈو (نابھا)۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہوئے۔
(۲۵) مہردین
(پ)۱۸۹۴۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں زخمی ہو کر انتقال کیا۔
(۲۶) حسین بخش ولد نور الصمد
(پ)۱۸۸۹۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں مارے گئے۔
(۲۷) معراج دین
(پ)۱۸۹۹۔ ساکن لدھا گراسی۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہوئے۔
(۲۹) محمد ابراہیم ولد سکندر علی شیخ
(پ)۱۸۹۵۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہوئے۔
(۳۰) محمد اسماعیل ولد میرن بخش
ساکن کٹرہ جے مل سنگھ۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۳۱) محمد رمضان ولد رحیم بٹ
(پ) ۱۸۹۵۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۳۲) محمد صادق ولد مراد بخش
(پ)۱۸۹۴۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۳۳) محمد شریف ولد محمد رمضان
(پ)۱۹۰۷۔ ساکن کوچہ مسجد والا۔ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۳۴) محمد ابراہیم ولد امام دین
(پ)۱۸۷۹۔ ساکن چوک حکیماں۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۳۵) محمد ابراہیم ولد عمر دین

ساکن کٹڑہ کرم سنگھ۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۳۶) محمد ابراہیم ولد عمر

ساکن کوچہ مسجد والا۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں اپنے زخموں کی تاب نہ لا کر انتقال کیا۔

(۳۷) محمد خاں ولد نبی بخش

(پ) ۱۸۸۴۔ ساکن بازار کھٹ یان والا۔ فائرنگ میں زخمی ہوئے۔

(۳۸) محمد موسیٰ

(پ) ۱۹۰۳۔ ساکن کٹڑہ خزانہ۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۳۹) رمضان ولد وصی الدین

ساکن کٹڑہ ہری سنگھ۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں زخمی ہو گئے۔

(۴۰) رمضان بٹ ولد رحیم بٹ

(پ) ۱۸۷۹۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۴۱) رکن الدین ولد الٰہی بخش

ساکن تھانڈا، ضلع امرتسر۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں ہلاک ہو گئے۔

(۴۲) شرف الدین ولد سردار دین

(پ) ۱۸۹۹۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۴۳) محمد تاج

ساکن بازار کھٹیاں۔ امرتسر۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں زخمی ہوئے۔

(۴۴) تاج دین

ساکن کوچہ نجرن۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں زخمی ہوئے۔

(۴۵) تاج دین حافظ ولد علی محمد

(پ) ۱۸۸۴۔ ساکن مسجد بدر الدین۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۴۶) عمر بخش ولد عیدا

(پ) ۱۹۰۹۔ ساکن کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ مقصود، ضلع امرتسر۔ جلیانوالا باغ فائرنگ

میں شہید ہو گئے۔

(۴۸) عمردین

ساکن کٹرہ موتی رام، ضلع امرتسر۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں زخمی ہوئے۔

(۴۹) وارث ولد چراغ دین

(پ)۱۸۸۹۔ ساکن بیرون دروازہ لاہوری گیٹ۔ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۵۰) وزیر علی ولد غلام علی

(پ)۱۸۸۴۔ چترا کٹرہ، لاہوری گیٹ۔ جلیانوالا باغ فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۵۱) وارث

(پ)۱۸۷۹۔ جلیانوالا باغ۔ فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

صوبہ پنجاب کے مسلمانوں کی فہرست

شہید ہوئے، جائیدادیں قرق ہوئیں یا سزایاب ہوئے

(۱) عبدالعزیز ولد الٰہی بخش

جلال پور جٹاں، ضلع گجرات۔ مارشل لا کمیشن نے دس سال کی سزا کا حکم دیا۔

(۲) عبدالعزیز ولد احمد بخش

(پ)۱۸۹۴۔ موٹر میکینک۔ مارشل لا کے تحت تین ماہ کی جیل ہوئی۔

(۳) عبدالغفار ولد محمد بخش

کٹرہ دھرم پورہ، امرتسر۔ سبزی فروش، نظر بند کئے گئے۔

(۴) عبدالمغنی

(پ)۱۴؍اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ آٹھ سال کی قید ہوئی۔

(۵) عبدالحیٔ ولد احمد اللہ ملک

(پ)۱۸۹۹ء۔ ساکن کٹرہ حکیماں، ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے خلاف شہادت نہ دینے پر سزا ہوئی۔

(۶) عبدالکریم

ساکن پوسٹ چوکھٹا' نظام آباد' گجرانوالہ۔ نظام آباد فساد کے سلسلے میں ان کی جائیداد ضبط کرلی گئی۔

(۷) عبداللطیف ولد شیخ وہاب

ساکن لاہور۔ ۱۲ر اپریل ۱۹۱۹ کو پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۸) عبدالماجد ولد دیدار بخش

ساکن لاہور۔ ان کی جائیداضبط ہوئی۔

(۹) عبدالمجید

ساکن ملک وال' ضلع گجرات۔ جائیداد قرق ہوئی اور جلاوطن بھی ہوئے۔

(۱۰) عبدالرحیم

لاہوری دروازہ کیس میں گرفتار ہوئے۔ مارشل لا کے تحت جائیداد قرق ہوئی۔

(۱۱) عبدالشکور ولد رحیم بخش

مارشل لا کے تحت جائیداد قرق ہوئی۔

(۱۲) عبداللہ ولد فقیرا

ساکن گجرانوالہ۔ مارشل لا کے تحت جائیدا قرق ہوئی۔

(۱۳) عبداللہ

(پ) ۱۸۸۴ء۔ ساکن امرتسر۔ جائیداد قرق ہوئی۔

(۱۴) عبداللہ ولد کریم بخش

ساکن وزیر آباد' گجرانوالہ۔ جائیداد قرق ہوئی۔

(۱۵) عبداللہ

ساکن موضع لدھا' گجرانوالہ۔ جائیداد ضبط ہوئی۔

(۱۶) عبداللہ ولد مولا بخش

ساکن موضع حافظ آباد۔ مارشل لا کے تحت جائیداد قرق ہوئی۔

(۱۷) عبدالرحمٰن ولد عبدالرزاق

ساکن امرتسر۔ جائیداد قرق ہوئی۔

(۱۸) عبدالرحمٰن ولد امام الدین
ساکن نظام آباد، گجرانوالہ۔ مارشل لا کے تحت جائیداد ضبط ہوئی۔
(۱۹) عبدالرحمٰن
ساکن ملک وال، گجرات۔ مارشل لا کے تحت چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۲۰) عبدالرشید ولد احمد دین
مارشل لا کے تحت چودہ سال کی سزا ہوئی۔
(۲۱) احمد ولد کریم بخش
ساکن امرتسر۔ مارشل لا کے تحت چار سال کی قید اور جائیداد قرق ہوئی۔
(۲۲) احمد ولد برخوردار
(ب)۱۸۷۹ء۔ ساکن لاہور۔ جائیداد قرق ہوئی۔
(۲۳) احمد دین ولد امام بخش
پیدائش گجرانوالہ۔ گرفتار ہوئے، مگر اس کے بعد ضمانت ہو گئی۔
(۲۴) عبداللہ شفیع ولد غلام محی الدین
ساکن موضع ملک وال، گجرات، چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۲۵) احسان علی ولد بہادر علی
ساکن جلال پور جٹاں۔ مارشل لا کے تحت سزایاب ہوئے۔
(۲۶) علی محمد ولد ابراہیم
ساکن لاہور، ۲۸ مئی ۱۹۱۹ء کو اس کی جائیداد قرق ہوئی۔
(۲۷) اللہ دین ولد محمد دین
۱۷ر جون ۱۹۱۹ء۔ مارشل لا کے تحت سزایاب ہوئے۔ ساکن ملک وال ضلع گجرات۔
(۲۸) اللہ دین ولد پیر بخش
ساکن گجرانوالہ۔ چار ماہ کی سزا ہوئی۔
(۲۹) اللہ دین
ساکن قصور، لاہور۔ ۱۸ر جولائی ۱۹۱۹ء کو سزائے موت اور جائیداد کی ضبطی عمل

میں آئی۔

(۳۰) اللہ دِتّا۔ ساکن گجرانوالہ

(۳۱) اللہ دتّا ولد حسن محمد۔ (پ) ۱۸۸۴ء۔

(۳۲) اللہ دتّا ولد کریم بخش وزیر آباد، گجرات

(۳۳) اللہ دتّا ولد پیش محمد

(۳۴) اللہ رکھا ولد نظام الدین موضع وزیر آباد گجرات

(۳۵) اللہ رکھا ساکن کیسرا بازار۔ لاہور

(۳۶) اللہ آباد خاں ولد محمد عارف خاں۔ ضلع گجرات

(۳۷) اسد اللہ ولد سلطان بخش۔ ساکن امرتسر

(۳۸) اسد اللہ ولد سلطان بخش۔ ساکن امرتسر

(۳۹) عظیم ولد احسان۔ ساکن امرتسر

(۴۰) چراغ دین ولد نظام الدین

دھوبی۔ اپریل میں دو سال قید، دو سو روپے جرمانہ۔

(۴۱) دین محمد ولد محمد بخش

ساکن نظام آباد ضلع گجرانوالہ۔ جائیداد قرق ہوئی۔

(۴۲) فوجی ولد محمد بخش

موضع ملکا وال، گجرات۔ ریلوے لائن اکھاڑنے کے الزام میں سزا ہوئی اور حائیداد قرق ہوئی۔

(۴۳) فقیر ولد پیر بخش

ساکن امرتسر۔ نیشنل بینک قتل کیس کے سلسلے میں گرفتار ہوئے۔ جائیداد قرق ہوئی۔

(۴۴) فقیر محمد ولد فضل دین

(پ) گجرات۔ ۷ر مئی ۱۹۱۹ء کو ایک سال کی سزا اور حائیداد قرق ہوئی۔

(۴۵) فضل دین

(پ) ۱۸۹۱ء۔ ندھی گڑھ اکبر منڈی میں نظر بند کئے گئے۔

(۴۶) فضل دین ولد حکیم دین

۲۹ مئی ۱۹۱۹ء کو جائیداد قرق ہوئی۔

(۴۷) فضل حسین ولد نور حسین

(پ) لاہور۔ جائیداد قرق ہوئی۔

(۴۸) فیروز ولد مولا بخش

مارشل لا کے تحت سزا ہوئی اور جائداد قرق ہوئی۔

(۴۹) فیروز الدین ولد نبی بخش

(پ) ۱۸۹۹ء مارشل لا کے تحت ۵ مئی ۱۹۱۹ء کو جائیداد قرق ہوئی۔

(۵۰) فیروز دین ولد نور دین

مارشل لا کے تحت سزایاب ہوئے۔

(۵۱) غفور ولد قادر بخش

(پ) ۱۹۰۷ء ۱۲ اپریل کو ہیرامنڈی لاہور میں فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۵۲) غفور

ساکن گجرات مارشل لا قانون کے تحت جائیداد قرق ہوئی۔

(۵۳) غلام محمود

ساکن موضع جبل پور جٹاں۔ مارشل لا کے تحت تین سال کی سزا ہوئی۔

(۵۴) غلام محمد ولد رمضان

ساکن سری منڈی، لاہور۔ ۱۲ر اپریل ۱۹۱۹ء کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے۔
مارشل لا قانون کے تحت جائیداد قرق ہوئی۔

(۵۵) غلام محمد ولد اللہ دتا

ساکن گجرات۔ ۷ر مئی ۱۹۱۹ء کو مارشل لا قانون کے تحت جائیداد قرق ہوئی اور سزایاب ہوئے۔

(۵۶) غلام قادر ولد عزیز چودھری

ساکن کٹرہ کروھا سنگھ امرتسر ٹھگتاں ریلوے کی لوٹ پر لوگوں کا نام نہ بتانے پر سزایاب ہوئے۔

(۵۷) غلام ولد شمس دین

مارشل لا قانون کے تحت جائیداد قرق ہوئی۔

(۵۸) حسین ولد عطار دین

ساکن امرتسر۔ مارشل لا قانون کے تحت سزائے موت سنائی گئی اور جائیداد قرق ہوئی۔

(۵۹) حسین ولد شیخ

۱۲ر جون ۱۹۱۹ء سزائے موت اور جائیداد قرق ہوئی۔

(۶۰) علم دین ولد ولی محمد

(پ) ۱۸۹۷ء۔ ساکن لاہور۔ کرفیو کی خلاف ورزی میں گرفتار ہوئے۔

(۶۱) امام دین ولد اللہ داد

کرفیو کی خلاف ورزی میں گرفتار ہوئے۔

(۶۲) امام دین ولد الٰہی

ساکن امرتسر۔ ۱۱ر جون ۱۹۱۹ء کو مارشل قانوں کے تحت جائیداد قرق ہوئی اور چار سال کی سزا ہوئی۔

(۶۳) امام دین ولد مہر دین

۱۲ر اپریل کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے۔ ۱۳ر مئی کو مارشل لا قانوں کے تحت جائیداد قرق ہوئی۔

(۶۴) امام دین ولد شاہانہ

ساکن وزیر آباد، گجرانوالہ۔ ۱۵ر مئی ۱۹۱۹ کو جائیداد قرق ہوئی۔

(۶۵) عنایت ولد کدّو

ساکن امرتسر۔ ۱۰ر مئی ۱۹۱۹ء میں مارشل لا قانوں کے تحت جائیداد ضبط ہوئی۔

(۶۶) عنایت اللہ ولد سراج الدین

ساکن وزیر آباد، گجرانوالہ۔ مارشل لا کے تحت جائیداد قرق ہوئی۔

(۶۷) اسماعیل ولد احمد

ساکن گجرانوالہ۔ ۱۰ جون ۱۹۱۹ کو جائیداد قرق ہوئی۔

(۶۸) اسماعیل ولد فضل دین
ساکن حافظ آباد، گجرانوالہ۔ ۱۹ر مئی ۱۹۱۰ء مارشل لا قانون کے تحت جائیداد قرق ہوئی۔

(۶۹) اسماعیل ولد پھلا
ساکن امرتسر۔ ۱۸ر مئی ۱۹۱۹ء کو مارشل لا کے تحت جائیداد کی قرقی ہوئی۔

(۷۰) جلال الدین
ساکن امرتسر۔ ۱۲ر جون ۱۹۱۰ء کو جائیداد قرق ہوئی۔

(۷۱) جمال الدین ولد محمد خاں
۳۰ر اپریل ۱۹۱۹ء کو مارشل لا قانون کے تحت جائیداد ضبط ہوئی۔

(۷۲) جان محمد ولد احمد دین
ساکن کوچہ چیلان۔ لاہور۔ ۲۰ر اپریل ۱۹۱۹ء کو ہیرا منڈی لاہور فائرنگ میں زخمی ہوئے۔

(۷۳) جان محمد ولد محمد صادق
امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس کے سلسلے میں یکم مئی ۱۹۱۹ء کو سات سال کی سزا۔

(۷۴) جان محمد ولد نور دین
امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس میں سات سال کی سزا ہوئی۔

(۷۵) کریم ولد احمد دین
ساکن گجرانوالہ۔ ۲ر جون کو مارشل لا قانون کے تحت عمر قید کی سزا ہوئی اور جائیداد بھی ضبط کی گئی۔

(۷۶) کریم بخش ولد کہر بخش
ساکن امرتسر۔ ۲۲ر جون ۱۹۱۹ء کو سزائے موت اور جائیداد کی ضبطی عمل میں آئی۔

(۷۷) کریم بخش ولد نبی بخش
۱۷ر اپریل کو گرفتار ہوئے۔ ۲۴ر اپریل کو دو سو روپے کی ضمانت پر رہا ہوئے اور ان کی غیر موجودگی میں ان کے گھر کی تلاشی لی گئی۔

(۷۸) کریم بخش

ساکن امرتسر۔ ۲؍جون ۱۹۱۹ء کو عمر قید اور جائیداد کی ضبطی کا حکم ہوا۔

(۷۹) کریم بخش ولد نواب چاں

ساکن حاجی پور اسٹریٹ، گجرانوالہ۔ ۴؍جون کو مارشل لا قانون کے دو سو روپے جرمانہ اور ۸؍حوالائی کو نوکری سے سکدوشی۔

(۸۰) خلیل دین ولد غفور دین

امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس کے سلسلے میں یکم مئی ۱۹۱۹ء کو سات سال کی قید ہوئی۔

(۸۱) خلیق ولد جمال

امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس کے سلسلے میں یکم مئی ۱۹۱۹ء کو پانچ سال چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۸۲) خالق دین ولد رسول دین

امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس کے سلسلے میں یکم مئی ۱۹۱۹ء کو نو سال کی سزا ہوئی۔

(۸۳) خان محمد

ساکن لاہور۔ ڈیڑھ سال قید اور پچاس روپے جرمانہ۔

(۸۴) خوشی محمد ولد الٰہی بخش

۱۸؍مئی ۱۹۱۹ء کو چار سال کی قید سخت ہوئی۔

(۸۵) مہردین

امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس کے سلسلے میں ۸؍مئی کو ڈھائی سال کی قید ہوئی۔

(۸۷) مہردین ولد محمد بخش

مارشل لا قانون کے تحت ۲۵؍مئی کو جائیداد ضبط ہوئی۔

(۸۸) محمد بشیر ولد محمد حسین

چھ سال کی قید اور جائیداد کی ضبطی۔

(۸۹) محمد شفیع ولد عبد الرحیم

(پ) ۱۹۰۲ء۔ کوچہ شیخ عمر امرتسر فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۹۰) محمد ولد امام الدین

۱۰ر حوں کو سزائے موت کا حکم ہوا اور مارشل لا قانون کے تحت جائیداد کی قرقی

ہوئی۔

(۹۲) محمد دین ولد فضل دین

مارشل لا قانوں کے تحت عمر قید اور جائیداد کی ضبطی۔

(۹۳) محمد حسین ولد عبد المنان

ساکن نظام آباد گجرانوالہ۔ مارشل لا قانون کے تحت ۱۵ر مئی ۱۹۱۹ء کو ان کی

جائیداد ضبط کی گئی۔

(۹۴) محمد حسین ولد عبد الرحیم

۱۰ر مئی ۱۹۱۹ء کو چار سال کی سزا ہوئی۔

(۹۵) محمد حسین ولد محمد بخش

۱۳ر مئی ۱۹۱۹ء کو اں کی جائیداد ضبط کی گئی۔

(۹۶) محمد حسین ولد اسماعیل

سات سال کی قید ہوئی۔

(۹۷) محمد علی ولد امام الدین

مارشل لا قانوں کے تحت ۲ر حوں ۱۹۱۹ء کو جائیداد ضبط کی گئی۔

(۹۸) محمد الیاس ولد محمد اسماعیل

ساکن نظام آباد، گجرانوالہ۔ ۱۵ر مئی ۱۹۱۹ء کو مارشل لا قانون کے تحت جائیدا

ضبط ہوئی۔

(۹۹) محمد جعفر ولد غلام علی

ساکن ملک وال، گجرات۔ مارشل لا کے تحت چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۰۰) محمد جواد ولد غفار

ساکن ضلع گجرانوالہ۔ ۱۰ر حوں کو جائیداد ضبط ہوئی۔

(۱۰۱) محمد صادق ولد عنایت اللہ

ساکن امرتسر۔ مارشل لا کے قانون میں ۲ر جون کو جائیداد ضبط ہوئی۔

(۱۰۲) محمد شفیع ولد محمد جو

۲۷ مئی کو مارشل لا قانون کے تحت جائیداد ضبط ہوئی۔

(۱۰۳) محمد شفیع ولد عمر بخش

ساکن ضلع گجرانوالہ۔ ۱۰ جون کو مارشل قانون کے تحت سزائے موت اور ضبطی جائیداد۔

(۱۰۴) محمد شفیع ولد عبداللہ شاہ

ساکن امرتسر۔ امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس میں یکم مئی ۱۹۱۹ء کو سات سال قید کی سزا ہوئی۔

(۱۰۵) محمد ولد امام الدین

ساکن گجرانوالہ۔ ۱۰ جون ۱۹۱۹ء کو جائیداد ضبط ہوئی۔

(۱۰۶) محمد ولد عزیز

ساکن امرتسر۔ امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس میں ۱۲ مئی ۱۹۱۹ء کو سزائے موت اور جائیداد کی ضبطی ہوئی۔

(۱۰۷) محمد خضراء

امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس میں ۳ مئی کو سات سال کی سزا ہوئی۔

(۱۰۸) محمد

ساکن امرتسر۔ نیشنل بینک ڈکیتی کیس میں ۲ مئی کو سات سال کی قید ہوئی۔

(۱۰۹) مستقیم ولد قاسم

(ب) ۱۹۰۰ء۔ مارشل لا قانون کے تحت چار سال قید کی سزا ہوئی۔

(۱۱۰) نجم دین ولد اللہ دتا

گجرات کے ہنگامے کے سلسلے میں مارشل لا قانون کے تحت کالے پانی کی سزا اور جائیداد کی ضبطی۔

(۱۱۱) نظام ولد رستم

امرتسر نیشنل بینک ڈکیتی کیس میں سزائے موت اور جائیداد کی ضبطی۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۱۹ء۔

(۱۱۲) نظام ولد اللہ دتّا
ساکن گجرانوالہ۔ تین مہینے حوالات میں رہے۔
(۱۱۳) نظام الدین ولد غلام شاہ
ساکن کوچہ چابک سواران، لاہور۔ فائرنگ میں زخمی ہوئے۔
(۱۱۴) نظام دین
ساکن امرتسر۔ بھگتاں والا ریلوے اسٹیشن کیس میں ۲۹ر مئی کو ۱۹۱۹ء کو سزائے کالا پانی۔
(۱۱۵) نظام الدین
ساکن امرتسر۔ مارشل لا کے تحت ۱۲ر جون ۱۹۱۹ء کو کالے پانی کی سزا اور جائیداد کی ضبطی۔
(۱۱۶) نظام دین ولد علم دین
ساکن نظام آباد، گجرانوالہ۔ ۱۵ر مئی ۱۹۱۹ء کو کالے پانی کی سزا اور جائیداد کی ضبطی۔
(۱۱۷) قمر دین ولد دین محمد
ساکن لاہور۔ مارشل لا کے تحت ۲۹ر اپریل ڈانڈا فوجی کیس میں سات سال کی سزا۔
(۱۱۸) رمضان ولد گھسیٹا
لاہور ہیرا منڈی کیس کے سلسلے میں ۱۵ر مئی ۱۹۱۹ء کو کالے پانی کی سزا اور جائیداد کی ضبطی۔
(۱۱۹) رمضان ولد نظام
ساکن وزیر آباد، ضلع گجرانوالہ۔ ۳۱ر مئی ۱۹۱۹ء کو کالے پانی کی سزا اور جائیداد کی قرقی۔
(۱۲۰) سراج دین ولد امیر بخش
ساکن دہلی گیٹ، لاہور۔ مارشل کے تحت ۱۵ر مئی ۱۹۱۹ء کو کالے پانی کی سزا اور جائیداد کی ضبطی۔

(۱۲۱) سرفراز خاں ولد جلال دین

ساکن کوچہ پر تنگن بھاٹی گیٹ۔ ہیرامنڈی فائرنگ میں زخمی ہوئے۔

(۱۲۲) شاکردین ولد میراں دتا

ساکن گجرانوالہ۔ ۲۹؍اپریل ۱۹۱۹ء کو ایک ہزار روپے کی ضمانت پر رہا ہوئے۔ مارشل لا کے تحت چھ ماہ کی قید اور سو روپے جرمانہ ہوا۔

(۱۲۳) حشمت ولد عبداللہ

ساکن امرتسر۔ بھگتاں والا ریلوے اسٹیشن کے حادثہ کے سلسلے میں مارشل لا کے تحت کالے پانی کی سزا۔

(۱۲۴) شرف دین ولد جمال دین

ساکن کٹرہ بیگیان۔ امرتسر ریلوے اسٹیشن کی فائرنگ میں زخمی ہوئے۔

(۱۲۵) شوکت

ساکن ضلع گجرانوالہ۔ ۱۰؍جون ۱۹۱۹ء کو مارشل لا قانون کے تحت کالے پانی کی سزا اور جائیداد کی ضبطی۔

(۱۲۶) تاج دین ولد کریم بخش

(پ) ۱۸۹۵ء۔ مارشل لا کے تحت گرفتار ہوئے۔

(۱۲۷) عمر ولد کریم بخش

امرتسر نیشنل بینک کیس کے سلسلے میں مارشل لا قانون کے تحت ۱۲؍جون کو سزائے موت اور جائیداد کی ضبطی۔

عدم تعاون کی تحریک

سنہ ۱۹۲۱- سنہ ۱۹۲۲

انگریز حکومت کے خلاف بڑھتی ہوئی بغاوت، خلافت اور عدم تعاون کی تحریک کی صورت میں سامنے آئی- پہلی جنگ عظیم میں ترکی انگریزوں کے خلاف رہا تھا- یہاں دلی کے مسلمانوں کی فہرست پیش کی جا رہی ہے جنھوں نے عدم تعاون تحریک کے دوران گرفتاریاں دیں اور سزایاب ہوئے۔

(۱) عابد حسین قاری ولد قاری سرفراز حسین

(پ)۱۸۹۳- مقرر، صحافی- ایڈیٹر "قوم"- ہندو و مسلم اتحاد کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہے-

(۲) عبدالغفار ولد قادر بخش

(پ)۱۸۹۵- ۷ار دسمبر۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی- دلی سینٹرل جیل میں رہے-

(۳) عبدالغفار ولد عبدالخالق

(پ)۱۸۹۹- ساکن دہلی- ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی- دہلی سینٹرل جیل میں رہے-

(۴) عبدالغفار ولد خدا بخش

(پ)۱۸۹۹- ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی- دلی سینٹرل جیل میں رہے-

(۵) عبدالغفور ولد اللہ دیا

(پ)۱۸۹۶- ۲۲ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی- دلی سینٹرل جیل میں رہے-

(۶) عبدالغنی ولد امین شاہ

(پ)۱۸۹۶- ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی- دلی سینٹرل جیل میں دن گزارے-

(۷) عبدالغنی ولد سعدی خاں

(پ) ۱۹۰۲- ساکن میرٹھ، مقیم دہلی- ۷ار مارچ ۱۹۲۲ کو ساڑھے سات ماہ کی جیل

ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۸) عبدالحکیم ولد نور محمد

(پ)۱۸۹۷۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔ دلی سینٹرل جیل میر رہے۔

(۹) عبداللطیف ولد محمد اسحاق

(پ)۱۸۹۷۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ قید۔ دلی سینٹرل جیل میں رہے۔

(۱۰) عبداللطیف ولد اللہ بخش

(پ)۱۹۰۳۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ چھ ماہ کی قید۔ دلی سینٹرل جیل میں رہے۔

(۱۱) عبدالمالک ولد عبدالغنی

(پ)۱۹۰۳۔ ۷ر جنوری ۱۹۲۲۔ دلی جیل میں رہے۔ قید ایک سال کی ہوی۔

(۱۲) عبدلقیوم ولد فیاض حسین

(پ) ۱۸۹۶ء۔ ساکن پہاڑی املی۔ ۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔

(۱۳) عبدالرشید ولد عبدالعزیز

(پ)۱۸۸۹۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔

(۱۴) عبدالرحمٰن (ڈاکٹر)

(پ)۱۸۸۶۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو ایک سال کی سزا ہوئی۔ کانگریس اور خلافت کمیٹی کے سرگرم رکن۔

(۱۶) عبدالرحمان ولد رحمت خاں

(پ)۱۸۹۵۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید' دلی جیل میں رہے۔

(۱۷)عبدالرحمان ولد محمد فضل

(پ)۱۸۹۹۔ ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۸) عبدالواحد ولد محمد یاسین

(پ)۱۹۰۰۔ پیشہ خیاطی۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو تین ماہ کی قید۔

(۱۹) عبدالواحد ولد عبدالرحیم

(پ)۱۹۰۴۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو تین ماہ کی جیل ہوئی۔

(۲۰) عبداللہ ولد حکیم اللہ

(پ)۱۸۹۹ء- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ قید- دلی جیل میں رہے-

(۲۱) احمد علی ولد ولایت علی

(پ)۱۸۹۱ء- ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۲۲) احمد حسین ولد محمد حسین

(پ)۱۹۰۳ء- ۷ار نومبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۲۳) احمد ولد ولی محمد

۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۲۴) احمد شاہ ولد حسین شاہ

(پ) ۱۸۰۹ء- ساکن پشاور، ۳۰ر نومبر ۱۹۲۱ کو نو ماہ کی جیل کی سزا ہوئی- دلی جیل میں رہے-

(۲۵) احسان علی ولد فیاض علی

(پ)۱۸۹۴ء- ۷ار دسمبر ۱۹۲۲ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۲۶) امیر بخش ولد عظیم بخش

(پ)۱۸۸۷ء- ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ تین ماہ کی قید، دلی جیل-

(۲۷) انصار عبدالعزیز ولد عبدالکریم انصاری

(پ)۱۸۹۱ء- ڈاکٹر انصاری کے بھتیجے- ۱۹۲۱ میں ایک سال کی قید-

(۲۸) اشفاق علی ولد حشمت علی

(پ)۱۸۹۷ء- ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۲۹) اشرف خاں ولد عبداللہ خاں

(پ)۱۹۰۳ء- ساکن پشاور- ۳۰ر نومبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی اور لاہور کی جیلوں میں رہے-

(۳۰) عطاء الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن

(پ)۱۹۰۲ء- ساکن کوچہ رحمٰن، دہلی- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی- دلی اور میاں والی جیلوں میں رہے-

(۳۱) عظیم بخش ولد امیر بخش
(پ)۱۸۹۹- ۱۳ر اگست ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی قید کی سزا سنائی گئی- دلی جیل میں رکھے گئے-

(۳۲) برکت اللہ ولد عظمت اللہ
(پ)۱۸۹۳- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید' دلی جیل میں رہے-

(۳۳) دین محمد ولد فیاض خاں
(پ)۱۸۹۷- ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی قید' دلی جیل میں رہے-

(۳۴) فیض علی عرف بڑے بھائی
(پ)۱۸۹۷- ۱۱ر جنوری ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید' دلی جیل میں رہے-

(۳۵) فیاض الدین ولد علی بخش
ساکن کوچہ پنڈت' دلی- ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چار ماہ کی قید- دلی جیل-

(۳۶) فخرالدین ولد الٰہی بخش
(پ)۱۸۹۱- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۳۷) فاروق ولد الٰہی بخش
(پ)۱۸۹۰- ساکن کوچہ رحمان' دلی ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی- دلی جیل میں دن گزارے-

(۳۸) فرزند علی ولد اشرف علی
(پ)۱۹۰۱- ساکن کالے خاں کی مسجد' دلی- ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۳۹) فیاض علی ولد احمد خاں
(پ)۱۸۹۲- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۴۰) فضل الدین شیخ
(پ)۱۸۹۹- ۱۴ر جنوری کو سزایاب ہوئے- چار ماہ کی قید' دلی جیل میں رہے-

(۴۱) حمید الدین ولد امین الدین
(پ)۱۸۹۹- ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۱ کو ایک سال کی سزا- دلی جیل-

(۴۲) حسن علی ولد امیر علی
(ب)۱۹۰۱- ساکن بھوجلہ پہاڑی، دلی- ۱۴/ جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل
(۴۳) احسن اللہ ولد ثناء اللہ
(ب)۱۹۰۰- ساکن چتلی قبر، دلی- ۱۲/ جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۴۴) ہدایت علی ولد وزیر علی
(ب)۱۸۹۷- ۱۳/ دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-
(۴۵) ہدایت اللہ ولد احمد بیگ
(ب)۱۸۷۹- ۱۴/ جنوری ۱۹۲۲ کو دو ماہ کی سزا ہوئی- دلی جیل-
(۴۶) حسین احمد ولد امانت اللہ
(پ)۱۸۹۵- ساکن لال دروازہ، دلی- ۱۵/ دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-
(۴۷) حسین محمد ولد نیاز حسین
۱۸۹۶- ۱۷/ دسمبر ۱۹۲۱ء- کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-
(۴۸) ابراہیم ولد خلیل اللہ
(ب)۱۸۹۲- ساکن کوچہ رحمان، دلی- ۱۵/ دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۴۹) ادریس محمد ولد یعقوب خاں
(ب)۱۸۹۰- ساکن کلاں محل، دلی- ۱۵/ دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید، پھر ۹ مئی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید ہوئی- منٹگمری جیل-
(۵۰) ادریس محمد ولد عبدالستار
(ب)۱۸۹۸- ساکن چتلی قبر، دلی- ۱۱/ جنوری ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید-
(۵۱) ادریس محمد ولد عبدالمجید
(پ)۱۸۸۹- ساکن لال دروازہ، دلی- ۱۳/ جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-
(۵۲) اکرام الدین ولد قاسم الدین
(ب)۱۹۰۱- یکم جنوری ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۵۳) امام خاں ولد منیر خاں
(ث)۱۹۰۱- ۱۲ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید اور ۱۷ر اگست ۱۹۲۲ کو ساڑھے تین ماہ کی قید ہوئی- دلی جیل میں رہے-

(۵۴) اقبال حسین ولد فیاض حسین
(ب)۱۸۸۹- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۵۵) ارشاد علی ولد ہاشم علی
(ب)۱۸۹۵- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۵۶) اسحاق محمد ولد کلو بیگ
(ب) ۱۸۹۷ء- ساکن کوچہ پنڈت' دلی- ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید-

(۵۷) اسلام الدین ولد کریم الدین
(ب)۱۹۰۱- ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو تین ماہ کی قید- دلی جیل-

(۵۸) جلال الدین ولد جمال الدین
(ب)۱۹۰۰- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۵۹) کلن ولد عبدالغفور
(ب)۱۸۹۱- ۱۹۲۱ میں ہفتہ بھر کے لئے نظربند-

(۶۰) خدا بخش ولد امام الدین
(ب)۱۸۹۶- ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ قید' دلی جیل

(۶۱) ماجد خاں ولد احمد خاں
(ب) ۱۸۹۷ء- ساکن موری گیٹ' دلی ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۶۲) میرالٰہی ولد کرم الٰہی
(ب) ۱۸۸۸- ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۶۳) مہر محمود ولد محمد فضل تلو
(ب) ۱۹۰۰- ساکن کٹرہ حجن- ۳۱ر اکتوبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۶۴) میاں جان ولد علی جان
(پ) ۱۹۹۱- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۶۵) مرزا غفور ولد نظام بیگ

(ب) ۱۹۰۱ء– ساکن کوچہ چیلان، دلی– ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید– دلی جیل میں رہے–

(۶۶) محمد ادریس ولد عبد الماجد

(پ) ۱۸۹۹–۲۱ جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید– دلی جیل

(۶۷) محمد ادریس خاں ولد محمد خاں

(۶۸) محمد ابراہیم ولد خلیل اللہ

(ب) ۱۸۹۳– ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید– دلی جیل–

(۶۹) محمد ادریس ولد محمد اسماعیل

(ب) ۱۸۸۶ء– ساکن ترکمان گیٹ– ۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید– دلی جیل–

(۷۰) محمد ادریس ولد رشید

(ب) ۱۸۹۹ء– ساکن صدر بازار، دلی– ۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید– دلی جیل–

(۷۱) محمد اسماعیل ولد علاء الدین

(۷۲) محمد آفاق ولد محمد اسحاق

(ب) ۱۸۹۸– ۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید– دلی جیل–

(۷۳) محمد عبد اللہ ولد کریم اللہ

ساکن ترکمان گیٹ، دلی– ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید– دلی جیل–

(۷۴) محمد احمد خاں ولد عمر خاں

(پ) ۱۸۹۹– ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید– دلی جیل–

(۷۵) محمد احمد ولد سعید احمد

(ب) ۱۸۹۹– ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید– دلی جیل–

(۷۶) محمد دین ولد حیات محمد

(ب) ۱۸۹۰– ۱۴ر مارچ ۱۹۲۲ کو ایک سال اور چھ ماہ کی قید– دلی جیل–

(۷۷) ممتاز الدین ولد مرزا جان

(پ) ۱۹۸۶ء– ساکن کوچہ چیلان، دلی– ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ چھ ماہ کی قید– دلی جیل–

(۷۸) ممتاز الدین ولایت حسین
(پ) ۱۸۹۹ء- ساکن مسجد کلن، دلی- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۷۹) مستجاب الدین ولد قاضی سعید الدین
(پ)۱۸۹٦- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸۰) ناصر خاں ولد احمد خاں
(پ)۱۸۹٦- ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸۱) نواب احمد ولد کریم احمد
(پ) ۱۸۹۷ء- ساکن پشاور- ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸۲)نور محمد ولد عبد الحکیم
(پ)۱۸۹۹- ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸۳) نور محمد ولد سعدی خاں
ساکن سہارن پور- چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸۴) نظیر محمد ولد امیر خاں
(پ) ۱۸۹٦- ۱۹ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸۵) نظیر بیگ ولد امیر خاں
(پ)۱۸۹٦- ۱۹ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸٦) قادر علی ولد میر رحمت علی
(پ) ۱۸۹۷ء- ساکن کوچہ چیلان، دلی- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸۷) قمر الدین ولد رحیم بخش
(پ) ۱۸۹۴- ۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸۸) قاضی عبد البشیر ولد عبد العزیز
(پ) ۱۸۹۳- ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-
(۸۹) قدرت اللہ ولد نصیب اللہ خاں
(پ) ۱۹۰۰- ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

۹۰) قطب الدین ولد غازی الدین
ساکن اعظم گڑھ- ایڈیٹر "کانگریس اور ایڈیٹر "فتح"- ۲۳ر جولائی ۱۹۲۲ کو ڈیڑھ سال کی جیل ہوئی- دلی جیل میں رہے-

۹۱) رفیع ولد عزیز الدین
(ب) ۱۹۰۰- ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

۹۲) رفیع محمد ولد محمد اسماعیل
(پ) ۱۹۰۰- ۱۲ر جنوری کو پانچ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۹۳) رفیق محمد ولد ننھے خاں
(ب) ۱۸۹۷- دسمبر ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۹۴) رحیم بخش ولد عیدا
(پ) ۱۸۹۳- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۹۵) رمضان علی ولد احمد علی
(ب) ۱۹۰۳- ۱۷ر دسمبر کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۹۶) رشید احمد ولد آغا خاں
۱۹ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۹۷) رشید محمد ولد ظہور احمد
(ب) ۱۸۹۹- ۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو پانچ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۹۸) رشید محمد ولد کلن خاں
(ب) ۱۹۰۱- ۱۶ر جنوری ۱۹۲۲ کو پانچ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۹۹) صادق محمد ولد عبد العزیز
(ب) ۱۸۹۶- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل-

(۱۰۰) سعید علی ولد میر حبیب
(ب) ۱۸۹۶- ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو ایک سال کی قید- دلی جیل-

(۱۰۱) سرور خاں
(ب) ۱۸۹۰- ساکن پشاور- ۱۸۹۰- نومبر میں ۱۹۲۱ کو ایک سال کی قید- دلی جیل-

(۱۰۲) سید حسین ولد تفضل حسین
(پ) ۱۸۹۹۔ ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۰۳) سید حسین ولد یوسف الدین
(پ) ۱۹۰۱۔ ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۰۴) سید حسین ولد امیر بخش
(پ) ۱۹۰۱۔ ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۰۵) سعید الدین ولد امیر بخش
(پ) ۱۸۹۲ء۔ ۱۵ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید کی سزا سنائی گئی اور دلی جیل میں رکھا گیا۔
(۱۰۶) شفیع محمد ولد نبی بخش
(پ) ۱۸۹۴۔ ۱۳ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۰۷) شفیع محمد ولد غریب خاں
(پ) ۱۸۹۷۔ ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۰۸) شفیع محمد ولد عبد الرحیم
(پ) ۱۹۰۱۔ ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۰۹) شفیق الدین ولد حسین
(پ) ۱۸۹۹۔ ۱۲ار جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۱۰) شمس الدین ولد جان محمد
(پ) ۱۹۱۱۔ ۱۳ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۱۱) سراج الدین ولد احمد الدین
(پ) ۱۹۰۴۔ ۱۳ار دسمبر ۱۹۲۱ کو تین ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۱۲) سلیمان محمد ولد نبی بخش
(پ) ۱۹۰۲۔ ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۱۳) سلیمان ولد رمضانی
(پ) ۱۸۸۵۔ دسمبر ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۱۴) سلیمان علی ولد محمد اعظم علی

(پ)۱۸۸٦۔ ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۱۵) طالب حسین ولد حبیب اللہ

(پ)۱۸۹۵۔ ساکن میرٹھ۔ ۷ر جنوری ۱۹۲۲ کو ایک سال کی قید۔

(۱۱٦) تقی ولد محمد شفیع بار ایٹ لا

(پ)۱۸۸۷۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو ایک سال کی جیل۔ دلی جیل۔

(۱۱۷) عمر محمد ولد خدا بخش

(پ)۱۸۸٦۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۱۸) عمر محمد ولد منا خاں

(پ) ۱۸۹۴ء۔ ساکن کوچہ چیلان، دلی۔ ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی دلی جیل میں قید رہے۔

(۱۱۹) عثمان محمد ولد محمد ایوب

(پ) ۱۸۹۴۔ ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۰) عثمان محمد ولد داؤد خاں

(پ)۱۸۹۸۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو تین ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۱) عثمان محمد ولد محمد عمر

(پ)۱۸۹۸۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۲) محمد عثمان ولد احسن علی

(پ) ۱۹۰۱۔ ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۳) وزیر حسین خاں ولد امیر حسین خاں

(پ) ۱۹۰۳۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۴) وزیر محمد ولد کالے خاں

(پ)۱۸۹۹۔ ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۵) یاسین محمد ولد محمد بخش

۱۷ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۶) یعقوب علی ولد جگی

(پ)۱۸۹۴۔ ۱۳ر اگست ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۷) یعقوب بیگ ولد سمیع اللہ

(پ) ۱۹۹۵۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۸) یعقوب محمد ولد محمد

(پ)۱۹۰۱۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۲۹) یاسین خاں ولد نیاز محمد خاں

(پ)۱۸۹۷۔ ۷ر جولائی ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۳۰) یاسین محمد ولد صمد خاں

(پ) ۱۸۸۴۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۳۱) یاسین محمد ولد محمد احسن

(پ) ۱۹۰۱۔ ۲ر اپریل ۱۹۲۲ کو ڈیڑھ سال کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۳۲) یونس خاں ولد محمد یعقوب

(پ)۱۸۹۹۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔ دلی جیل۔

(۱۳۳) یونس ولد عبد الغفار

(پ)۱۸۸۶۔ ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۳۴) ظہیر الدین حافظ ولد نور الدین احمد

(پ)۱۹۰۲۔ ساکن کوچہ میر عاشق' دلی۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔

(۱۳۵) ظہور الدین حافظ حاجی ولد نور الدین احمد

منشی تراب علی کے پوتے۔ آپ نے جامع مسجد کی بحالی کے لئے ۱۸۸۴ میں اہم رول ادا کیا۔ دسمبر ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۳۶) عبد الغفار ولد عبد المغنی

ساکن دہلی۔ ۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۳۷) عبد الغفور ولد عبد الصمد

(پ)۱۸۸۶۔ اگست ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۳۸) عبداللطیف ولد عبدالعزیز
۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۳۹) عبدالماجد خاں ولد محمود خاں
۱۴ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۴۰) عبدالقیوم خاںؔ ولد محمود
(ب)۱۸۹۷۔ جولائی ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۴۱) عبدالواحد ولد محمد یوسف
۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۴۲) عبدالظفر ولد اعظم خاں
(ب)۱۸۹۹۔ ۱۹۲۲ میں پانچ ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۴۳) انور خاں ولد محمود خاں
(ب)۱۹۰۹۔ مختصر مدت کے لئے نظر بند کئے گئے۔
(۱۴۴) عزیز حسن نقائی ولد حاجی امین الدین
(ب)۱۸۸۹۔ نومبر ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی قید کی سزا سنائی گئی۔ دلی جیل میں قید کئے گئے۔
(۱۴۵) بشیرالدین قاضی ولد فیاض الدین
(ب)۱۹۰۶۔ دسمبر ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔
(۱۴۶) فضل الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن
۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ کو پانچ ماہ کی قید۔
(۱۴۷) حسن خاں ولد آغا حسن خاں
(ب)۱۸۹۴۔ ستمبر ۱۹۲۱ میں تین ماہ کی جیل۔
(۱۴۸) حسن محمد ولد نیادر حسن
(ب)۱۸۹۶۔ جولائی ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی قید۔
(۱۴۹) انعام خاں ولد منیر خاں
۲۱ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۵۰) محفوظ علی ولد میر فیاض علی
۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چار ماہ کی سزا ہوئی۔
(۱۵۱) محمد حسین ولد محمد نیاز حسین
۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔
(۱۵۲) محمد ادریس ولد عبد الستار
(پ)۱۹۰۰۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۵۳) محمد حلال ولد الٰہی بخش
۲۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔
(۱۵۴) محمد مہر الٰہی ولد محمد فضل
۳۱ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔
(۱۵۵) محمد مصطفیٰ ولد غلام حسین
۲۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔
(۱۵۶) محمد رفیق ولد محمد یعقوب
۱۵ر دسمبر ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی سزا ہوئی۔
(۱۵۷) محمد شفیع ولد محمد عزیز خاں
۷ار دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔
(۱۵۸) محمد عثمان ولد محمد
۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔
(۱۵۹) محمد یعقوب ولد عبد الرحیم
(پ)۱۹۱۴۔ ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۰ کو دو سال کی قید کی سزا ہوئی۔ دلی اور فیروز پور جیلوں میں رہے۔
(۱۶۰) مشتاق احمد ولد ولایت حسین
(پ)۱۸۸۷۔ ۱۲ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔
(۱۶۱) قدرت اللہ ولد مسیح اللہ خاں
۱۱ر جنوری ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔

(۱۴۲) رحمت علی ولد تراب علی

۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۴۳) سعادت علی ولد مبارک علی

(پ) ۱۸۹۵۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۴۴) سعید الدین ولد امیر بخش

۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

عدم تعاون تحریک

سنہ ۱۹۳۰ء

دلی میں ستیہ گرہ اور سول نافرمانی

کرنے والے مسلمانوں کی فہرست جنہوں نے قید و بند کے مصائب

بخوشی برداشت کئے

(۱) عبد العزیز ولد عبد المجید

(پ) ۱۹۰۷۔ ۱۴ر مئی سنہ ۱۹۳۰ء کو دو ماہ کی قید۔ دلی سینٹرل جیل میں رہے۔

(۲) عبد الغفور

(پ) ۱۹۰۶۔ ۲۹ر جولائی ۱۹۳۰ء کو پانچ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۳) عبد الحبیب ولد محمد نظیر

(پ) ۱۹۱۰۔ ساکن مراد آباد، مقیم دہلی۔ ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور بورسٹل جیلوں میں رہے۔

(۴) عبد الحفیظ ولد عبد اللہ حکیم

ساکن لدھیانہ، مقیم دہلی۔ ۷ار نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۵) عبدالحامد ولد محمد شاہ

(پ)۱۹۰۸- ۱۴ر اگست ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید- دلی اور ملتان جیلوں میں رہے-

(۶) عبدالحق ولد محمد عثمان

(پ)۱۹۱۱- یکم اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید دلی اور لاہور جیل میں رہے-

(۷) ابوالحسن ولد سراج الحسن

(پ) ۱۹۰۲ء- ساکن بلی ماران ۱۵ر ستمبر ۱۸۳۲ء کو ساڑھے پانچ ماہ کی قید- دلی اور ملتان جیلوں میں رہے-

(۸) عبدالجبار ولد علی اختر

(پ) ۱۹۱۴- (طالب علم) ۱۱ر جولائی ۱۹۳۹ء چھ ماہ قید- دلی اور لاہور جیل میں رہے-

(۹) عبدالجلیل

(پ) ۱۹۱۰- ۷ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۱۰) عبدالکریم ولد کریم بخش

(پ)۱۹۱۳- ۲۵ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی اور لاہور جیلوں میں رہے-

(۱۱) عبدالماجد ولد ملا بخت

(پ) ۱۸۸۸ء- ساکن جند ریاست، مقیم دہلی- ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۱۲) عبدالماجد

(پ) ۱۹۰۰- ۲۴ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۱۳) عبدالماجد

(پ) ۱۹۰۹- ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۱۴) عبدالماجد ولد محمد اسحاق

(پ) ۱۹۰۹- ساکن انبالہ مقیم دہلی- ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی-

(۱۵) عبدالماجد ولد محمد صادق

(پ)۱۹۱۰- ۲۲ ستمبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید-

(۱۶) عبدالماجد ولد عبدالمجید

(پ) ۱۹۱۱۔ ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید، دلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۱۷) عبدالماجد خاں ولد کلّن خاں

(پ)۱۹۱۰۔ ۱۴ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۱۸) عبدالقادر ولد صبراللہ

(پ)۱۹۰۵۔ ساکن جموں، مقیم دہلی۔ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔

(۱۹) عبدالقادر ولد عبدالرّب

(پ) ۱۹۱۰۔ ساکن پشاور، مقیم دلی۔ ۱۲ر اگست ۱۹۳۲ء کو تین ماہ کی قید۔ دلی اور ملتان جیلوں میں رہے۔

(۲۰) عبدالقوی

(پ)۱۹۱۰۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۲۱) عبدالرب ولد عبدالحکیم

(پ)۱۹۰۶۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۲۲) عبدالرحیم ولد عبدالرحمٰن

(پ)۱۹۰۲۔ شکر پور ریلوے اسٹرائک کے سلسلے میں دو سال کی قید۔ مورخہ ۳۰ر جولائی ۱۹۳۰ء۔

(۲۳) عبدالرحیم ولد عبدالماجد

(پ) ۱۹۱۱۔ ساکن روہتک، مقیم دہلی۔ ۲۵ر فروری ۱۹۳۱ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور بورسٹل جیل میں رہے۔

(۲۴) عبدالرحیم ولد نتھو خاں

(پ)۱۹۱۳۔ ۲۹ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۲۵) عبدالرشید ولد عبدالمجید

(پ)۱۹۱۰۔ ۱۷ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۲۶) عبدالرحمان ولد عبدالکریم

(پ)۱۹۱۱۔ ۹ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید۔ ۳ر فروری ۱۹۳۱ء کو دوبارہ

چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور بورسٹل جیل میں رہے۔

(۲۷) عبدالرحمٰن ولد محمد اسلم

(ب) ۱۹۱۱۔ ساکن میرٹھ، مقیم دہلی۔ ۱۲ر اگست ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید۔

(۲۸) عبدالرحمٰن ولد مہتاب علی

(ب) ۱۹۱۴۔ طالب علم، ۱۲ر اگست ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید، دلّی اور ملتان جیل میں رہے۔

(۲۹) عبدالرحمن ولد جنو

(پ) ۱۹۱۳۔ ساکن گڑگاؤں، مقیم دہلی۔ ۹ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔

(۳۰) عبدالواحد

(ب) ۱۹۰۰۔ ۲۹ر جولائی ۱۹۳۰ء کو پانچ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۳۱) عبداللہ ولد فریم بخش

ساکن گرداس پور۔ پنجاب، مقیم دہلی۔ ۲۶ر جنوری ۱۹۳۲ء کو دو ماہ کی قید۔ دلّی جیل میں رہے۔

(۳۲) عبداللہ ولد حبیب اللہ

(پ) ۱۹۱۰۔ ساکن امروہہ، مقیم دہلی۔ ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی اور ملتان جیل میں رہے۔

(۳۳) عبدالحق چودھری

(ب) ۱۸۹۵۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر۔ ڈاکٹر انصاری کے مکان پر اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ ۲۸ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی جیل۔

(۳۴) احمد محمد ولد محمد شفیع

(ب) ۱۹۰۸۔ ساکن بنارس، مقیم دہلی۔ ۲۲ر اپریل ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۳۵) احمد محمد ولد عبدالعزیز

(ب) ۱۹۰۹۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور بورسٹل جیل۔

(۳۶) احمد اللہ خاں ولد عبدالصمد خاں

(ب) ۱۹۱۲۔ ساکن شاہجہاں پور، مقیم دہلی۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۲ء کو تین ماہ کی جیل۔

دلی جیل میں رہے۔

(۳۷) احمد الحق ولد نور الٰہی

(ب)۱۹۰۸۔ یکم نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۳۸) اکبر علی ولد اصغر علی

(ب)۱۸۹۰۔ ۱۸/ نومبر ۱۹۳۰ء کو تین ماہ کی قید۔ دلی جیل۔ ۲۱/ نومبر کو اٹوک جیل بھیجے گئے۔ یہاں پولیس لاٹھی چارج میں ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔

(۳۹) عالم خاں ولد عبد الصمد خاں

(ب)۱۹۰۸۔ ساکن پشاور، مقیم دہلی۔ ۱۷/ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۴۰) عالم شاہ ولد سلیمان شاہ

(ب)۱۹۷۲۔ ساکن پشاور، مقیم دہلی۔ ۱۷/ فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۴۱) علی حسین

(ب)۱۹۱۰۔ ۲۹/ جولائی ۱۹۳۰ء کو پانچ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۴۲) علیم الدین ولد نجیب الدین

(ب)۱۹۱۳۔ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۳۲ء ساڑھے سات ماہ کی قید۔ دلی اور ملتان جیل میں رہے۔

(۴۳) اللہ دیا ولد کریم الدین

(ب)۱۹۱۰۔ پیشہ مزدوری۔ ۹/ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید۔ دلی اور اٹوک جیل۔

(۴۴) امیر ولد سلامت

(ب)۱۹۰۵۔ ۳۰/ جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۴۵) انصار علی انور ولد نیاز احمد

(ب)۱۹۰۷۔ ساکن مراد آباد، مقیم دہلی۔ ۲۲/ اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور اٹوک جیل میں رہے۔

(۴۶) انوار خاں ولد عمر خاں

(پ)۱۹۰۸۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔ دلی اور لاہور بورسٹل جیل۔

(۴۷) انصاری ڈاکٹر فرید الحق ولد نظام الحق بار ایٹ لا

(پ)۱۸۹۵۔ کانگریس میں بائیں بازو کے سرگرم رُکن۔ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۲ء میں سیاسی کارکنوں کی مدافعت میں حصہ لیا۔ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴۸) انصاری ڈاکٹر مختار احمد ولد حاجی عبد الرحمٰن انصاری

سنہ ۱۹۲۱ء ' ۱۹۲۱ء ' ۱۹۳۲ء ' کی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں ترکی کے لئے طبی امدادی مشن میں قائد رہے۔ رولٹ ایکٹ کے خلاف ایجی ٹیشن میں حصہ لیا۔ ۲۸ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں چھ ماہ کی قید اور دو سو روپے جرمانہ ہوا۔ ۱۰ر مئی ۱۹۳۶ء کو انتقال ہوا۔

(۴۹) عارف ہنسوی ولد عبد الخالق

(پ)۱۸۸۸۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رُکن ' سنہ ۱۹۲۰ء میں خلافت کمیٹی کے سیکریٹری۔ ہندو مسلم اتحاد کے سرگرم حامی سنہ ۱۹۲۰ء میں تین ماہ کی جیل ہوئی ' پھر ۱۹۲۱ء میں دو سال کے لئے جیل جانا پڑا۔ سنہ ۱۹۳۰ میں آگرہ میں اپنی تقریر کی بنا پر سزایاب ہوئے۔ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں عین عالم جوانی میں انتقال ہوا۔

(۵۰) اسد علی ولد دوست محمد

(پ)۱۸۹۹۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۱۳ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۵۱) آصف علی ولد احسان علی

(پ)۱۸۸۸۔ سنہ ۱۹۲۰ء ' ۱۹۲۱ء ' ۱۹۳۲ء ' ۱۹۳۴ء اور ۱۹۴۲ء کی تحریکات میں حصہ لیا۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن تھے۔ کانگریس کی مجلس عاملہ کے ممبروں کے ساتھ گرفتار کرلئے گئے۔ احمد نگر قلعہ کے جیل اور پھر گورو داس پور کی جیلوں میں رہے۔ ایک سال کی قید ہوئی۔ دلّی سازش مقدمہ کی پیروی کی اور اس کے بعد آزاد ہند فوج کے مقدمات کی وکالت کی۔

(۵۲) اسلم ولد قلندر خاں

(پ)۱۹۱۰۔ ساکن پشاور ' مقیم دہلی۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۳۱ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔ دلّی

ور لاہور بورسٹل جیل میں رہے۔

(۵۳) عطاء اللہ ولد حفیظ اللہ

(پ)۱۸۹۸۔ ۷ار دسمبر ۱۹۲۱ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی اس کے بعد ۲۳ر اگست ۱۹۳۰ء کو تین ماہ کی سزا۔ قید دلّی اور اٹوک جیل میں گزاری۔

(۵۴) عزیز اللہ۔

(پ)۱۹۱۱۔ یکم اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی اور لاہور جیل

(۵۵) بشیر ولد نظر

(پ)۱۹۱۲۔ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ قید۔ دلّی جیل میں رہے۔

(۵۶) بوستاں خاں ولد شیر خاں

(پ)۱۹۰۴۔ ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی جیل۔ دلّی جیل۔

(۵۷) بندو خاں ولد مصطفیٰ خاں

ساکن مراد آباد، مقیم دہلی۔ ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی جیل۔

(۵۸) ولدار علی ولد عباس علی

(پ)۱۹۰۹۔ ۱۴ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور جیل۔

(۵۹) فیاض الدین ولد مسیح الدین

(پ)۱۹۱۲۔ ساکن مراد آباد، مقیم دہلی، ۱۹ر جولائی ۱۹۳۲ کو دو ماہ کی سزا ہوئی، دلّی جیل۔

(۶۰) فیاض احمد ولد علی احمد

(پ)۱۸۹۰۔ ۱۵ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۶۱) فضل الرحمٰن ولد یعقوب علی

(پ)۱۹۱۰۔ ساکن کلکتہ۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۳۰ء کو دو ماہ کی قید، دلّی جیل۔

(۶۲) فضل الرحمٰن

(پ) ۱۹۱۰۔ ساکن بہار، مقیم دہلی۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۲ کو دو سال کی قید۔ باغیانہ تقریر کی بنیاد پر سزایاب ہوئے۔

(۶۳) غفور ولد احمد بخش

(پ)۱۸۹۰۔ ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو چار ماہ کی قید۔ دلّی جیل۔

(۶۴) غلام حسین ولد امیر

۱۲ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو چار ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۶۵) غلام نبی ولد عبدالرحمٰن

(ب)۱۹۰۴۔ ۲۶ر فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات کی قید۔ دلّی جیل۔

(۶۶) حیدر اختر ولد الٰہی نور

(ب)۱۹۰۰۔ ساکن پشاور، مقیم دہلی۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۳۱ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی جیل۔

(۶۷) حامد احمد ولد سرفراز احمد

(ب)۱۹۰۵۔ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۶۸) حامد علی ولد محمد علی

(ب)۱۹۱۱۔ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی جیل۔

(۶۹) حامد شیخ ولد چاند شاہ

(ب)۱۹۱۰۔ ۱۴ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی جیل۔

(۷۰) حشمت اللہ ولد عظمت اللہ

(ب)۱۹۱۰۔ ۲۴ر اگست ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۷۱) حسین احمد ولد محمد الٰہی

(ب)۱۹۰۴۔ ۱۲ر اگست ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۷۲) حسین احمد ولد اللہ رکھّا

(ب)۱۹۱۰۔ ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی جیل۔

(۷۳) ابراہیم ولد محمد اسماعیل

(ب)۱۹۰۵۔ ساکن مراد آباد، مقیم دہلی۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی جیل۔ دلّی اور ملتان جیلوں میں رہے۔

(۷۴) ابراہیم محمد ولد محمد ممتاز علی

(ب) ۱۹۱۳۔ ساکن بہار مقیم دہلی۔ ۱۷ر اگست ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی اور ملتان جیلوں میں رہے۔

(۷۵) عنایت حسین

(ب)۱۹۱۴ء۔ ۲۲ر اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید اور ایک سو پچاس روپے جرمانہ۔ دلی اور لاہور بورسٹل جیلوں میں رہے۔

(۷۶) عنایت خاں ولد غلام حیدر

(ب) ۱۹۰۷ء۔ ساکن پشاور۔ ۱۷ر فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۷۷) عیسیٰ خاں

(ب)۱۹۰۵ء۔ ساکن پشاور، مقیم دہلی۔ ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۷۸) اسحاق ولد شفیع

(ب) ۱۹۰۵ء۔ ساکن میرٹھ، مقیم دہلی۔ ۱۰ر جون ۱۹۳۲ء کو تین ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۷۹) اسلام الدین

(ب)۱۹۰۷ء۔ ۲۱ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید، دلی اور منٹگمری کی جیلوں میں رہے

(۸۰) اسماعیل ولد غلام نبی

(ب)۱۹۰۵ء۔ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور اٹوک کی جیلوں میں رہے۔

(۸۱) کرم الٰہی ولد میاں جان

(ب)۱۸۹۶ء۔ ۱۹۲۱ء میں چھ ماہ کی قید اور اس کے بعد پھر ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید، دلی اور اور اٹوک جیل میں رہے۔

(۸۲) کریم اللہ ولد ریلو میاں

(ب) ۱۹۰۴ء۔ ساکن پٹیالہ، مقیم دہلی۔ ۷ر اپریل ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید۔ قومی اور سیاسی لٹریچر تقسیم کرنے اور چھاپنے کے جرم میں گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے۔

(۸۳) خلیل الرحمٰن ولد ارشاد خاں

(ب)۱۹۰۰ء۔ ۲۸ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور اٹوک کی جیل میں رہے۔

(۸۴) ماجد حسین ولد اسلام الدین

(پ) ۱۹۰۸- ساکن مراد آباد' مقیم دہلی- ۱۵ر ستمبر ۱۹۳۲ کو ساڑھے پانچ ماہ کی قید- دلی اور ملتان کی جیلوں میں رہے-

(۸۵) محفوظ خاں ولد محبوب خاں

(پ) ۱۹۱۳- ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید- دلی اور لاہور جیل-

(۸۶) میاں جان

(پ) ۱۹۱۴- ۲۹ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی اور لاہور جیل-

(۸۷) محمد اسماعیل ولد محمد دین

(پ) ۱۹۰۹- مہاتما گاندھی کی گرفتاری پر احتجاج کے جلوس میں شریک تھے- ۶ر مئی ۱۹۳۰ء کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے-

(۸۸) محمد علی ولد امتیاز علی

(پ) ۱۹۰۵- ۱۶ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید' دلی اور اٹوک جیل-

(۸۹) محمد علی ولد محمد صادق

(پ) ۱۹۱۱- ۴ر نومبر ۱۹۳۰ء کو چار ماہ کی قید' دلی اور لاہور بورسٹل جیل میں رہے-

(۹۰) ممتاز حسین ولد اعجاز حسین

(پ) ۱۹۰۶- ۱۸ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ قید' دلی اور منٹگمری جیل-

(۹۱) منیر خاں ولد فرید خاں

(پ) ۱۹۰۰- ۲۰ر فروری ۱۹۳۰ء ساڑھے سات ماہ کی جیل- دلی جیل میں رہے-

(۹۲) مرتضیٰ خاں ولد محافظ خاں

(پ) ۱۹۰۴- ساکن بہادر گڑھ روہتک' مقیم دہلی- ۱۸ر مارچ ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی قید' دلی جیل-

(۹۳) نواب ولد گلزار

(پ) ۱۹۰۷- ساکن پشاور' مقیم دہلی- ۲۲ر جنوری ۱۹۳۱ء کو چھ ماہ کی قید- دلی اور ملتان کی جیلوں میں رہے-

(۹۴) نواب الٰہی ولد مہرالٰہی

(پ)۱۹۱۳۔ ۲۳ر اگست ۱۹۳۲ء کو چھ ماہ کی قید' دلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۹۵) نوراحمد ولد غریب شاہ

(پ)۱۹۰۴۔ ۱۷ر فروری ۱۹۳۲ کو ساڑھے چار ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۹۶) نوراحمد ولد فقیر علی

(پ)۱۹۰۷' ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۹۷) نور محمد ولد محمد عمر

(پ)۱۹۰۵۔ ۱۷ر مارچ ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۹۸) نورالدین ولد محمد ابراہیم

(پ)۱۹۱۰۔ ۱۳ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو تین ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور جیل۔

(۹۹) قادر بخش ولد عظیم اللہ سلطان احمد

(پ)۱۹۰۴۔ ۳۱ر مارچ ۱۹۳۲ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۰۰) قاسم حسین ولد وزیر حسین خاں

(پ)۱۹۱۴۔ ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۰۱) قدوائی شفیق الرحمٰن

(پ)۱۹۰۰۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے حیاتی رکن۔ کانگریس بلیٹن کے انچارج' ڈاکٹر ذاکر حسین کے ساتھی۔ ہندو مسلم اتحاد کے علم بردار' ۷ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو نو ماہ کی قید۔ دلی اور ملتان جیل میں رہے۔

(۱۰۲) رحمت اللہ ولد عبداللہ

(پ)۱۹۱۰۔ نشہ بندی تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۲ر اگست ۱۹۲۲کو تین ماہ کی قید ہوئی۔ دلی اور ملتان جیل میں رہے۔

(۱۰۳) رحیم شاہ ولد کھاجو

(پ) ۱۹۰۷۔ ساکن روہتک۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔ دلی کی جیل میں رہے۔

(۱۰۴) رمضان محمد

(پ)۱۹۱۴۔ ۷؍ جولائی ۱۹۳۰ء کو پانچ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۱۰۵) رمضان علی ولد حیدر علی

(پ)۱۹۱۱۔ ۱۴؍ جنوری ۱۹۳۱ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور بورسٹل جیل میں رہے۔

(۱۰۶) رسول احمد ولد احمد خاں

(پ) ۱۹۱۳۔ ساکن لکھنؤ، مقیم دہلی۔ ۱۴؍ نومبر ۱۹۳۰ء کو دو ماہ کی قید۔ دلی کی جیل میں رہے۔

(۱۰۷) رحمت اللہ ولد چھوٹو خاں

ساکن گوڑگاؤں۔ ۱۲؍ اگست ۱۹۳۲ء کو دو ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۰۸) صدر علی ولد رفعت علی

(پ)۱۹۰۵۔ ۷؍ اپریل ۱۹۳۲ کو ایک سال کی سزا۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۰۹) صادق محمد ولد وزیر محمد

(پ) ۱۹۰۲۔ ساکن میرٹھ مقیم دہلی۔ ۲۹؍ مارچ ۱۹۳۲ء کو ساڑھے چار ماہ کی سزا ہوئی۔ دلی کی جیل میں رہے۔

(۱۱۰) صادق محمد ولد احمد حسین

(پ) ۱۹۱۲۔ ساکن مراد آباد مقیم دہلی۔ ۳۰؍ جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید ہوئی دلی اور لاہور بورسٹل جیل میں رہے۔

(۱۱۱) صادق محمد

(پ)۱۹۰۲۔ ۲۹؍ جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۱۲) صغیر احمد ولد عبد الماجد

(پ)۱۹۰۶۔ پیشہ تجارت۔ جمعیت علماء کے سرگرم رکن، ۱۵؍ ستمبر ۱۹۳۲ء کو نو ماہ کی جیل۔ دلی اور ملتان جیل میں رہے۔

(۱۱۳) صمد خاں ولد محمد خاں

(پ)۱۹۰۴۔ ۲۲؍ فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے سات ماہ کی قید۔ دلی جیل۔

(۱۱۵) صمد خاں ولد فیروز خاں

(ب)۱۹۰۶- خدائی خدمت گار- ۱۷ر فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید- دلی

ل میں رہے-

(۱۱۶) سید علی ولد الفت علی

(ب)۱۹۱۴- ۲۸ر نومبر ۱۹۳۰ء کو تین ماہ کی جیل- نشہ بندی اندولن میں گرفتار

وئے اور دلی اور ملتان جیلوں میں رہے-

(۱۱۶) سید عمر ولد سید حسین

(ب)۱۹۰۶- ۱۷ر فروری ۱۹۳۲ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۱۱۷) سزاوار خاں

(پ)۱۹۰۰- ۲۹ر جولائی ۱۹۳۰ء کو پانچ ماہ کی قید- دلی اور ملتان کی

جیلوں میں رہے-

(۱۱۸) شبیر حسین عثمانی ولد ناظر حسین

(ب)۱۹۰۴- ۱۹ر جولائی ۱۹۳۲ کو ساڑھے چار ماہ کی سزا- دلی جیل-

(۱۱۹) شفیق الدین ولد اسلام الدین

(ب)۱۹۱۱- ۱۱ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۱۲۰) شفیع اللہ خاں ولد سلطان خاں

(ب)۱۹۰۶- سُرخ پوش- ۱۷ر فروری ۱۹۳۲ء کو کناٹ پلیس میں بدیشی کپڑوں کی

دکان پر پیکٹنگ کرنے پر گرفتار کئے گئے- سزایاب ہوئے- چار ماہ کی قید-

(۱۲۱) شہباز گل ولد بلبل

(ب)۱۹۰۴- سرخ پوش، ۱۷ر فروری ۱۹۳۴ء کو ساڑھے چار ماہ کی جیل- دلی جیل

(۱۲۲) شہاب الدین ولد فہیم الدین

(ب) ۱۹۱۱- ساکن مراد آباد، مقیم دہلی- ۲۲ر اگست ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید- دلی

جیل میں رہے-

(۱۲۳) شمس الحق

(ب)۱۹۰۰- یکم اگست ۱۸۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی اور اٹوک جیل-

(۱۲۴) شرافت علی (مولوی) ولد اسد علی

(پ)۱۹۰۵- ساکن رام پور، مقیم دہلی- ۲/ جنوری ۱۹۳۱ء کو چھ ماہ کی قید- دلی اور اٹوک کی جیلوں میں رہے-

(۱۲۵) شرف الدین ولد وہاب الدین

(پ)۱۹۱۰- ۱۹/ ستمبر ۱۹۳۰ء کو چار ماہ کی قید- بدیشی کپڑوں کی پیکٹنگ کے سلسلے میں گرفتار ہوئے- دلی جیل میں رہے-

(۱۲۶) شریف احمد ولد لطیف احمد

(پ) ۱۹۰۹- ساکن سہارنپور، مقیم دہلی- ۱۳/ اپریل ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی- دلی جیل میں رہے-

(۱۲۷) شیر افضل ولد شیر نواب خاں

(پ)۱۹۰۵- ۱۸/ فروری ۱۹۳۲ کو ساڑھے سات ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۱۲۸) سراج الدین ولد نواب علی

(پ)۱۹۰۶- یکم اگست ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۱۲۹) محمد عثمان ولد محمد خاں

(پ)۱۹۰۵- ۸/ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی جیل میں رہے-

(۱۳۰) محمد عثمان ولد عبد الصمد

(پ)۱۹۱۰- ۱۴/ نومبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید- دلی اور لاہور جیل-

(۱۳۱) ولایت خاں

(پ)۱۹۰۸- ۳۰/ جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید- دلی اور اٹوک کی جیل-

(۱۳۲) وارث حسین ولد محسن

(پ)۱۹۰۷- ۲۲/ فروری ۱۹۳۲ کو ساڑھے سات ماہ کی قید- دلی جیل-

(۱۳۳) یاسین محمد ولد عبد الرشید

(پ)۱۹۱۲- ۱۸/ اکتوبر ۱۹۳۰ء چھ ماہ کی قید- دلی اور لاہور جیل میں رہے-

(۱۳۴) یعقوب محمد ولد منّو خاں

(پ)۱۸۹۱- ۱۶/ جنوری ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید- ۱۸/ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو مزید چھ ماہ کی

قید۔ دلی اور اٹوک جیل میں رہے۔

(۱۳۵) یوسف ولد محمد ابراہیم

(پ)۱۸۹۵۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ساڑھے چار ماہ کی قید۔ دلی اور اٹوک کی جیلوں میں رہے۔

(۱۳۶) یوسف محمد ولد غفور حسین

(پ)۱۹۰۵۔ ۱۹ر جولائی ۱۹۳۲ء کو چار ماہ کی قید۔ دلی کی جیل میں رہے۔

(۱۳۸) یوسف محمد ولد کمال الدین

(پ)۱۹۱۰۔ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۳۹) ظہور احمد

(پ)۱۹۱۳۔ ۳۰ر جولائی ۱۹۳۰ء کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور جیل۔

(۱۴۰) عبدالعزیز ولد عبدالرحمٰن

(پ)۱۹۰۵۔ سول نافرمانی کرتے ہوئے گرفتار ہوئے۔ دو ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۴۱) عبدالباقی (ڈاکٹر) ولد عبدالعزیز

(پ)۱۹۰۷۔ ساکن آرہ بہار۔ سنہ ۱۹۳۰ء اور اس کے بعد ۱۹۴۰ء کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۱۴۲) عبدالحئی ولد محمد ہارون

(پ) ۱۹۱۰۔ ساکن بنارس، مقیم دہلی۔ ۱۲ر اپریل ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور کی بورسٹل جیلوں میں رہے۔

(۱۴۳) عبدالحلیم ولد فضل

(پ) ۱۸۹۴۔ جمعیت العلماء کے سرگرم رکن۔ جولائی ۱۹۳۲ میں دو سال کی قید۔ دلی جیل رہے۔

(۱۴۴) عبدالظفر ولد اسماعیل حسن

(پ) ۱۹۱۳۔ ۲۵ر جولائی ۱۹۳۰ کو چند ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۴۵) عبدل خاں ولد خان بخش

(پ) ۱۹۱۳۔ ۲۵ر حلائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۱۴۶) عبد الرشید ولد عبد الحمید

۱۷ر نومبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔ دلّی جیل میں رہے۔

(۱۴۷) عبد الرحمٰن ولد گل زماں

۲۰ر مارچ ۱۹۳۲ کو تین ماہ کی قید' پچاس روپے جرمانہ۔ دلّی جیل میں رہے۔

(۱۴۸) عبد الرحمٰن ولد ولی جی

۹ر اکتوبر ۱۹۳۰ کو تین ماہ کی قید۔ پچاس روپے جرمانہ۔ دلّی جیل میں رہے۔

(۱۴۹) عبد الرحمٰن ولد جمّن شاہ

(پ) ۱۹۱۳۔ مئی ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید۔ دلّی جیل میں رہے۔

(۱۵۰) عبد الوالی

(پ) ۱۹۱۰۔ سنہ ۱۹۳۰ کی ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید۔ دلّی جیل میں رہے۔

(۱۵۱) عبد اللہ ولد محمد عمر

(پ) ۱۸۷۲۔ سنہ ۱۹۲۱ میں ایک سال کی سزا ہوئی اور پھر ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی قید کی سزا ملی۔

(۱۵۲) عبد اللہ ولد کریم اللہ

(پ) ۱۸۹۶۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۵۳) علاء الدین ولد عبد اللہ

(پ) ۱۸۷۹۔ ساکن سہارنپور' مقیم دہلی۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید اور پچاس روپے جرمانہ۔ دلی اور ملتان کی جیلوں میں رہے۔

(۱۵۴) آصف علی

(پ) ۱۸۹۵۔ ۲۲ر ستمبر ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور سینٹرل جیل گجرات میں رہے۔

(۱۵۵) آصف علی ولد محسن علی

اپریل ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۵۶) ایاز علی ولد رضا علی

(پ) ۱۹۱۰۔ مئی ۱۹۳۱ میں چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۵۷) برکت علی فراق ولد شیخ نعمت اللہ

(پ) ۱۹۱۱۔ ساکن فیض آباد، مقیم دہلی۔ سنہ ۱۹۲۱ اور ۱۹۳۲ میں ایک ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۱۵۸) برکت اللہ ولد محمد یوسف

(پ) ۱۹۰۴۔ ۱۹۳۲ میں تین ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۵۹) برکت اللہ ولد شیخ محمد نیک

۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور ملتان جیلوں میں رہے۔

(۱۶۰) بشیر اللہ

(پ) ۱۹۰۷۔ ۱۹۳۰ میں پانچ ماہ کی قید ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۶۱) دیانت خاں ولد نعمت خاں

(پ) ۱۹۰۷۔ ۱۹۳۰ میں ۱۵ دن کے لئے جیل بھیج دیے گئے۔

(۱۶۲) حافظ فیاض احمد

۱۵ر نومبر ۱۹۳۰ میں چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۶۳) حرمت اللہ ولد عظمت اللہ

(پ) ۱۹۱۰۔ ۲۵ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور جیل میں رہے۔

(۱۶۴) حسین حسان ولد نبی بخش

اردو کا "کانگریس بلیٹن" نکالتے تھے۔ چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۶۵) محمود احمد ولد محمد شفیع

(پ) ۱۹۰۸۔ ۱۲ر اپریل ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۶۶) مقبول ولد اللہ دیا پٹھان

۱۹ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۶۷) محبوب الٰہی ولد علاء الدین

(پ) ۱۹۰۸۔ سنہ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۶۸) محمود علی ولد ظہور علی

(پ) ۱۹۱۲۔ ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے اور پچاس روپے

جرمانہ ہوا۔

(۱۶۹) محمد ولد غریب شاہ

(پ) ۱۹۱۲ء۔ ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید اور پچاس روپے جرمانہ ہوا۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۷۰) محمد عبداللہ ولد محمد یعقوب

(پ) ۱۹۱۰ء۔ ۱۹۳۲ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۷۱) محمد احمد ولد عبدالعزیز

(پ) ۱۹۰۹ء۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور سینٹرل جیل لاہور میں رہے۔

(۱۷۲) محمد عاطف ولد ابو محمد

(پ) ۱۹۱۰ء۔ کانگریسی رضاکار۔ ۱۹۳۰ میں ساڑھے چار ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۷۳) محمد عاشقین ولد شبیرا

(پ) ۱۹۱۸ء۔ کانگریس رضاکار۔ ۱۹۳۳ میں تین سال کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۷۴) محمد فیاض

(پ) ۱۹۰۵ء۔ جمعیت علماء کے سرگرم رکن۔ دکانوں پر پیکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے۔ ۱۹۳۳ میں دو ماہ کی قید۔

(۱۷۵) محمد ابراہیم ولد محمد اسماعیل

(پ) ۱۹۱۵ء ساکن مراد آباد، مقیم دہلی۔ ۱۴ر مارچ ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔

(۱۷۶) محمد اسحاق

(پ) ۱۹۰۶ء۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۳۰ کو پانچ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۷۷) محمد اسماعیل ولد کفایت اللہ

(پ) ۱۸۹۷ء۔ ساکن مراد آباد، مقیم دہلی۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ پچاس روپے جرمانہ۔ دلی اور لاہور سینٹرل جیل میں رہے۔

(۱۷۸) محمد خادم

۲۱ر اپریل ۱۹۳۲ کو ایک ماہ کی قید دلی جیل میں رہے۔

ر احمد ولد فضل علی عرف فضل احمد
۱۰ر جولائی ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور سینٹرل جیل میں رہے۔

(۱۸۰) محمد منظر ولد محمد یونس
(پ) ۱۹۰۹۔ ساکن پٹنہ بہار، مقیم دہلی۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور
تان کی جیلوں میں رہے۔

(۱۸۱) محمد صادق ولد نعمت اللہ
ساکن علی گڑھ، مقیم دہلی۔ ۲۱ر اپریل ۱۹۳۲ کو ایک ماہ کی قید۔

(۱۸۲) محمد صالح حسین
(پ) ۱۹۰۴۔ جمعیت العلماء کے سرگرم رکن۔ ۱۹۳۲ میں چار ماہ کی قید۔ دلی جیل

(۱۸۳) محمد صدیق ولد حافظ بدر الدین
(پ) ۱۸۹۵۔ ۱۹۳۱ میں چھ ماہ کی قید۔ ۱۹۳۰ میں ساڑھے چار ماہ کی قید۔ دلی جیل
میں رہے۔

(۱۸۴) محمد سلطان ولد سعادت خانہ
(پ) ۱۹۱۰۔ ۱۹۳۳ میں ایک سال کی جیل۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۸۵) محی الدین ولد جُمّا خاں
(پ) ۱۹۰۶۔ ساکن دہلی۔ کانگریسی ورکر۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی جیل۔

(۱۸۶) معین الدین ولد محی الدین
۱۷ر مارچ ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ پچاس روپے جرمانہ ہوا۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۸۷) سیفی (صفیر) ولد سلطان
(پ) ۱۹۰۲۔ ۱۷ر فروری ۱۹۳۲ کو تین ماہ کی قید۔ پچاس روپے جرمانہ۔ دلی اور
لاہور بورسٹل جیل میں رہے۔

(۱۸۸) سلیم الدین ولد سعید الدین
(پ) ۱۹۰۴۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۸۹) سید احمد حسین ولد فیاض حسین
[illegible] ۱۹۳۰ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور لاہور بورسٹل جیلوں میں

رہے۔

(۱۹۰) سید احمد حسین ولد فیض حیدر

(پ) ۱۹۱۲۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۹۱) سید شاہ ولد عجائب شاہ

(پ) ۱۹۰۲۔ ۲۲ر فروری ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید ہوئی اور اس کے ساتھ پچاس روپے جرمانہ۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۹۲) شفیق اللہ ولد حافظ میاں

(پ) ۱۹۱۰۔ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور ملتان کی جیلوں میں رہے۔

(۱۹۳) شفیع الدین ولد رحیم الدین

(پ) ۱۹۱۱۔ ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید۔ دلی اور ملتان کی جیلوں میں رہے۔

(۱۹۴) شریف گل ولد محمد دین

۲۲ر فروری ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید اور پچاس روپے جرمانہ۔ دلی جیل میں رہے۔

(۱۹۵) شیخ محمد حسین ولد غلام حسین

ساکن مراد آباد، مقیم دہلی۔ ۱۹۳۰ میں ایک سال کی جیل اور پچاس روپے جرمانہ ہوا۔ دلی کی جیل میں رہے۔

سرحد کے پٹھانوں میں سیاسی بیداری

۱۹۰۱ء میں انگریزی سرکار نے سرحد کو پنجاب صوبہ سے الگ کردیا اور یہاں ایک بڑے سخت وحشیانہ قانون نافذ کردیا جسے فرنٹیر کرائم ریگولیشن ایکٹ کہا جاتا ہے۔ حکومت نے اس ایکٹ کو بڑے بے ڈھنگے طریقہ سے استعمال کیا۔ اس صوبے کا کوئی بھی فرد انگریزوں کو ناپسند ہوتا تھا تو اس پر پولیس میں من گھڑت الزام لگا کر مقدمہ قائم کردیا جاتا۔ ایسے مقدموں میں کسی گواہی کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ اس قانون کی دفعہ ۴۰، جس کا تعلق اخلاقی جرائم سے تھا، انگریز نے اسے ہمیشہ سیاسی قیدیوں پر لاگو کیا جس کے نتیجے میں انگریزوں کے خلاف ایک پرتشدد اندولن چل پڑا۔

اردو کے اخبارات و رسائل سرحد میں بڑے مقبول تھے۔ ان اخبارات و رسائل نے سرحد کے ماحول کو بے حد متاثر کیا۔ سرکار کی خفیہ پولیس ان کے نام لکھ لیتی تھی اور سبھی افراد شک و شبہ کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کہتے ہیں کہ

"ہم پٹھانوں میں آپسی دشمنی، اور برے رسم رواج بہت تھے۔ ہم جو کچھ پیدا کرتے ہیں، وہ سب مقدمہ بازیوں اور آپسی جھگڑوں کی نذر ہوجاتا تھا۔ سیاسی اور اقتصادی طور پر ہم بہت بچھڑے ہوئے تھے۔

ہم نے بہت سوچ بچار کے بعد ایک پارٹی بنائی ہے اور ہم نے اس کا نام "خدائی خدمت گار" رکھا ہے۔ اس پارٹی کا یونیفارم لال رنگ کا ہے، یعنی لال رنگ پگڑی، لال ہی شلوار اور کرتا۔

ہم لوگ خدا کے واسطے سے اپنی قوم اور دیس کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔"

خدائی خدمت گار --- سرخ پوش

خدائی خدمت گار کا یونیفارم لال رنگ کا سرخ پگڑی سرخ کرتا اور شلوار۔

خدائی خدمت گاروں کا عہد و پیمان

میں خدائی خدمت گار ہوں۔ خدا کو خدمت کی ضرورت نہیں، لیکن خدا کی مخلوق کی خدمت ہی خدا کی خدمت ہے۔ اس لئے میں خدا کے بندوں کی خدمت بغیر کسی لالچ کے کروں گا۔

میں تشدد نہیں کروں گا اور نہ کسی سے بدلہ لینے کے خیال کو اپنا شعار بناؤں گا۔ مجھ پر چاہے کوئی کتنا ہی ظلم کرے، میں اسے معاف کردوں گا۔ اسی کے ساتھ ساتھ خدائی خدمت گار کو یہ عہد بھر کرنا ہوتا تھا۔

"میں آپسی پھوٹ، گٹ بندی، دشمنی اور لڑائی جھگڑوں سے دور رہوں گا اور ہر ایک پختون کو اپنا بھائی اور دوست سمجھوں گا۔ میں اپنے اسے رسم و رواج کو چھوڑ دوں گا جو کسی طرح سے مفید نہیں ہیں۔ سادہ زندگی گزاروں گا، نیک کام کروں گا اور اپنے کو بری باتوں سے دور رکھوں گا۔ اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کروں گا۔ میں بیکار زندگی نہیں گزاروں گا۔

سرخ پوشوں پر یہ بھی لازمی ٹھہرایا گیا تھا کہ چاہے وہ دولت مند ہو یا غریب، دن میں دو گھنٹے جسمانی ریاض ضرور کریں گے۔

۱۹۱۹ میں جنگ عظیم ختم ہو گئی۔ ہندوستانی عوام کو امید تھی کہ ہندوستانی نوجوانوں نے اپنی خدمت اور قربانیوں سے انگریز سرکار کو جتایا ہے، اس کے بدلے میں انہیں کچھ حقوق اور سیاسی مراعات دی جائیں گی لیکن ایسا نہ ہوا اور رولٹ ایکٹ ۱۹۱۰ نافذ کردیا گیا۔

اس ایکٹ کے خلاف سرحد کے صوبے میں ایجی ٹیشن ہوا۔ خان عبد الغفار خاں اور ان کے بہت سے ساتھی گرفتار کرلئے گئے۔ خان صاحب کو تین سال کی قید کی سزا

ہوئی اور قصہ خوانی بازار کا المناک حادثہ پیش آیا۔

قصہ خوانی بازار

۲۳ر اپریل ۱۹۳۰ کا دن غیر منقسم ہندوستان کی جدوجہد آزادی اور انقلابی تاریخ میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اس دن پختونوں نے مجاہدانہ عزم و استقلال سے آزادی کا نعرہ بلند کیا۔ انہوں نے اپنی چھاتیوں پر گولیوں کے داغ برداشت کئے۔ اتنے برس گزر جانے پر بھی قصہ خوانی بازار کا حادثہ عظیم بھلایا نہیں جاسکا۔

اس کی داستان اس طرح سے ہے کہ صوبہ سرحد کی کانگریس نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا کہ شراب خانوں پر پیکٹنگ کی جائے اور بدیشی مال کے بائیکاٹ کی مہم چلائی جائے اور نمک بنایا جائے۔ اس مقصد کے لئے ایک کونسل کی تشکیل کی گئی۔ کونسل کے صدر خان بادشاہ تھے۔ مولانا عبد الرحیم پوپلزئی، اللہ بخش برقی اور غلام ربانی سیٹھی اس کے خاص رکن تھے۔ جب اس کی اطلاع حکومت کو ملی تو اس نے گرفتاریاں شروع کردیں۔ ۲۲ اور ۲۳ر اپریل کی درمیانی رات کو پکڑ دھکڑ کا سلسلہ جاری رہا۔ مولانا پوپلزئی گرفتار کرلئے گئے۔ ۲۳ر اپریل کی صبح کانگریس کے دفتر سے اللہ بخش برقی اور غلام ربانی سیٹھی کو بھی گرفتار کرلیا گیا اور انہیں پولیس کی گاڑی میں کابلی تھانہ کی جانب روانہ کردیا گیا۔

اس وقت بے پناہ ہجوم اکٹھا ہوگیا۔ اس ہجوم نے گاڑی کے ٹائر کاٹ دیے۔ اس وقت کے ڈپٹی کمشنر نے طیش میں آکر فوجی ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دے دی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے بکتر بند گاڑیاں اور مشین گنیں دندناتی ہوئی کابلی دروازے سے اندر آگئیں۔ مجاہدین نے بازوؤں میں بازو ڈال کر ایک دیوار کھڑی کردی۔ یہ دیوار مشین گنوں سے کچل دی گئی۔ خون سے لت پت انسانی جسموں کی دیوار تو گر گئی لیکن سپاہیوں کا دم خشک ہوگیا۔

اسی وقت ایک نوجوان نے مشین گن کے نیچے والی پٹرول ٹنکی کاٹ کر اس میں آگ لگادی۔ یہ نوجوان پولیس کی گولیوں کا نشانہ بن گیا۔ مشین گنیں چلنے لگیں۔ اندر

سے چار گورے سپاہیوں کی لاشیں بر آمد ہوئیں۔ ایک فوجی افسر کو کلہاڑی سے ہلاک کردیا گیا۔ آگ و خون کی ہولی کھیلی جانے لگی۔ ایک ہارمونیم بجانے والے کو مشین گن سے اڑادیا گیا۔ ایک معصوم لڑکا تیل کی بوتل لئے جارہا تھا۔ اسے ایک زہریلی سنگین سے چھید کر مار دیا گیا۔ اب یہ ہجوم قصہ خوانی بازار سے "چوک یادگار" کی جانب بڑھتا چلا جارہا تھا۔ یہاں گورے سپاہیوں نے پہلے ہی سے بندوقیں تان رکھی تھیں۔ مکانوں کی چھتوں اور بر آمدوں میں گورے سپاہی بندوقیں تانے اشارے کے منتظر تھے۔

اس موقع پر گڑھوالی فوج کے جوانوں نے گولی چلانے سے انکار کردیا۔ جس کے بعد ان فوجیوں کو قید خانوں میں ڈال دیا گیا۔ گڑھوالی فوجیوں کے انکار سے گورے سپاہیوں میں کھل بلی مچ گئی۔ کچھ انگریز فوجیوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا کہ "ہم ادھر سے جارہا ہے تو اپنا گھر سنبھالو۔" اور اس وقت ساری کی ساری فوج لوٹ گئی' اور یہ سب کچھ گڑھوالی فوجی سپاہیوں کی بے مثال قربانی کی نتیجہ تھا۔

چوک بازار اور قصہ خوانی بازار گورے فوجیوں سے خالی ہوگیا۔ تھانے بند' پولیس کا پہرہ ختم ہوگیا۔ اور یوں محسوس ہونے لگا کہ جیسے یہاں کبھی انگریزی حکومت تھی ہی نہیں۔ پانچ دن تک عوامی حکومت رہی۔ شہر کا نظم و نسق سیاسی و سماجی جماعتوں کے ہاتھ میں رہا۔ یہ پانچ دن سنہرے دن تھے۔ مگر یہ پانچ دن کی آزادی بڑی مہنگی پڑی۔ پانچ دن کے بعد پھر اندھا دھن گرفتاریاں' مار پیٹ۔ گھروں کی تلاشیاں ہونے لگیں۔ کانگریس خلافت کمیٹی اور دیگر سیاسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا۔ ان جماعتوں پر یہ الزام لگایا گیا کہ کانگریس کمیٹی نے حاجی ترنگ زئی سے ساز باز کی ہوئی ہے اور حاجی صاحب ایک لاکھ مجاہدین کے ساتھ انگریزی حکومت پر حملہ کرنے والے ہیں۔

۲۳ر اپریل کی رات کو ہی قصہ خوانی بازار میں شہیدوں کی یادگار بنادی گئی۔ اسے بنانے والے پشاور کے فروٹ مرچنٹ عاشق حسین خاں تھے۔ دوسرے دن حکومت نے اس یادگار کو گرادیا۔ لیکن لوگوں کے دلوں سے شہیدوں کی یاد نہ مٹ سکی۔ لیکن چند ہی دنوں کے بعد یہ یادگار پھر بنادی گئی۔ سرخ رنگ کی یادگار۔

قصہ خوانی بازار کا خون رلا دینے والا واقعہ کبھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ جلیانوالہ باغ کے بعد یہ دوسرا خونچکا واقعہ تھا جس نے سارے ملک میں آزادی کی نئی روح پھونک

دی۔ اور پختونوں کے قومی جذبات کو چونکا دیا۔ مگر بیچارے پختونوں کے لئے یہ آزادی اندھیرے میں بدل گئی۔ ملک کا بٹوارہ ہو گیا۔ کچھ بھی ہو، قصہ خوانی بازار کی یاد دلوں سے محو نہیں ہو سکتی۔

قصہ خوانی بازار کے شہیدوں کی فہرست

سنہ ۱۹۳۰ء

(۱) عبدالاحد ولد محمد
ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۲) عبدالجلیل ولد وقار
ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور زخموں کی تاب نہ لاکر وفات پا گئے۔

(۳) عبداللہ ولد سعید اللہ
ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں انتقال کر گئے۔

(۴) آغا خاں ولد ظریف خاں
ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی میں ان کا انتقال ہوا۔

(۵) آغا محمد ولد عمر بخش
ساکن پشاور۔ فائرنگ میں زخمی ہو کر انتقال کیا۔

(۶) آغا عرف تلنگا ولد ممتازی
ساکن پشاور۔ فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لاکر انتقال ہوا۔

(۷) اکرم خاں ولد غفور خاں
ساکن پشاور۔ فائرنگ میں زخمی ہوئے اور انتقال کر گئے۔

(۸) فقیر محمد
ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور انتقال کر گئے۔

(۹) فضل دین ولد محمد بخش

ساکن ہزارہ۔ پولیس کی فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اپنے زخموں کی تاب نہ لاکر فوت ہو گئے۔

(۱۰) فضل محمد ولد نور محمد

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ کے حادثہ میں ان کی موت ہو گئی۔

(۱۱) فضل الرحمٰن ولد سلطان

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ کے نتیجے میں ہلاک ہو گئے۔

(۱۲) غلام حسین ولد میاں خاں

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لا سکے۔

(۱۳) غلام محمد

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں ان گولیوں کا نشانہ بنے۔

(۱۴) گل محمد ولد میاں جانی

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ ان کی ہلاکت کا سبب بنی۔

(۱۵) گل رحمٰن ولد شیر دل

ساکن پشاور۔ فائرنگ میں اپنے زخموں کی تاب نہ لانے سے انتقال ہوا۔

(۱۶) حسینی ولد قاسم

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں موت واقع ہو گئی۔

(۱۷) الٰہی بخش ولد محمد صادق

ساکن پشاور۔ طالب علم۔ پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۱۸) کریم بخش ولد داؤد شاہ

ساکن پشاور۔ طالب علم۔ پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۱۹) ملک شاہ ولد محمد شاہ

ساکن پشاور۔ فائرنگ کے سبب ان کی موت واقع ہو گئی۔

(۲۰) مژدہ خاں

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۲۱) میاں داؤد خاں

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں ان کی موت واقع ہوئی۔

(۲۲) میاں محمد ولد نور محمد

ساکن پشاور۔ پولیس کی فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی سبب ان کا انتقال ہو گیا۔

(۲۳) محمد فضل

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں ان کی موت ہو گئی۔

(۲۴) محمد علی ولد فضل نور

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں انتقال کر گئے۔

(۲۵) محمد اشرف

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں انتقال کر گئے۔

(۲۶) محمد سعید ولد فضل

ساکن ڈاب گیری' پشاور۔ پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۲۷) محمد شاہ ولد ضرغام شاہ

ساکن چمنی' پشاور۔ پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۲۸) مستقیم ولد فضل

ساکن پشاور۔ پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنے اور موت واقع ہو گئی۔

(۲۹) مستقیم ولد محمد

ساکن چانا' ضلع پشاور۔ پولیس فائرنگ میں موت ہو گئی۔

(۳۰) شاہ میر غلام ولد محمد نواب شاہ

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں فوت ہو گئے۔

(۳۱) سید محمد

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں ان کا انتقال ہو گیا۔

(۳۲) تاج محمد

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں موت واقع ہو گئی۔

(۳۳) تیغ علی

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور انتقال کیا۔

(۳۴) عمر خاں ولد گل محمد خاں

ساکن پشاور۔ فائرنگ میں زخمی ہوئے اور انتقال کر گئے۔

(۳۵) عمر خیل

ساکن پشاور۔ فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی میں ان کا انتقال ہوا۔

(۳۶) ولی محمد

ساکن ہوتی مردان' پشاور۔ پولیس فائرنگ میں ان کی موت ہو گئی۔

(۳۷) ضیاء الدین

ساکن پشاور۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اپنے زخموں کی تاب نہ لاکر انتقال کر گئے۔

(۳۸) زیارت گل ولد سید گل

ساکن پشاور۔ فائرنگ میں ہلاک ہو گئے۔

دیوانے اٹھے دار و رسن کو چوما
پروانے اڑے شمع وطن کو چوما
کیا شوق شہادت تھا کہ جانبازوں نے
سر رکھ کے ہتھیلی پہ کفن کو چوما

جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے' آزادی کی اس لڑائی میں کیا ہندو اور کیا مسلمان' سبھی نے بلا تخصیص مذہب و ملت پورے اخلاص سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اسی طرح یہ جنگ ملک کے کسی خاص صوبے یا علاقے تک محدود نہ رہی تھی' بلکہ پورا ملک متحد اور ایک آواز ہو کر آزادی کی اس تحریک میں جٹ گیا تھا۔

اب ہم اگلے صفحات میں صوبہ (ریاست) وار ان مجاہدین آزادی کے متوالوں کی فہرست پیش کر رہے ہیں جن کے نام باقاعدہ ریکارڈ میں موجود ہیں اور جنھیں زمانہ بھول گیا ہے یا بھولتا جا رہا ہے۔

مجاہدین آزادی اترپردیش

بنارس ڈویزن' ضلع بلیا

(۱) عبدالمجید ولد بیچاہا۔ ساکن بلیا۔ زیر دفعہ ۱۸۸' آئی پی سی گرفتار ہوئے۔
(۲) احمد علی ولد ھاشم علی۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں چھ ماہ کی قید۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں چار سال کی قید۔
(۳) ایوب شوکت علی ولد اکبر علی۔ ساکن رسرا' بلیا۔ ۱۹۳۲ء میں سول نافرمانی میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔
(۴) حنیف ولد نور محمد۔ ساکن سکندر پور' بلیا۔ ۱۹۴۱ء میں ستیہ گرہ کی۔ ایک سال کی قید ڈی آئی آر' ۱۲۱۔۳۳۸ کے تحت۔
(۵) حاضر بخش ولد حبیب اللہ۔ ساکن رسرا' بلیا۔ ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ

لیا۔ سات سال کی جیل ہوئی۔ ڈی آئی آر۔ ۱۲۹ کے تحت۔
(۶) انشاء اللہ انصاری ولد محمد شکور۔ کانگرس کے سرگرم رکن۔ ۱۹۴۱ء میں نو ماہ کی جیل ہوئی۔
(۷) اسماعیل شاہ ولد شوکت علی۔ ساکن سیوان کلاں' بلیا۔ چھ ماہ کی قید' ایک سو روپے جرمانہ۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں تین ماہ کی قید۔
(۸) منصور علی ولد نواب علی۔ ۱۹۲۱ء میں پانچ ماہ کی قید اور دس روپے جرمانہ۔
(۹) منظور ولد عنایت شیخ۔ ۱۹۲۱ء میں پانچ ماہ کی قید' دس روپے جرمانہ۔
(۱۰) محمد حسین ولد بھاٹیا پٹھان۔ ۱۹۲۱ء میں پانچ ماہ کی قید اور دس روپے ج مانہ۔
(۱۱) محمد عیسیٰ خاں ولد محمد اسمٰعیل پٹھان۔ ۱۹۲۱ء میں پانچ ماہ کی قید اور دس روپے جرمانہ۔
(۱۲) محمد خلیل ولد نور محمد۔ ساکن چٹ بڑا گاؤں' نزہی بلیا۔ ۱۹۴۱ء میں چھ ماہ کی قید اور پانچ سو روپے جرمانہ۔
(۱۳) محمد عمر ولد عبدل پٹھان۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں سزایاب ہوئے۔
(۱۴) محمد یاسین ولد ادریس میاں۔ ۱۹۴۳ء میں اٹھارہ ماہ کی قید' دفعہ ۳۹۵ ,۴۳۶ کے تحت۔
(۱۵) محمد یوسف قریشی ولد دین محمد۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں دو سال دو ماہ کی سزا۔ آل انڈین کانگریس کمیٹی کے ممبر۔
(۱۶) مصطفیٰ ولد اے محمد۔ ساکن سیواں کلاں۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں تین سال کی قید۔
(۱۷) مصطفیٰ ولد علی حسین۔ ساکن قاضی پور کوتوالی۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں دو سال کی قید۔
(۱۸) نور العین ولد وسیع الحسن۔ ساکن سکندر پور۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں ایک سال کی قید۔
(۱۹) سراج الدین ولد شوکت میاں۔ سرگرم کارکن۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں نو ماہ کی قید۔ جرمانہ ۳۹ روپے۔

ضلع غازی پور

(۱) ابو ظفر انصاری ولد عبدالبصیر انصاری۔ ساکن نگلی۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں چھ ماہ کی قید' جرمانہ پچاس روپے۔

(۲) احمد ولد علی رضا خاں۔ ساکن زمانیہ۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں پانچ سال کی قید۔
(۳) افضل خاں ولد عالمگیر خاں۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں نو ماہ کی قید اور ۱۹۴۲ء میں تین سال کی قید۔
(۴) علی جان ولد لیاقت علی۔ ۱۹۴۲ء میں دو سال کی قید۔
(۵) عالم خان ولد احمد خاں۔ ساکن نونہرہ۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں ایک سال کی جیل۔
(٦) دلیر خاں ولد رجب علی خاں۔ ساکن گھمار۔ سنہ ۱۹۴۲ میں پانچ سال کی قید۔
(۷) غلام علی ولد غلام جیلانی۔ ساکن ایشور، محمود آباد۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں پانچ سال کی قید۔
(۸) اسماعیل ولد حسین۔ ساکن دلدار نگر۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں دس سال کی قید دفعہ ۵۹ کے تحت۔
(۹) ڈاکٹر مختار احمد انصاری۔ ساکن یوسف پور۔ (تفصیلی حالات ولی مجاہدین میں مذکور ہیں)۔
(۱۰) سمو خاں ولد سبحان خاں۔ ساکن حاتم پور زمانیہ۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں دو سال کی قید۔
(۱۱) سلیمان خاں ولد افضل خاں۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں پانچ سال کی قید۔
(۱۲) واجد علی ولد شاہ محمد۔ ساکن کرہی۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں پانچ سال کی قید۔
(۸) مجتبیٰ حسین۔ ایک اہم انقلابی شخصیت۔ سرگرم عملی کارکن۔ برما کی انقلابی تحریک میں شامل تھے۔ انقلابی پارٹی نے ان کو امریکہ بھیجا کہ وہاں جاکر بم اور دیگر اسلحہ بنانے کی تربیت حاصل کریں۔ انگریز سرکار ان کی تلاش میں تھی۔ آخر گرفتار ہوئے اور ان کو موت کی سزا کا حکم ہوا۔ مگر ایک سرکاری ٹیلی گرام سے ان کی سزا گیارہ گھنٹے قبل عمر قید میں تبدیل ہونے کا حکم آیا۔ ۲۸ سال قید تنہائی میں گزارے۔ سنہ ۱۹۳۷ کو کانگریس کی کوشش سے ان کی رہائی ہوئی۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں پھر گرفتار ہوئے۔ ۳۰ر اگست ۱۹۵۳ کو وفات ہوئی۔
(۹) نظام الدین صدیقی ولد حافظ محمد یعقوب۔ ساکن اردو بازار، جونپور۔ کانگریس کے سرگرم رکن۔ ۱۹۳۱ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی اور دس روپے جرمانہ۔
(۱۰) رؤف جعفری ولد محمد جعفر۔ ساکن مچھلی شہر۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں چھ ماہ کی قید اور ایک

سو روپے کا جرمانہ - پھر ۱۹۴۲ء میں نظر بند ہوئے- سنہ ۱۹۵۸ء میں لیجسلیٹیو کونسل کے ممبر ہوئے اور سنہ ۱۹۴۲ سے ۱۹۵۲ء تک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر رہے-

(۱۱) جنید اسلم ولد حکمت علی- ساکن قربان سرائے' نند گنج- پولیس فائرنگ میں مارے گئے-

ضلع مرزا پور

(۱) عبد الحامد ولد عبد الحنیف- ساکن مرزا پور- سنہ ۱۹۲۱ء میں ڈیڑھ سال کی قید اور جرمانہ پچاس روپے-

(۲) عبد الخالق ولد عبد المغنی- سنہ ۱۹۴۱میں ڈیڑھ سال کی قید-

(۳) علی حسین ولد مظفر علی- ساکن روبرٹس گنج- سنہ ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ پچاس روپے- سنہ ۱۹۴۲میں ڈھائی ماہ کی قید-

(۴) محمد یعقوب ولد کلن- سنہ ۱۹۴۱میں گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے-

(۵) محمد یعقوب ولد شیخ عبد الغفور- پیدائش ۲ر فروری ۱۹۲۲ء- ۱۹۴۱میں چھ ہفتہ کی سزا ہوئی-

(۶) مرتضیٰ خاں- سنہ ۱۹۲۲میں تین ماہ کی قید ہوئی-

(۷) حیات محمد عرف بیکوڑی خاں ولد امام علی خاں- ساکن رابرٹس گنج- ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید ہوئی-

(۸) قبلہ حسین ولد مظفر حسین- ساکن رابرٹس گنج- ۱۹۴۱میں تین ماہ کی قید اور پھر ۱۹۴۲میں ایک سال کی قید کی سزا ہوئی-

(۹) یوسف امام ولد مولوی عبد الجبار- پیدائش ۱۸۹۴- ساکن وصلی گنج- سنہ ۱۹۲۱ میں پندرہ ماہ کی قید اور ایک سو پچاس روپے جرمانہ- سنہ ۱۹۳۰ میں ممبر اسمبلی رہے- سنہ ۱۹۳۰میں نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید ہوئی- ۱۹۴۲میں نظر بند رہے-

وارانسی

(۱) عبد الکریم فاروق ولد امیر علی (پ) ۱۸۹۷- ساکن اردلی بازار- ریشمی رومال تحریک کے سرگرم رکن- سنہ ۱۹۱۷ میں قید کئے گئے- سنہ ۱۹۲۱ میں سنسکرت کالج کے

امتحان کے بائیکاٹ اندولن میں حصہ لیا۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔ غازی پور میں باغیانہ سرگرمیوں میں اپنی تقریر کی بنا پر گرفتار ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۲ میں ایک سال کی جیل ہوئی۔

(۲) ابرار حسین ولد طاہر حسین۔ ایک مرتبہ تین ماہ کی قید' پھر اپریل ۱۹۳۹ میں ڈیڑھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳) محمد اسماعیل ولد منشی عبد الحامد۔ ساکن مدن پورہ۔ شاعر' عدم تعاون تحریک میں سنہ ۱۹۲۰ میں چھ ماہ کی قید۔ وفات ۱۹۳۸ء

(۴) محمد شکور ولد حسینی۔ ساکن راجا دروازہ۔ سنہ ۱۹۲۱ اور ۱۹۳۰ میں سزایاب ہوئے۔ بنارس میونسپل بورڈ کے ممبر رہے۔

(۵) محمد عمر ولد عبد الکریم۔ (پ) ۱۸۹۶۔ ساکن مدن پورہ۔ سنہ ۱۹۲۰ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔ وفات ۱۹۳۸ء۔

(۶) محمد یعقوب ولد محمد یوسف۔ ساکن اردلی بازار۔ سنہ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۷) محمد یوسف ولد حکیم فتح محمد۔ (پ) ۱۸۸۷۔ ساکن راجو گلی۔ سنہ ۲۱۔ ۱۹۲۲ کی تحریک میں سزایاب ہوئے۔

(۸) اشفاق اللہ خاں۔ کاکوری۔ کیس میں پھانسی ہوئی۔ (تفصیل پہلے آچکی ہے)۔

(۹) وارث علی ولد الفت علی۔ (پ) ۲۰ر جولائی ۱۹۱۸ء۔ ۱۹۴۲ء میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ ۱۵ر اگست ۱۹۴۵ کو گرفتار ہوئے اور ۱۵ مئی ۱۹۴۶ کو رہا ہوئے۔

ضلع جونپور

(۱) آغا زیدی ولد عبد الحسین زیدی۔ پیدائش یکم دسمبر ۱۹۱۶۔ ساکن مچھلی شہر' جونپور۔ ضلع کانگریس کمیٹی کے سکریٹری۔ ۱۹۳۷ میں کانگریس میں شامل ہوئے۔ سنہ ۱۹۳۸ میں سوشلسٹ پارٹی میں شامل ہوئے۔ ۔ ۱۹۵۹ میں کونسل کے لئے چنے گئے۔

(۲) بدرالدین ولد متیر خاں۔ ساکن سرپٹاہا۔ ۱۹۴۴ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۳) فقیر خاں ولد ثابت خاں۔ سنہ ۱۹۴۱ میں پانچ سال کی سزا ہوئی۔

(۴) حسین شاہ ولد رونق علی۔ ساکن مچھلی شہر۔ ۱۹۴۰ میں ۱۵ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۵) جماعت خاں ولد نصیر الدین۔ ساکن بلوا گھاٹ کوتوالی۔ سنہ ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید

اور پندرہ روپے جرمانہ۔

(۶) محمد شریف ولد سخاوت۔ ساکن کولا پور جلال پور۔ سنہ ۱۹۴۲ میں دو سال کی قید ہوئی۔

(۷) محمد وزیر ولد عبدل۔ ساکن سرائے خواجہ۔ سنہ ۱۹۴۲ میں دو سال کی قید، جرمانہ تیس روپے۔

ضلع سیتاپور

سنہ ۱۹۲۱ اور ۱۹۲۲ کے مجاہدین

(۱) عبد الرضا ولد سبحان، ساکن رہی پور۔ ۱۹۲۱ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۲) عیدو ولد امام بخش۔ ساکن حبیب پور بسواں۔ ۱۹۲۲ میں چار ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۳) بشیر الدین حنفی ولد ظہیر الدین۔ ساکن عاصم نگر۔ ۱۹۲۱ میں ۵ ماہ کی قید اور جرمانہ ۱۵ روپے۔

(۴) محمد ابراہیم۔ ساکن کمال پور۔ ۱۹۲۲ میں ۱۳ ماہ کی قید ہوئی۔

(۵) راحت خاں ولد نور خاں۔ ۱۹۲۲ میں ۱۵ ماہ کی قید ہوئی۔

(۶) عبد الرحمٰن ولد عبد الکریم۔ ساکن مچھلی بازار، کوتوالی۔ ۱۹۲۲ میں ۵ ماہ کی قید ہوئی۔

(۷) وزیر علی ولد ننھے۔ ساکن بسواں ۱۹۲۲ میں تین ماہ کی قید۔

سنہ ۱۹۴۱ اور سنہ ۱۹۴۲ میں گرفتار ہوئے

(۱) عبد المجید ولد محمد شکور۔ ساکن محمود آباد۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید۔ ۵۰ روپے جرمانہ پھر ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید۔

(۲) عبد اللہ ولد حسینی۔ ۱۹۴۱ میں چھ ہفتہ کی قید۔ جرمانہ ہوا ایک سو پچاس روپے۔

(۳) امام الدین حکیم ولد محمد شیخ۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور "ہندوستان چھوڑو

تحریک" میں ۲۸/ اکتوبر ۱۹۴۲ سے ۱۴/ مئی ۱۹۴۴ تک نظر بند رہے۔

(۴) ظفر علی ولد رجب علی۔ ساکن سید پور۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور ۲۵ روپے جرمانہ ہوا۔

(۵) محمد یوسف ولد سرفراز حسین۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید اور ۲۵ روپے جرمانہ۔

(۶) عزیز۔ ساکن کھیڑا، محمود آباد۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۷) عبد الغفار۔ ساکن محمود آباد۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۸) عبد الخلیل۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۹) عبد الرشید ولد غلام حسین۔ ساکن بڑی سدھونی۔ ۱۹۴۲ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۰) الٰہی بخش ولد نبی بخش۔ ساکن کملا پور۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید۔

(۱۱) محمد علی ولد علی احمد۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۲) محمد احمد ولد رحمٰن۔ ۱۹۴۲ میں ایک ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۳) محمد رید۔ لٹرا محمود آباد، ۱۹۴۲ میں آٹھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۴) محمد یوسف۔ کٹرا محمود آباد۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید۔

(۱۵) محمد صفی۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۶) رشید علی۔ ساکن خدا گنج۔ ۱۹۴۲ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۷) عبد الغنی ولد عبد الحق۔ ساکن محمود آباد۔ ۱۹۴۴ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ دس روپئے۔

(۱۸) مولانا محمد ابو القاسم ولد مولانا عبد الرزاق۔ دفعہ ۳۸ کے تحت ۱۹۲۳ میں دو سال کی قید کی سزا ہوئی۔

(۱۹) محمد منصور ولد امامی۔ ۱۹۳۳ میں دو ماہ کی قید ہوئی۔

ضلع گونڈہ

(۱) عبد الرحیم ولد محمد اسماعیل۔ ساکن نارائن پور۔ ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲) عبد الستار ولد محمد رسول۔ ساکن سلطان پور۔ ۱۹۴۱ میں چار ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰

روپے۔

(۳) امیر حسن ولد ریاست علی۔ ساکن پورنیہ تالاب، ڈاک خانہ بلرام پور۔ ۱۹۴۲ میں دو ماہ کی قید ہوئی۔

(۴) محمد شریف ولد ہیرے خاں۔ محلہ میواتیان۔ ۱۹۴۲ میں ایک سال کے لئے نظر بند۔

(۵) محمد رضا ولد مدلو۔ ۱۹۴۲ میں ۱۸ ماہ کی قید اور جرمانہ ۱۵ روپے۔

جالون ڈویژن

(۱) شیر خاں ولد کالے خاں۔ ساکن پنڈاری جالون۔ سنہ ۱۹۳۷ میں کانگریس تحریک میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۱ میں دس ماہ کی جیل اور جرمانہ ۲۵ روپے ہوا۔ پھر ۱۹۴۲ میں جیل کی سزا اور پانچ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

جھانسی

(۱) احمد خاں پہلوان ولد اکبر خاں۔ پیدائش ۱۹۰۹، لت پور جھانسی۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۲) امامی ولد عبد الحمید۔ ۵ر نومبر ۱۹۴۲ کو ۹ ماہ کی قید زیر دفعہ ۳۵ ڈیفنس آف انڈیا رولز۔

(۳) جلیل احمد ولد فضل الدین۔ پیدائش ۱۹۰۱ پرانی کوتوالی جھانسی۔ سنہ ۱۹۲۲ میں ایک سال کی قید، زیر دفعہ ۱۲۴ اے، آئی۔پی سی۔

(۴) جمن ولد کالو خاں، ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ۔

(۵) خدا بخش ولد کریم بخش، چر گاؤں، جھانسی، ۱۹۳۰ میں ایک سال کی جیل اور ایک سو روپے جرمانہ۔

(۶) محمد شبیر خاں۔ پیدائش ۱۹۹۸۔ ۱۹۲۰ میں ایک ماہ کی جیل۔ ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی قید۔

سنہ ۱۹۳۹ میں چھ ماہ کی قید۔ ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید۔ ایڈیٹر ہفتہ واری اخبار "ہند کیسر"

(۷) مختار احمد ولد شیخ محمود۔ ۱۹۴۰ میں ایک سال کی قید۔ جرمانہ سو روپے۔

(۸) وزیر محمد ولد محمد۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید۔ جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۹) نظام الدین ولد عبدالرحمٰن۔ ۷ر دسمبر ۱۹۴۲ کو ۹ ماہ کی قید۔

(۱۰) رفیق احمد ولد رحیم بخش۔ ساکن آریہ نرسنگ روڈ۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی نظر بندی۔

حمیرپور

(۱) بیگم مقبول احمد۔ ساکن راٹھ حمیرپور، ایک سال کی جیل۔ جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۲) محمد یحییٰ۔ ساکن جیکھاری حمیرپور۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید۔

ضلع کانپور

(۱) مولانا عبدالقادر آزاد سبحانی۔ ساکن بلیا، مقیم کانپور۔ خلافت تحریک اور کانگریس تحریکوں میں حصہ لیا۔ مولانا حسرت موہانی اور مولانا شوکت علی کے ساتھیوں میں تھے۔ ریلوے یونین کے ایک جلسے میں تقریر کرنے کے جرم میں ان کو ۱۹۳۴ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲) خلیل الرحمٰن ولد محمد خاں۔ ساکن چمن گنج۔ تین مرتبہ جیل گئے۔ ۱۹۳۴ اور ۱۹۳۶ کے دوران۔ کل ۲۰ ماہ کی سزا ہوئی اور جرمانہ ۲۰ روپے ہوا۔

(۳) حمید خاں ولد چھیدو خاں۔ ۱۹۲۱ سے ۱۹۴۲ کی تحریکوں میں حصہ لیا اور اس طرح چھ سال ایک ماہ کی سزا جیلوں میں کاٹی۔

۱۹۴۰ میں جو لوگ جیل گئے

(۱) عبدالستار ولد احمد۔ سرائے کٹر گنج۔ دو سال کی سزا۔

(۲) حمید عرف ابل ولد منصور علی۔ ساکن توپ خانہ بازار کوتوالی۔ تین سال کی سزا۔

(۳) عبدالمجید ولد ابراہیم خاں۔ سرائے کرنیل گنج۔ دو سال کی سزا۔

(۴) عبدالمناں ولد محمد خلیل۔ ساکن چمن گنج۔ تین سال کی سزا ہوئی۔

(۵) عبدالرشید ولد عبداللطیف۔ ساکن چمن گنج۔ تین سال کی سزا۔

(۶) احمد خاں ولد مختار خاں۔ تین سال کی سزا ہوئی۔

(۷) ارشادالنبی ولد عمران الٰہی۔ ساکن بساط خانہ۔ تین سال کی سزا ہوئی۔

(۸) قسیم النبی ولد نسیم النبی۔ ساکن کرنیل گنج، تین سال کی سزا۔

(۹) دین محمد ولد شاہ محمد۔ ساکن سمتی بازار۔ تین سال کی سزا۔

(۱۰) سلیم الدین ولد امیرالدین۔ تین سال کی سزا ہوئی۔

(۱۱) فضل علی۔ ساکن پٹکاپور، کوتوالی۔ تین سال کی سزا۔

(۱۲) فضل علی ولد دلاور خاں۔ ساکن چمن گنج۔ دو سال کی سزا پائی۔

(۱۳) بشیر علی ولد منصور علی۔ تین سال کی سزا ہوئی۔

(۱۴) مصطفےٰ احمد ولد محمد سلیمان۔ نیو روڈ انور گنج۔ دو سال کی سزا ہوئی۔
(۱۵) محمد اسماعیل ولد محمد ابراہیم خاں۔ ایک ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۶) شجاعت خاں ولد رجب خاں۔ ڈھائی سال کی سزا ہوئی۔
(۱۷) حسین علی فصاحت علی۔ دو سال کی سزا ہوئی۔

سنہ ۱۹۳۰ء

(۱) رحمت اللہ ولد دین محمد۔ تین سال کی قید ہوئی۔

سنہ ۱۹۳۶ء

(۱) محمد ناظر علی ولد خدا بخش۔ تین ماہ کی سزا ہوئی۔
(۲) شفیق احمد خاں تاتاری۔ کانگریس کی سب تحریکوں میں شریک رہے۔ ۱۹۵۷ میں یوپی اسمبلی کے لئے چنے گئے۔
(۳) حسین علی شاہ ولد حیرت علی شاہ۔ ۱۹۴۱ اور ۱۹۴۲ کے دوران تین سال جیلوں میں گزارے۔

سنہ ۱۹۴۲ء

(۱) یعقوب خاں ولد مصطفےٰ خاں۔ ساکن راج پور پوکھریان، ایک سال کی قید، ۱۵ روپیے جرمانے۔
(۲) عبدالشکور ولد گھسیٹے۔ ساکن چمن گنج، تیں سال کی سزا ہوئی۔

ضلع فرخ آباد

۱۹۲۱۔ ۱۹۲۲ میں گرفتار ہونے والے

(۱) عبدالجبار ولد عبدالغفور۔ چھ ماہ کی قید (۱۹۲۰) جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۲) حسین ولد یعقوب علی۔ چھ ماہ کی قید۔
(۳) عبدالعزیز ولد عبدالرحمٰن۔ ساکن قنوج، قید ۱۸ ماہ، جرمانہ ایک سو روپے۔
(۴) عبدالغفور ولد عبدالقادر۔ ساکن اندر گڑھ، تین ماہ قید۔ جرمانہ دو سو روپے۔

(۵) عبدالحی ولد عبداللہ ساکن قنوج' ۱۸ماہ کی قید-ایک سو روپے جرمانہ-
(۶) علی حق ولد اوصاف نبی- ساکن جمال پور' روڈ کوتوالی- ۱۸ماہ کی قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ-
(۷) آل نبی ولد اوصاف علی- تین ماہ قید اور دو سو روپے جرمانہ-
(۸) محمد عباس ولد ثناء اللہ- ساکن قنوج' ۱۸ماہ کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ-
(۹) محمد عباس ولد مسیح اللہ- ساکن قنوج- تین ماہ کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ-
(۱۰) محمد ایوب ولد محمد یعقوب- ساکن قنوج' ۱۸ماہ کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ -
(۱۱) مولا بخش ولد رحیم بخش- ۱۸ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے-
(۱۲) حمید الرحمٰن ولد ممتاز علی- ساکن قنوج' ۱۸ماہ کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ -
(۱۳) حفیظ الدین- چار ماہ کی قید اور ۴۰ روپے جرمانہ-

سنہ ۱۹۲۱ء میں سزا پانے والے

(۱) عبدالرحمٰن چلولی- ساکن قائم گنج- ایک سال کی سزا ہوئی-
(۲) عبدالسلیم ولد محمد اسماعیل- ایک سال کی سزا- جرمانہ ۲۵ روپے-
(۳) احمد نبی ولد سید علی- چھ ماہ کی قید ہوئی-
(۴) احمد سعید خاں- امیٹھی جدید' ایک سال کی سزا-
(۵) اقبال حسین- ساکن فرخ آباد- ایک سال قید اور جرمانہ ۴۰ روپے-
(۶) ناظر حسین ولد احمد بخش- ایک سال کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے-
(۷) مولا بخش ولد رحیم بخش- عمر قید کی سزا ہوئی-

سنہ ۱۹۲۱ء

(۱) حفیظ الرحمٰن ولد ارادت علی خاں- ساکن علی گڑھ' مقیم فرخ آباد- ۱۹۲۱ء میں سرکار کی مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے گرفتار کرلئے گئے اور ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت ایک سال کی سزا ہوئی- ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر رہے-

سنہ ۱۹۳۰ء

(۱) عبد الحق ولد احمد حسین شیخ۔ ایک سال کی سزا ہوئی۔

ضلع دیوریا

شہادت پانے والے افراد

(۱) عبد الرؤف عرف سوکئی۔ ولد گوہر جولاہا۔ ساکن جھنگا۔ گورکھپور۔ پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۲) نذر علی ولد حسین۔ گاؤں ڈمری چوراچوری گورکھپور۔ پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۲ء

(۱) قرباں علی ولد سلامت۔ (۱۹۲۱) میں ایک سال کی قید ہوئی۔

(۲) ہدایت علی ولد شیخ محرم علی۔ ساکن مہرونا' تھانا سار۔ ڈیڑھ سال کی قید اور ۲۵ روپے جرمانہ۔ پولیس میں تھے' نوکری چھوڑ دی۔

(۳) قسمت علی ولد حشمت علی۔ پیشہ درزی' چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴) قدرت علی ولد خادم علی۔ ساکن برج بازار' ایک سال قید اور ۵۰ روپے جرمانہ۔

(۵) محمد خلیل شاہ ولد حوش علی۔ دوکانوں پر پیکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے۔ چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

سنہ ۱۹۳۲ء

(۱) قطب الدین انصاری۔ ساکن تھانا کشن پور۔ ایک سال کی قید اور ۵۰ روپے جرمانہ۔

سنہ ۱۹۴۴ء

(۱) عزیز ولد مصاحب۔ گاؤں بھرولی دیوریا' دو ماہ کی قید ہوئی۔

ضلع کھیری

عدم تعاون تحریک میں سزا پانے والے۔ سنہ ۱۹۲۲ء

(۱) افضل حسین ولد لال محمد۔ پیشہ درزی، ساکن داں پور، ڈاک خانہ سکندر آباد۔ تین ماہ قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۲) احمد علی ولد خدا بخش۔ تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۳) علی جاں خاں ولد بہادر خاں۔ دو سال کی قید ایک سو روپے جرمانہ۔

(۴) امید علی ولد عیدو خاں۔ تین ماہ کی قید۔ جرمانہ ایک سو روپے۔

(۵) احمد حسین ولد مختار حسین۔ تین سال قید، جرمانہ دو سو روپے۔

(۶) قاضی مختار احمد ولد ولایت علی۔ تین سال کی قید اور جرمانہ دو سو روپے ہوا۔

(۷) غلام حسین منہیار، ولد سبحاں۔ ڈاکخانہ گولا۔ چار ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۸) حسار خاں ولد قائم خاں۔ چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۹) فدا حسین ولد محمد علی۔ تین ماہ کی قید۔

(۱۰) وزیر خاں ولد کریم۔ ایک ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۱) حسنو خاں ولد رمضان خاں۔ تین ماہ کی قید ہوئی اور جرمانہ ۲۰ روپے ہوا۔

سنہ ۱۹۳۰ء

(۱) امیر علی ساکن مراد آباد، مقیم کھیری۔ ۱۹۳۰ میں نمک ستیہ گرہ میں ۱۵ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۲) علی بخش۔ ساکن مراد آباد، مقیم کھیری۔ نمک ستیہ گرہ میں ۱۵ کی قید ہوئی۔

سنہ ۱۹۴۲ء
ہندوستان چھوڑو تحریک میں گرفتار

(۱) اکبر خاں ولد کرامت اللہ خاں۔ پٹھاں، ساکن بانکے گنج۔ دس سال قید ہوئی، وفات پا چکے ہیں۔

(۲) انور خاں ولد رحمت خاں۔ دس سال کی قید ہوئی۔
(۳) سراج الدین ولد عبدالسلام۔ چھ ماہ کی قید۔ جرمانہ ۴۰ روپے۔
(۴) احسان علی ولد سید واجد علی۔ ۱۹۴۱ء میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۳۰ روپے۔
وفات پاگئے۔
(۵) عبدالرزاق ولد نھو خاں۔ ڈاک خانہ ربر۔ ۱۹۴۴ء میں ایک سال کی سزا۔ اور
پچاس روپے جرمانہ۔

ضلع مراد آباد

خلافت تحریک میں سزایاب ہونے والے۔ سنہ ۱۹۲۱ء

(۱) عبدالکریم ولد کریم بخش۔ خلافت تحریک میں ایک سال کی سزا ہوئی۔
(۲) علی محمد ولد وزیر محمد۔ چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔
(۳) اشفاق حسین ولد مولا بخش۔ دو سال کی سزا ہوئی۔
(۴) حافظ حکمت اللہ ولد قدرت اللہ۔ سرائے گل زاری مل، دس ماہ کی قید۔ جرمانہ
پچاس روپے۔
(۵) عبدالکریم ولد رحیم بخش۔ ساکن امروہہ۔ ۶ ماہ کی قید ہوئی۔

عدم تعاون تحریک۔ ۱۹۳۰۔ ۱۹۳۲

(۱) اختر حسین ولد ناظر حسین۔ ۱۹۳۰ء میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت چھ ماہ کی
قید اور ایک سو روپے جرمانہ۔
(۲) عظمت اللہ ولد ہدایت اللہ۔ ساکن امروہہ۔ تین ماہ کی قید۔ جرمانہ دس روپے۔
(۳) اطہر الدین ولد وجیہ الدین۔ ساکن مغل پورہ۔ ایک ماہ کی قید جرمانہ پچاس
روپے۔
(۰) عبدالعزیز ولد عبدالحمید۔ ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی قید۔
(۵) عبدالقدیر ولد عبدالرحمٰن۔ پیدائش ۱۹۰۷ء، ساکن کٹار شہید۔ نئی آبادی، چھ ما
کی قید جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۶) عبد القیوم ولد کفایت اللہ - پیدائش ۱۹۰۶ء - ساکن دیپا سرائے - سنبھل - چھ ماہ کی قید - ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید' جرمانہ ۵۰ روپے' ۱۹۴۲ میں تین ماہ اور چھ دن کی نظر بندی -

(۷) عبد الرب چودھری ولد حمایت علی - ساکن منڈی بانس' نمک ستیہ گرہ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید ہوئی -

(۸) عبد الحق ولد محمد عثمان - ساکن امروہہ - ۱۹۳۰ دلی میں گرفتار ہوئے - چھ مہینے کی قید اور ۵۰ روپے جرمانہ -

(۹) عبد الحمید ولد عبد الرحیم - ۱۹۳۰ نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ قید -

(۱۰) امیر احمد ولد نیاز احمد - ساکن محمد علی روڈ کسولی - چھ ماہ کی قید -

(۱۱) علاء الدین ولد نجیب الدین - ۱۹۳۰ نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید جرمانہ ۲۵ روپے -

(۱۲) اللہ بخش - نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید - جرمانہ ۲۵ روپے -

(۱۳) اللہ بخش ولد عیدا - نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید - جرمانہ ۲۵ روپے -

(۱۴) علیم الدین ولد نجیب الدین - نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید - جرمانہ ۲۵ روپے - ۱۹۴۱ء میں آٹھ ماہ کی قید جرمانہ ۵۰ روپے - آپ کے لڑکے امین الدین پولیس فائرنگ میں ہلاک ہو گئے تھے -

(۱۵) احمد حسین ولد نیاز اللہ - ۱۹۳۲ء میں چھ ماہ کی قید' جرمانے ۲۵ روپے - پھر ۱۹۴۱ء میں آٹھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے -

(۱۶) آغا محمد یعقوب ولد مولوی محمد - نمک ستیہ گرہ میں ۱۵ ماہ کی قید -

(۱۷) انعام الحق ولد محمد صادق - (۱۹۳۰) میں تین ماہ کی قید -

(۱۸) عنایت حسین - نمک ستیہ گرہ (۱۹۳۰) میں چھ ماہ کی قید ہوئی -

(۱۹) ابراہیم ولد اللہ بخش - (۱۹۳۰) نمک ستیہ گرہ' چھ ماہ کی قید -

(۲۰) انعام اللہ ولد رحیم اللہ - نمک ستیہ گرہ' چھ ماہ کی قید -

(۲۱) امام الدین ولد غیاث الدین - نمک ستیہ گرہ' چھ ماہ کی قید - جرمانہ ۵۰ روپے -

(۲۲) اسماعیل ولد عبد اللطیف - ۱۹۳۲ء میں چھ ماہ کی قید ہوئی -

(۲۳) فخر الدین احمد ولد سعید عالم - دار العلوم دیوبند کے نائب صدر - جمعیت العلماء

کے صدر، ۱۹۳۰ء میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۲۴) محمد مجید۔ ساکن امروہہ، ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲۵) مشتاق حسین ولد رحیم بخش۔ چھ ماہ کی قید جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۲۶) معین الدین ولد حمید الدین۔ ساکن سنبھل۔ دو سال کی قید۔

(۲۷) محمد قمر ولد عنایت علی۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲۸) محمد بخش ولد کریم بخش۔ ساکن سرائے ترین، سنبھل۔ چھ ماہ کی قید ہوئی اور ۵۰ روپے جرمانہ۔

(۲۹) محمد محسن ولد نصیرالدین۔ ساکن امروہہ، چھ ماہ کی قید۔ جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۳۰) فصیح الدین ولد رحیم الدین۔ پیدائش ۲۶راگست ۱۹۱۲ء۔ ساکن مفتی ٹولہ۔ مراد آباد، نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۶۵ روپے، پھر دوسری مرتبہ ۱۹۲۳ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳۱) شوکت علی ولد میاد علی۔ پیدائش ۱۸۶۷ء۔ سات ماہ ۱۵ دن کی قید اور جرمانہ ایک سو روپے۔

(۳۲) سجاد ولد رمضان۔ محمد پور، تھانہ چندوسی۔ (۱۹۳۲) میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۰ روپے۔

(۳۳) صدر علی ولد اصغر علی۔ چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۳۴) صادق حسین ولد عاشق حسین۔ نمک ستیہ گرہ میں تین ماہ کی قید اور ۲۵ روپے جرمانہ۔

(۳۵) حسن الدین اور نجیب الدین۔ نمک ستیہ گرہ میں تین ہفتہ کی قید۔

(۳۶) حسن شاہ خاں ولد حیرت شاہ خاں۔ چھ ماہ کی قید۔

(۳۷) حاجی عبدالقادر ولد عبدالکریم شیخ۔ چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۳۰ روپے۔

سنہ ۱۹۳۲ء

(۱) اماں اللہ ولد حبیب اللہ۔ ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی قید۔ پھر ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید اور ۵۰ روپے جرمانہ۔

محمد علی ولد صفدر علی۔ چھ ماہ کی قید۔
محمد اسماعیل ولد منشی کفایت اللہ۔ ۱۹۳۲ میں دو سال کی قید اور پھر ۱۹۴۰ میں آٹھ ماہ
ر۔ یو پی اسمبلی کے ممبر رہے۔

سنہ ۱۹۴۰۔ سنہ ۱۹۴۱ میں گرفتار ہونے والے

انوار حسین ولد شکیل احمد۔ چھ ماہ کی قید اور ایک سو پچاس روپے جرمانہ۔
عبدالصمد ولد تبراتی۔ ساکن رتن پورہ۔ چھ ماہ کی قید۔ جرمانہ ۵۰ روپے۔
عبدالحق ولد رحیم بخش۔ چار ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۰ روپے۔
عبدالحق ولد عبداللہ۔ ساکن سرائے ترین، سنبھل۔ ایک سال قید اور ۲۵
ہ جرمانہ۔
امام الدین ولد عنایت۔ ساکن کٹ گھرا۔ "بھارت چھوڑو اندولن" میں ایک
ید اور جرمانہ ۶۰ روپے۔
فیاض الدین۔ صرف چھ ماہ کی قید ہوئی۔
مدرالدین ولد فیاض الدین۔ ساکن تمباکو والان۔ آٹھ ماہ کی قید، جرمانہ ۴۰
۔

صدرالدین ولد نعمت۔ ایک سال کی قید اور جرمانہ ۴۰ روپے۔
محمد خورشید ولد محمد سعید۔ چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔
مد یار ے خاں ولد محمد نور۔ چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۳۵ روپے۔
ر مرزا ولد وحید بیگ۔ ساکن امروہہ، چھ ماہ کی قید ہوئی۔
مد ممتاز علی ولد محمد خلیل۔ ساکن نواب پورہ۔ چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔
محمد نسیم ولد محمد شفیع۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔
مد سعید۔ ساکن امروہہ، ایک سال کی قید اور ۲۵ روپے جرمانہ ہوا۔
بق احمد ولد جمیل احمد۔ ایک سال کی قید اور جرمانے ۴۰ روپے۔
مشاد علی ولد فراست علی۔ پیدائش ۱۹۱۲ء ساکن فیض گنج، چھ ماہ کی قید۔
سعید علوی ولد عابد علی۔ چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۱۸) حافظ محمد داؤد ولد حیدر بخش۔ ساکن تمباکو والان، آٹھ ماہ کی قید ہوئی۔

سنہ ۱۹۴۲ء

(۱) اختر الاسلام ولد مولانا فخر الدین۔ آٹھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۲) عبد المنان ولد نظیر احمد۔ ایک سال کی قید جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۳) عبد الوحید ولد عبد النور۔ ساکن پیر غیب تھانا۔ مغل پورہ۔ ۱۹۴۱ میں آٹھ ماہ کی قید ہوئی اور ۵۰ روپے جرمانہ پھر ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید ہوئی۔

(۴) علی حسین ولد ہدایت حسین۔ پیدائش ۱۸۸۶ء۔ ۱۹۴۳ میں ایک سال کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ۔

(۵) مقصود احمد ولد نور الحق۔ ایک سال کی قید اور ایک سو روپے جرمانے۔

(۶) محمد ابراہیم ولد حاجی محمد اسماعیل۔ ساکن لال باغ مراد آباد۔ دو ماہ ۱۸ دن کی قید ہوئی۔

(۷) محمد میاں ولد منظور محمد۔ ساکن مغل پورہ۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۳ سے ۲۰ مارچ ۱۹۴۴ تک قید رہے۔

سنہ ۱۹۲۱ اور سنہ ۱۹۲۲ میں گرفتار

(۱) علی صابر خاں ولد مرتضیٰ خاں۔ ۱۹۲۱ میں چار ماہ کی قید اور جرمانہ ایک سو روپے ہوا۔

(۲) مولوی مسعود قمر بنارسی ولد محمد سعید بنارسی۔ ساکن سعید منزل، مقیم قمر ہاؤس ساہو کار اسٹریٹ، چندوسی مراد آباد، سرکاری نوکری چھوڑی اور آزادی کی تحریک میں شامل ہو گئے۔ سنہ ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳) ریاست علی خاں ولد ممتاز علی چودھری۔ ۱۹۲۱ میں دو سال کی قید۔

(۴) محمد شفیق الحسن ولد فضل محمد۔ ساکن امروہہ۔ ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۵) سید ظفر حسین واسطی ولد سید مہدی عاشق حسین۔ ساکن مفتی ٹولہ، ۱۹۲۱ میں دو سال کی قید ہوئی۔

ضلع بہرائچ

۱۹۴۱میں گرفتار ہونے والے مجاہدین آزادی

(۱) کریم اللہ نوری ولد قاسم علی خاں۔ دو ماہ کے لئے نظر بند ہوئے۔

(۲) امداد علی ولد مخدوم علی۔ ساکن رام گڑھی، تھانہ فخرپور۔ نوکری چھوڑ کر کانگریس تحریک میں شامل ہو گئے۔ چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۰ روپے۔

(۳) مصطفیٰ خاں ولد مولوی رضا خاں۔ ملی پور، بہرائچ، ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت ایک سال کی سزا اور ایک سو روپے جرمانہ۔ اس کے بعد "بھارت چھوڑو اندولن" میں چھ ماہ کی قید۔

(۴) سلامت اللہ بیگ ولد رحمت علی بیگ۔ ساکن فخرپور۔ بہرائچ۔ جنگ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے جرم میں ۱۸ ماہ کی قید اور دو سو پچاس روپے جرمانہ۔ صدر جمعیت العلماء بہرائچ۔

(۵) مولوی محمد بخش ولد حسین بخش۔ ساکن کلیان پور۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۶) رمضان علی۔ ساکن سوں پور کلاں، چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

۱۹۴۲کے بھارت چھوڑو اندولن میں گرفتار ہوئے

(۱) اطہر مہدی۔ ساکن قیصر گنج بہرائچ، جواہر لال نہرو کا دن منانے کے سلسلے میں ۱۹۴۰ میں ایک سال کی قید اور پھر "بھارت چھوڑو اندولن" میں اگست ۱۹۴۲ اور ۱۹۴۳ میں نظر بند رہے۔

(۲) علی جاں ولد شہزاد۔ "بھارت چھوڑو اندولن" میں دو سال کی قید۔ جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۳) اسماعیل خاں ولد عظیم اللہ خاں۔ "بھارت چھوڑو اندولن" میں دو ماہ نظر بند رہے۔

(۴) خواجہ خلیل احمد شاہ ولد خواجہ احمد شاہ۔ ساکن سید واڑہ، ۱۹۴۲ میں سزا یاب ہوئے۔

ضلع سہارنپور

سنہ ۱۹۲۳ میں قید ہونے والے

(۱) منظور احمد ولد عبداللہ۔ ساکن دیوبند، ۱۹۲۳ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

سنہ ۱۹۳۰ اور ۱۹۳۲ میں گرفتاری دینے والے

(۱) عبدالعلی ولد منیر احمد۔ تین ماہ کی قید، ۲۵ روپے جرمانہ۔
(۲) عبدالغنی ولد محمد حسین۔ سرائے صوفی، تین ماہ کی قید۔
(۳) علی محمد ولد عبداللہ۔ تھانہ صدر، پٹنہ ٹور، چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۴) قاسم ولد مولا بخش۔ تین ماہ کی قید۔
(۵) نذیر حسین ولد اللہ بندہ۔ ساکن تھانہ جوالا پور، ایک سال کی قید۔
(۶) سال احمد ولد احمد حسین۔ ساکن پُرانی منڈی، تین ماہ کی قید اور ۲۵ روپے جرمانہ۔
(۷) محمد میاں ولد منظور احمد۔ ساکن دیوبند، چھ ماہ کی قید جرمانہ ۵۰ روپے۔
(۸) محمد یاسین۔ پیدائش ۱۹۰۰ء۔ ۱۹۳۰ اور ۱۹۳۲ میں سزایاب ہوئے۔ اور پھر ۱۹۴۲ میں سزایاب ہوئے۔
(۹) محمد یاسین ولد عبدالستار۔ ساکن گپت سرائے کوتوالی، دو ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۰) محمد رشید حسین ولد حامد حسین۔ ساکن دیوبند، تین ماہ کی قید۔
(۱۱) محمد صدیق ولد محمد عمر۔ تین ماہ کی قید۔
(۱۲) مولانا منظور النبی۔ ۱۸۲۹ اور ۱۹۳۰ میں قید ہوئے۔ ممبر یوپی اسمبلی رہے۔
(۱۳) شریف احمد۔ شراب کی دوکانوں پر پیکٹنگ کرتے ہوئے ۱۹۳۲ میں سزایاب ہوئے۔ وفات پاگئے ہیں۔
(۱۴) حسیب احمد ولد شیر شاہ۔ تین ماہ کی قید ہوئی۔

سنہ ۱۹۴۱ میں گرفتار ہوئے

(۱) عبد الغفار ولد عبد الجبار۔ تین ماہ کی قید، جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۲) عبد الحمید۔ ساکن منگلور۔ تین ماہ کی قید۔
(۳) عبد الرحمٰن ولد سید بیگ۔ رام پور تھانہ گھاٹ، تین ماہ ۱۴ دن کی قید۔
(۴) عبد الحمید ولد سلطان احمد۔ ساکن کچہری روڈ سہارن پور، تین ماہ کی قید، ۲۵ روپے جرمانہ۔
(۵) عبد الحامد ولد محمد علی۔ ساکن نانگل، ایک ماہ کی سزا ہوئی۔
(۶) اللہ رکھا ولد محمد عمر۔ چار ماہ کی قید، جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۷) امام الدین ولد خان بیگ۔ ایک سال کی قید ہوئی۔
(۸) امید علی خاں ولد حامد علی خاں۔ ساکن چلکانا، سہارنپور۔ دس ماہ کی قید ہوئی۔
(۹) اسحاق احمد ولد غلام محمد۔ ساکن دیوبند۔ ۱۹۳۳ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۰) کریم اللہ ولد سلطان۔ ساکن دیوبند، تین ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۱) ظریف عیدن ولد رسول خاں۔ ساکن جوالا پور، ۱۹۴۰ میں دو سال کی قید ہوئی۔
(۱۲) ضیاء الدین ولد کرامت علی۔ ساکن نانگل، ایک سال کی قید ہوئی۔
(۱۳) فیض محمد ولد نور محمد۔ ایک سال کی قید ہوئی۔
(۱۴) شبیر احمد ولد شریف احمد۔ ساکن نانگل، تین ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۵) محمد علی ولد واجد علی۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۶) محمد یاسین ولد غالب رسول تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔
(۱۷) محمد حسین ولد احمد حسین۔ ساکن رڑکی، چار ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔
(۱۸) عاشق علی ولد امداد علی۔ تین ماہ کی قید۔ جرمانہ ۲۵ روپے ہوا۔
(۱۹) یوسف شاہ ولد حسن شاہ۔ ساکن رڑکی، ایک سال کی جیل کی سزا ہوئی۔
(۲۰) رحیم بخش ولد کریم بخش۔ ساکن سلطان پور، تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۲۱) واجد حسین ولد حامد حسین۔ ۱۹۴۰ میں ایک ماہ کی قید ہوئی۔
(۲۲) وزیر احمد ولد شریف احمد۔ تین ماہ کی قید جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۲۳) واجد حسین ولد حبیب حسین۔ تھانہ گنگوہ۔ ایک سال کی قید ہوئی۔

(۲۴) سلطان احمد ولد عبدالغنی۔ تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۲۵) حافظ حمّاد ولد نور محمد۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت ایک سال کی سزا ہوئی۔

سنہ ۱۹۴۲ میں "بھارت چھوڑو اندولن" میں گرفتار

(۱) عبدالرشید ولد عبدالرحمٰن۔ ساکن دیوبند' تین ماہ کی قید ہوئی۔
(۲) ظہور علی ولد میر حسن۔ چھ ماہ کی قید ہوئی' ساکن رام پور' رڑکی۔
(۳) محمد علی ولد عبدالرازق۔ ساکن رڑکی' ایک سال چھ ماہ کی قید۔
(۴) محمد حاجی ولد محمد اسماعیل۔ ساکن مانوتہ' ایک سال کی قید اور تین سو روپے جرمانہ۔
(۵) محمد شفیع ولد خدا بخش۔ ساکن نواب گنج' ایک سال کی سزا ہوئی۔
(۶) محمد سلیمان ولد حامد علی۔ ساکن دیوبند' ایک سال کی سزا پائی۔
(۷) محمد حنیف ولد نظیر خاں۔ ساکن دیوبند' ایک سال کی قید ہوئی۔
(۸) محمد حکیم ولد افضل حق۔ آٹھ ماہ کی قید' جرمانہ ۵۰ روپے۔
(۹) احمد ولد مقبول احمد۔ ۱۹۴۳ میں چھ ماہ کی قید کی سزا پائی۔

ضلع پیلی بھیت

(۱) نورالدین ولد حبیب الدین۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ۔
(۲) مقصود عالم خاں ولد فخر عالم خاں۔ ۱۹۳۱ میں ایک سال کی قید اور پھر ۱۹۴۲ میں نظر بند رہے۔ یوپی اسمبلی کے ممبر رہے۔
(۳) قمرالدین۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید کی سزا پائی۔
(۴) محمد معین۔ ساکن برسڑا' ۱۹۴۲ میں دو سال کی قید ہوئی۔
(۵) ظہور احمد۔ ۱۹۴۲ میں سات ماہ کی قید ہوئی۔
(۶) کریم بخش ولد سلطان محمد۔ ۱۹۴۳ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

ضلع متھرا

(۱) عبدالقادر - حلافت تحریک میں ۱۹۲۱ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۲) عبدالغنی - خلافت تحریک میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳) عبدالوحید - خلافت تحریک میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴) عبدالشکور - خلافت تحریک چھ ماہ کی قید۔

(۵) علاؤالدین - خلافت تحریک میں چار ماہ کی قید۔

(۶) انعام الٰہی - خلافت تحریک میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۷) محمد حسین - خلافت تحریک میں تین ماہ کی قید۔

(۸) رمضان بخش - خلافت تحریک ۱۹۲۲ میں ایک ماہ کی قید۔

(۹) رشید خاں - خلافت تحریک میں دو ماہ کی قید۔

(۱۰) محمد اشرف (ڈاکٹر) - سنہ ۱۹۴۱ میں نظر بند رہے۔

(۱۱) محمد علی ولد محمد ابراہیم - ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے ہوا۔

ضلع بلند شہر

(۱) عبدالمجید خاں ولد محمد عنایت خاں - ساکن بگراسی - تقریر کرنے اور جلوس نکالنے کے جرم میں تین ماہ کی سزا ہوئی - پھر دو مرتبہ چھ چھ ماہ کی سزا ہوئی - پولیس نے لوگوں کو منتشر ہونے کو کہا مگر یہ ڈٹے رہے اور پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

خلافت تحریک اور عدم تعاون تحریک میں سزایاب لوگ

(۱) عبدالوحید ولد عبدالعزیز - خلاف تحریک میں تین ماہ قید' جرمانہ دس روپے۔

(۲) عبدالوحید ولد عنایت خاں - خلافت تحریک میں ایک ماہ کی قید ہوئی۔

(۳) علی جان ولد عبدالغنی - خلافت تحریک میں ایک ماہ کی قید' جرمانہ ۲۰ روپے۔

(۴) علی بخش ولد محمد مشتاق - ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۵) بشیر احمد ولد خلیق احمد - ساکن خورجہ' ۱۹۲۱ میں ایک اشتعال انگیز تقریر کرنے کے جرم میں آٹھ ہفتہ کی قید اور جرمانہ دو سو روپے۔

(۶) افضل احمد۔ ساکن ملک پور تھانہ، انوپ شہر ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید ہوئی۔
(۷) عبدل ولد عبدالحکیم۔ ساکن ڈبائی، بلند شہر۔ ۱۹۳۲ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔
(۸) عبدالسلیم ولد محمد سلیمان۔ سرگرم کانگریس کے رکن تھے۔ بڑا اہم رول ادا کیا اور سزایاب ہوئے۔

ضلع مظفر نگر

(۱) احمد بخش ولد محمد بخش۔ ساکن موتی بازار، ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور جرمانہ ایک سو روپے ہوا۔
(۲) محمد یوسف ولد مہدی خاں۔ ساکن تھانہ بھون، تیں ماہ کی قید اور جرمانہ دو سو پچاس روپے۔
(۳) علاء الدین ولد مشتاق۔ ساکن چرتھاول، ۱۹۴۲ میں دو ماہ کی قید پانچ سو روپے جرمانہ۔
(۴) محمد شریف ولد محمد نظر خاں۔ ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۵) محمد عسکری ولد محمد سعید۔ ساکن جان ستھ۔ ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید ہوئی۔
(۶) احمد اللہ۔ پیدائش ۱۸۸۸۔ ایک سال کی قید، جرمانہ ایک سو روپے۔
(۸) مقبول حسین ولد رونق علی۔ ساکن میتھلی کوتوالی، ۱۹۴۱ میں دفعہ ۳۸ کے تحت ایک سال کی قید ہوئی۔
(۹) یوسف حسین ولد نظر حسین۔ ۱۹۳۰ میں ایک ماہ کی قید اور جرمانہ دو سو پچاس روپے۔
(۱۰) سخاوت علی ولد عظمت علی۔ سنہ ۱۹۳۱ اور سنہ ۱۹۴۱ کی کانگریس کی تحریکوں میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ ۱۹۳۱ میں چھ ماہ کی سزا اور سنہ ۱۹۴۱ میں ۱۸ ماہ کی سزا ہوئی۔
(۱۱) منظور علی ولد رسول بخش۔ پٹھان، ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید، ساکن گندہ نالہ کوتوالی، سلطاں پور۔ کانگریس کے جھنڈے کو لے کر جلوس نکالا، اور محمد علی پارک تک گئے۔ مجسٹریٹ ایچ ایف لدگن نے ایک سال کی سزا کا حکم جاری کیا۔

ضلع علی گڑھ

سنہ ۱۹۲۱ اور سنہ ۱۹۲۲ خلافت تحریک میں گرفتار

(۱) عبد الہادی ولد سید صفدر علی۔ ۱۹۲۱ میں تین ماہ کی قید۔
(۲) اللہ بخش ولد مولا بخش۔ ۱۹۲۱ میں خلافت تحریک میں چھ ماہ کی قید اور ۵۰ روپے جرمانہ۔
(۳) اختر علی ولد بہادر علی۔ ایک پرانے کانگریسی سرگرم کارکن۔ ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید۔
(۴) نثار احمد شیروانی ولد عبد الرشید خاں۔ ڈاک خانہ میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ استعفیٰ دیا اور آزادی کی تحریک میں شامل ہو گئے' ۱۹۲۲ میں ۱۸ ماہ کی قید ہوئی۔
(۵) حیدر علی ولد سجاد علی۔ ۱۹۲۱ میں خلافت تحریک میں چھ ماہ کی قید۔
(۶) محمد عبد المجید خاں۔ ولد خواجہ محمد یوسف' ساکن سول لائن' تین ماہ کی قید ہوئی۔

سنہ ۱۹۴۰ تا ۱۹۴۲ میں پکڑے گئے جانباز

(۱) محمد ظہور ولد خدا بخش قریشی۔ ۱۹۴۰ میں ایک سال کی قید۔
(۲) محمد عثماں ولد حاجی اطہر حسین شیخ۔ ساکن حکیم کی سرائے۔ ۱۹۴۰ میں ایک سال کی قید ہوئی۔
(۳) آفتاب احمد ولد مصطفیٰ خاں۔ ساکن چھتاری' ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ۔
(۴) ادریس خاں ولد اکبر خاں۔ ۱۹۴۰ میں ایک سال کی قید' پھر ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید اور ۵۰ روپے جرمانہ۔
(۵) عبد السمیع ولد محمد شفیع۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔
(۶) شمیم خاں ولد عنایت خاں۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ' ۱۹۴۲ میں دو ماہ کے لئے نظر بند۔
(۷) خدا بخش ولد امام بخش۔ ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۸) اچھن ولد الٰہی بخش۔ ۱۹۴۲ میں دو ماہ کی قید۔

(۹) ادریس۔ ایس آر ولد محمد صدیق۔ ۱۹۴۲ میں ایک ماہ کی قید۔

(۱۰) غفور شاہ ولد روشن شاہ۔ ساکن سکندرہ راؤ' ۱۹۴۲ میں تین ماہ کی قید اور ۲۵ روپے جرمانہ۔

(۱۱) محمد ادریس ولد ابن خاں پٹھان۔ ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید' جرمانہ پانچ سو روپے۔

ضلع پرتاب گڑھ

(۱) نورالدین۔ ساکن رام پور۔ ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ۔

(۲) نورالدین۔ ساکن نارائن پور۔ ہنومان گنج' ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور ۵۰ روپے جرمانہ۔

ضلع بارہ بنکی

سنہ ۱۹۲۱ء میں سزایاب ہوئے

(۱) اقبال حسین ولد محمد حسین۔ ساکن محلہ صوفیانہ' ردولی' نوکری چھوڑ کر خلافت تحریک میں شامل ہوئے۔ ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲) عبد العلی قدوائی۔ خافت تحریک سے وابستہ تھے' ۱۹۲۱ میں دو سال کی قید اور ۹۰ روپے جرمانہ ہوا۔

(۳) عبدالحمید ولد محمد بخش۔ ۱۹۲۱ میں گرفتار ہوئے' چار ماہ کی قید اور ۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔

(۴) رضا حسین خاں ولد کالے خاں۔ ساکن فتح پور' ۱۹۲۱ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔ جیل میں انھوں نے ایک اسکول قائم کیا تھا۔

سنہ ۱۹۲۲ میں قید ہوئے

(۱) اطہر علی ولد حیدر علی۔ ساکن نواب گنج' خلافت تحریک میں ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ۔

(۲) عبدالقدیر ولد محمد علی۔ خلافت تحریک میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۳) عبدالکریم ولد منور علی۔ساکن نواب گنج'۱۹۲۲میں چھ ماہ کی قید اور ۵۰روپے جرمانہ
(۴) عبدالرحمٰن ولد خدا بخش۔خلافت تحریک میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰روپے۔
(۵) ابو اصغر ولد مبارک علی۔ساکن اچھا گاؤں'صدر گنج'۱۹۲۲میں چار ماہ کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ۔
(۶) احمد حسین ولد محمد حسین۔۱۹۲۲میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰روپے۔
(۷) علی عباس ولد آغا حسین۔ساکن زید پور۔۱۹۲۲میں ایک سال کی قید ہوئی۔
(۸) اشرف علی ولد محمد علی۔۱۹۲۲میں قید چھ ماہ و جرمانہ ۵۰ ہوئے۔
(۹) احمد علی ولد مدار بخش۔۱۹۲۲میں چھ ہفتہ کی قید'جرمانہ ۵۰روپے۔
(۱۰) احمد حبیب۔۱۹۲۲میں ڈیڑھ سال کی قید ہوئی۔
(۱۱) احمد حسین ولد تصدق حسین۔۱۹۲۲میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ایک سو روپے ہوا۔
(۱۲) عاشق علی ولد مہارت علی۔۱۹۲۲میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۳) نسیم احمد ولد وارث علی۔۱۹۲۲میں چھ ماہ کی قید'جرمانہ دو سو روپے۔
(۱۴) محمد ایوب ولد فضل خاں۔۱۹۲۲میں چھ ہفتہ کی قید اور جرمانہ ۵۰روپے۔
(۱۵) محمد احمد ولد محمد اسماعیل۔۱۹۲۲میں ۵ ماہ کی قید'جرمانہ ۵۰روپے۔
(۱۶) محمد ظہور۔۱۹۲۲میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۷) محمد یوسف ولد خدا بخش۔۱۹۲۲میں تین ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔
(۱۸) محمد شفیع ولد گلزار خاں۔۱۹۲۲میں قید چھ ماہ'جرمانہ ۵۰روپے۔
(۱۹) محمد صادق ولد جان محمد۔۱۹۲۲میں قید چھ ماہ'جرمانہ ۵۰روپے۔
(۲۰) محمد سید ولد فتح علی۔۱۹۲۲میں چار ماہ کی قید اور ایک سو روپے جرمانہ۔
(۲۱) محمد حنیف ولد محمد لطیف۔۱۹۲۲میں چار ماہ کی قید۔جرمانہ ایک سو روپے۔
(۲۲) شیر علی ولد اصغر علی۔۱۹۲۲میں قید چھ ماہ'جرمانہ ایک سو روپے۔
(۲۳) حفیظ اللہ ولد کریم بخش۔۱۹۲۲میں قید چھ ماہ'جرمانہ ۵۰روپے۔
(۲۴) حبیب احمد ولد حیدر خاں۔۱۹۲۲میں چھ ماہ کی قید'جرمانہ ۵۰روپے۔
(۲۵) حفیظ الدین۔۱۹۲۲میں دو سال کی جیل کی سزا ہوئی۔
(۲۶) حامد علی ولد محمد بخش۔۱۹۲۲میں تین ماہ کی قید'جرمانہ ۵۰روپے۔

مسولی

(۱) عزیز الدین ولد حسین الدین۔ ساکن مسولی، صدر گنج، ۱۹۴۰ میں چھ ماہ کی قید ہوئی اور ۱۹۴۳ میں پھر تین ماہ کی قید ہوئی۔

سنہ ۱۹۴۱ اور ۱۹۴۲ میں گرفتاریاں دینے والے

(۱) امتیاز علی ولد ممتاز علی۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید ہوئی، پھر "بھارت چھوڑو اندولن" میں ۵ر جنوری ۱۹۴۳ سے ۱۴ر جولائی ۱۹۴۳ تک نظر بند رہے۔ ساکن گنیش پور، رام نگر۔

(۲) نذیر حسین ولد قاسم علی۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید، جرمانہ ۲۰ روپے۔

(۳) حبیب الحق ولد وصی الحق۔ ساکن ردولی، ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور ۵۰۰ روپے جرمانہ۔ ۱۱ر اگست ۱۹۴۲ سے ۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۲ تک نظر بند رہے۔

سنہ ۱۹۴۲ میں گرفتار

(۱) خلیق الرحمٰن ولد محمد رضا۔ ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی جیل ہوئی۔

(۲) خدا بخش ولد جمن۔ ۱۹۴۲ میں نظر بند ہوئے۔

(۳) حبیب اللہ ولد فرزند علی۔ ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید ہوئی اور ایک سو روپے جرمانہ۔

(۴) محمد ہاشم ولد میر علی۔ "بھارت چھوڑو اندولن" میں ۱۵ر اگست ۱۹۴۲ سے ۱۴ر اکتوبر ۱۹۴۲ تک نظر بند رہے۔

ضلع رائے بریلی

سنہ ۱۹۴۲ میں جن کو گرفتار کیا گیا

(۱) فرید الدین ولد حسین الدین احمد۔ ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲) فیض احمد ولد عمر خان۔ ۱۹۴۲ چھ ماہ کی قید۔ وفات پا گئے۔

(۳) بقر عیدی ولد محمود۔ دفعہ ۳۸ کے تحت ۱۹۴۲ میں سات سال کی جیل ہوئی۔

(۴) مولوی ریاست حسین ولد خورشید علی۔ ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید جرمانہ ۵۰،

روپے۔

(۵) رئیس حسین ولد خورشید علی۔ ۱۹۴۲ میں ۱۸ ماہ کی قید' جرمانہ ۵۰۰ روپے۔

سنہ ۱۹۴۱ اور سنہ ۱۹۴۰ میں گرفتار

(۱) ظفر احمد فاروقی۔ ساکن ڈھلینڈی' ۱۹۴۰ میں چھ ماہ کی قید۔

(۲) عبد السلیم ولد عبد الوحید۔ ساکن تکونی کوٹھی' ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۳) عبد الحمید ولد عبد المجید۔ تریا کوٹ۔ چھ ماہ کی قید' جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۴) محمد احسن ولد محمد محسن خاں۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید اور جرمانہ ایک سو روپے' منڈل کانگریس کمیٹی کے صدر رہے۔

(۵) محمد خالق ولد درگاہی محمد خاں۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۶) صادق ولد کلّو۔ ۱۹۳۰ میں لگان بندی اندولن میں دو ماہ کی جیل ہوئی۔

(۷) محمد رفیع ولد محمد نذیر۔ ۱۹۴۱ میں چار ماہ کی قید' جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۸) محمد سردار خاں ولد دلدار خاں۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۹) علاّمہ توکّلی۔ پیدائش ۱۸۴۲ء۔ ساکن شیودیال کھیڑا' ۱۹۳۰ میں لگان بندی اندولن میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔ جرمانہ ۵۰ روپے۔ وفات ۱۹۴۵ء۔

ضلع ہردوئی

سنہ ۱۹۴۲ میں جیل گئے

(۱) عبد اللہ خاں ولد محمد خاں۔ ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲) مصطفیٰ خاں ولد محمد علی۔ ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

سنہ ۱۹۴۱ اور سنہ ۱۹۴۲ میں سزا یافتہ لوگ

(۱) اخلاق احمد ولد مشتاق احمد۔ ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۲) عبدالکریم ولد ہنگن--۱۹۴۱ میں قید تین ماہ' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۳) عبدالوحید ولد سلیم علی--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۴) الٰہی بخش ولد شیخ--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۵) فقیر محمد ولد شاہ محمد--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۶) معتوق علی ولد رحیم بخش--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۷) مشتاق ولد منّے خاں--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۸) محمد عثمان ولد سلیم اللہ--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۹) محمد عمر--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۱۰) محمد فیض ولد فقیر محمد--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۱۱) محمد حسین ولد حبیب الرحمٰن--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۱۲) محمد حسین ولد حبیب الرحمٰن--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۱۳) امتیاز خاں ولد امداد خاں--۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۴) حسن خاں ولد غلام دستگیر--۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۱۵) عبدالمعید ولد عبدالغفور--"بھارت چھوڑو اندولن" میں ۱۹۴۲ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۱۶) ابرار حسین ولد اسد علی--"بھارت چھوڑو اندولن" میں ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید جرمانہ دو سو روپے۔

(۱۷) ابوالحسن خاں ولد عاصم علی خاں--"بھارت چھوڑو اندولن" میں ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ دو سو روپے۔

(۱۸) عبدالرحیم ولد رمضان--۱۹۴۲ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۱۹) جرار حسین ولد حفیظ اللہ--۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۲۰) نذیر احمد ولد وزیر احمد--نمک ستیہ گرہ میں ۱۹۳۰ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

۱

ضلع فیض آباد

(۱) مولانا حسین احمد مدنی ولد مولوی حبیب اللہ۔ ساکن اللہ داد پور۔ ٹانڈہ۔ ۱۹۱۵ سے ۱۹۲۰ تک مالٹا میں قید رہے۔ ۱۹۲۱ میں مقدمۂ کراچی میں دو سال کی قید ۱۹۳۰ میں گرفتار ہوئے۔ "ہندوستاں چھوڑو تحریک" کے دوران آپ ۱۹۴۲ سے ۱۹۴۵ تک نظر بند رہے۔

(۲) علی احمد صدیقی۔ ساکن شہزاد پور' سنہ ۱۹۲۱ میں عمر قید کی سزا ہوئی مگر اپیل کرنے پر چھوٹ گئے۔

(۳) محمد یعقوب ولد ابراہیم۔ ۱۹۲۲ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۴) نور محمد ولد اور محمد۔ ساکن میرن پور ٹانڈہ' انقلابی تقریر کرنے پر چھ ماہ کی قید ہوئی۔ سنہ ۱۹۳۲ میں زیر دفعہ ۷۷ ادو سال کی قید اور پانچ سو روپے جرمانہ۔

(۵) محی الدین حسین۔ ۱۹۲۱ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۶) برکت علی ولد نعمت شاہ۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۷) محمد یعقوب ولد یوسف بیگ۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ چار سو روپے۔

(۸) محمد علی شاہ ولد حاجی شاہ بدر الدین۔ ۱۹۳۲ میں ایک سال کی قید اور دو سو روپے جرمانہ۔

(۹) محمد رضا بیگ ولد عبد اللہ بیگ۔ ستمبر ۱۹۲۳ میں نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ایک سو روپے۔

(۱۰) منظور علی خاں ولد واجد علی خاں۔ بدیشی کپڑوں کی دوکانوں پر پیکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے۔ مارچ ۱۹۳۲ کو چھ ماہ کی قید اور ۲۰ کوڑوں کی سزا ہوئی۔ انہوں نے اپنا نام سکونت اور ولدیت بدل دی تھی۔

(۱۱) نور الحسن انصاری ولد سالار محمد۔ ساکن شہزاد پور اکبر پور' ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید اور اس کے بعد پھر ۱۹۴۲ میں پندرہ ماہ کے لئے نظر بندی کی سزا پائی۔

(۱۲) غلام نبی ولد سکھو۔ ۱۹۴۲ میں چار سال کی قید' ساکن فیض آباد۔

(۱۳) محمد ذکی ولد محمد صفی۔ خلافت تحریک میں ایک سال کی قید پھر ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی نظر بندی۔

(۱۴) سید محمد نصیر ولد سید عاشق علی۔ ساکن گرام ۔بنیرہ' ٹانڈہ۔ ۱۳ر جنوری ۱۹۲۲ کو دفعہ ۱۰۸

کے تحت ایک سال کی قید' اور پھر ۱۹۲۴ میں ایک سال کی قید' سنہ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید' اور دس روپے جرمانے۔ سنہ ۱۹۴۱ میں دو ماہ کی قید' ۲۶ر جون ۱۹۴۲ کو چھ ماہ کی قید۔ سنہ ۱۹۴۳ میں نظربند' ممبر یوپی اسمبلی' لکھنؤ یونیورسٹی میں لکچرار رہے۔

(۱۵) غلام حسن ولد غلام رسول۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ایک سو روپے۔

ضلع دہرہ دون

(۱) نثار احمد ولد حاجی محمد عبداللہ نمک ستیہ گرہ ۱۹۳۰ میں گرفتار ہوئے۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲) عبدالعزیز۔ خواجہ۔ ۱۹۴۱ میں ڈیڑھ سال کی سزا ہوئی۔

(۳) امام الدین ولد علاء الدین۔ ۱۹۴۲ میں ۱۴ دن کی قید ہوئی۔

ضلع میرٹھ

(۱) عبدالعزیز ولد کریم بخش۔ ۱۹۲۲ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۲) عبدالعزیز ولد یرورش خاں۔ ۱۹۳۰ میں نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳) عبدالقادر ولد مولا بخش۔ ۱۹۴۲ میں ۱۸ ماہ کی قید ہوئی۔

(۴) عزیز ولد نواب۔ ۱۹۴۴ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

ضلع ایٹہ

۱۹۲۱ اور ۱۹۲۲ میں خلافت تحریک اور عدم تعاون تحریک میں شریک ہوئے

(۱) نیاز احمد چودھری ولد حبیب احمد۔ ساکن مارہرہ' ۱۹۲۱ میں ایک ماہ کی قید اور پچاس روپے جرمانہ۔ پھر ۱۹۳۰ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ پچاس روپے ہوا۔

(۲) عزیز احمد ولد حبیب احمد۔ ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۳) عبدالرحمٰن خاں ولد غوث محمد۔ ساکن علی گنج' ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید اور پچاس روپے جرمانہ۔

(۴) ابن علی ولد الٰہی بخش۔ ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ پچاس روپے ہوا۔

(۵) حبیب الرحمٰن ولد نور محمد۔ ساکن کاس گنج، ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۶) محمد نصیر ولد محمد عثمان۔ ساکن مارہرہ، ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید۔

سنہ ۱۹۳۰ اور سنہ ۱۹۳۲

(۷) الٰہی بخش ولد روشن بخش۔ ۱۹۳۰ میں ایک ماہ کی قید ہوئی۔

(۸) حکیم اللہ خاں ولد نبی بخش۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۹) حبیب احمد خاں ولد وزیر احمد۔ دو ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۰) نعمت اللہ ولد طارق اللہ۔ ۱۹۳۰ میں دو ماہ کی قید اور ۱۹۳۲ میں دو ماہ کی قید کی سزا۔

سنہ ۱۹۴۰ تا سنہ ۱۹۴۴

(۱۱) محمد عبد الکریم ولد نبی بخش۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید ہوئی اور ۱۹۴۲ میں دو سال کی قید، اور ایک سو روپے جرمانہ۔ جیل میں نعرے لگاتے ہوئے گئے۔ اس جرم میں آٹھ ماہ کی قید اور جرمانہ ایک سو روپے۔

(۱۲) عبد الکریم ولد نبی بخش۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید اور اس کے بعد آگ لگانے اور ٹیلی فون تار کاٹنے کے جرم میں دو سال کی سزا اور ایک سو روپے جرمانہ۔

ضلع بجنور

سنہ ۱۹۲۱ اور سنہ ۱۹۲۲ میں پکڑے گئے

(۱) عبد اللطیف ولد عبد الحیٔ۔ ۱۹۲۱ میں پولیس انسپکٹر تھے۔ استعفیٰ دے کر کانگریس کی سرگرمیوں میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۳۰ میں ایک سال کی قید، دو سو روپے جرمانہ۔ اس کے بعد ۱۹۳۲ میں چھ ماہ کی قید اور ۲۵ روپے جرمانہ، ۱۹۴۲ میں گرفتار ہوئے اور غیر معینہ مدت کے لئے نظر بند کئے گئے اور یہ یوپی اسمبلی اور لوک سبھا کے ممبر بھی رہے۔

سنہ ۱۹۳۰ اور سنہ ۱۹۳۲

(۱) مشیت اللہ ولد خورشید علی۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ پچاس روپے، اس کے

بعد ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید۔

(۲) محبّ الرحمٰن۔ ۱۹۴۰ میں ایک سال کی قید۔

(۳) شریف صدیقی ولد عبدالسمیع۔ چھ ماہ کی قید جرمانہ ۵۰ روپے۔

سنہ ۱۹۴۱ تا سنہ ۱۹۴۴ میں گرفتار ہونے والے

(۱) ابرار حسین ولد اکبر حسین۔ ساکن نجیب آباد۔ ۱۹۴۰ میں دو سال کی قید۔

(۲) عزیز احمد ولد وزیر احمد۔ ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید' جرمانہ ۲۵ روپے۔

(۳) عزیز اللہ ولد نور اللہ۔ ساکن نجیب آباد' قید ایک ہفتہ' جرمانہ ۴۰ روپے۔

(۴) نذیر الدین ولد فرید الدین۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید' جرمانہ دو سو روپے۔

(۵) شوکت علی ولد عنایت علی۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید' جرمانہ ۳۰ روپے۔

(۶) عبدالحمید ولد بشیر احمد۔ ساکن دھامپور' ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید۔

(۷) حکیم الدین ولد گلزار۔ ۱۹۴۲ میں چھ ماہ قید' جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۸) اسلام الدین ولد جلال الدین۔ ۱۹۴۲ میں نظربند رہے۔

(۹) کلن خاں ولد قادر بخش۔ ۱۹۴۲ میں تین سال آٹھ ماہ کی قید۔

(۱۰) محمد ابراہیم ولد الطاف حسین۔ ۱۹۴۲ میں دو ماہ کی قید۔

(۱۱) رحیم اللہ ولد محب اللہ۔ ۱۹۴۲ میں دو سال کی قید' جرمانہ دو سو روپے۔

(۱۲) حافظ محمد ابراہیم نجم الحسین۔ پیدائش ۱۸۸۹ء۔ ۱۹۴۰ میں ایک سال کی قید۔ اس کے بعد ۱۹۴۲ میں نظربند رہے۔ یوپی اسمبلی کے ممبر رہے۔ لوک سبھا کے لئے چنے گئے مرکز میں وزیر برقیات تھے۔

(۱۳) عتیق الرحمن ولد حافظ محمد ابراہیم۔ ساکن نگینہ' ۱۹۴۴ میں ایک سال کی قید ہوئی۔ دو مرتبہ یوپی اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے۔

سنہ ۱۹۳۰ء

(۱) علیم اللہ ولد امیر۔ چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۲) محمد امام ولد غیاث الدین۔ چھ ماہ کی قید جرمانہ ۵۰ روپے۔

ضلع اٹاوہ

سنہ ۱۹۲۱میں سزا پانے والے

(۱) دین محمد-۱۹۲۱میں چھ ماہ کی قید-

(۲) میر رجب علی-ایک سال کی قید-

(۳) مولا بخش-ساکن رام گنج،چھ ماہ کی سزا ہوئی-

سنہ ۱۹۴۱اور سنہ ۱۹۴۲میں گرفتار ہوئے

(۱) عبدالشکور ولد غلام محمد-۱۹۴۱میں انفرادی ستیہ گرہ میں جیل گئے-۱۹۴۲میں دو سال کی سزا ہوئی-سنہ ۱۹۵۲سے ۱۹۵۶تک یوپی اسمبلی کے ممبر رہے-

(۲) علاءالدین-۱۹۴۲میں ۱۹ماہ کی قید ہوئی-جرمانہ ۵۰روپے-

(۳) سلطان ولد تاج خاں-ساکن بھیکم پورہ''بھارت چھوڑو اندولن''میں پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے-

ضلع الہ آباد

(۱) نعمت اللہ-ساکن الہ آباد،عمر ۶۲سال-۸رجنوری ۱۹۳۲میں بمبئی میں گاندھی جی کو گرفتار کیا گیا-اس گرفتاری کے سلسلے میں الہ آباد میں ایک زبردست احتجاجی جلسہ ہوا ایک جلوس نکالا گیا-پولیس نے جلوس پر لاٹھی چارج کیا اور اس کے بعد گھوڑ سوار پولیس کو مجمع پر دوڑا دیا گیا جس میں چار افراد شہید ہو گئے-تین ان میں ہندو تھے،ایک مسلمان مجاہد''نعمت اللہ''تھا جو شہید ہو گیا-

(۲) اکرم الدین ولد کریم الدین احمد-۱۹۲۱میں چھ ماہ کی سزا ہوئی-

(۳) کمال الدین جعفری ولد مولوی محی الدین-ساکن یان دریبہ،کوتوالی-خلافت تحریک اور کانگریس کی سرگرمیوں میں حصہ لیا-سنہ ۱۹۲۰میں وکالت چھوڑ دی،چھ ماہ کی سزا ہوئی اور جرمانہ ایک سو روپے ہوا-

(۴) محمود الحسن فاخری-۱۹۲۱میں سزایاب ہوئے-

(۵) ستیہ سین۔ پیدائش ۲۳ر جولائی ۱۹۰۲ء۔ آپ ایک بیسنٹ کی تحریک سے وابستہ تھے۔ ۱۹۲۱ میں ایک ماہ کی سزا ہوئی۔ ۱۹۴۴ میں نظر بند رہے۔ آپ جی بی گپتا اور شریمتی سچیتا کرپلانی کی وزارت میں شامل تھے۔

(۶) محمد شاہد فاخری ولد سید محمد فاخری۔ ساکن نمبر ۱۸۰ دائرہ شاہ اجمل۔ سنہ ۱۹۱۸ سے کانگریس سے وابستہ ہو گئے تھے۔ سنہ ۱۹۲۱ اور سنہ ۱۹۴۲ کے دوران چار مرتبہ گرفتار ہوئے۔ اور چار سال کی زندگی قید میں بسر کی۔ دو سو روپے جرمانہ بھی ہوا۔ سنہ ۱۹۵۸ سنہ ۱۹۶۲ اور سنہ ۱۹۶۳ میں یوپی اسمبلی کے ممبر رہے۔

(۷) شاہ صغیر حسین ولد جعفر حسین، پیدائش ۱۸۱۰ء۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں دفعہ ۱۲(۱) کے تحت چھ ماہ کی قید ہوئی۔

سنہ ۱۹۳۰ اور سنہ ۱۹۳۲ میں سزا پانے والے

(۱) عبدالسعید زیدی ولد عبدالمجید زیدی۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید۔

(۲) اللہ بخش ولد کلو۔ ساکن بحاس کہنا۔ ۱۹۳۰ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔

(۳) ڈاکٹر محمد اشرف۔ لندن سے ڈاکٹریٹ کیا۔ ۱۹۳۰ سے کانگریسی سرگرمیوں میں شریک ہو گئے۔ شعبہ نشر و اشاعت کے مہتمم تھے۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۴۱ کو نظر بند رہے۔ اپنے کمیونسٹ نظریات کے تحت کانگریس سے علیحدہ ہو گئے۔

(۴) نبی کریم الٰہی ولد حاجی قاسم محمد۔ عمر ۷۰ سال۔ ساکن چک گھنشیام داس، آزادی کی حنک میں تین مرتبہ پانچ سال کا عرصہ قید فرنگ میں گزارا۔

(۵) منظر علی سوختہ ولد مبارک علی۔ ساکن نمبر ۳ پریاگ اسٹریٹ۔ آپ میور سینٹرل کالج میں پڑھتے تھے۔ اس دوران پنڈت سندر لال سے متاثر ہوئے۔ رسالوں میں سیاسی مضامین لکھنے پر آپ کو کالج سے نکال دیا گیا۔ ۱۹۱۴ میں وکالت شروع کی تھی۔ عدم تعاون تحریک میں ایک سال کی سزا ہوئی۔ ۱۹۲۴ میں جیل میں ایک آشرم قائم کیا جہاں لوگوں کو سیاسی تربیت دی جاتی تھی۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی سزا ہوئی۔ "ہندوستان چھوڑو تحریک" میں ۱۹۴۲ سے ۱۹۴۴ تک نظر بند رہے۔

(۶) ڈاکٹر زیڈ، اے احمد ولد زین العابدین احمد۔ کمیونسٹ پارٹی کے اہم لیڈر۔ علی گڑھ کو

خیرباد کہہ کر لاہور چلے گئے۔ مگر وہاں کا ماحول ان کو راس نہ آیا اور ہندوستان واپس آ گئے۔ کانگریس سرگرمیوں میں بھی شامل رہے۔ ۱۹۴۰ میں گرفتار ہوئے۔ دیولی کیمپ جیل میں رہے۔ ۱۹۶۲ میں یو' پی کے اسمبلی کے ممبر بھی رہے تھے۔

(۷) عبدالکریم ولد عبدالقادر۔ ساکن بکسی بازار' ۱۹۳۲ میں ایک ماہ کی قید۔

ضلع بستی

سنہ ۱۹۲۱ اور سنہ ۱۹۲۲ میں جیل جانے والے

(۱) صابر حسین۔ ساکن ڈومریا گنج' ۱۹۲۱ میں تیں ماہ کی قید اور ڈیڑھ سو روپے جرمانہ ہوا۔

(۲) علی رضا ولد حسینی۔ ساکن پکا بازار' ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید اور پچاس روپے جرمانہ۔

(۳) عابد علی ولد الہی خاں۔ پکا بازار' ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید۔

(۴) عنایت اللہ شیخ ولد سردار خاں۔ ساکن کیشور ٹور کوتوالی' ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید اور ۵۹ روپے جرمانہ۔

سنہ ۱۹۴۱ اور سنہ ۱۹۴۲ میں جیل جانے والے افراد

(۱) کبیر احمد ولد صمد شاہ۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید ہوئی۔

(۲) نظام الدین۔ ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳) راج محمد خاں ولد عنایت اللہ خاں۔ ساکن ویشنو پور۔ تھانہ کلواری' ۱۹۴۱ سے نومبر ۱۹۴۳ تک نظربند رہے۔

(۴) حبیب اللہ ولد وصیت اللہ۔ ساکن ڈومریا گنج' سزا تا برخاست عدالت اور جرمانہ ۵۰ روپے' سنہ ۱۹۴۱ء میں اس کے بعد "بھارت چھوڑو اندلن" میں ۲۰ر اگست ۱۹۴۲ سے ۲۱ر نومبر ۱۹۴۳ تک نظربند رہے۔

(۵) حبیب اللہ خاں ولد محمد حسین۔ ساکن دھرم پور' ۱۹۴۲ میں دو ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۶) ظہور عرف الٰہی ولد غازی۔ پرانی بستی کوتوالی' ۱۹۴۲ میں چار ماہ کی قید ہوئی۔

(۷) نور محمد ولد محمد یوسف۔ کنجڑا۔ ۱۹۴۲ میں ایک ماہ چھ دن کی قیذ ہوئی۔
(۸) یوسف ولد ابراہیم۔ ساکن بکرم جیت چھوری ' ۱۹۴۲ میں تین ماہ ۱۸ دن کی قید۔
(۹) صابر ولد نور محمد۔ ساکن برسیا چلیا ' ۴/ اکتوبر ۱۹۴۲ سے ۱۶/ اگست ۱۹۴۴ تک نظر بند رہے۔
(۱۰) عظمت اللہ خاں ولد عنایت اللہ خاں۔ ۱۹۴۳ میں بیس دن کی قید۔
(۱۱) عنایت حسین عرف خیالی ولد علی حسین۔ ڈومریا گنج ' ۱۹۴۳ میں ۳۶ دن کی قید ہوئی۔
(۱۲) حسن محمد۔ ساکن امھٹ لوٹن ' ۱۹۴۳ میں ایک ماہ دو دن کی قید کی سزا پائی۔

ضلع آگرہ

سنہ ۱۹۲۱ تا ۱۹۴۴ کے دوران سزا پانے والے۔

(۱) امیر حسین ولد سجاد حسین۔ کٹرہ گڑھی برہمن ' ۱۹۲۱ میں چار ماہ کی قید ہوئی۔
(۲) عبد الرحمٰن خاں ولد حسین بخش خاں۔ ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید اور ۲۰ روپے جرمانہ۔
(۳) عبد الحکیم عرف کریم ولد علیم اللہ شیخ۔ ساکن وزیر پورہ ' ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۰/روپے۔
(۴) عاشق علی ولد ولایت علی تہمید۔ ساکن تکیہ بشیر شاہ ' ۱۹۲۲ میں سزایاب ہوئے۔
(۵) نصر محمد ولد نور محمد شیخ۔ جزی مار ٹولہ۔ ۱۹۲۲ میں سزایاب ہوئے۔
(۶) نذیر حسین عرف نیلم ولد امیر خاں پٹھان۔ ۱۹۲۲ میں سزایاب ہوئے۔
(۷) نواب ولد جمیل ٹھاکر۔ بدیشی کپڑوں کی دکان پر پیکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے ' ۱۹۲۲ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔
(۸) بشیر الدین عرف مدھی خاں۔ ساکن صابن کٹرہ۔ ۱۹۲۲ میں سزایاب ہوئے۔
(۹) وزیر الدین ولد کلو شیخ۔ سزایاب ہوئے۔
(۱۰) علیم اللہ ولد عبد اللہ شیخ۔ چہ رسی دروازہ ' سزایاب ہوئے۔
(۱۱) وحید خاں ولد کالے خاں۔ سزایاب ہوئے۔
(۱۲) وحید حسین۔ ساکن کناری بازار ' سزایاب ہوئے۔

(۱۳) حیدر علی ولد وزیر علی سید۔ سزایاب ہوئے۔
(۱۴) حکیم اللہ خاں ولد گلزار خاں۔ ساکن ہینگ کی منڈی سزا یاب ہوئے۔
(۱۵) عبداللہ خاں ولد احمد خاں پٹھان۔ ہینگ منڈی ۱۹۲۴ء میں قید کی سزا ہوئی۔
(۱۶) وحید حسین عرف فیاض حسین ولد محمد حسین عرف یعقوب علی۔ ساکن تکیہ وزیر شاہ۔ سزایاب ہوئے۔

سنہ ۱۹۴۰ تا ۱۹۴۲ میں سزا پانے والے

(۱) مولا بخش عرف شوکت حسین ولد حامد حسین سعید۔ نائی کی منڈی ۴/ جون ۱۹۴۰ میں دو سال کی قید ہوئی اور دو سو روپے جرمانہ کی سزا پائی۔
(۲) سراج الدین ولد علیم اللہ خاں۔ ۱۹۴۰ کو چھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۳) عبد السمیع ولد محمد شفیع سید۔ ۱۹/ فروری ۱۹۴۱ کو آٹھ ماہ کی قید اور دس روپے جرمانہ، پھر دوبارہ ۲۲/ اگست ۱۹۴۱ کو چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۴) سراج الدین ولد علیم اللہ شیخ۔ ۳/ ستمبر ۱۹۴۱ کو ایک سال کی قید اور جرمانہ پندرہ روپے۔
(۵) سراج الدین ولد نصیر الدین۔ شیخ۔ ساکن حویلی خواجہ۔ ۲۲/ فروری ۱۹۴۰ کو پکڑے گئے۔ ۲۳/ مارچ ۱۹۴۳ کو آٹھ ماہ کی قید اور جرمانہ ۵۰ روپے۔
(۶) شیر خاں ولد نبی شیر خاں پٹھان۔ ۱۳/ اگست ۱۹۴۲ کو پکڑے گئے اور ۶ ستمبر ۱۹۴۱ سے ۲۰/ مارچ ۹۴۲ تک نظر بند رہے۔
(۷) سردار علی ولد حبیب الرحمٰن۔ ساکن گلاب کھیڑا چھتہ۔ ۲/ دسمبر ۱۹۴۳ کو گرفتار ہوئے اور قید کی سزا ہوئی۔
(۸) سراج خاں ولد وزیر خاں پٹھان۔ ساکن کاموٹولہ، ۱۹۴۲ میں گرفتار ہوئے اور قید کئے گئے۔
(۹) محمد سعید الحسن عرف احمد سعید ولد محمد حسین سعید۔ ساکن نائی کی منڈی "بھارت چھوڑو اندلن" میں ۹/ اگست ۱۹۴۲ سے یکم نومبر ۱۹۴۲ تک نظر بند رہے۔

(۱۰) مولانا سید حسین ولد وحید الدین۔ مارواڑی محلّہ۔ ۳ر ستمبر ۱۹۴۲ کو ایک سال ایک سال کی قید اور جرمانہ ۱۵ روپے۔

ضلع گورکھپور

شہید ہوئے

(۱) عبداللہ عرف سوکئی ولد گوجر جولاہا۔ راجدھانی جگ پورا۔
(۲) نذر علی ولد حسین۔ ساکن گاؤں ڈمری چورا۔
(۳) لال محمد ولد حکیم۔ ساکن کوٹا چورا۔

جیل کی سزا ہوئی

(۱) غلام نبی ولد سہراب خاں پٹھاں۔ ساکن ہمایوں پور، ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید ہوئی۔
(۲) عوث علی ولد ریاست علی۔ ساکن ڈمری خورد چورا، چورا چوری کیس میں دفعہ ۳۹۲ کے تحت ۱۹۲۴ میں ۵ سال کی سزا ہوئی۔
(۳) ضام علی ولد کھودو خاں۔ ریوالور سمیت پکڑے گئے۔ ۱۹۳۴ میں تین سال کی سزا ہوئی۔ پپڑی ہٹ ڈکیتی کیس میں ۱۹۳۹ میں پکڑے گئے۔ دس سال کی سخت سزا ہوئی اور ۵۰۰ روپے جرمانہ بھی ہوا۔
(۴) عبدالحمید خاں ولد عبد الغنی۔ ساکن رحمت نگر، ۱۹۴۱ میں پندرہ ماہ کی سزا ہوئی۔ وفات پا گئے۔
(۵) عبدالحمید ولد طفیل حسین۔ ساکن بی بی پور، ۱۹۴۲ میں دو مہینے کے لئے نظر بند کئے گئے۔

ضلع اناؤ

سنہ ۱۹۲۱ اور سنہ ۱۹۲۲ میں سزایاب ہوئے۔

(۱) عبدالکریم ولد عبدالرحیم۔ ۱۹۲۱ میں تین ماہ کی قید، جرمانہ ۱۵ روپے۔

(۲) عبد الغنی ولد قادر بخش۔ ساکن سکندر پور، ۲۲-۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی قید اور پھر ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۳) عبد الرؤف ولد عبد الباقی۔ بشمبر دیال تریاٹھی کے محرر تھے۔ انھیں کے زیر اثر سیاست میں آئے۔ نمک ستیہ گرہ میں ۱۹۲۱ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۴) عبد السلیم ولد محمود بخش۔ ۱۹۲۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۵) آزاد عرف رجب ولد کریم بخش۔ ساکن مولوی کھیڑا، ۱۹۳۰ میں نمک ستیہ گرہ میں چھ ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

سنہ ۱۹۴۱ اور سنہ ۱۹۴۲ میں گرفتار ہوئے

(۱) عبدالمجید ولد عبد الحمید۔ ساکن لوہانی، ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۲) محمود علی ولد سلام بخش۔ ساکن مئو منڈی، ۱۹۴۱ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔
(۳) محمد شکرو ولد کریم بخش۔ تھانہ حسن گنج، ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۴) رحمٰن علی ولد یار محمد۔ ساکن دریاباد، ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید، جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۵) رحمت اللہ ولد سعد اللہ۔ ۱۹۴۱ میں ایک سال کی قید، جرمانہ دس روپے۔ اس سے پہلے ۱۹۳۲ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۶) رحمٰن علی ولد امام علی۔ ساکن عنایت پور بازار، ۱۹۴۱ میں تین ماہ کی قید اور جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۷) عباد اللہ۔ ساکن دسہری جگن نگر۔ تھانہ بانگر مئو، ۱۹۴۲ میں دو سال کے لئے نظر بند۔
(۸) نسیم احمد ولد ظہور احمد۔ ۱۹۴۲ میں تین ماہ کی قید، جرمانہ ۲۵ روپے۔
(۹) بتن عرف امین الدین ولد وصی الدین۔ ساکن حسن گنج، ۱۹۴۳ میں دو ماہ کی قید ہوئی۔
(۱۰) رفیق محمد ولد صادق علی۔ ساکن صفی پور، ۱۹۴۳ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

مجاہدین آزادی' بہار

ہندوستان چھوڑو تحریک

(۱) عبدالرحیم ولد عبدالکریم۔ ساکن ڈمراؤں' بہار۔ پولیس اسٹیشن ڈمراؤں کو آگ لگانے کے سلسلے میں گرفتار ہوئے۔ بکسر ہسپتال میں پولیس کے تشدد کا شکار رہے اور زخموں کی تاب نہ لاکر انتقال کیا۔

(۲) عبدالشکور ولد پنچو شکور۔ پیدائش ۱۹۳۱۔ ساکن کاشی پور' ضلع دربھنگہ۔ طالب علم۔ ۱۵ر اگست ۱۹۴۲ کو ملٹری کے ایک دستہ کی فائرنگ میں سمستی پور میں سخت زخمی ہوئے اور بچ نہ سکے اور انتقال کرگئے۔

(۳) حامد علی ولد قاسم علی۔ ساکن کوئل ور' شاہ آباد دربھنگہ بہار۔ کھادی بھنڈار میں ملازم تھے۔ اپنی ہی دکان پر پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۴) ادریس محمد ولد نور محمد۔ ساکن آوا پور' ضلع مظفر پور' بہار۔ باج پٹی ریلوے اسٹیشن پر ۲۵ر اگست ۱۹۴۲ کو پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۵) ارشاد میاں ولد جیسو نادت۔ ساکن دھا میدری' ضلع پورنیہ بہار۔ دم دھا پولیس اسٹیشن پر ۲۵ر اگست ۱۹۴۲ کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے' پھر جانبر نہ ہوسکے۔

(۶) اسماعیل ولد محمد امام بخش۔ ساکن پٹنہ۔ منیر تالاب کے قریب پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۷) جمعراتی۔ ساکن تمام پور' ضلع شرمادی ہاٹ۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہو کر ہلاک ہوگئے۔

(۸) حساب میاں۔ ساکن برساسیا۔ شرمادی ہاٹ فائرنگ میں مارے گئے۔

(۹) کسیرہ اشرفی لال ولد کوکا شاہ۔ پیشہ تجارت' ۶ر اگست ۱۹۴۲ کو دربھنگہ میں پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۱۰) میر عبداللہ۔ ساکن پوکھریا۔ ضلع دربھنگہ۔ ۱۵ر اگست ۱۹۴۲ کو پولیس فائرنگ کا نشانہ بنے۔

(۱۱) مسلم محمد ولد شیخ فخرالدین۔ بہار پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۱۲) نعمان۔ پیشہ دُھنیہ۔ ساکن ڈوم پچ ہزاری باغ بہار۔ ڈوم پچ مقام پر پولیس فائرنگ میں فوت ہوئے۔

(۱۳) شیخ محمد حنیف۔ ساکن جین پور، ضلع چمپارن بہار۔ ۱۹۴۲ کو باج پئی ریلوے اسٹیشن پر پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۱۴) صدیق محمد ولد شیخ مصف۔ ساکن شولاپور ضلع مظفرپور بہار۔ ۱۰ر اگست ۱۹۴۲ کو باج پئی ریلوے اسٹیشن پر پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۱۵) تجمل حسین مولوی۔ ساکن کھوجا سرائے، ضلع سارن بہار۔ سون پور ریلوے اسٹیشن پر پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے، مگر جانبر نہ ہو سکے۔

(۱۶) اسحاق میں ولد جیّو۔ ساکن موضع دھنیشوری، ضلع پورنیہ۔ ۱۹۴۲ میں گرفتار ہوئے۔ ۱۵ر اگست ۱۹۴۲ کو دھم دھا پولیس اسٹیشن پر دھاوے میں شریک تھے۔ پولیس نے گولی چلائی جس میں یہ جاں بحق ہو گئے۔

(۱۷) اسماعیل محمد ولد محمد امام بخش۔ ساکن پٹنہ بہار۔ ۱۹۴۲ کی تحریک میں پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے۔

(۱۸) بنّن میاں ولد بدری میاں۔ پیدائش ضلع مونگھیر بہار۔ ۱۹۴۲ کی تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۹۴۳ میں ایک گشتی فوجی دستے کی گولیوں کا نشانہ بنے۔

(۱۹) شیخ محمد حنیف۔ پیدائش موضع ڈھاکا، ضلع چمپارن۔ ۱۹۴۳ میں گرفتار ہوئے۔ بھاگلپور کیمپ میں قید رہے اور جیل ہی میں دوران قید انتقال ہوا۔

(۲۰) عبدالشکور ولد پنچو شکور۔ ۱۹۳۱ میں کاشی پور دربھنگہ میں شہید ہوئے۔

(۲۱) عبدالرحیم ولد عبدالکریم۔ ڈمراؤں ضلع شاہ آباد بہار۔ ہندوستاں چھوڑو تحریک میں شامل تھے۔ بکسر جیل میں ۱۹۴۳ میں انتقال کیا۔

(۲۲) میر عبداللہ۔ ولادت موضع پکھسریرہ۔ دربھنگہ۔ ۱۵ر اگست ۱۹۴۲ کو ایک فوجی دستے کی گولی کا نشانہ بنے۔

(۲۳) مسلم محمد ولد شیخ فخرالدین۔ موضع آوا پور، مظفرپور۔ ۱۹۴۲ میں شہید ہو گئے۔

(۲۴) مبارک علی حاجی۔ ولادت حاجی پور۔ وہابی تحریک کے رہنما۔ مارچ ۱۹۷۱ کو گرفتار ہوئے۔ مقدمہ کی کارروائی کے دوران ہی وفات پا گئے۔

امارت شرعیہ بہار

جریدہ امارت شرعیہ پر پولیس کی نظر عنایت

پھلواری شریف ۲۵ر جون ۱۹۲۶ مولوی غنی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ آج پولیس نے اخبار "امارت" کے دفتر کی تلاشی لی اور ۱۸ر مئی کے اخبار کے ۱۰۴ نسخے اپنے ساتھ لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس اخبار کا کوئی خاص مضمون دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کی زد میں آتا ہے۔ (مسلم ۲۹ر جون ۱۹۲۶ء)

مولانا عثمان غنی کو ایک سال کی قید

خان بہادر حمید سینئر ڈپٹی مجسٹریٹ نے مولوی عثمان غنی ایڈیٹر "امارت" کے مقدمے کا فیصلہ سنا دیا۔ ایڈیٹر موصوف پر بغاوت کا الزام تھا' جرم ثابت ہو گیا اور ان کو ایک سال قید محض اور پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ملزم کو چھ ماہ مزید قید کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ (مسلم ۲ر نومبر ۱۹۲۶ء)

دسمبر ۱۹۲۶ میں ضمانت پر رہائی کا حکم ہوا۔ یہ رہائی ۲۶ر جنوری ۱۹۲۷ کو اپیل کے بعد عمل میں آئی۔ مگر جرمانہ بحال رہا۔

بھاگل پور جیل میں ستمبر ۱۹۲۲ میں مسلمانوں کو عشا کی نماز اور فجر کی نماز کے لئے اذاں دینے کی ممانعت کی گئی کیوں کہ قیدیوں کی نیند خراب ہوتی ہے۔

مجاہدین آزادی' اندھرا پردیش

حیدر آباد کے باشندوں نے بھی غدر میں اپنے بس بھر حصہ لیا۔ چند کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) میاں صاحب خورد۔ ساکن نارائن کھید' ضلع میڈک۔ روہرلول کے کمانڈر جنرل' عادل آباد ضلع میں رام جی گونڈ کی انگریز مخالف فوج کی ۱۸۶۰ء میں مدد کی۔ ۱۹ اپریل ۱۸۶۰ء کو رام جی گونڈ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(۲) جاں محمد۔ ساکن حیدر آباد۔ ۱۷ر جولائی سنہ ۱۸۵۷ء کو حیدر آباد کے ریزیڈنسی پر حملہ کیا۔ ان کی گرفتاری کے لئے نظام سرکار نے چار ہزار روپے کا انعام رکھا تھا۔ گرفتار کرنے کے بعد آپ کی ساری جائیداد ضبط کر لی گئی۔ ۲۸ر جون ۱۸۵۹ء کو آپ کو انڈمان

بھیج دیا گیا۔ ۱۸۸۴ء میں انڈمان کی قید میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۳) مبارز الدولہ معروف بہ میر گوہر علی خاں ولد نواب سکندر جاہ بہادر نظام سوم۔ ساکن حیدر آباد' عربی و فارسی کے عالم تھے۔ نظام کی سرکار میں انگریزی عمل دخل کے سخت مخالف تھے۔ اگست ۱۸۱۵ میں ریزیڈنس کے ایک کارندے سے ذاتی جھگڑے کی بنیاد پر چار سال کے لئے گولکنڈہ کے قید خانہ میں نظربند کئے گئے۔ دوسری مرتبہ ۱۹ر اگست ۱۸۳۰ء میں وہابی تحریک سے منسلک ہونے کی بنیاد' پر ۱۸۳۹ میں قلعہ گولکنڈہ میں قید کردئے گئے ۲۵ر جون ۱۸۵۴ میں قید کے ایام میں رحلت فرما گئے۔

(۴) شیخ علی عرب۔ ساکن گاؤں جولہ باسمت' حیدر آباد۔ روہیلوں کے ساتھ مل کر انگریزی سرکار کے خلاف محاذ قائم کیا۔ ضلع پربھنی میں نانا صاحب پیشوا کی امداد کی۔ گرفتار کرلئے گئے۔ ۱۸۵۹ کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۵) جہانگیر خاں۔ ساکن حیدر آباد۔ روہیل کھنڈ پٹھاں' تیغ جنگ شمس الامراء کے پوتے تھے۔ جب کرنل ڈیوڈسن نظام افضل الدولہ کے محل سے باہر آرہے تھے' انہوں نے ۱۵ر مارچ ۱۸۵۹ کو گولی کا نشانہ بنایا۔ اتفاق سے نشانہ چوک گیا۔ تو پھر اس پر تلوار سے حملہ کیا۔ اس دوران' دیوان سالار جنگ اول کے گارڈ۔ نے انہیں قتل کردیا۔

(۶) مولوی سیر علاء الدین۔ ساکن حیدر آباد۔ ترا باز خاں کے محبت میں پانچ سو روہیلہ سپاہیوں کے ساتھ ۱۷ر جولائی ۱۸۵۷ء کو حیدر آباد کے ریزیڈنسی پر حملہ کیا۔ ان کی گرفتاری کے لئے نظام سرکار نے چار ہزار روپے کا انعام رکھا تھا۔ گرفتار کرلئے گئے اور ان کی ساری جائیداد ضبط کرلی گئی۔ ۲۸ر جولائی ۱۸۵۹ کو انڈمان بھیج دیا گیا۔ ۱۸۸۴ کو انڈمان کے زمانہ اسیری میں انتقال ہوا۔

تحریک عدم تعاون میں آندھرا پردیش

(۱) محمد نور اللہ خاں۔ ساکن وجے واڑہ۔ ۳۰ر جون ۱۹۲۲ کو چار ماہ کی سزا ہوئی۔ راجا منڈری جیل میں قید رہے۔

(۲) محمد منثو۔ ساکن کرشنا نگر۔ ۱۹۲۲ کو سول نافرمانی میں شریک ہوئے۔ اور پولیس لاٹھی چارج سے شدید زخمی ہوئے۔

(۳) محی الدین بیگ۔ ساکن نزود۔ ۲۰ر اگست ۱۹۲۱ کو چار ماہ کی قید ہوئی۔ راجا منڈی
ل میں رہے۔
(۴) شیخ محبوب' ولد قاضی میاں۔ ساکن نندی واڑہ۔ تعلقہ گڈی واڑغ۔ پیشہ
بارت۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۳۲ کو ایک سال کی سزا ہوئی اور دو ہزار روپے جرمانہ۔ ۱۳ر اگست
۱۹۵ر کو جیل سے رہا ہوئے۔
(۵) شیخ کلیم الدین ولد شیخ بندگی۔ کاشت کار' سرکاری محصول اور ٹیکس ادا کرنے سے
نکار کیا۔ ۳ر اپریل سے ۱۱ر اپریل ۱۹۲۱ تک سینٹرل جیل حیدر آباد میں قید رہے۔

آندھرا پردیش کے مسلمانوں کا "ہندوستان چھوڑو" تحریک میں حصہ

(۱) جناب سالار صاحب۔ ساکن گوارا پلم' ہندوستان چھوڑو تحریک میں شریک
ہوئے اور سزایاب ہوئے۔
(۲) شیخ بکر صاحب۔ ساکن کوما کاچی۔ تعلقہ نندی گاما' ۱۲ر اگست ۱۹۴۲ء کو سرکاری
ملازمت سے استعفیٰ دیا۔
(۳) شیخ فقیر محمد۔ ساکن کونا کاچی۔ تعلقہ نندی گاما۔ ۱۲ر اگست ۱۹۴۲ کو سرکاری
ملازمت چھوڑ دی۔
(۴) شیخ سردار خاں۔ ساکن کونا کاچی۔ انفرادی ستیہ گرہ میں شریک ہوئے۔
۵ر اگست ۱۹۴۱ اور اگست ۱۹۴۲ کی تحریکوں میں سزایاب ہوئے۔
(۵) اکبر علی ولد ملا علی۔ پیدائش ۱۹۲۲ء۔ ساکن آلود۔ پیشہ خیاطی۔ ۸ر ستمبر ۱۹۴۲ کو
آٹھ ماہ کی قید ہوئی۔ نشہ بندی تحریک اور کھادی کے استعمال کے لئے جاری تحریک میں
بھی شامل رہے۔
(۶) محبوب صاحب ملا ولد سلطان صاحب۔ پیدائش ۱۹۰۵ء۔ تعلقہ نندیال' پیشہ
مزدوری' ۲۳ر ستمبر سے ۱۲ر اپریل ۱۹۴۲ء تک علی پور جیل میں قید رہے۔
(۷) سلطان محی الدین ولد شاہ علی۔ تعلقہ اڈونی بنڈاوا۔ ۲۴ر اگست سے ۱۹ر اکتوبر
۱۹۴۲ء علی پور جیل میں قید رہے۔
(۸) ملا عبد القیوم۔ پیدائش ۱۹۸۳ء۔ مدراس میں پیدا ہوئے اور عربی اور فارسی کی

تعلیم حیدر آباد اور مرزا پور میں حاصل کی۔ کانگریس کے سرگرم رکن تھے۔ ۱۹۰۵ میں سودیشی تحریک میں حصہ لیا۔ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۰۶ کو انتقال کیا۔

سنہ ۱۹۴۸ میں نظام سرکار کے ظلم و استبداد کا شکار

(۱) محمد قاسم ولد نصیر محمد۔ پیدائش ۱۹۱۲ء۔ ساکن بڈگل' تعلقہ جعفر آباد۔ ۲۵ر اگست ۱۹۴۷ کو مقام کنیار یلی میں قومی جھنڈا لہرانے کے جرم میں ضلع کریم نگر میں گرفتار ہوئے اور قید کی سزا ہوئی۔

(۲) محمد اسماعیل ولد محمد انکوس۔ ساکن کوٹھا گوڈیم' نظام سرکار کے حلاف تحریک چلانے پر چھ ماہ کی قید ہوئی ۶ر مئی سے ۵ر نومبر ۱۹۴۷ تک سینٹرل جیل حیدر آباد میں قید رہے۔

(۳) قادر بیگ ولد بدھن بیگ۔ ساکن اد سرلایڈ' تعلقہ مدیرا۔ نظام سرکار کے خلاف تحریک چلانے میں سزایاب ہوئے۔

(۴) قاسم آینگانی ولد بییا۔ پیشہ کاشتکاری۔ ۲۵ر اگست ۱۹۴۷ سے ۱۵ر اپریل ۱۹۴۸ تک سینٹرل وارنگل جیل میں قید رہے۔

(۵) قاسم آینگامی ولد ونکیا۔ ۱۹ر جون سے ۲۵ر اگست ۱۹۴۸ تک سینٹرل وارنگل جیل میں رہے۔ ساکن ضلع کھمن۔

(۶) یعقوب کچلا۔ ۱۹ر مئی سے ۱۰ر جون ۱۹۴۸ تک وارنگل جیل میں رہے۔

(۷) ملا عبد الباسط۔ پیدائش ۱۸۸۹ء' گلبرگہ کرناٹک۔ آپ نے ایک ہفتہ وار اخبار ''خادم'' نکالا' جس پر نظام سرکار نے پابندی لگادی۔ آپ نے رضاکاروں کے اقدام کی مخالفت کی۔ آپ نے نظام سرکار کو انڈین یونین میں شامل ہونے کا مشورہ دیا' ۱۳ر اگست ۱۹۴۸ کو آپ کی پنشن بند کردی گئی۔

(۸) فرید مرزا۔ پیدائش ۷ر جولائی ۱۹۱۸ء۔ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۴۸ کو رضاکاروں کے اقدام کی سرگرمی سے مخالفت کی۔ ۱۳ر اگست ۱۹۴۸ء آپ نے نظام سرکار کو مشورہ دیا کہ وہ رضاکاروں پر پابندی عائد کرے اور انڈین یونین سے الحاق کرے۔ تجویز نہ ماننے پر سرکاری نوکری سے استعفیٰ دیا۔

(۹) شعیب اللہ خاں ولد حبیب اللہ خاں۔ پیدائش ۷؍ اکتوبر ۱۹۲۰ء۔ ساکن سمراوید۔ حیدر آباد۔ عثمانیہ یونیورسٹی سے گریجویٹ کیا۔ آپ فرقہ پرستی کے سخت مخالف تھے۔ "تاج" اخبار اور "رعیت" کے سب ایڈیٹر رہے۔ قومی پالیسیوں کے بنا پر نظام سرکار نے اخبار پر پابندی لگادی۔ حیدر آباد سے روزنامہ "امروز" نکالا۔ ۱۹۴۸ کو رضاکاروں نے ان کو قتل کردیا۔ اور ان کے دونوں ہاتھوں کاٹ ڈالے۔

(۱۰) اکبر علی خاں۔ پیدائش ۷؍ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تعلیم حاصل کی۔ عثمانیہ یونیورسٹی اور کیمبرج یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں خلافت تحریک میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۹ میں کانگریس میں شامل ہوئے راجیہ سبھا کے ممبر رہے۔ آپ کو پدم شری کا ایوارڈ ملا۔ یوپی اور اڑیسہ کے گورنر رہے۔

(۱۱) ابو کرجو۔ مکو ضلع نلگنڈا آندھرا پردیش۔ ریاست حیدر آباد کو انڈیا میں شامل کرنے کے مطالبہ کرنے والی مہم میں شریک تھے۔ ۱۶؍ اگست ۱۹۴۸ کو رضاکاروں کے حملے میں مقابلہ میں مارے گئے اور اس طرح جام شہادت نوش کیا۔

(۱۲) تھورث عیسیٰ ولد سمبھا تھورث۔ پیدائش ۱۹۲۳ء۔ موضع دھنورے، عثمان آباد۔ حیدر آباد کو انڈین یونین میں ضم کرنے والی تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۸؍ اپریل ۱۹۴۸ کو اس کے گاؤں پر رضاکاروں نے حملہ کیا۔ دس آدمیوں کو گولی کا نشانہ بنایا۔ عورتوں کی عصمت دری کی اور سارے گاؤں کو جلا کر لوٹ لیا۔

مجاہدین آزادی، تامل ناڈو

تامل ناڈو میں عدم تعاون تحریک میں حصہ لینے والے مسلمان

ضلع ترچناپلی

(۱) عبدالکریم ولد بعد الستار۔ (پ) ۱۹۰۴ء۔ ۱۹۲۲ میں ایک مہینہ کی قید ہوئی۔

(۲) عبدالکریم ولد عبدالوہاب۔ (پ) ۱۹۰۳ء۔ ۱۹۲۱ میں تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۳) عبدالقادر ولد الا راتھور۔ (پ) ۱۸۹۸ء۔ ناگپور فلیگ اندولن میں ۱۹۲۳ء میں تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۴) عبدالرحمٰن ولد غنی۔ (پ) ۱۹۰۰ء۔ ۱۹۲۲ میں دو ماہ کی قید ہوئی۔

(۵) عبدالرحمٰن ولد محمد راؤتھر۔(پ)۱۹۰۱ء۔ ۱۹۲۲میں تیں ماہ کی قید۔

(۶) عبدالصمد ولد اے کے سلام۔(پ)۱۹۰۰ء۔ ۱۹۲۲میں ایک ماہ کی قید ہوئی۔

(۷) شیخ داؤد ولد ابراہیم۔۱۹۲۱میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۸) عبدالستار ولد عبدالقادر۔(پ)۱۹۰۱ء۔ ناگپور فلیگ اندولن میں ۱۹۲۲میں ۹ماہ کی سزا ہوئی۔

(۹) عبدالوہاب ولد چندرن صاحب۔(پ)۱۹۰۵ء۔ سنہ ۱۹۳۰میں چھ ماہ کی قید ہولی۔

(۱۰) غلام قادر ولد غلام دستگیر۔(پ)۱۹۰۹ء۔ سنہ ۱۹۲۲میں دو سال کی سزا ہوئی۔ اری یالور۔

(۱۱) غلام محی الدین ولد عبدالقادر۔ (پ)۱۹۰۲۳ء۔ ۱۹۲۲میں عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے پر ایک سال کی قید ہوئی۔

(۱۲) حاجی محی الدین ولد عبدالقادر۔ (پ) ۱۵مارچ ۱۹۰۴ء۔ دوکانوں پر پیکٹنگ کرنے پر ۳۸دن کی سزا ہوئی۔

(۱۳) حمید خاں کے اے۔(پ) فروری ۱۸۹۸ء۔ ۱۹۲۲میں چھ ماہ کی سنہ ۱۹۳۲میں، پھر چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ کانگریس کمیٹی کے سکریٹری رہے۔

(۱۴) محمد الیاس ولد مکا۔۱۹۲۱میں تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۵) محمد حسین ولد اساو انا راؤتھر۔(پ)۱۸۷۹ء۔ سنہ ۱۹۲۱میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۱۶) محمد ابراہیم ولد محمد کاظم۔(پ)۱۸۹۰ء۔۱۹۲۱میں تیں ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۷) محمد قاسم ولد حلال الدین۔(پ)۱۹۰۶ء۔ سودیشی تحریک میں شریک ہونے کی بنا پر سزایاب ہوئے۔

(۱۸) محمد صالح ولد محمد علی۔(پ)۱۹۰۴ء۔ ۱۹۲۲میں دو ماہ کی قید۔

(۱۹) محمد ابراہیم ولد سویاں خاں راؤتھر۔(پ)۱۹۰۰ء۔ ۱۹۲۲میں دو ماہ کی قید ہوئی۔

(۲۰) صاحب محمد ولد قادر بخش۔ (پ) ۱۸۹۴ء۔ سنہ ۱۹۲۲ میں ایک سال کی جیل ہوئی۔

(۲۱) شیخ محی الدین ولد قادر محی الدین۔(پ) ۱۹۰۲ء۔۱۹۲۱ء میں تیں ماہ کی قید ہوئی۔

(۲۲) وجیہ الدین کے۔۱۹۲۱اور ۱۹۳۰کی تحریکوں میں حصہ لیا اور سزایاب ہوئے۔

ضلع ترونل مل

(۱) عبدالحمید وی کے۔(پ) ۱۹۰۴ء۔ ۱۹۲۱ میں گرفتاری ہوئے۔ یکم جون ۱۹۳۹ء کو انتقال کیا۔

(۲) عبدالحامد ولد قادر محی الدین راؤتھر۔(پ) ۱۹۰۴ء ۱۹۲۲ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔ وفات پاگئے۔

(۳) عبدالمجید ولد عبدالحمید۔(پ) ۱۹۰۷ء۔ عدم تعاون تحریک میں شامل ہونے کی میاد پر سزایاب ہوئے۔

(۴) محمد سلام ولد محمد اسماعیل۔(پ) ۳ر جولائی ۱۹۰۴ء۔ ناگپور فلیگ مارچ میں شامل ہوئے۔ ایک سال کی سزا ہولی۔

(۵) محمد ابراہیم ولد حمید۔(پ) ۱۹۰۰ء۔ سنہ ۱۹۲۲ میں ایک سال ایک ماہ ۲۱ دن کی سزا ہوئی۔ ممبرے رھومانیہ پال سوماتھی اسٹریٹ۔

(۶) محمد اسماعیل۔(پ) ۱۸۹۷ء۔ ۱۹۲۳ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۷) محمد ابراہیم ولد ماری کریم۔ (پ) ۱۸۹۴ء۔ سودیشی تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا۔

(۸) صاحب آدم ولد محی الدین۔ (پ) ۸ر دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء۔ عدم تعاون تحریک میں حصہ لینے پر تین ماہ کی سزا ہوئی۔

(۹) سید حلال ایم۔(پ) ۱۱ر جولائی ۱۹۱۴ء۔ سنہ ۱۹۴۰ میں سودیشی تحریک میں اور رشہ سدی امدولس میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔

تمل ناڈو میں ہندوستان چھوڑو تحریک میں شامل افراد

(۱) عبدالعزیز ولد مستان شاہ۔ ۱۹۲۱ میں نمک تحریک میں حصہ لیا۔ سنہ ۱۹۴۲ میں دو سال کی سزا ہوئی۔

(۲) علام محمد اے پی۔(پ) ۱۹۱۷ء۔ ۱۹۴۲ میں گرفتار ہوکر سزایاب ہوئے۔

(۳) محمد خاں۔(پ) ۱۹۲۴ء۔ ۱۹۴۲ میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۴) محمد محی الدین وی' کے' ایس ولد سید میرن ․بسٹی۔ ۱۹۴۱ میں دو ماہ۔ ۱۹۴۲ء میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۵) رحمٰن ولد امیر خاں۔(پ) ۱۹۲۳۔ ۱۹۴۲ میں ایک سال کی قید اور تین سو روپے جرمانہ۔

(۶) صاحب بینا ولد جامن صاحب۔ (پ) ۱۹۰۳ء۔ ۱۹۲۰ سے ۱۹۴۲ تک سب تحریکوں میں حصہ لیا۔ ۱۹۲۰ میں چھ ماہ کی جیل' ۱۹۳۰ میں ۹ ماہ سنہ ۱۹۴۲ میں چودہ ماہ کی سزا' سنہ ۱۹۶۳ میں انتقال کیا' صدر کرور کانگریس کمیٹی۔ میونسپل کونسلر بھی رہے۔

(۷) محمد محی الدین ایس ایل ایس۔ (پ) ۲۵ر نومبر ۱۹۲۳ء۔ ۱۹۴۲ میں چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۸) محی الدین شریف۔ (پ) ۱۵ر نومبر ۱۹۲۳ء۔ ۱۹۴۲ میں "ہندوستاں چھوڑو" تحریک میں گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے۔

(۹) سید احمد کبیر ولد سید میرو صاحب۔ (پ) ۱۹۱۳ء۔ ۱۹۴۲ میں ساڑھے تین ماہ کی جیل ہوئی۔

مہاراشٹر

ہندوستان چھوڑ دو اندولن

(۱) حسن میاں ابراہیم ولد شیخ۔ ساکن جن جی' تعلقہ دھانو' ضلع تھانہ۔ کھیتی کا پیشہ کرتے تھے۔ جن جی ہائی اسکول میں ایک احتجاجی جلسہ پر فائرنگ میں ۱۴ر اگست ۱۹۴۲ میں زخمی ہوئے۔ ۱۹۴۳ میں اسپتال میں انتقال کیا۔

۲) ہاشم محمد۔ پیدائش ناگپور۔ ۱۲ر اگست کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور انتقال کر گئے۔

۳) خاکسار شیخ ولد عزیز۔ پیدائش ۱۹۰۲۔ ساکن ناگپور پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

۴) رفیق میاں ولد محمد۔ پیدائش ۱۹۱۲۔ ساکن ناگپور' ۱۵ر اگست ۱۹۴۲ کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی روز انتقال کیا۔

(۵) سید عرف چھوٹو۔ پیدائش ۱۹۲۰۔ ساکن ناگپور، ۱۲؍اگست ۱۹۴۲ کو پولیس فائرنگ میں فوت ہوئے۔

(۶) شیخ عثمان ولد شیخ یعقوب۔ پیدائش ۱۹۲۰۔ ساکن گم گاؤں، ناگپور، مل مزدور۔ ۱۴؍اگست ۱۹۴۲ کو پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۷) اسرائیل ولد اللہ رکھا۔ پیدائش ۱۸۹۴ء۔ موضع مالیگاؤں، ضلع ناسک۔ ۱۹۲۱ میں گرفتار ہوئے۔ شراب کی دوکانوں پر پیکٹنگ کی لوٹ مار اور آتش زنی کا مقدمہ قائم ہوا۔ ۶؍جولائی ۱۹۲۲ میں یراودا جیل میں پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۸) فقیرا ولد فریدون۔ ساکن ناگپور۔ ۱۹۲۱ کو عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔ ۲۷؍فروری ۱۹۲۱ کو پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۹) عبد الغفور ولد شکور مومن۔ پیدائش ۱۸۸۶ء ناسک۔ ۱۹۲۱ کو عدم تعاون تحریک میں شامل ہوے۔ قتل اور لوٹ و غارت گری کے الزام میں گرفتار کرلئے گئے۔ ۱۸؍جنوری ۱۹۲۳ کو پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۱۰) عبد الرسول ولد قرباں حسین۔ پیدائش ۱۹۱۰ء آپ ٹریڈ یونین لیڈر تھے۔ بلوے، قتل، لوٹ مار کے الزام میں پکڑے گئے۔ ۱۲؍جنوری ۱۹۳۱ میں پھانسی ہوئی۔

(۱۱) عبداللہ خلیفہ ولد خدا بخش۔ پیدائش ۱۸۸۸ء مالیگاؤں۔ خلافت تحریکوں میں حصہ لیا۔ تین سال قید بامشقت کی سزا ہوئی۔ یکم اگست ۱۹۲۸ کو پولیس کے مظالم نے ان کی جان لے لی۔

(۱۲) محمد شعباں بھاکری ولد بھکاری۔ پیدائش ۱۸۸۹ء۔ آپ پر قتل، لوٹ مار کا الزام عائد کرکے ۶؍جولائی ۱۹۲۳ کو پھانسی دی گئی۔

(۱۳) محمد حسین حاجی مدولد مدو شیت۔ پیدائش ۱۸۸۶ء۔ ۱۹۲۱ میں خلافت تحریک میں حصہ لیا۔ ۱۵؍اپریل ۱۹۲۱ کو پولیس کے تشدد کا شکار ہوگئے۔

(۱۴) رمضان ولد شیخ ابراہیم۔ پیدائش ۱۹۳۵ء ناگپور۔ پیشہ مزدوری۔ ناگپور کے ستیہ گرہ میں خوگوا، پر پرتگالی حکمراوں کے خلاف ستیہ گرہ کرنے جارہا تھا، اس میں شامل ہوگئے۔ ۱۵؍اپریل ۱۹۵۴ گوا سرحد میں داخل ہونے پر پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۵) حسین احمد قرباں۔ ساکن شولاپور۔ ۱۹۳۰ میں سول نافرمانی تحریک میں حصہ لیا۔

لوٹ اور قتل و غارت کے الزام لگنے پر ان کو ۱۲ر جنوری ۱۹۳۱ میں پراودا جیل میں تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔

مغربی بنگال

ہندوستان چھوڑو اندولن

(۱) عظیم بخش ولد شیخ عبدل۔ ساکن بریسال مدنا پور، گرفتار ہوئے اور ۱۹۴۲ میں جیل ہی میں انتقال کر گئے۔

(۲) علاء الدین شیخ۔ پیدائش ۱۹۱۲۔ ساکن محمد پور، ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۲ کو نادی گرام پولیس اسٹیشن کی طرف جانے والے جلوس کی رہنمائی کی۔ پولیس سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ فائرنگ ہوئی اور وہ موقع پر ہی فوت ہو گئے۔

(۳) احمد سرور ساکن بالا گھاٹ۔ سنہ ۱۹۳۰ میں سول نافرمانی میں حصہ لیا اور نمک ستیہ گرہ میں شریک ہو کر گرفتار ہوئے اور جیل ہی میں وفات پا گئے۔

(۴) جیلانی عبد الکریم غلام ولد چودھری غلام محمد جیلانی۔ پیدائش ۲۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۴ء۔ ۱۹۲۱ میں عدم تعاون تحریک میں شامل ہوئے۔ ۱۹۳۰ کو گرفتار ہوئے اور جیل میں ہی وفات پا گئے۔

(۵) علاء الدین شیخ۔ پیدائش ۱۹۱۲ء۔ ضلع مدناپور ضلع موضع محمد پور۔ ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۲ میں ایک جلوس کی رہنمائی کرتے ہوئے پولیس لاٹھی چارج میں زخمی ہوئے اور زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گئے۔

(۶) عظیم بخش ولد شیخ عبدل۔ ساکن موضع بریسال، ضلع مدنا پور۔ دس ماہ قید کی سزا ہوئی۔ ۱۹۴۳ میں مدنا پور جیل میں انتقال کر گئے۔

گجرات

(۱) امین بھیلا بھائی ولد شری دادا دابجی بھائی۔ ولادت موضع پانچ ضلع کائرا، گجرات۔ پیشہ کاشت کاری۔ سنہ ۱۹۳۰ میں سول نافرمانی تحریک میں حصہ لیا۔ دھراسنا کے مقام پر نمک ستیہ گرہ میں گرفتار ہوئے پولیس لاٹھی چارج میں شدید زخمی ہوئے اور کچھ دنوں

بعد زخموں کی تاب نہ لاکر وفات پاگئے ان کی یاد میں ان کے گاؤں میں (پانچ) ایک لائبریری قائم کی گئی۔

راجستھان

(۱) شبراتی خاں ولد حواجی خاں موضع دیولی، ضلع اجمیر، راجستھان۔ ۳۰ مارچ کو رولٹ ایکٹ کے خلاف دہلی کے ایک مظاہرہ میں شریک ہوئے پولیس گولی کا نشانہ ہوئے اور شہید ہو گئے۔

صوبہ آسام

(۱) شیخ محمد نور لیکرا۔ ولادت موضع مسلم گھویا ضلع درانگ، آسام۔ پیشہ کاشتکاری ۱۸۹۴ میں برطانوی حکومت کے خلاف پتھرو گڑھ کی عوامی بغاوت میں حصہ لیا۔ انگریز سپاہیوں کے فائرنگ سے شہید ہو گئے۔

(۲) شیخ محمود بولی۔ ولادت مسلم گھویا۔ دارنگ، آسام۔ پتھرو گڑھ کی عوامی تحریک میں حصہ لیا۔ پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۳) شیخ محمود کوٹا۔ ولادت موضع بورکالیا۔ تھار، ضلع درانگ آسام۔ پتھرو گڑھ تحریک میں شہید ہو گئے۔

کشمیر چھوڑدو' بیع نامہ امرتسر توڑدو

مارچ ۱۸۴۶ میں بیع نامہ امرتسر اور کشمیر پر ڈوگرہ خانداں کے تسلط کے پورے ایک سو برس بعد مئی ۱۹۴۶ء میں اس بیع نامہ کو کشمیریوں نے چیلنج کیا۔

نیشنل کانفرنس کے صدر شیخ عبداللہ نے عوامی جلسوں میں اس معاہدہ کی منسوخی کا مطالبہ کردیا۔ چنانچہ سری نگر راولپنڈی شاہراہ پر ۸۴ ویں میل کے قریب اس کو گرفتار کرلیا گیا۔ ان کی گرفتاری کی اطلاع ٹیلی فون پر مہاراجا کو اس کے محل میں پہنچائی گئی۔ شیخ عبداللہ کو بادامی باغ فوجی چھاونی میں رکھا گیا۔ بغاوت کے الزام میں ان پر مقدمہ قائم کیا گیا۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۴۶ء کو انہیں تین برس کی قید اور پانچ سو روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔

شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کو گرفتار کرکے سری نگر سینٹرل جیل بھیج دیا گیا۔

سارے کشمیر میں بغاوت کی لہر پھیل گئی۔ عوام پر ہر طرح کی سختی کرکے اس کو کچل دینے کی پوری پوری کوشش کی گئی۔ کچھ لوگوں کو اپنی جاں سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔

ذیل میں ان چند شہیدوں کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) ڈار عبدالصمد ولد احمد ڈار

۲۰ر مئی ۱۹۴۶ء کے مظاہرے پر فائرنگ میں ہلاک ہوگئے۔

(۲) سلطان خاں ولد امیر خاں

۱۹۴۶ء کے مظاہرے میں ریاستی فوج کی گولیوں کا نشانہ بنے۔

(۳) محمد یوسف ولد محی الدین نقش بندی

خانقاہ مل' سرینگر میں ۱۹۴۶ کے مظاہرے پر فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔

(۴) شال غلام نبی ولد قادر شال

(پ) ۱۹۲۹۔ سینٹرل جیل سری نگر میں پولیس فائرنگ میں موت واقع ہوگئی۔

(۵) شیخ عبدالرحیم ولد شیخ سلطان

(پ) ۱۹۱۸۔ ساکن پام پور اننت ناگ۔ ۲۰ر مئی ۱۹۴۶ کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۶) شیخ علی محمد ولی بہادر خاں شیخ

(پ) ۱۹۲۹- ساکن سری نگر شاہ محلہ - ۱۹۴۶میں فائرنگ میں مارے گئے۔

ریاست جموں و کشمیر

کشمیر میں ذمہ دار حکومت کا مطالبہ
مطالبہ کی تحریک میں حصہ لینے والے شہیدوں کی فہرست

(۱) عبد الاحد ولد عبد السلام

(پ) ۱۹۰۳ء- ساکن ہند واڑہ بارہ مول ا کشمیر- پیشہ نائی- کشمیر سرکار کے خلاف تحریک میں شریک ہوئے- فروری ۱۹۳۲- پولیس کی فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۲) عبد الرحمٰن ولد خدا بخش

ساکن کشمیر شہر بستی غذا مہیا کرنے کے لئے احتجاج کیا- فروری ۱۹۳۲میں پولیس کی فائرنگ میں مارے گئے۔

(۳) عبد السلام ولد عبد الغفار

(پ) ۱۹۰۴- پیشہ خیاطی (درزی) گذیار- ۱۹۳۲میں مسجد زین کدل میں جلوس پر فائرنگ کی گئی- زخمی ہوئے اور زخموں کی تاب نہ لا کر فوت ہو گئے۔

(۴) عبد السلام ولد غفار مہر

(پ) ۱۹۱۰- پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۵) آہنگر رحمٰن ولد سلطان آہنگر

۱۹۳۱میں گرفتار ہوئے- سینٹرل جیل سری نگر میں انتقال کیا۔

(۶) آہنگر محمد عبد اللہ ولد کریم آہنگر

(پ) ۱۸۹۱-۱۹۳۱میں پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۷) آہنگر رزاق ولد رحیم آہنگر

(پ) ۱۸۷۰- کالک ماگ ضلع انت ناگ میں ۱۹۳۱ء میں ریاستی سپاہیوں کے

ہاتھوں مارے گئے۔

(۸) علی محمد پٹھان ولد سلطان پٹھان

خانقاہ ملا سری نگر میں پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۹) عزیز شاہ ولد صادق شاہ

(پ) ۱۸۸۱۔ ۱۳ر ستمبر ۱۹۳۱ کو شوپیان پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

(۱۰) عزیز صوفی عرف علی وضع ولد صادق وضع

(پ) ۱۸۸۱۔ ساکن اننت ناگ۔ ریاستی فوج کی فائرنگ میں مارے گئے۔

(۱۱) بہادر علی ولد نذر گوجر

ساکن باگوہی۔ جموں۔ راجوری میں یکم اکتوبر ۱۹۳۱ کو ریاستی فائرنگ میں مارے گئے

(۱۲) بیگ فتح محمد ولد اقبال بیگ

ساکن بارہ مولا۔ سنہ ۱۹۳۴ میں ریاستی فوج کی فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۱۳) بٹ احمد ولد قادر بٹ

ساکن سری نگر۔ سری نگر سنٹرل جیل پر عبد القدیر خاں کی گرفتاری پر مظاہرہ کیا۔ ۱۳ جولائی ۱۹۳۱ کو جیل کے دروازہ پر ہلاک ہوئے۔

(۱۴) بٹ علی ولد صادق بٹ

(پ) ۱۹۰۴۔ ساکن بارہ مولا۔ ۱۹۳۴ میں بارہ مولا مظاہرے میں مارے گئے۔

(۱۵) بٹ غلام محمد ولد صمد بٹ

(پ) ۱۹۰۷۔ ساکن سری نگر۔ کوچی باغ پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۱۶) بٹ حبیب ولد خضر بٹ

(پ) ۱۸۹۹۔ ساکن اننت ناگ۔ پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۱۷) بٹ خضر ولد لاسہ بٹ

(پ) ۱۸۹۱۔ ۲۱ر ستمبر ۱۹۳۱ لاٹھی چارج میں زخمی ہوئے اور زخموں کی تاب نہ لاکر انتقال کیا۔

(۱۸) بٹ محمد صمد ولد امیر بٹ

(پ) ۱۸۸۲۔ ساکن سری نگر۔ ۱۹۳۲ میں میو بازار فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۱۹) بٹ صدیق ولد احمد بٹ

(ب) ۱۸۹۳۔ ساکن یل واما' انت ناگ۔ ۵رجنوری ۱۹۳۳ء کو مظاہرہ کے دوراں مارے گئے۔

(۲۰) چپو غلام احمد ولد لسّاجو چپوؒ

(ب) ۱۸۹۵ ساکن انت ناگ۔ ریاستی فوج کی فائرنگ میں زخمی ہو کر اسی روز انتقال کیا۔

(۲۱) چکن محمد بٹ ولد احمد بٹ چکن

(ب) ۱۹۰۱۔ ساکن انت ناگ۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہو کر انتقال کر گئے۔

(۲۲) چکن رمضان بٹ ولد رحمٰن بٹ چکن

ساکن انت ناگ۔ فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لا کر انتقال کر گئے۔

(۲۳) ڈار عبد الرحمٰن ولد شعبان ڈار

(ب) ۱۹۰۱۔ کوسو یور فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۲۴) ڈار عبد الصمد ولد احمد در

۲۰ مئی ۱۹۴۶ کے مظاہرہ میں فائرنگ ہوئی اور یہ اس میں شہید ہو گئے۔

(۲۵) ڈار احمد ولد اکبر ڈار

(ب) ۱۹۰۱۔ ساکن نوشہرہ ریاستی سپاہ کی فائرنگ میں مارے گئے۔

(۲۶) ڈار امیر ولد عزیز امیر ڈار

ساکن حموں یلواما فروری ۱۹۳۴ میں مظاہرہ ہوا۔ پولیس فائرنگ ہوئی اور یہ اس میں مارے گئے۔

(۲۷) ڈار حبیب ولد شعبان ڈار

(ب) ۱۹۰۲۔ مارکیٹ پیلیس انت ناگ فائرنگ میں مارے گئے۔

(۲۸) ڈار کمال ولد قادر خاں

(ب) ۱۸۹۲۔ ساکن مدان چوگاں بارہ مولا۔ فروری ۱۹۳۲ میں فائرنگ کا شکار ہوئے

(۲۹) ڈار محمود دار اشد ڈار

(ب) ۱۸۹۱۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۱ شوپیاں فائرنگ میں مارے گئے۔

(۳۰) ڈار محمد ولد رشید ڈار

ساکن شوپیان۔ ۱۹۳۱ میں گرفتار ہوئے سینٹرل جیل سری نگر میں انتقال کیا۔

(۳۱) ڈار رحیم ولد رمضان ڈار

(پ) ۱۸۹۵۔ ساکن شوپیاں' انت ناگ۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی دن انتقال کیا۔

(۳۲) ڈار شعبان ولد جما ڈار

(پ) ۱۹۱۱۔ انت ناگ فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۳۳) ڈار وہاب ولد لسی ڈار

ساکن گوری باکر' بارہ مولا۔ ۱۹۳۲ میں ہندواڑہ فائرنگ میں مارے گئے۔

(۳۴) ڈار وہاب ولد قادر ڈار

(پ) ۱۹۱۰۔ ساکن انت ناگ بلوامافائرنگ میں مارے گئے۔

(۳۵) ڈار غلام رسول ولد علی محمد

(پ) ۱۹۰۴۔ ساکن سری نگر۔ سینٹرل جیل میں سری نگر پر مظاہرہ کیا۔ ۱۳؍ جولائی کو جیل دروازہ پر پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۳۶) فقیر علی ولد نصیرالدین

ساکن سری نگر۔ ۱۹۳۱ کو گوا کدل فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۳۷) شریمتی فریضہ

(پ) ۱۸۹۵۔ خاوند کا نام رزاق باہرو۔ ساکن بارہ مولا۔ حیار مل بارہ مولا فائرنگ میں ۱۹۳۱ کو زخمی ہوئیں اور انتقال کر گئیں۔

(۳۸) غلام احمد نقاش ولد سلطان نقاش

(پ) ۱۹۰۱۔ ساکن سری نگر۔ ۱۳؍ جولائی ۱۹۳۱ کو شہید ہو گئے۔

(۳۹) غلام حسن خاں

(پ) ۱۹۱۳۔ ساکن سرینگر۔ خانقاہ ملا کے ایک جلوس پر فائرنگ میں مارے گئے۔

(۴۰) غلام حسین ولد اللہ دتا

(پ) ۱۹۱۵۔ ساکن چوگاں ناٹو۔ ۱۹۳۲ کے ایک جلوس پر فائرنگ کے دوران

مارے گئے۔

(۴۱) غلام محمد ولد امیر خاں

(ب) ۱۹۰۶- فروری ۱۹۳۴ کو پلواما فائرنگ میں مارے گئے۔

(۴۲) غلام محمد تیلی ولد غلام رسول تیلی

نوشہرہ مظاہرے کے دوران فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۴۳) غلام محمد ولد غلام رسول

(ب) ساکن پلواما- ۵ جنوری ۱۹۳۳ کو پلواما فائرنگ میں پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنے۔

(۴۴) غلام محمد حلوائی ولد رحمٰن حلوائی

(ب) ۱۹۰۸ء- سینٹرل جیل کے دروزاہ پر فائرنگ کے دوران ہلاک ہوئے۔

(۴۵) غلام قادر خاں ولد عبداللہ خاں

(ب) ۱۹۰۵- سینٹرل جیل دروازے پر پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۴۶) اسد اللہ غفار بٹ

(ب) ۱۹۰۶ء ساکن سری نگر- جامع مسجد سری نگر کے پاس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۴۷) کبیر شاہ آزاد

(ب) ۱۸۸۱- ساکن انت ناگ-۱۹۳۱ میں اننت ناگ پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۴۸) کام رازی حبیب

(ب) ۱۸۹۹- ساکن بج بہارا- اننت ناگ- سنہ ۱۹۳۴ میں اننت ناگ فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۴۹) لون احمد ولد سلطان لون

(ب) ۱۸۹۴- ساکن لنگیٹ' بارہ مولا- ہندواڑہ فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۵۰) مکائی امیرالدین ولد رسول جو مکائی

(ب) ۱۸۹۵- دمباکدل سری نگر ۱۹۳۱ میں فائرنگ میں مارے گئے۔

(۵۱) **ملک علی ولد رسول ملک**

ساکن ڈلی پور۔ انست ناگ فائرنگ میں (پلواما) میں ہلاک ہوئے۔

(۵۲) **ملک بلو ولد پیرا ملک**

ساکن ڈربل 'جموں۔ یکم اکتوبر راجوری فائرنگ میں مارے گئے۔

(۵۳) **ملک غلام احمد ولد حبیب ملک**

۱۹۳۱ میں انست ناگ فائرنگ میں جاں بحق ہوئے۔

(۵۴) **ملک غلام حسین زرگر ولد شاہد غلام علی احمد ملک**

پیشہ سنار۔ ۱۹۳۱ میں فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۵۵) **ملک رحمان ولد محمد ملک**

(پ) ۱۸۷۱۔ ۱۹۳۱ میں انست ناگ فائرنگ میں پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنے۔

(۵۶) **ملک سلطان ولد نور ملک**

(پ) ۱۹۰۲۔ فروری ۱۹۳۴ میں فائرنگ میں مارے گئے۔

(۵۷) **میر عبدالاحد ولد غفار میر**

(پ) ۱۸۷۱۔ فروری ۱۹۳۴ میں پلواما فائرنگ میں جاں بحق ہو گئے۔

(۵۸) **میر عبدالرحمان ولد سبحان میر**

(پ) ۱۸۷۱۔ فروری ۱۹۳۴ میں پلوانا فائرنگ میں مارے گئے۔

(۵۹) **محمد عثمان ولد محمد صادق لون**

(پ) ۱۹۰۱۔ ساکن نوشہرہ۔ سینٹرل جیل سری نگر میں عبدالقدیر خاں کی گرفتاری پر احتجاج میں پولیس فائرنگ میں ہلاک ہو گئے۔

(۶۰) **میر احمد ولد محمد میر**

ساکن سری نگر۔ سینٹرل جیل سری نگر کے پھاٹک پر ریاستی فوج کی گولی باری میں مارے گئے۔

(۶۱) **میر جبار ولد عزیز میر**

(پ) ۱۸۹۶ء۔ ساکن سری نگر۔ فروری ۱۹۳۲ میں چھند واڑہ فائرنگ میں پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنے۔

(۶۲) میر قاسم ولد اکبر میر
(ب) ۱۹۰۴- فروری ۳۴ میں پلواما فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔
(۶۳) محمد اکبر ولد فقیر محمد
(ب) ۱۸۸۱- ۱۳ر جولائی ۱۹۳۱ کو سینٹرل جیل سری نگر کے دروازے پر فائرنگ کے دوران مارے گئے۔
(۶۴) محمد خاں ولد فتح خاں
ساکن سوپور بارہ مولا- ۱۹۳۱ کے مظاہرہ میں شہید ہوئے۔
(۶۵) محمد مجیب بٹ ولد عبد الغفار
صفاکدل مظاہرہ ۱۹۴۶ میں فائرنگ کے دوران ہلاک ہو گئے۔
(۶۶) سلطان خاں ولد امیر خاں
۱۹۴۶ کے مظاہرہ میں مارے گئے۔
(۶۷) محمد یعقوب ولد غلام محی الدین
ساکن ارئی منڈی، جموں- ۱۹۳۱ کو ارئی منڈی فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔
(۶۸) مشکی عزیز ولد سبحان مشکی
(ب) ۱۸۹۰- ۱۹۳۱ میں سوپور میں ہونے والی فائرنگ میں ریاستی فوج کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔
(۶۹) نبیر خاں ولد امیر خاں
(ب) ۱۹۱۱- گرو بازار سرینگر کے جلوس پر پولیس کی فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔
(۷۰) نجار ابلی ولد لسّی نجّار
ساکن ادھم پور- (ب) ۱۸۹۷- سری نگر ۱۳ر جولائی ۱۹۳۱ کو پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔
(۷۱) نجار لسّا ولد عزیز نجّار
پیشہ بڑھئی- سکھیر بل بارہ مولا فائرنگ میں ۱۹۳۱ میں مارے گئے۔
(۷۲) نجار محمد اسماعیل ولد صمد نجار
(ب) ۱۹۰۸ء- ساکن سری نگر- میسوا بازار فائرنگ میں پولیس کی گولیوں کا

شکار ہوئے۔

(۷۳) نقش بندی محمد یوسف ولد محی الدین نقش بندی

ساکن سری نگر۔ سنہ ۱۹۴۶ میں خانقاہ ملا سرینگر فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۷۴) پیر غنی شاہ ولد پیر حسن شاہ

(پ)۱۸۹۱۔ ساکن اننت ناگ۔ اننت ناگ میں ہونے والے مظاہرہ میں ۱۹۳۱ کو مارے گئے۔

(۷۵) پیر محمد مقبول شاہ ولد ولی شاہ

ساکن اننت ناگ۔ اننت ناگ مظاہرہ میں ۱۹۳۱ کی فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۷۶) پاشا محمد ولد عزیز پاشا

(پ) ۱۹۰۹۔ اننت ناگ میں ہونے والے مظاہرہ میں ریاستی پولیس کی فائرنگ میں مارے گئے۔

(۷۷) راٹھور احمد ولد سبحان راٹھور

ساکن نوشہرہ۔ ۱۹۳۱ میں نوشہرہ فائرنگ میں مارے گئے۔

(۷۸) رشمی رحمان علی ولد علی رشمی

(پ) ۱۹۰۶۔ ساکن ملک ناگ۔ ۱۹۳۱ میں ملک ناگ فائرنگ میں مارے گئے۔

(۷۹) رستم خاں ولد احمد خاں

(پ) ۱۹۰۷۔ ساکن چرپاوا' بارہ مولا۔ ۱۹۳۲ میں جھنڈواڑہ فائرنگ میں مارے گئے۔

(۸۰) صاحب دین ولد حلیم گوجر

ساکن کھلابن جموں۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۱ راجوری کے جلوس پر فائرنگ میں مارے گئے۔

(۸۱) سیفی (صفی) ولد صلح محمد م

ساکن بڑاکنہ۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۱ کو راجوری فائرنگ میں مارے گئے۔

(۸۲) ساجدہ بانو زوجہ امام حسین خاں

ساکن شوپیاں۔ اننت ناگ پولیس فائرنگ میں دل کا دورہ پڑنے پر انتقال ہو گیا۔

(۸۳) شیخ نبیر ولد صادق شیخ

(پ) ۱۹۰۷ء- ساکن اننت ناگ- ۱۵ر جنوری کو پلواما فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۸۴) شیخ قادر ولد احمد شیخ

(پ) ۱۹۰۷ء- ساکن پلواما- ۱۵ر جنوری ۱۹۳۳ کو فائرنگ میں مارے گئے۔

(۸۵) شال غلام نبی ولد قادر شال

(پ) ۱۹۲۹- سنہ ۱۹۴۶ میں سینٹرل جیل پر فائرنگ میں ہلاک ہو گئے۔

(۸۶) شیخ عبدالکبیر ولد محمد شیخ

(پ) ۱۹۰۳- میسوا بازار فائرنگ میں ۱۹۳۱ کو زخمی ہوئے- لاٹھی چارج کے زخموں میں تاب نہ لا کر پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۸۷) شیخ عبدالرحیم ولد شیخ سلطان

(پ) ۱۹۱۸- ساکن پام پورہ- ۲۰ر مئی سنہ ۴۶ کو پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۸۸) شیخ احمد اللہ ولد شیخ عبدالغفار

(پ) ۱۸۹۹- ساکن بارہ مولا- ۱۹۳۴ میں بارہ مولا کی فائرنگ میں مارے گئے۔

(۸۹) شیخ احمد ولد سبحان شیخ

پیشہ بنکر- فروری ۱۹۳۲ میں بارہ مولا فائرنگ میں ریاستی فوج کے ہاتھوں مارے گئے۔

(۹۰) شیخ علی محمد ولد بہادر خاں شیخ

(پ) ۱۸۹۲- ساکن سری نگر، شاہ محلہ- ۱۹۴۶ میں پولیس فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۹۱) شیخ امیر ولد محمد شیخ

(پ) ۱۹۰۲ء- ساکن چاواں کلاں، اننت ناگ- فروری ۱۹۳۴ کی فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی روز انتقال ہوا۔

(۹۲) شیخ غلام رسول ولد قادر بخش

(پ) ۱۹۰۳- سنہ ۱۹۳۱ کی فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۹۳) شیخ قادر ولد صمد شیخ

(ب) ۱۹۰۱- فروری ۱۹۳۴ میں اننت فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۹۴) شورہ عبدالخالق ولد صمد شورہ

(ب) ۱۸۸۱- ساکن سری نگر- ۱۳ر جولائی ۱۹۳۱ کو جیل کے دروازے پر فائرنگ میں پولیس کی گولی کا نشانہ بنے۔

(۹۵) شورہ عبدالاحد ولد امیر شورہ

(ب) ۱۹۰۶- بارہ مولا- بارہ مولا شوپور فائرنگ ۱۹۳۱ میں ہلاک ہو گئے۔

(۹۶) صوفی غلام محمد ولد عبدالرزاق

(ب) ۱۹۱۰ء- ساکن سری نگر- سینٹری سرینگر جیل کے دروازے کے مظاہرہ کے موقع پر پولیس فائرنگ میں مارے گئے۔

(۹۷) صوفی سبحان ولد وہاب صوفی

(ب) ۱۹۰۱- ملک ناگ مقام پر مظاہرہ کے دوران فائرنگ میں مارے گئے۔

(۹۸) سلا شاہ ولد لسی شاہ

ساکن چھتری شریف، اننت ناگ- ۵ر جنوری ۱۹۳۳ کو ایک مظاہرہ کے جلوس پر فائرنگ میں مارے گئے۔

(۹۹) نائک عبدالقدوس ولد خالق نائک

ساکن شوپیان- ۲۱ر ستمبر کو شوپیان کے مقام پر فائرنگ میں مارے گئے۔

(۱۰۰) طوطا سلطان ولد عبدالرحیم طوطا

(ب) ۱۹۰۲- ساکن چھتری شریف- فروری ۱۹۳۴ میں مظاہرہ کرنے والوں پر فائرنگ ہوئی اور یہ اس موقع پر ہلاک ہو گئے۔

(۱۰۱) وانی اسد ولد منور وانی

ساکن براسی پورہ- کسان- فروری ۱۹۳۲ میں چھنڈ واڑہ میں ریاستی سپاہیوں کی ائرنگ میں شہید ہوئے۔

۱۰۲) وانی غلام رسول ولد مقصود وانی

کسان- چھنڈ واڑہ میں فروری ۱۹۳۲ میں فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۱۰۳) وانی حبیب ولد صمد وانی

(ب) ۱۹۰۱ء۔ ملک ناگ انت ناگ فائرنگ میں زخمی ہو کر انتقال ہو گیا۔

(۱۰۴) وانی جما ولد صمد وانی

(ب) ۱۹۱۲۔ انت ناگ میں ۱۹۳۱ کو ریاستی سپاہیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

(۱۰۵) وانی ولی ولد ایلی وانی

کشمیر کی سیاست میں سرگرم رہے۔ ۱۹۳۱ میں گرفتار ہوئے۔ سات سال کی قید ہوئی۔ ۱۹۳۱ میں سینٹرل جیل سرینگر میں انتقال کیا ۱۹۳۱۔

(۱۰۶) وار رستم ولد رحمان وار

ساکن زونا رشی چوکی بل بارہ مول ۱۰ فروری ۱۹۳۲ میں ہندواڑہ فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

سبھاش چندر بوس اور آزاد ہند فوج

سبھاش چندر کو جولائی ۱۹۴۰ میں گرفتار کرلیا گیا۔ نومبر میں انہوں نے مرن برت رکھا اور سرکار سے اپنی رہائی کا مطالبہ کیا۔ حکومت نہیں چاہتی تھی کہ سبھاش بوس کی موت کا سبب بنے' اس لئے اس کو جیل سے رہا کردیا گیا مگراں کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھی گئی۔ رہا ہونے کے بعد اپنے مکان ۱۳۸ الگن روڈ پر آگئے۔ اپنے سب ساتھیوں کو کلکتہ بلایا اور ان سب سے علیحدہ علیحدہ بات چیت کی اور اس کے بعد گوشہ نشینی اختیار کرلی (ان کی رہائی ۵ر دسمبر کو عمل میں آئی تھی)۔

۱۹ر جنوری ۱۹۴۱ء کو پیشاور پٹھان کے لباس میں پہنچے اور اپنا نام ضیاء الدین رکھا۔ انہوں نے اپنی داڑھی بڑھالی اور اپنا پسندیدہ چشمہ بھی لگانا چھوڑ دیا۔ ۴۳ دن کابل میں رہے' اس کے بعد برلن گئے۔ ۱۸ر مارچ ۱۹۴۱ء کو جرمن اور اٹلی کے فوجی آفیسران سے ملے اور ۲۷ر مارچ کو ماسکو اور ۲۸ر مارچ کو برلن آگئے۔ وہاں دو سال رہے۔ جرمن میں ہندوستانی فوجی جرمنی کی قید میں تھے۔ ان کو آزاد کرایا۔ اسی طرح جاپان میں جو ہندوستانی فوجی بندی بنالئے گئے تھے۔ ان کو اس کا اختیار دیا گیا کہ وہ یا تو قید کی زندگی گزاریں یا آزاد ہند فوج میں شامل ہو جائیں۔ سب کے سب آزاد ہند فوج میں شامل ہو گئے۔

انہوں نے تین بٹالیوں کی پہلی سرکاری ٹریننگ اور مشقوں کا معائنہ کیا۔ اس بٹالین نے ایک کمانڈر' کرنل' کی کمانڈ میں اپنے قومی جھنڈے سے وفاداری کا حلف لیا۔ یہ جھنڈا وہی تھا جو کہ کانگریس کا ترنگا ہے' ترنگے کے بیچ میں جو چکر ہے اس کی جگہ ایک اچھلتا ہوا چیتا تھا۔ جو بھارت کی کوششوں کا نشان تھا۔

"جے ہند" تمام فوجیوں اور شہریوں کے لئے سلام کا واحد طریقہ تھا اور رابندر ناتھ ٹیگور کا ترانہ "جن من گن" اس کا قومی ترانہ اور گیت رہا۔ آزاد ہند سپاہیوں کے یہ نعرے تھے۔

ہمارا وطن	ہندوستان
ہمارا دشمن	انگلستان
ہمارا مقصد	آزادی

اس طرح سبھاش بوس اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں قدم بڑھاتے رہے۔
۵؍جولائی ۱۹۴۳ء کو سنگاپور کے ٹاون ہال کے ایک بڑے میدان میں شاندار پریڈ ہوئی۔ سبھاش بابو نے سلامی لی اور کہا۔

"آج میری زندگی کا قابل فخر دن ہے اور ہر ہندوستانی کو فخر کرنا چاہئے کہ اس کی فوج کی کمانڈ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ فوج میدان جنگ میں جائے گی۔ اس کا نعرہ ہوگا۔

"دلی چلو دلی چلو"

۲۱؍اکتوبر کو عبوری سرکار کا اعلان کیا گیا۔

۲۱؍دسمبر ۱۹۴۳ کو نیتاجی انڈمان پہنچے۔

جنوری ۱۹۴۴ کے پہلے ہفتہ میں رنگوں اور سنگاپور میں اس کے دفتر قائم کئے گئے۔

آزاد ہند فوج ملایا سے تھائی لینڈ اور ہندستان کی سرحد برما پہنچی۔ ۴؍فروری ۱۹۴۴ کو اراکان میں مورچہ کھولا گیا۔

۱۸؍مارچ کو برما کی سرحد کو پار کیا۔

۴؍اگست ۱۹۴۴ کو نیتاجی سبھاش بوس نے رنگوں ریڈیو اسٹیشن سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ہندوستاں کی آخری آزادی کی لڑائی کی شروعات ہوگئی ہے۔ فوج کے دستے آگے بڑھ رہے ہیں۔ یہ ہتھیار بند لڑائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک انگریز کو ہندوستان سے باہر نہ کیا جائے گا اور نئی دلی میں وائسرائے ہاؤس پر ترنگا نہ لہرایا جائے گا۔

آزاد ہند فوج کوہیما اور امپھال پر قابض ہوگئی۔ لیکن ہندوستان کی بدقسمتی کہئے کہ موسلا دھار بارش، اور دلدل نے تمام راستوں کو تباہ کردیا، خوراک اور رسد کی کمی، ہیضہ، پیچش اور ملیریا کی بیماری کی وجہ سے بہت سے لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور آزاد ہند فوج کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ ۱۲؍اگست کو جاپان کی شکست کی خبر ملی جس کا ۱۵؍اگست کو ریڈیو پر سرکاری اعلان کیا گیا۔

نیتاجی کی پوری کیبنٹ کی رائے تھی کہ کسی بھی صورت میں نیتاجی کو دشمن کے ہاتھ نہ آنے دینا چاہئے۔

۱۵ر اگست سبھاش بابو نے پیغام دیا کہ
"دہلی جانے والے بہت سے راستے ہیں اور آج بھی دلی ہی ہماری منزل مقصود ہے۔"

"تاریخ کے اس بحرانی دور میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس عارضی اور وقتی ناکامی سے ہمت نہ ہاریئے۔ خوش دلی اور حوصلہ اور ہمت کا دامن نہ چھوڑیئے۔ دنیا میں ایسی کوئی طاقت نہیں جو ہندوستان کو غلام بنائے رکھے' ہندوستان جلد آزاد ہو کر رہے گا۔

۱۷ر اگست ۱۹۴۵ صبح تڑکے نیتاجی اپنے ڈسک سے اٹھے۔ جلدی سے کچھ سامان باندھا اور بنکاک ہوائی اڈے کو روانہ ہو گئے۔ نیتاجی سبھاش اور کرنل حبیب الرحمٰن ایک جاپانی بمبار ہوائی جہاز پر سوار ہو گئے۔

۱۹ر اگست کو خبر ملی کہ فارموسا جزیرہ پر ان کے ہوائی جہاز کے تباہ ہونے سے سبھاش بابو موت کا شکار ہو گئے۔

جب جاپان کو برما میں شکست ہوئی تو آزاد ہند فوج کے ۷۵۰ لوگ مارے گئے۔ ۱۵۰۰ سو سپاہی مختلف امراض میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے۔ دو ہزار سیام بھاگ گئے۔ تین ہزار نے ہتھیار ڈال دئے' نو ہزار گرفتار ہوئے۔ آزاد ہند فوج میں قریب تیس ہزار آدمی تھے۔

سبھاش چندر بوس نے انتہا پسندوں اور انقلابیوں کی ایک نئی جماعت فارورڈ بلاک کی بنیاد ڈالی' جس کا نعرہ تھا۔

سمجھوتے کی باتیں بند کرو
آزادی کی لڑائی شروع کرو۔

ان کا عقیدہ اور اعتماد تھا کہ باہر کے دیسوں کی امداد کے بغیر انگریزی سامراج کو ہندوستان سے نہیں نکالا جا سکتا۔ ان کو اس بات پر یقین تھا کہ دیس کے اندر ہتھیار بند بغاوت کی کوئی صورت نہیں ہے' اس لئے دنیا کی بڑی طاقتوں کے آپس کے جھگڑوں اور دشمنی سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اسی جذبہ نے ایک عملی جامہ پہنایا اور آزاد ہند فوج کا قیام عمل میں آیا۔

آزاد ہند فوج اور سبھاش چندر بوس پر بڑی تفصیلی اور مبسوط تصانیف دستیاب ہیں۔ ہم نے ان کا مختصراً ذکر کیا ہے۔ آزاد ہند فوج میں ہندوستان کے ہر طبقے کے لوگ شامل تھے، جن کی تعداد تیس ہزار سے زیادہ تھی۔

آزاد ہند فوج میں مسلمانوں کی ایک بڑی بھاری تعداد بھی رہی ہے۔ ان میں بہت سے تختۂ دار پر چڑھا دئے گئے۔ کچھ کو عمر قید کی سزا ہوئی اور کچھ آزاد ہند فوجیوں کو مختصر مدت کے لئے جیل میں قید کر دیا ہے۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ ایسے مجاہدین کی ایک فہرست تیار کی ہے جسے اگلے صفحات میں آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔ لیکن اس میں مزید اضافہ ممکن ہے۔

جے ہند کا نعرہ ایک مسلمان نے دیا

جب آزاد ہند فوج کی باضابطہ تنظیم قائم ہو گئی، تو اب اس کے لئے ایک ایسے سلام کی ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ جب یہ فوجی ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو اس کا سلام بھی قومی یکجہتی اور ہندوستان سے اپنی وابستگی کا مظہر ہو۔ اس سلسلے میں کئی نعرے سامنے آئے۔

جناب عابد حسین صفرانی صاحب جو ہندوستان میں فارن سروس میں پنڈت جواہر لال نہرو کی سفارش سے منتخب ہوئے اور آزاد ہند فوج میں شامل تھے، انہوں نے اس موقع پر "جے ہند" کا نعرہ پیش کیا جسے سبھاش چندر بوس اور دوسرے فوجی افسران نے پسند کیا۔

برما، رنگون اور آسام میں ہندوستانی فوجیوں کی تعداد

۳۰۰۰ نے ہتھیار ڈال دئے۔
۲۰۰۰ سیام کی طرف بھاگ گئے۔
۱۵۰۰ امراض میں مبتلا تھے، اور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ۱۹۰۰۰ گرفتار ہوئے۔

تیس سے چالیس ہزار افراد نے آزاد ہند فوج میں شمولیت اختیار کی اور ۷۵۰ آزاد ہند کے فوجی سپاہی مارے گئے۔

آزاد ہند فوج

وہ نوجوان فوجی جنہوں نے انگریزی افواج کے خلاف جنگ کی برما اور جاپان کے محاذوں پر شہید ہوئے

(۱) عبدالعزیز

(پ) دھنی دھوریا، ضلع گجرات (پنجاب) پہلی گوریلا رجمنٹ میں حوالدار تھے۔ لڑتے ہوئے امپھال میں شہید ہوئے۔

(۲) احمد خاں

(پ) کنجاہ، تیسری گوریلا رجمنٹ میں حوالدار تھے۔ امپھال میں مارے گئے۔

(۳) اختر علی

ساکن کپور تھلہ۔ دوسری گوریلا رجمنٹ میں کیپٹن تھے۔ محاذ پر مارے گئے۔

(۴) الطاف حسین

ساکن رائپور ضلع امرتسر، پہلے بہادر گروپ میں سپاہی تھے۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۵) برکت

ساکن کانگڑہ ہماچل پردیش۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۶) بابو خاں

ساکن ادی کولار، جالندھر، برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۷) بشیر احمد

ساکن روہتک، تیسری گوریلا رجمنٹ میں لیفٹیننٹ رہے۔ کلیدا محاذ پر مارے گئے۔

(۸) بشیر احمد
تھارچ ضلع سیالکوٹ، پہلی گوریلا رجمنٹ میں سپاہی تھے۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۹) چراغ دین
ساکن برڈھیگا، لدھیانہ، آزاد ہند فوج میں برما کے محاذ پر کام آئے۔

(۱۰) دلاور خاں
ساکن جہلم، (پاکستان)۔ فوج میں نائک تھے۔ محاذ پر کام آئے۔

(۱۱) چراغ خاں
ساکن کہنہ، ضلع کپور تھلہ، ملایا میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ میدان جنگ میں کام آئے۔

(۱۲) فتح علی
ساکن پچھلی خورد ضلع جہلم، (پاکستان)۔ لینس نائک تھے۔ میدان جنگ میں کام آئے۔

(۱۳) فتح خاں
ساکن داروخانہ، جہلم۔ سنگاپور میں بھرتی ہوئے۔ میدان جنگ میں کام آئے۔

(۱۴) فتح خاں
ساکن ضلع جہلم (پاکستان)۔ بطور نائک بھرتی ہوئے۔ محاذ پر مارے گئے۔

(۱۵) فتح محمد
ساکن روہتک۔ تیسری گوریلا رجمنٹ میں شامل تھے۔ انگریزی فوج سے لڑتے ہوئے جگر کاچا، جگر کاچا۔ محاذ پر ہلاک ہوئے۔

(۱۶) فتح محمد
ساکن ہوشیار پور، ملایا میں بھرتی ہوئے۔ محاذ پر کام آئے۔

(۱۷) فضل داد
ساکن ہست سال، جہلم (پاکستان)۔ فوج میں سپاہی تھے۔ میدان جنگ میں کام آئے۔

(۱۸) فیروز خاں

کرنال، سنگاپور کی پہلی رجمنٹ میں لانس نائک تھے۔ میدان جنگ میں مارے گئے۔

(۱۹) غلام نبی

ساکن ہرماباد۔ ضلع گورداس پور، برما میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ انگریزی سپاہ نے بابادھری کیمپ میں نظر بند کیا۔ فروری ۱۹۴۴ میں اسی کیمپ میں انتقال کیا۔

(۲۰) حفیظ اللہ

ساکن گلما یانڈا، ہری پورہ، ہزارا پشاور۔ تیسری گوریلا رجمنٹ میں لیفٹننٹ کے عہدہ پر تھے۔ ستمبر ۱۹۴۴ میں محاذ پر مارے گئے۔

(۲۱) عنایت اللہ

ساکن تول زئی۔ پشاور (پاکستان)۔ بہادر کیمپ میں لیفٹننٹ۔ مقام ٹامو کے محاذ پر مارے گئے۔

(۲۲) ارشاد علی

ساکن نگانا، روہتک۔ پہلی رجمنٹ میں سپاہی تھے۔ محاذ پر مارے گئے۔

(۲۳) قاسم علی ولد فرید خاں

ساکن ٹیس، حصار ہریانہ۔ تیسری گوریلا رجمنٹ میں نائک تھے۔ محاذ پر ہلاک۔

(۲۴) خان محمد

ساکن نور پور، ضلع جہلم (پاکستاں)۔ پہلے بہادر گروپ میں لانس نائک تھے۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۴۵ کو رنگون کے محاذ پر مارے گئے۔

(۲۵) خدا بخش

ساکن تاجک مجبل پور (پاکستان)۔ ملایا میں بھرتی ہوئے۔ ٹامو برما میں اگست ۱۹۴۴ میں محاذ پر مارے گے۔

(۲۶) خوشی محمد

ساکن بھوندری، ضلع لدھیانہ، برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۲۷) مہربان خاں

ساکن رمبا، کرنال، تیسری گوریلا رجمنٹ میں لانس نائک تھے۔ کلیوا میں انگریزوں کی گولی باری میں مارے گئے۔

(۲۸) محمد عباس

ساکن کرور، ضلع راولپنڈی ملایا میں بھرتی ہوئے، محاذ پر کام آئے۔

(۲۹) محمد شفیع

ساکن پٹی، لاہور (پاکستان)۔ ملایا میں بھرتی ہوئے۔ محاذ پر کام آئے۔

(۳۰) محمد شفیع

ساہیوال، ضلع جالندھر، حوالدار تھے۔ امپھال کے محاذ پر مارے گئے۔

(۳۱) محمد عمر خاں ولد نظر محمد

ساکن نگانا، روہتک، سنگاپور میں بھرتی ہوئے۔ محاذ پر ہی مارے گئے۔

(۳۲) محمد یعقوب

ساکن کاسر ضلع ہزارہ، (پاکستان)۔ ملایا میں بھرتی ہوئے محاذ جنگ میں مارے گئے۔

(۳۳) محمد یوسف

ساکن ابراہیم زائر کوہاٹ (پاکستان)۔ بہادر گروپ میں تھے، امپھال کے محاذ پر مارے گئے۔

(۳۴) نبی بخش

ساکن کپور تھلہ۔ ملایا میں بھرتی ہوئے، محاذ پر ہلاک ہوئے۔

(۳۵) نور حسین

ساکن کانی ضلع چمبل پورہ (پاکستان)۔ ملایا میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے، نومبر ۱۹۴۴ میں سنگاپور کے محاذ پر مارے گئے۔

(۳۶) تاج محمد

ساکن گوجر گڑھ ندر خیل، کردان (پاکستان)۔ سنگاپور میں بھرتی ہوئے، سکنڈ لیفٹنٹ کرنل تھے، انگریز فوج نے گرفتار کرکے ان کو ہندوستان بھیج دیا، ۱۹۴۶ میں لکھنؤ

میں انتقال کیا۔

(۳۷) زبیر احمد

ساکن جاہور شیخوپورہ (پاکستان)۔ ملایا میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ ۱۹۴۳ میں گرفتار ہوئے' ہندوستان میں کورٹ مارشل کے تحت موت کی سزا ہوئی' ۲۳ر اکتوبر ۱۹۴۴ کو پھانسی دیدی گئی۔

(۳۸) عبدالعزیز ولد عبدالقیوم

ساکن برولر ضلع بلند شہر یوپی۔ انگریزی سپاہ سے مقابلے میں ہلاک ہوگئے۔

(۳۰) عبدالغنی

ملایا میں یونٹ نمبر ۴۵۱ میں بھرتی ہوئے۔ ۱۹ر مارچ ۱۹۴۵ کو برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۴۰) عبدالقادر ولد ورا کنجو

(پ) ۲۷ر مئی ۱۹۱۷۔ ساکن واکوم' تری وندرم' کیرالا' ۱۹۳۸ میں ٹراونکور ریاست میں ذمہ دار حکومت کے مطالبہ میں شریک ہوئے۔ دوسری جنگ عظیم سے پہلے ملایا چلے گئے اور آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ محکمہ جاسوسی کی طرف سے یہ کالی کٹ بذریعہ ڈبکنی کشتی آئے۔ ۱۹۴۲ میں جاسوسی اور بغاوت کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۴۳ کو پپی ٹنڑی میں پھانسی دی گئی۔

(۴۱) احمد خاں ولد حاتم خاں

ساکن ڈیرہ غازی خاں (پاکستان)۔ فوج میں حوالدار تھے۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۴۲) اختر علی سید ولد سید افتخار علی۔ محاذ پر کام آئے۔

(۴۳) اختر محمود

فوج میں سپاہی تھے' اٹلی کے محاذ پر کام آئے۔

(۴۴) علی اختر

ساکن بوانی خورد' گجرات (پاکستان)۔ جرمنی میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے' فرانس کے محاذ پر مارے گئے۔

(۴۵) علی خاں

جرمنی میں بھرتی ہوئے۔ فرانس کے محاذ پر مارے گئے۔

(۴۶) علی محمد

ساکن ملکھن والا' لائلپور (پاکستان) برما کے محاذ پر گرفتار ہوئے۔ لکھنؤ ہسپتال میں انتقال ہوا۔

(۴۷) علی محمد

فوج میں لانس نائک تھے۔ امپھال کے محاذ پر مارے گئے۔

(۴۸) اللہ داد

ملایا میں بھرتی ہوئے' یونٹ ۵۰۔ ۱۹۴۴ میں برما محاذ پر مارے گئے۔

(۴۹) امداد اللہ

دوسری گوریلا رجمنٹ میں حوالدار' برما محاذ میں کام آئے۔

(۵۰) امیر علی

فوج میں سپاہی تھے' برما محاذ میں ہلاک ہوئے۔

(۵۱) امیر حیات ولد کلیم بادشاہ

ساکن بیر خیل مردان (پاکستان)۔ آزاد ہند فوج میں لانس نائک تھے۔ محاذ جنگ میں مارے گئے۔

(۵۲) ایوب خاں

ساکن نہر ضلع پونچھ جموں' محاذ جنگ میں مارے گئے۔

(۵۳) بدرالدین

فوج میں حوالدار تھے۔ برما کے محاذ میں کام آئے۔

(۵۴) بگا خاں

گوریلا رجمنٹ میں سپاہی' برما کے محاذ میں ہلاک ہوئے۔

(۵۵) بہرام خاں

فوج کی یونٹ ۷۶ میں شامل تھے' ۱۱ر فروری ۱۹۴۵ میں برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۵۶) فرزند علی

۱۹۴۲ میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے، ہند برما سرحد پر مارے گئے۔

(۵۷) فتح علی

جرمنی میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ فرانس کے محاذ میں مارے گئے۔

(۵۸) فتح خاں

پہلی گوریلا رجمنٹ میں حوالدار تھے، برما میں مقام ہاکا میں کام آگئے۔

(۵۹) فضل داد

جرمنی میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ جولائی ۱۹۴۴ اٹلی کے محاذ پر مارے گئے

(۶۰) فضل کریم

فوج میں سپاہی تھے۔ امپھال کے محاذ میں مارے گئے۔

(۶۱) فضل محمد

آزاد ہند فوج میں دسویں رجمنٹ میں تھے، ملایا کے محاذ میں ہلاک ہوئے۔

(۶۲) غلام حیدر شاہ

۱۹۴۲ میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ برما کے محاذ پر ۱۸ مارچ ۱۹۴۴ میں مارے گئے۔

(۶۳) غلام خاں ولد فقیر حسین

ساکن اکزئی، پشاور (پاکستان)۔ دوسری گوریلا رجمنٹ میں تھے۔ امپھال محاذ پر مارے گئے۔

(۶۴) غلام عیسیٰ خاں

جرمنی میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ ستمبر ۱۹۴۴ کو فرانس کے محاذ پر مارے گئے

(۶۵) غلام نبی

ساکن دھرم آباد، ملایا میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ فروری ۱۹۴۴ میں برما محاذ پر کام آئے۔

(۶۶) غلام بخش

ملایا کے محاذ میں بھرتی ہوئے۔ برما کے محاذ میں مارے گئے۔

(۶۷) غلام قادر

ملایا میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے' اور برما کے محاذ میں مارے گئے۔

(۶۸) غلام محمد

فوج کے پہلے بہادر گروپ میں نائیک تھے' ۲۶ر مئی ۱۹۴۴ برما میں ٹاموکے مقام پر مارے گئے۔

(۶۹) غلام محمد

۱۹۴۳ میں بھرتی ہوئے' کلیوا برما محاذ پر مارے گئے۔

(۷۰) غلام رسول

۱۹۴۲ میں تیسری گوریلا رجمنٹ میں بھرتی ہوئے' دریائے سیتانگ برما کے محاذ میں کام آئے۔

(۷۱) حامد' آر' اے

پہلی بہادر رجمنٹ میں لفٹیننٹ تھے۔ مارچ ۱۹۴۵ میں رنگون کے محاذ پر مارے گئے۔

(۷۲) ہدایت اللہ

پہلے بہادر گروپ میں سیکشن آفیسر تھے' محاذ پر جل گئے' برما کے اسپتال میں انتقال کیا۔

(۷۳) ابراہیم

سیکنڈ گوریلا رجمنٹ میں شامل ہوئے۔ امپھال کے مقام پر مارے گئے۔

(۷۴) امام دین

ساکن کابل گڑھ' میرپور جموں' ملایا میں بھرتی ہوئے' محاذ پر مارے گئے۔

(۷۵) امام دین

آزاد ہند فوج میں باورچی تھے' امپھال کے محاذ پر مارے گئے۔

(۷۶) عصمت اللہ

جرمنی میں بھرتی ہوئے' فرانس کے محاذ پر مارے گئے۔

(۷۷) خلاص خاں

ساکن جہلم (پاکستان)۔ ملایا میں بھرتی ہوئے' برما کے محاذ میں زخمی ہوئے اور

انتقال کر گئے۔

(۷۸) خان باز

ساکن جھمبل پور (پاکستان)۔ جرمنی میں آزاد ہند فوج میں شامل رہے۔ ۱۹۴۴ میں فرانس کے محاذ پر ہلاک ہوئے۔

(۷۹) خان بیگ

۱۹۴۲ میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ اراکان کی پہاڑیوں میں مارے گئے۔

(۸۰) خان محمد

ساکن بہالی ضلع حصار، تیسری رجمنٹ میں حوالدار تھے، برما کے محاذ میں کام آ گئے۔

(۸۱) خوشی محمد ولد جان محمد

ساکن نوالی، جالندھر، اپنے طالب علموں کے ساتھ ۱۹۱۵ میں افغانستان گئے، جرمن فوجیوں نے ۱۹۴۰ میں انہیں ہلاک کر دیا۔

(۸۲) محبوب علی

ملایا میں بھرتی ہوئے، ۱۹۴۴ میں برما میں مارے گئے۔

(۸۳) محبوب بخش

ساکن کھائی جہلم، (پاکستان)۔ فوج میں لانس نائک تھے۔ ۲۲ر جولائی ۱۹۴۴ کو برما میں مارے گئے۔

(۸۴) محبوب حسین

ساکن اشرزئی، (پاکستان)۔ کوہاٹ۔ ملایا میں بھرتی ہوئے، برما کے محاذ پر ہلاک ہوئے

(۸۵) میر گل

ملایا میں بھرتی ہوئے۔ پہلی انجینئرنگ کمپنی میں نائک تھے۔ برما کے محاذ میں مارے گئے۔

(۸۶) محمد افضل

فوج میں حوالدار تھے، ۱۹۴۴ میں رنگون میں مارے گئے۔

(۸۷) محمد اکبر

ساکن جہلم (پاکستان)۔ ملایا میں بھرتی ہوئے۔ ۱۹۴۴ میں برما کے محاذ میں کام آئے۔

(۸۸) محمد اکرم

۱۹۴۲ میں آزاد فوج میں بھرتی ہوئے' سیاسی سرگرم کارکن تھے۔ ۲۴ مارچ ۱۹۴۲ میں جب وہ ٹوکیو (جاپان) میں انڈیا انڈی پنڈنس لیگ کی میٹنگ میں جارہے تھے' ہوائی حادثہ میں ہلاک ہوگئے۔

(۸۹) محمد علی ولد میرداد

ساکن ساما یلا' روہتک۔ برما میں چھندون دریا کے محاذ پر مارے گئے۔

(۹۰) محمد اسلم

جرمنی میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے' دوسری بٹالین میں سیکشن آفیسر تھے۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۴۴ کو فرانس کے محاذ پر مارے گئے۔

(۹۱) محمد ایوب

ساکن نہریو نچھ (پاکستان)۔ آزاد ہند فوج میں لیفٹیننٹ تھے۔ برما محاذ پر مارے گئے۔

(۹۲) محمد سلطان

ملایا میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ ہندوستانی انقلابیوں سے خاص ربط تھا۔ انگریزی فوج نے گرفتار کیا۔ بغاوت کے الزام ۱۹۴۲ میں پھانسی کی سزا ہوئی۔

(۹۳) محمد دین

ملایا میں بھرتی ہوئے' دوسری گوریلا رجمنٹ میں حوالدار کلرک تھے۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۹۴) محمد فضل

۱۹۴۲ میں بھرتی ہوئے۔ زخمی ہوئے' برما کے اسپتال میں انتقال کیا۔

(۹۵) محمد غلام

۱۹۴۲ میں بھرتی ہوئے' جولائی ۱۹۴۴ میں برما کے محاذ میں کام آگئے۔

(۹۶) محمد حسین

فوج میں لانس نائک تھے' جنوری ۱۹۴۵ میں اراکان میں انگریز سپاہیوں سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(۹۷) محمد حسین ولد عبداللہ خاں

ساکن نون ڈال۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۹۸) محمد الٰہی

فوج میں لانس نائک تھے' ۷ر مارچ ۱۹۴۵ کو برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۹۹) محمد خاں

ساکن سینتھی' جہلم (پاکستان)۔ ملایا میں بھرتی ہوئے جولائی ۱۹۴۴ میں برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۰۰) محمد خاں

ملایا میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ ۱۵ر جولائی ۱۹۴۴ کو برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۰۱) محمد پی پی

ساکن کڈی کڈ' مالا بار' کیرالا' برما کے محاذ میں کام آ گئے۔

(۱۰۲) محمد سرور

ملایا میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے' برما کے محاذ میں کام آئے۔

(۱۰۳) محمد شفیع

فوج میں لانس نائک تھے' اراکان پہاڑیوں کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۰۴) محمد شفیع

پہلی انجینئرنگ کمپنی میں سپاہی تھے۔ اراکان کی پہاڑیوں میں مارے گئے۔

(۱۰۵) محمد یائل

ساکن گولری سرائے راولپنڈی (پاکستان)۔ ۱۴ر جنوری ۱۹۴۴ کو برما میں مارے گئے۔

(۱۰۶) محمد یعقوب

ساکن کاسر' ضلع ہزارہ (پاکستان)۔ ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۴ کو برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۰۷) محمد یوسف
ملٹری ٹرانسپورٹ میں سپاہی تھے۔ ۲۴؍دسمبر ۱۹۴۴ کو فرانس کے میدان جنگ میں ہلاک ہوئے۔
(۱۰۸) محمد زماں ولد عمردراز خاں
ساکن جہلم (پاکستان)۔ جرمنی میں گرفتار ہونے کے بعد آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ جرمنی کے ہوائی حملہ میں ہلاک ہوئے۔
(۱۰۹) مبارک علی
۱۹۴۲ میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے' امپھال کے محاذ پر مارے گئے۔
(۱۱۰) موسیٰ خاں
۱۹۴۲ میں بھرتی ہوئے۔ اپریل ۱۹۴۳ میں برما کے محاذ پر مارے گئے۔
(۱۱۱) نصیر احمد
۱۹۴۲ میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے' اگست ۱۹۴۴ میں برما کے محاذ پر کام آئے۔
(۱۱۲) نیک محمد
ساکن حصار' (پاکستان)۔ تیسری گوریلا رجمنٹ میں سیکشن آفیسر تھے۔ برما کے محاذ پر کام آئے۔
(۱۱۳) نظیر خاں
ملایا میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ برما میں ۱۹۴۵ میں ہوائی حملہ میں مارے گئے جب کہ وہ رانی جھانسی رجمنٹ کی کمانڈ کر رہے تھے۔
(۱۱۴) رب داد خاں
جرمنی میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ ستمبر ۱۹۴۵ میں فرانس کے میدان جنگ میں مارے گئے۔
(۱۱۵) رفیع محمد
ساکن حصار' ہریانہ' ملایا میں بھرتی ہوئے' برما میں کام آگئے۔
(۱۱۶) رحیم ایم اے
آزاد ہند فوج میں لیفٹیننٹ تھے۔ برما محاذ میں مارے گئے۔

(۱۱۷) رانو الٰہی

ساکن جہلم (پاکستان)۔ برما کے محاذ پر لڑتے ہوئے کام آئے۔

(۱۱۸) صادق محمد

ساکن بھرت پور' راجستھان۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۱۹) سعد اللہ خاں ولد میر غلام

ساکن ابراہیم زئی' (پاکستان)۔ ملایا میں بھرتی ہوئے۔ منی پور کے محاذ میں کام آگئے

(۱۲۰) صاحب جان

ملایا میں بھرتی ہوئے' ۱۲ مارچ ۱۹۴۵ کو برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۲۱) سعد اللہ خاں

تیسری گوریلا رجمنٹ میں شامل تھے' جولائی ۱۹۴۴ کو برما محاذ پر ہلاک ہوئے۔

(۱۲۲) سجاول خاں

ساکن ڈھوک ماجرا' راولپنڈی (پاکستان)۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۲۳) شبراتی خاں ولد خاجوں خاں

ساکن اجمیر' برما کے محاذ پر ہلاک ہوئے۔

(۱۲۴) شاہ اے' اے

فوج میں میجر تھے۔ برما کے محاذ میں ہلاک ہوئے۔

(۱۲۵) شاہ عبد القادر

ملایا میں بھرتی ہوئے' برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۲۶) شاہ دین

ملایا میں بھرتی ہوئے' برما کے محاذ میں کام آئے۔

(۱۲۷) شاہ محمد

ملایا میں بھرتی ہوئے' برما کے محاذ میں کام آئے۔

(۱۲۸) شاہ محمد جورا

ملایا میں بھرتی ہوئے۔ برما کے محاذ میں ہلاک ہوئے۔

(۱۲۹) شاہ ضمیر

ملایا میں بھرتی ہوئے۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۳۰) شربت خاں ولد نجیب اللہ

ساکن زیارت کوکا صاحب' پشاور (پاکستان) آزاد ہند فوج میں حوالدار تھے' برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۳۱) شیر محمد

ملایا میں بھرتی ہوئے۔ اگست ۱۹۴۴ کو برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۳۲) سبحان خاں

فوج میں لانس نائک تھے۔ انگریزی فوج سے برما میں لڑتے ہوئے کام آئے۔

(۱۳۳) سلیمان

ملایا میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے' برما کے میدان میں مارے گئے۔

(۱۳۴) سلطان

ساکن جند' ہریانہ۔ برما کے محاذ پر انگریزی سپاہ سے لڑتے ہوئے ہلاک ہوئے۔

(۱۳۵) سلطان علی

ملایا میں بھرتی ہوئے۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۳۶) (سلطان محمد ولد سمندر خاں

ساکن کالنجر' ہزارہ (پاکستان)۔ ملایا میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ برما کے محاذ پر انگریزی سپاہ سے لڑتے ہوئے ہلاک ہوئے۔

(۱۳۷) سید علوی

مئی ۱۹۴۴ میں انگریزی سپاہ سے لڑتے ہوئے برما میں مارے گئے۔

(۱۳۸) سعید الرحمٰن ولد عزیز الرحمٰن

ساکن سب ساگر آسام' ملایا میں بھرتی ہوئے برما کے محاذ پر انگریزی سپاہ سے لڑتے ہوئے مارے گئے۔

(۱۳۹) ولایت شاہ

شمالی افریقہ میں جرمن میں سپاہیوں نے گرفتار کیا۔ جرمنی میں آزاد ہند فوج میں

شامل ہوئے۔ جرمنی کے محاذ پر ہی مارے گئے۔

(۱۴۰) وارث خاں

ملایا میں بھرتی ہوئے' برما کے محاذ میں کام آئے۔

(۱۴۱) ظہور احمد ولد غلام قادر

(پ) ۱۹۲۰۔ ساکن ظہور مغلیاں' شیخوپورہ (پاکستان)۔ آزاد ہند فوج میں شامل تھے۔ ۲۴ر اگست ۱۹۴۴ کو کورٹ مارشل کے تحت گرفتار ہوئے۔

(۱۴۲) حاتم علی

ساکن دھیرکن کلاں ضلع گجرات پنجاب (پاکستان)۔ ملایا میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ برطانوی سرکار نے گرفتار کرلیا۔ ۱۹۴۶ میں لکھنؤ اسپتال میں انتقال کیا۔

(۱۴۳) حسین علی

ساکن موضع چوہان سیدن شاہ' جہلم (پاکستان)۔ آزاد ہند فوج میں لانس نائک تھے۔ اکتوبر ۱۹۴۳ میں برما کے اسپتال میں انتقال کیا۔

(۱۴۴) سعید

ملایا میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ چوتھی گوریلا رجمنٹ میں سکنڈ لیفٹیننٹ تھے' برما محاذ میں مارے گئے۔

(۱۴۵) سعید زماں

ساکن ضلع پونچھ' (کشمیر)۔ ملایا میں فوج میں شامل ہوئے۔ برما میں ہاکا کے مقام پر لڑتے ہوئے ہلاک ہوگئے۔

(۱۴۶) شاہ عبد القدیر

آزاد ہند فوج میں حوالدار تھے' ۱۲ر فروری ۱۹۴۴ میں کام آگئے۔

(۱۴۷) شاہ محمد

آزاد ہند فوج میں لانس نائک تھے اور امپھال کے بالکل قریب محاذ پر مارے گئے۔

(۱۴۸) شاہ محمد جورا

آزاد ہند فوج میں حوالدار تھے۔ امپھال کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۴۹) عبد الرشید خاں

آزاد ہند فوج میں آفیسر تھے۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۵۰) علی اکبر

ساکن ضلع گجرات۔ جرمنی میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ فرانس کے محاذ پر لڑتے ہوئے مارے گئے۔

(۱۵۱) عمر محمد

ملایا میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۵۲) غلام قادر

ساکن موضع اللہ آباد' بھاول پور' (پاکستان)۔ آزاد ہند فوج میں حوالدر تھے۔ برما کے محاذ پر مارے گئے۔

(۱۵۳) گلاب نور ولد عجائب نور

ساکن موضع بازار کلی' ضلع مردان (پاکستان)۔ سنہ ۱۹۴۲ کو آزاد فوج میں شامل ہوئے۔ فوج میں حوالدار تھے' برما میں دشمن کے ہوائی حملہ میں مارے گئے۔

(۱۵۴) لال حسین

آزاد ہند فوج میں سپاہی تھے۔ لانس نائک تھے۔ جرمنی میں فوت ہوئے۔

(۱۵۵) لال خاں

آزاد ہند فوج کی پہلی پلٹن میں لانس نائک تھے۔ فرانس میں انتقال کیا۔

(۱۵۶) مجنوں پٹھان

ملایا آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ پہلی گورنمنٹ میں سپاہی تھے۔ برما کے اسپتال میں انتقال کیا۔

(۱۵۷) مجنوں بخش

موضع کھائی' جہلم (پاکستان)۔ ملایا میں آزاد ہند فوج میں لانس نائک تھے۔ جولائی ۱۹۴۴ میں برما کے اسپتال میں انتقال کیا۔

(۱۵۸) محبوب علی

ملایا میں آزاد ہند فوج میں جاسوسی کے گروہ میں نائک تھے۔ ۱۹۴۴ میں برما میں

انتقال کر گئے۔

(۱۵۹) مظہر علی خاں

ہندوستان کی آزاد ہند فوج میں سگنل دستے میں حوالدار کلرک تھے۔ جرمنی میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے، ستمبر ۱۹۴۴ میں فرانس کے محاذ پر کام آئے۔

(۱۶۰) ممتاز علی

ساکن ضلع حصار، ۱۹۴۲ میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ برما کے محاذ کی لڑائی میں مارے گئے۔

(۱۶۱) نظیر خاں

ملایا میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ فوج میں لیفٹیننٹ تھے۔ ۱۹۴۵ میں برما میں پیگو کے قریب برطانوی ہوائی جہاز کے حملے میں جب کہ وہ برما سے واپسی پر رانی جھانسی رجمنٹ کو لے جا رہے تھے، ہلاک ہوئے۔

(۱۶۲) نور محمد

ساکن موضع کنول، جہلم (پاکستان)۔ ملایا میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے تھے۔ اکتوبر ۱۹۴۳ میں برما میں فوت ہو گئے۔

آزاد ہند فوج کے نوجوان
جو کورٹ مارشل کے تحت سزایاب ہوئے

(۱) فقیر ولد فرید بخش

(ب) ۱۹۴۳ء۔ آزاد ہند فوج میں شامل تھے۔ دلی میں کورٹ مارشل کے تحت ۶ر جون ۱۹۴۵ء کو ایک سال کی سزا ہوئی، جب ۱۹۴۴ء میں فوج میں بغاوت ہوئی۔

(۲) فقیر محمد ولد حیات بخش

(پ) ۱۹۲۱ء۔ فوج میں ملازم تھے۔ کورٹ مارشل کے تحت ۲۰ر جنوری ۱۹۴۶ء کو ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۳) محمد اسلم ولد محمد عمر

(پ) ۱۹۲۳ء۔ ساکنؔ دہلی۔ آزاد ہند فوج میں لانس نائک تھے۔ ۲۰ر جنوری ۱۹۴۶ء کو دو سال کی سزا ہوئی۔

(۴) رشید محمد ولد محمد ایاز

(پ) ۱۹۲۶ء۔ ساکن دہلی۔ کورٹ مارشل کے تحت ۳ر مئی ۱۹۴۶ء کو تین سال کی قید۔

(۵) عبد الغفور ولد عبد الشکور

(پ) ۱۹۲۱ء۔ ساکن دہلی۔ ۱۹۴۴ء میں آزاد ہند فوج میں بھرتی ہوئے۔ کورٹ مارشل کے تحت ۳ر مئی ۱۹۴۶ء کو ایک سال کی قید۔

(۶) عبد الغفور ولد عبد الرحیم

(پ) ۱۹۲۵ء۔ ساکن دہلی۔ کورٹ مارشل کے تحت دو ماہ کی سزا ہوئی۔

(۷) عبد الرشید ولد عبد الرحمان

(پ) ۱۹۲۲ء۔ ساکن دہلی۔ کورٹ مارشل کے تحت چھ ماہ کی قید۔

(۸) عبد اللہ ولد اجاگر خاں

(پ) ۱۹۰۵ء۔ ساکن دہلی۔ کورٹ مارشل کے تحت ۱۹۴۶ء میں تین سال کی قید۔

(۹) اکبر ولد شیر محمد

(پ) ۱۹۲۴ء۔ ساکن دہلی۔ ۱۹۴۵ء میں دلی جیل میں رہے۔ اس کے بعد ان کو دلی ملٹری فوج کے حوالے کر دیا گیا۔

(۱۰) اشرف علی ولد ساجد علی

(پ)۱۹۲۲ء۔ ساکن دہلی۔ ۱۹۴۵ء میں کورٹ مارشل کے تحت ساڑھے تین ماہ کی قید کی سزا ہوئی۔

(۱۱) بیگ اشرف احمد ولد مرزا حشمت اللہ خاں

۱۹۴۴ء میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ ایک سال کی جیل کی سزا۔

(۱۲) دوست محمد ولد شہباز خاں

۱۹۴۴ء میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ ایک سال کی سزا ہوئی۔

(۱۳) فتح محمد

(پ) ۱۹۲۴ء۔ کورٹ مارشل کے تحت نو ماہ کی سزا ہوئی۔

(۱۴) فضل اللہ ولد فضل الدین

(پ) ۱۹۱۴ء۔ ۱۹۴۶ء میں کورٹ مارشل کے تحت تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۵) الٰہی بخش ولد بھورے خاں

(پ) ۱۹۰۸ء۔ ساکن دہلی۔ ۱۹۴۴ء میں آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے۔ کورٹ مارشل کے تحت ۲؍ جنوری ۱۹۴۶ء میں تین سال کی قید کی سزا ہوئی۔

(۱۶) محمد صادق ولد محمد شریف

(پ) ۱۹۰۷ء۔ ساکن دہلی۔ ۳؍ جنوری ۱۹۴۶ء کو ایک سال کی جیل۔

(۱۷) محمد صادق ولد پیرو خاں

(پ) ۱۹۱۵۔ ۱۹۴۵ء تک دہلی جیل کی قید میں رہے اور اس کے بعد ان کو ملٹری پولیس کے سپرد کر دیا گیا۔

(۱۸) محمد شفیع ولد کالو خاں

(پ) ۱۹۱۵۔ ۱۹۴۵ء میں کورٹ مارشل کے تحت چھ ماہ کی قید ہوئی۔

(۱۹) ناظر حسین ولد عادل حسین

(پ) ۱۹۲۰ء۔ آزاد ہند فوج میں شامل ہوئے، ۱۹۴۵ء میں تین ماہ کی قید۔

(۲۰) نور محمد ولد سلیمان خاں

(پ) ۱۹۱۳ء۔ ۱۹۴۳ء میں کورٹ مارشل کے تحت تین سال کی قید ہوئی۔

(۲۱) سمیع اللہ ولد روپ جی

(پ) ۱۹۲۰ء۔ ۱۹۴۳ء میں تین سال کی جیل کی سزا ہوئی۔

(۲۱) شریف احمد ولد وزیر علی

(پ) ۱۹۲۷ء۔ کورٹ مارشل کے تحت ۱۹۴۵ء میں تین ماہ کی قید ہوئی۔

(۲۳) ظہور احمد ولد غلام قادر اگست ۱۹۴۴ء میں کورٹ مارشل ہوا اور پھانسی دیدی۔

آزاد ہند فوج کا تاریخی مقدمہ

۱۵ر اگست سنہ ۱۹۴۵ میں دوسری جنگ عظیم ختم ہو گئی اور ہندوستان میں یہ خبریں آنے لگیں کہ آزاد ہند فوج کے بیس ہزار آدمی لال قلعہ میں قید ہیں اور ان میں سے چھ کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

سرکار نے اعلانیہ میں کہا کہ جن لوگوں نے جان بوجھ کر جرمن اور جاپان کا ساتھ دیا ہے ان کے خلاف فوجی عدالتوں میں مقدمے چلائے جائیں گے۔ لوگوں کو تحقیقات تک قید میں رکھا جائے گا۔ اور ان کے مقدمات کھلی عدالت میں ہوں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے لال قلعہ میں آزاد ہند فوج کے ملزموں جنرل موہن سنگھ، جنرل عزیز احمد، کرنل سلیم سے ملاقات کی اور اس سلسلے میں ایک بیان جاری کیا۔

> "اب آزاد ہند فوج کا (جیسا کہ اس کو پکارا جاتا ہے) ایک بڑا حصہ قید میں ہے، کچھ کو موت کی سزا دی جا چکی ہے۔ ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنا غلط ہے اور اس وقت جب کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ بھارت میں بڑی خاص تبدیلیاں آنے والی ہیں۔
>
> اگر ان کے ساتھ عام باغیوں جیسا برتاؤ کیا گیا تو اس کے بڑے برے نتائج ہوں گے۔ جو سزا انہیں دی جائے گی وہ سارے بھارت اور سب ہی بھارتیوں کی سزا ہو گی۔ اور اس سے کروڑوں لوگوں کے دلوں میں گہرے زخم پیدا ہو جائیں گے۔"

ستمبر میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ پونا میں ہوئی۔ کمیٹی نے آزاد ہند فوج کے سب مردوں اور عورتوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ اور ایک ہفتہ بعد ایک دفاعی کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی میں پنڈت جواہر لال نہرو، بھولا بھائی ڈیسائی، سر تیج بہادر سپرو، کیلاش ناتھ کا بجو، رگھو نندن سرن اور مسٹر آصف علی شامل تھے۔ اس کمیٹی کے کنوینر مسٹر آصف علی تھے۔

کورٹ مارشل کی کارروائی ۵ر نومبر ۱۹۴۵ کو شروع ہوئی۔ سب سے پہلے پنجاب کے تین افسروں کے خلاف مقدمہ کی تحقیقات کی گئی۔

(۱) جنرل شاہ نواز خاں
(۲) شری پی کے سہگل
(۳) پی ایس ڈھلّوں

ان میں سے ہر ایک کے خلاف کئی کئی الزامات تھے' لیکن ایک اہم الزام جو ان تینوں پر تھا وہ تھا "شہنشاہ برطانیہ کے خلاف جنگ۔"

عوام نے "آزاد ہند فوج کو رہا کرو" اور "دہلی چلو کا نعرہ" لگایا۔ جلسے کئے' جلوس نکالے۔ ایک احتجاجی جلوس کو ڈلہوزی اسکوائر کو پہنچنا تھا۔ پولیس نے اس جلوس کو روکا' جلوس پر لاٹھی چارج کیا گیا' آنسو گیس چھوڑی گئی گولیوں کی بوچھار ہوئی۔ ایک اٹھارہ سال کا نوجوان رمیش بنرجی جو کانگریس کا جھنڈا اٹھائے جلوس میں شامل تھا' شہید ہو گیا۔

دوسرے دن پھر ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا جس میں ایک لاکھ سے زیادہ کا مجمع تھا۔

جواہرلال نہرو نے کہا

"یہ فوج جاپان کے کاز کے حمایت میں نہیں لڑ رہی تھی۔ بلکہ اس کے اندر جو جذبہ موجود تھا' وہ ہندوستان کی آزادی کا تھا۔"

بھولا بھائی ڈیسائی نے کہا

"یہ تین آدمیوں کا ذاتی مقدمہ نہیں ہے۔ یہ تو تمام ہندوستان کی عزت کا سوال ہے۔"

۵ر نومبر سے ۳۱ر دسمبر تک یعنی ستاون دن تک یہ مقدمہ جاری رہا۔ سرکار کی طرف سے تیس گواہ اور ملزموں کی طرف سے بارہ گواہ پیش ہوئے۔

جنرل شاہ نواز نے اپنے بیان میں کہا۔

"میں برطانیہ کے تاج کی وفاداری کے ماحول میں پلا بڑھا ہوں۔ جب میں نیتا جی سے ملا اور زندگی میں پہلی بار ان کی تقریر سنی تو میں نے ان کے نقش قدم پر چلنا طے کر لیا۔ اب میرے سامنے ایک سوال تھا "شہنشاہ یا دیس" میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنے دیس کا وفادار رہوں گا۔ میں نے نیتا جی سے عہد کیا ہے کہ میں اپنے دیس کا وفادار رہوں گا۔ میں نے نیتا جی سے عہد کیا ہے کہ میں دیس کے لئے اپنی جان قربان کرنے سے نہیں ہچکچاتا۔ ہم نے

انگریزوں کے خلاف کوئی جرم نہیں کیا۔

"آزاد ہند فوج کے تاریخی مقدمے کی کارروائی دو ورقوں میں سمیٹی نہیں جا سکتی، اس لئے اب عدالت کے فیصلے کی طرف چلتے ہیں۔"

۳ر جنوری ۱۹۴۶ کو عدالت نے تینوں ملزموں کو بادشاہ اور تاج کے خلاف جنگ میں شامل ہونے کا ملزم ٹھہرایا اور عمر قید کی سزا کے ساتھ ساتھ ان کی تنخواہوں اور الاؤنسز کی ضبطی کو برقرار رکھا۔

کمانڈر انچیف نے عمر قید کی سزا معاف کردی لیکن تنخواہوں اور الاؤ سز کی ضبطی کا حکم برقرار رکھا۔

تینوں افسران جنرل شاہ نواز۔ سہگل، ڈھلّوں اسی دن رہا کر دئے گئے۔ سارے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور یہ لال قلعے میں قید آزاد ہند فوج کے ہیرو جہاں جہاں گئے ان کے شان دار سواگت ہوئے۔

ہندوستانی بحری بیڑہ کی بغاوت

۱۸ر فروری ۱۹۴۶

۱۸ر فروری کو ایچ' ایم آئی' ایس تلوار کے فوجیوں نے بمبئی' مدراس' کلکتہ' کراچی اور وشاکھاپٹم کے بحری بیڑے نے زبردست مظاہرہ کیا۔ چوں کہ ہندوستانی بحری بیڑے میں شامل فوجیوں کے ساتھ نازیبا اور ناروا سلوک کیا جاتا تھا' ان کو وہ رعایتیں اور سہولیات اور مراعات بالکل نہیں ملتی تھیں جو ان ہی کے درجہ کے انگریز حاکم اور افسروں کو حاصل تھیں۔

۱۸ر فروری کو ان فوجیوں نے اسٹرائک کردی۔ سگنل اسکول بمبئی نے بھوک ہڑتال کی جو بہت بے قابو ہوگئی۔ نیوی کے لوگوں نے سیکیوریٹی گارڈ پر یورش کی۔

ایڈمیرل گوڈ فرے فلیگ آفیسر کمانڈنگ نے ان کو سرینڈر کرنے کو کہا کہ یہ اپنا اقدام واپس لیں۔ ان کو دبانے کے لئے پولیس فائرنگ ہوئی جس کے نتیجے میں دو سو افراد مارے گئے اور ایک ہزار زخمی ہوگئے۔ اس کا اثر کلکتہ' مدراس' کراچی وشاکھاپٹم کی بندرگاہوں تک پہنچا اور وہاں بھی جلسہ جلوس اور مظاہرے ہوئے۔ اس وقت ہندوستانی فوجیوں کے قبضہ میں بیس بحری جہاز تھے۔

صورت حال مزید خراب ہو جاتی کے ۲۳ر فروری ۱۹۴۶ کو سردار پٹیل نے بیچ بچاؤ کا کام کیا اور ان کی مداخلت سے حالات پر قابو پالیا گیا۔ مگر غنیمت یہ ہوئی کہ اس مظاہرہ میں بری فوج اور ہوائی فوج الگ تھلگ رہی۔

حکومت نے بھی بحری ڈیفنس مشاورتی کمیٹی مقرر کی جس میں ایک جوڈیشل سرکار کا فرد بطور صدر رہو گا۔ دو فوجی سروس کے ممبر اور دو غیر سرکاری ممبر ہوں گے اس نے طے کیا کہ اگرچہ کوئی منتقمانہ کارروائی نہیں کی جائے گی مگر سرغنوں کو جنھوں نے لوگوں کو بغاوت پر آمادہ کیا' ان کو سزا ضرور دی جائے گی۔

بحری فوج کی بغاوت میں شہید ہونے والے مسلمان فوجی

(۱) عبد العلی ولد دین محمد

بحری بیڑے کی حمایت میں شریک تھے۔ ۲۳ر فروری ۱۹۴۶ء کو مقام ناگپاڑہ بمبئی میں فائرنگ میں ہلاک ہوئے۔

(۲) عبد العزیز

گھریلو ملازم' (پ) ۱۹۲۱۔ ۲۳ر فروری کو مظاہر میں فائرنگ میں مارے گئے۔

(۳) عبد العزیز ولد عبد الرزاق

(پ) ۱۹۱۶۔ ۲۲ر فروری کو پولیس فائرنگ میں شدید زخمی ہوئے اور ۲۴ فروری ۱۹۴۶ کو انتقال کر گئے۔

(۴) عبد العزیز ولد عبد الرحمٰن

(پ) ۱۹۱۱۔ بحری جنگی بیڑے کے مظاہرہ میں ڈاکٹر اسٹریٹ بمبئی میں پولیس فائرنگ میں ۲۲ر فروری کو زخمی ہوئے اور اسی روز وفات پا گئے۔

(۵) عبد الغنی

(پ) ۱۹۰۱۔ ۲۲ر فروری کو پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی روز وفات پا گئے۔

(۶) عبد الکریم

(پ) ۱۹۲۶۔ کرافورٹ مارکیٹ میں پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور شہید ہوئے۔

(۷) عبد الستار ولد محمد عمر

(پ) ۱۹۲۳۔ پولیس فائرنگ میں زخمی ہوئے اور اسی روز انتقال ہوا۔

(۸) عبد اللہ ولد عبد القادر

(پ) ۱۹۲۱۔ پولیس فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۹) عبداللہ شفیع

(پ) ۱۹۲۳ء- ۲۲ر فروری کو فورٹ بمبئی می پولیس کی فائرنگ میں شدید زخمی ہوئے اور شہید ہوگئے۔

(۱۰) آدم جی محمد حسین ولد علاء الدین آدم جی

۲۲ر فروری ۱۹۴۶ کو فورٹ بمبئی میں پولیس فائرنگ میں شہید ہوئے۔

(۱۱) علی محمد

(پ) ۱۹۰۶ء- ۲۲ر فروری ۱۹۴۶ کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۲) عزیز چھوٹو

(پ) ۱۹۲۱ء- ۲۲ر فروری ۱۹۴۶ کو فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۳) فدا علی ولد قائم علی

(پ)۱۹۲۲ء- ۲۳ر فروری ۱۹۴۶ کو جے جے ہسپتال بمبئی کے پاس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۴) غلام حسین ولد علی محمد

(پ) ۱۹۰۶ء- ۲۲ر فروری ۱۹۴۶ کو فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۵) ابراہیم جی ولد یوسف علی

(پ) ۱۹۱۰ء- ۲۲ر فروری کی فائرنگ میں زخمی ہوکر انتقال کرگئے۔

(۱۶) اسماعیل حسین

(پ) ۱۹۲۴ء- ۲۲ر فروری کی پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۷) اسماعیل رحمت اللہ

(پ) ۱۹۱۱ء- امپریل بینک عبد الرحمٰن اسٹریٹ میں ۲۲ر فروری ۱۹۴۶ کو پولیس فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لاکر وفات پاگئے۔

(۱۸) خدا بخش پیارے

(پ) ۱۸۷۶ء- ۲۳ر فروری ۱۹۴۶ کو فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۱۹) منظور احمد

(پ) ۱۹۰۶ء- ۲۲ر فروری ۱۹۴۶ کو پولیس فائرنگ میں شہید ہوگئے۔

(۲۰) محمد ابو بکر
(پ) ۱۹۲۸- ۲۲ر فروری کرافورڈ مارکٹ میں پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۲۱) محمد عزیز
(پ) ۱۹۱۱- ۲۲ر فروری کو فائرنگ میں زخمی ہوئے اور ہسپتال میں انتقال کیا۔
(۲۲) محمد شیخ ولد سید حسین
(پ) ۱۹۲۱- ۲۲ر فروری کو تل بازار پولیس اسٹیشن کے پاس فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لاکر انتقال کر گئے۔
(۲۳) محمد سمیع تاج رُخ
کمائی پورہ پولیس فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لاکر انتقال کر گئے۔
(۲۴) محمد بخش عبد العزیز
کمائی پورہ پولیس فائرنگ میں ۲۲ر فروری ۱۹۴۶ کو زخمی ہو کر انتقال کیا۔
(۲۵) موجا ابو بکر
۱۹۲۲- پلٹن روڈ پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۲۶) محسن
(پ) ۱۹۲۶- پلٹن روڈ پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۲۷) نور الدین عبدل
(پ) ۱۹۲۱- ڈاکیا روڈ بمبئی کی پولیس فائرنگ میں ۲۲ر فروری کو وفات پا گئے۔
(۲۸) سلیمان ابراہیم
(پ) ۱۹۱۴- عرب گلی کی پولیس فائرنگ میں زخموں کی تاب نہ لاکر وفات پا گئے۔
(۲۹) سلیمان ذکی الدین
عرب گلی پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۳۰) فضل محمد
(پ) ۱۹۳۰- سالویشن فوجی دفتر بمبئی عرب گلی پولیس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔
(۳۱) وزیر محمد
(پ)۱۸۹۱- ہند ماتا سنیما کے پاس فائرنگ میں شہید ہو گئے۔

کتابیات

(اردو)

(۱) علماء میدان سیاست میں۔۱۵۵۶ تا ۱۹۴۷ء
اشتیاق حسین قریشی۔ کراچی یونیورسٹی ۱۹۹۴ء
(۲) ۱۸۵۷ کا تاریخی روزنامچہ۔ از خلیق احمد نظامی
(۳) سرگزشت مجاہدین۔ غلام رسول مہر
(۴) بھارت کی آزادی۔ پنڈت سندر لال
(۵) اسیر مالٹا۔ مولانا حسین احمد مدنی
(۶) نقش حیات۔ مولانا حسین احمد مدنی
(۷) علمائے ہند کا شاندار ماضی۔ مولانا محمد میاں
(۸) مسلمانوں کا روشن مستقبل۔ طفیل احمد منگلوری
(۹) خلافت اور انگلستان۔ ڈاکٹر سید محمود
(۱۰) تاریخ انقلاب ترکی۔ عبدالرؤف خاں
(۱۱) تاریخ دارالعلوم۔ محبوب رضوی
(۱۲) برکت اللہ بھوپالی۔ ایم عرفان

رسائل واخبارات

(۱) دارالعلوم
(۲) الفرقان
(۳) برہان
(۴) معارف

اخبارات

(۱) الجمعیۃ' دہلی۔ ۱۹۲۶۔۱۹۲۸
(۲) ریاض الاخبار۔ گورکھپور ۱۹۰۵۔۱۹۰۱
(۳) وکیل۔ امرتسر' ۱۹۰۱ تا ۱۹۱۰
(۴) مسلم۔ ۱۹۲۶ء

ENGLISH BOOKS Etc.

1. IN THE ANDAMANS AND NICOBARS BY Boden Kloss
2. THE QUIT INDIA MOVEMENT IN BIHAR
   BY PANKAJ KUMAR ROY
3. AUGUST KRANTI BY BALDEV NARAIN
4. THE CONGRESS REBELLION IN AZAMGARH
   BY NIBLET ROTH
5. WHOS WHO OF FREEDOM FIGHTERS TAMILNAD Bol III
6. UNSUNG TORCH BEARERS
   PUNJAB CONGRESS SOCIALIST IN FREEDOM STRUGGLE
   BY PANKAJ KUMAR ~~RAI~~ Roy
7. ORAL HISTORY MANUSCRIPT BY B.P.L. BEDI
8. DELHI THROUGH THE AGES BY R.E.FRYKENGERG
9. DELHI THROUGH THE AGES BY R.E.FRYKENGERG
10. INDIAN NATIONAL MOVEMENT BY O.P.RELHAN
11. SIXTY YEAR OF CONGRESS
    BY Dr. SATYA PAL AND PROBODH CHANDER
12. WHOS WHO DELHI FREEDOM FIGHTERS BY DELHI ADMN.
13. CITY NEVAL STRIKE SPREAD IN FORT AREA Vol.239
14. RIN MUTINY BY BISHWANATH BOSE
15. REGULATION OF STRIKE
    HMIS VALSURA Dt. 24.2.46 ANEX VNL-9901-RIN PAPERS

61. THE INDIN LITERATURE OF THE GREAT REBELLION
17. PUBLIC LIFE IN MUSLIM INDIA.
18. 42 REBELLIONS BY GOBIND SAHAY
19. MUSLIMS OF BRITISH INDIA BY PETER HARDY
20. QUIT INDIA MOVEMENT BY PANKAJ KUMAR RAI
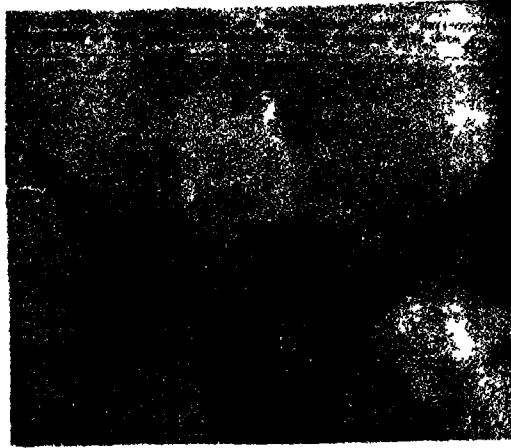
بغاوت کے موقع پر بھوک ہڑتال کے لئے سگنل

۲۱ ر فروری کو امیر البحر گوڈ فرے دہلی سے بمبئی پہنچے اور آل انڈیا ریڈیو سے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ برٹش سرکار کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔ اگر یہ بغاوت جاری رہی تو سرکاری فوجیں اسے کچلنے کے لئے لگا دی جائیں گی۔

کھریہ (یوپی) سے وحوالوں کا مظاہرہ

(۱۴) یوپی کے ،قریب واقع بستی میں مسلم لیگ کانگریس اور یونین جیک کے جھنڈے

کانگریس کا جھنڈا جس پر سبھاش چندر بوس کی تصویر ہے لہرایا جارہا ہے ' پیچھے بحری فوج کا سرکاری پھریرا لگا ہوا ہے

لفٹیننٹ کرنل برہان الدین

کیپٹن محمد اکرام

ا ئل حبیب ا تس

مولانا آزاد، خان عبد الغفار خاں

سائمن کمیشن واپس جاؤ

ڈاکٹر سیوادال ہب

راولپنڈی
جہلم
سیالکوٹ
امرتسر
لاہور
ملتان
فیروز پور
۱۹ اگست
دہلی ۱۱ مئی
میرٹھ
علی گڑھ
آگرہ
جودھپور
۲۸ مئی
۲ جولائی

شہنشاہ بہادر شاہ ظفر

لاہور بورسٹل جیل چکی بیرک